کتاب الحاوی

ساتواں حصہ

اردو ترجمہ

ساتواں حصہ

امراضِ معدی، امراضِ قلب اور امراضِ جگر

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء ——— ۹۲۵ء

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی

شہرۂ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

الحاوی الکبیر فی الطب

ساتواں حصہ

امراضِ ثدی، امراضِ قلب اور امراضِ جگر

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی

۸۶۵ء ــــــــــ ۹۲۵ء

شائع کردہ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن

(وزارتِ صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

ناشـــر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن
۶۵-۶۱- انسٹی ٹیوشنل ایریا بمقابل ڈی بلاک
جنک پوری ، نئی دہلی ۱۱۰۰۵۸

تعداد اشاعت : ایک ہزار
سن اشاعت : ۲۰۰۰ء
قیمت : روپے

طابع علی کارپوریشن انڈیا، دہلی-۱۱۰۰۰۶

فہرست مضامین

پیش لفظ

ابو بکر محمد بن زکریا رازی (۸۶۵۔۹۲۵ء) کی ضخیم تالیف الحاوی الکبیر فی الطب (جو عام طور پر کتاب الحاوی کے نام سے مشہور ہے) کے اردو ترجمے کا کام لٹریری ریسرچ کے تحت کونسل کے اہم پروگراموں میں شامل ہے۔ ترجمے کے لئے دائرۃ المعارف العثمانیہ، عثمانیہ یونیورسٹی، حیدر آباد کے ذریعہ ایڈٹ کر کے تیئس جلدوں میں شائع کردہ کتاب کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت کونسل نے اب تک شروع کی چھ جلدوں کا اردو ترجمہ شائع کر دیا ہے اور اب ساتویں جلد کا ترجمہ قارئین کے پیش نظر ہے۔ گزشتہ جلدوں کی اشاعت کے وقت ہر جلد کے پیش لفظ میں کتاب الحاوی کی اہمیت اور اس کے مؤلف زکریا رازی کی شخصیت اور عظمت کے بارے میں کچھ نہ کچھ لکھا جاتا رہا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ زکریا رازی کی حیثیت طبی دنیا کے ایک ستون کی ہے۔ وہ ایک ایسی عظیم شخصیت تھی جس نے اپنی پوری زندگی مریضوں کی معالجانہ خدمت میں گزاری اور اپنے معالجانہ تجربات کو قلمبند کرتا رہا۔

اس نے بہت سی طبی کتابیں لکھیں، جن میں کتاب الابدال (بدل ادویہ کے موضوع پر)، کتاب المنصوری (معالجات ہی کے موضوع پر) اور کتاب الفاخر (معالجات کے موضوع پر) پر کونسل کے ذریعے کام ہوا ہے اور معالجات کی یہ انسائکلوپیڈیا، "کتاب الحاوی" جس کے اردو ترجمے کا کام کونسل کے تحت جاری ہے۔ کتاب الحاوی کے شمولات میں سر سے پیر تک تمام امراض اور ان کے علاج سے اتنی تفصیلی بحث کی گئی ہے کہ حیرت ہوتی ہے۔

کتاب الحاوی کی پہلی چھ جلدیں (جن کا ترجمہ شائع کر دیا گیا ہے) سر کی بیماریوں، آنکھ کی بیماریوں، کان، ناک، حلق اور دانتوں کی بیماریوں، سینہ اور پھیپھڑے کی بیماریوں، معدہ، مری اور بھوک پیاس سے متعلق بیماریوں اور مختلف استفراغات قے اور اسہال وغیرہ کے مباحث پر مشتمل ہیں۔

زیر نظر کتاب الحاوی کا ساتواں حصہ امراض ثدی، امراض کبد اور امراضِ طحال پر مشتمل ہے۔ جگر کے امراض کا سرسری مطالعہ کرنے پر ہی یہ انکشاف ہوتا ہے کہ جو معلومات کتاب الحاوی میں درج ہیں وہ اس قدر واضح ہیں کہ ایسا لگتا ہی نہیں ہے کہ ہم ہزاروں سال پرانی کتاب کا مطالعہ کررہے ہیں۔ اس کی روشنی میں جدید طبی کتب کو پڑھا جائے تو کوئی نئی بات نہیں لگتی۔ ان امراض کی ماہیت، مرضیاتی کیفیات، تشخیصی نکات سے متعلق اطباء اب سے ہزاروں سال پہلے اچھی طرح واقف تھے۔

کتاب الحاوی قدیم طبی معلومات و معالجانہ تجربات کا ایسا ذخیرہ ہے جس سے علمی اور تحقیقی سطح پر بہترین استفادہ کیا جاسکتا ہے اور اردو میں اس کی اشاعت موجودہ دور کے اطباء، طلبا اور تحقیق کاروں کے لئے ایک گرانقدر سرمایہ ثابت ہوگی۔

ہماری کوشش ہے کہ کونسل کے ذریعہ باقی جلدوں کے ترجمے کا کام بھی تیزی سے مکمل کرلیا جائے۔

کتاب الحاوی کے ساتویں حصے تک کا ترجمہ جناب حکیم عبدالمجید اصلاحی کے ذریعہ انجام پایا۔ اس سے اگلے حصوں کے ترجمہ کے لئے دیگر مترجمین کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ ہر کتاب کی اشاعت سے قبل کونسل کے متعلقہ افسران کو ترجمہ کی نظر ثانی کے لئے خاص طور پر معین کیا جاتا ہے تاکہ کوئی فنی یا لسانیاتی خامی نہ رہنے پائے پھر بھی کسی نقص کو محسوس کریں تو قارئین سے گذارش ہے کہ اس کی نشاندہی کرکے شکریہ کا موقع فراہم کریں۔

امید ہے گزشتہ چھ جلدوں کے ترجمے کی اشاعت کی مقبولیت کی طرح ساتویں جلد کا ترجمہ بھی پسند کیا جائے گا۔

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائرکٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

دودھ کو جاری اور بند کرنا، چھاتیوں میں منجمد دودھ کا علاج، چھاتیوں اور خصیوں کو علی حالہ محفوظ رکھنے کی تدبیر، مرد کی چھاتی بڑھ جانے پر اس کا علاج، دودھ کو صاف اور بدن کے لئے موزوں و مفید بنانا نیز اسے بند کرنا وغیرہ، چھاتیوں کے اندر لاحق ہونے والے زخم اور ورم کا علاج، سرطانی زخم، بچوں کے زیرناف اور دوشیزاؤں کی چھاتیوں کی حفاظت، احتلام اور حیض کو تاخیر سے لانے کی تدبیر۔

چھاتیوں کے اندر دودھ کم ہو جائے اور آپ اسے زیادہ کرنا چاہیں تو خون پر نگاہ رکھیں۔ جسم کے اندر اس کی یا تو کمی ہو گی یا کیفیت کے اعتبار سے دودھ کے موافق نہ ہو گا۔ اگر قلت دودھ کی وجہ مقدم الذکر ہو تو واضح رہے کہ جسم کو گرم کرنے اور مرطوب بنانے کی ضرورت ہو گی۔ اور اگر کیفیت کے اعتبار سے ناموافق ہو تو یہ دیکھیں کہ خون پر غلبہ صفراء کا ہے یا بلغم کا۔ صفراء کا ہے تو سب

سے پہلے اسہال کی پھر اس تدبیر کی ضرورت ہو گی جسے ہم کسی مقام پر بیان کر چکے ہیں۔ غلبہ اگر بلغم کا ہے تو ایسی ادویات کی ضرورت ہو گی جو درجہ اول یا دوم میں گرم ہوں ان سب میں بہتر وہ دوائیں ہیں جو غذائی ہوں۔ مثلاً جرجیر، بادیان، سویا۔ وجہ یہ ہے کہ خشک ادویات خشکی پیدا کرتی ہیں اور ضرورت سے زیادہ گرمی پیدا کرتی ہیں۔ یہ ادویات بطور مثال حسب ذیل ہیں:۔

کرفس، سمرنیون تر (ا)۔ خشک ہو جانے پر یہ دوا خون کو ضرورت سے زیادہ گرم اور گاڑھا بنا دیتی ہے۔ تولید شیر یا خون سے دودھ بننے کے لئے ضروری ہے کہ خون اعتدال کے ساتھ گرم ہو اور اصلاً گاڑھا نہ ہو، یہی وجہ ہے کہ خشکی پیدا کرنے والی چیزوں سے دودھ ٹوٹ جاتا ہے۔ باقی جو چیزیں خشکی اور گرمی پیدا نہیں کرتیں ان سے خون کی پیدائش ہوتی ہے۔ فاختاؤں سے دودھ پیدا ہوتا ہے۔ دودھ کم کرنے والی چیزیں وہ ہوتی ہیں جو زبردست گرمی اور خشکی پیدا کرتی ہیں۔ جو چیزیں سرد ہوتی ہیں وہ تولید شیر کی راہ میں مانع ہوتی ہیں۔ اسی طرح ان تمام چیزوں سے دودھ نہیں بنتا جو خون کی مقدار کم یا اس کی کیفیت کو بگاڑ دیتی ہیں، ادرار حیض سے دودھ ٹوٹ جاتا ہے۔ (مفردات کا پانچواں مقالہ)

پستان کے اندر دودھ خشک ہو جائے تو اشق پانی کے اندر حل کر کے پوری پستان کے اوپر طلاء کریں۔ (طبیب نامعلوم)

ایک آدمی کو دیکھا ہے کہ (دودھ) اس سے دھاگے کی مانند نکل رہا ہے مذکورہ نسخہ شاید اسی کے لئے مفید ہو۔ (مؤلف)

ولادت کے بعد چھاتیاں متورم ہو جائیں اور دودھ منجمد ہو تو مفید یہ ہے کہ ملی ہوئی شراب سے نطول کریں یا سرکہ و روغن گل گرم کر کے تمریخ کریں۔ لیکن یہ نسخہ ابتدائے مرض میں مفید ہے۔ یا تخم کتان اچھی طرح کوٹ کر سرکہ میں گوندھیں اور مرہم بنا کر چھاتیوں پر لگائیں۔

چھاتیوں کے ورم حار میں:

درخت عنب الثعلب کا حیص (۲) روغن گل کے ہمراہ ملا کر چھاتیوں پر لگائیں۔

چھاتیوں کے جملہ اورام میں مفید نسخہ:

نان حواری اچھی طرح کوٹ کر اسی قدر آرد جو، اور اسی قدر آرد باقلی اور آرد حلبہ ہر ایک ایک مشت (۲۰ گرام)، تخم کتاں ایک مشت (۲۰ گرام) لیں، پھر کرنب و کاکنج جوش دیکر اس کے پانی

(ا) یہ لفظ یوں ہی استعمال ہوا ہے لیکن ظاہر کرتا ہے یہ لفظ سموریون بمعنی بمطابق بحر الجواہر کرفس بری ہے۔
(۲) اصل میں یہ لفظ اسی طرح موجود ہے جبکہ ظاہر میں اس خبص یعنی خاگینہ ہونا چاہئے۔

میں مذکورہ ادویات کو گوندہ لیں۔ پھر دو انڈوں کی زردی، مر ساڑھے ۳ گرام اور زعفران ساڑھے ۳ گرام، سب کو یکجا کر لیں اور سینہ، پشت اور خصیوں پر لگائیں۔ یہ ہر اس ورم حار کے لئے مفید ہے جس کے اندر صلابت موجود ہو۔

افزائش شیر کے لئے:

مقوی باہ ادویات، ہر قسم کے تخم بھون کر کھانے سے قوت باہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (اھرن)

ولادت کے بعد اکثر دودھ چھاتیوں کے اندر پنیر بن جاتا ہے۔ جس سے ورم حار پیدا ہو جاتا ہے۔ شروع ہی میں یہ ضروری ہے کہ پانی اور نیم گرم سرکہ کے اندر اسفنج ڈبو اور تھوڑا نچوڑ کر مقام ماؤف پر رکھیں اور ڈھیلا باندھ دیں یا کھجور اور روٹی پانی اور سرکہ کے ساتھ پیس کر ضماد کر دیں۔ ضماد، زردی بیضہ و سفیدی بیضہ کا روغن گل کے ہمراہ بھی کیا جاتا ہے۔ یا سویا، دھنیا تازہ یا چولائی کا ضماد کریں اور اوپر سے مرقشیشا روغن گل کے ہمراہ پیس کر رکھیں۔ چھاتیوں کے اندر تناؤ پیدا ہو جائے اور ان کے اندر خون جمع ہو جائے تو پانی اور زیت کے ہمراہ روٹی کا ضماد کریں، یا پانی اور زیت کے بجائے شراب اور شہد استعمال کریں۔ یا آرد باقلی کا پانی و شہد یا میبختج کے ہمراہ ضماد کریں۔ اگر مریض ضماد کا متحمل نہ ہو سکے تو گرم روغن زیتوں کا تریڑہ کریں پھر اوپر سے گرم روغن زیتون کے اندر اسفنج یا اون کا ٹکڑا بھگو کر رکھیں۔ یا ایسے پانی کے ابخرات سے تکمید کریں جس کے اندر میتھی، تخم کتاں یا خطمی جوش دی گئی ہو، یا فقط گرم پانی کا بھپارہ دیں۔ آرد خشکار کا تخم کتاں کے ہمراہ یا میتھی کا پانی و شہد کے ہمراہ یا تل کا شہد و گھی کے ہمراہ ضماد کیا جاتا ہے۔ متورم چھاتیوں کو ہر گز چوسنا نہیں چاہئے، کیونکہ یہاں مواد جذب ہو کر آرہے ہوتے ہیں، ورم کم ہونے لگے تو چھاتیوں پر قیروطی حسب ذیل طریقہ پر رکھیں۔

چقندر روغن زیتون کے اندر اسقدر گرم کریں کہ سرخ ہو جائے پھر اس کی قیروطی بنا کر چھاتیوں پر رکھیں۔

دیگر نسخہ:

زردی بیضہ ۱۰ عدد، ۷۰ گرام موم اور ۱۴۰ گرام روغن گل گرم کے ساتھ اچھی طرح پھینٹ لیں، پھر اس کے اوپر نمکین پانی اس قدر ڈالیں کہ حل ہو جائے۔ اسے تلوار جیسی کسی بڑی چوڑی لکڑی سے پھینٹیں اور پھر استعمال کریں۔ چھاتیوں میں ورم سخت ہو جائے تو ان پر ملین ادویات استعمال کریں۔ چھاتیوں میں آکلہ (زخم خورہ) پیدا ہو جائے تو اس کی مخصوص دوا استعمال کریں جس کا

تذکرہ باب الآکلہ میں آتا ہے۔ چھاتیوں کی حفاظت اس طرح ہوتی ہے کہ زیرہ پیس کر پانی کے ہمراہ شامل کر کے ان پر ضماد کریں۔ پھر ان پر سرکہ اور پانی کے اندر اسفنج ڈبو کر رکھیں اور باندھ کر تین دن تک باقی رکھیں، پھر اسے کھول کر پیاز، سوسن اور شہد رکھ کر باندھیں اور تین دن تک اسے قائم رکھیں۔ مہینہ کے اندر یہ عمل تین بار کریں۔ یا شوکران شہد کے ہمراہ پیس کر چھاتیوں پر رکھیں۔ اسے تین دن تک نہ کھولیں۔ مہینہ میں یہ عمل تین بار کریں۔ بیرونی طور پر اسفنج رکھیں۔ عرصۂ دراز تک اس کا طلاء کرنے سے چھاتیاں محفوظ رہتی ہیں۔ (بولس)

مدر لبن:

حب بادیان، حب رطبہ، تخم کراث، تخم جرجیر، بہ طور سفوف ماء کشک الشعیر ۱۰۵ گرام کے ہمراہ استعمال کریں۔ (طبیب نامعلوم)

چھاتیوں کے اندر دودھ کبھی حمل اور جماع کے بغیر بھی رہتا ہے۔ زیادہ تر یہ صورت حال حیض بند ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے، جس سے حیض کا خون چھاتیوں کی جانب منتقل ہو کر دودھ کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ عورت کے بوڑھی ہو جانے کے بعد حیض رک جائے تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن جوانی میں رک جانے پر ادرار حیض کی تدبیر کریں، ورنہ چھاتیوں کے اندر خطرناک ورم اور زخم پیدا ہو جائیں گے۔

مدر لبن:

گھی گرم کر کے ایک پیالہ خالص شراب کے ہمراہ صبح کو پلائیں۔ تخم شلجم اور میتھی گھی اور شہد میں گوندھ کر انڈے کے برابر روزانہ پلائیں۔ مولی اور سبوس گندم جوش دیکر اس کا پانی شہد کے ہمراہ دیں۔ تھوڑا چنا پانی کے اندر بھگو کر کھانے کا حکم دیں۔ پیاس معلوم ہو تو بھیڑ کا دودھ پلائیں۔
(شمعون)

یا تخم شلجم ۱۰۵ گرام اور تخم حلبہ ۱۰۵ گرام، تخم سویا ۳۵ گرام، تخم کراث ۳۵ گرام، تخم حندقوقا ۳۵ گرام، عصارہ بادیان تر، شہد اور گھی کے اندر دواؤں کو ملا کر گرم کریں اور مریضہ کو دیں۔ بیحد حیرت انگیز نسخہ ہے۔

دودھ بند کرنے کے لئے:

زیرہ، سداب جنگلی، تخم سنبھالو پانی کے ہمراہ جوش دیکر پلائیں اور اسی کا طلاء چھاتیوں پر

کریں۔ لعاب اسپغول کے ہمراہ مر کا طلاء کریں۔ چھاتیوں پر طلاء تب ہی کریں جب اس کے اندر موجود مادّے کو خارج کر دیں۔ اس دودھ کو فنا کر دیں۔ ورنہ دودھ منجمد ہو جائے گا اور زخم بن جائے گا۔ حتی الوسع چھاتیوں کو کشادہ کریں۔ تنگ نہ کریں۔ (دیاسقوریدوس)

چھاتیوں کی رسولی اور گانٹھ کے لئے:

برگ شفتالو تر، برگ سداب تر کوٹ کر مقام ماؤف پر ضماد کریں۔ (اختیارات حنین)

خون اور دودھ جو جوف کے اندر منجمد ہو گئے ہوں، کو تحلیل کرنے کے لئے باب السموم کا مطالعہ کریں۔ جس کا تذکرہ غذاؤں کے درمیان کیا گیا ہے۔ یہاں تمام باتوں کا تذکرہ کیا جائے گا۔ (بولس)

تل، تخم خیار، ککڑی، شاہفانج(۱)، بھیجہ، فاشرا، زیرہ تر اور بادیان، یہ سب مدر لبن ادویات ہیں۔ (اوریباسوس)

دودھاری بکری کا دودھ کثرت سے لیں۔ دودھ کا حریرہ بنائیں اور اس میں بادیان، سویا شونیز شامل کر کے لیں۔ نمکین مچھلی کھانے سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (اشلیمن)

دودھ کی وجہ سے چھاتیوں کے اندر عارض ہونے والے سدہ کا علاج:

خراطین پیس کر طلاء کریں۔ یا تل پیس کر طلاء کریں۔ آب پودینہ کے ہمراہ مر، انیسون، آرد نخود، برگ غار، تخم کرفس، زیرہ سفید اور الائچی، آب برسیان داری کے ہمراہ طلاء کریں۔ اسی طرح آب چقندر گندم، اور شونیز کو کوٹ کر اس کا چھاتی پر طلاء کرتے ہیں، نیز مرارہ ثور اور کندر کا بھی طلاء کیا جاتا ہے (تذکرہ)

جو خواتین دودھ بند کرنے کے لئے جڑی بوٹیاں پیتی ہیں وہ اچھی چھاتیوں کو خراب کر لیتی ہیں۔ چھاتیاں سخت ہو جاتی ہیں حتی کہ آپریشن کی ضرورت ہو جاتی ہے۔ بادروج کو بکری چر لیتی ہے تو اس کا دودھ بند ہو جاتا ہے۔ (تدبیر الاطفال۔ روفس)

چھاتیاں دودھ سے پر ہوں اور بوجھ محسوس ہوتا ہو تو پودینہ تھوڑے نمک طعام کے ہمراہ کوٹ کر ضماد کریں اور باندھ دیں۔ یہ عمل چند دنوں تک کریں۔

(باب الادویۃ المنقیہ۔ الکمال۔ ابن ماسویہ)

سن بلوغت میں کبھی مردوں کی چھاتیاں پھول جاتی ہیں جو کبھی تو بحالہ باقی رہتی ہیں اور کبھی

---

(۱) اصل میں یہ لفظ اسی طرح استعمال ہوا ہے لیکن غالباً یہ لفظ شاہانج ہے یعنی برنوف جو محلل و منقی ہوتا ہے۔

بڑھ کر عورتوں کی چھاتیوں کے مشابہ ہو جاتی ہیں، جس کو رسولی کے اصول علاج پر چربی کی سطح تک نکال باہر کریں اور سب کی سب نکال کر سی دیں پھر مندمل کر دیں۔ (اُنطیلس وبولس)

علی حالہ چھاتیوں کو باقی رکھنے کے لئے:

زیرہ کوٹ کر چھان لیں اور پانی کے ہمراہ اچھی طرح پیس کر چھاتیوں پر ضماد کریں اوپر سے نرم اسفنج رکھ کر اسے سینہ اور چھاتیوں سے باندھ دیں۔ اسفنج کو ملے ہوئے سرکہ سے سیر کر لیں اور بندھن کے ذریعہ نرمی کے ساتھ اسے پریشر دیں، بندھن تین دن تک باقی رکھیں پھر کھول کر زیرہ صاف کر دیں اور پیاز سوسن (بصل سوسن) کوٹ کر شہد میں گوندھیں اور چھاتیوں پر اس کا ضماد کر دیں اور انہیں تین دن تک مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق باندھے رکھیں۔ پھر بندھن کھول دیں یہ عمل مہینہ میں تین بار کریں۔ چھاتیاں مستقل چھوٹی رہیں گی۔

دیگر:

روغن زیتون اور سرمہ کی طرح پسی ہوئی پھٹکری کو سیسہ کے برتن میں رکھیں اور روز آنہ اس کے ذریعہ چھاتیوں کی تدہین کریں۔ چھاتیاں چھوٹی رہیں گی۔ یا شوکران پیسکر پانی کے ہمراہ گوندھیں اور طلاء کریں۔ تین بار۔ یا اسفنج کا کوئی ٹکڑا پانی اور سرکہ میں تر کریں اور چھاتیوں کو اس کے اوپر سے باندھ دیں۔ چند یوم یہ عمل ترک رکھیں، پھر دوبارہ کریں۔ چھاتیاں چھوٹی رہیں گی۔

دیگر طاقتور نسخہ:

گل خالص، عفص، سب کو کوٹ پیس کر چھلنی سے چھان کر شہد میں گوندھ لیں حتی کہ قیروطی کے مانند گاڑھی ہو جائیں۔ پھر اسے قلعی کے برتن میں رکھ لیں اور چھاتیوں پر طلاء کریں۔ خشک ہونے کے بعد بہ کثرت سرد پانی سے دھو دیں۔ یہ عمل تین دن کریں۔ چھاتیاں چھوٹی ہو جائیں گی اور چھوٹی سی باقی رہیں گی۔

خصیوں کی حفاظت اس طرح کی جاسکتی ہے کہ قیمولیا اور سفیدہ قلعی ہم وزن آب اُجوائن میں گوندھیں اور اوپر سے روغن مصطگی ڈال کر طلاء کریں۔ زیر ناف بال اگے گانہ ہی خصیے بڑے ہونگے۔

خصیوں اور چھاتیوں کے لئے دیگر نسخہ:

رصاص سوختہ مغسول، دقاق کندر (کندر کے ریزے)، سفیدہ قلعی، مرتک، پھٹکری، افیون

سب کو شوکران کے ساتھ یکجا کریں حتی کہ بیحد نرم ہو جائیں۔ شوکران جب کثیر المائیت اور تازہ ہو تو یہ دوائیں تیار کریں، آخری حد تک پیس لیں تب اس کے ساتھ روغن مصطگی بقدر ضرورت شامل کریں اور قلعی کے برتن میں رکھ کر بند کر دیں اور محفوظ کر لیں۔ پھر خالص تیز سرکہ کے ہمراہ ان تمام مقامات پر طلاء کریں جنہیں محفوظ رکھنا مطلوب ہو۔

بیحد طاقتور دیگر نسخہ:

ملوٗ، آب شوکران، اجوائن خراسانی، لعاب اسپغول، مرتک سفید، سفیدہ قلعی، افیون، آب اُجوائن۔ سرکۂ خالص سے قرص بنالیں اور بوقت ضرورت مقام مطلوب پر طلاء کریں۔ طلاء کرنے سے پہلے مریضہ و مریض کو سرد پانی پلادیں اور شراب ترک کرادیں۔ اس سے احتلام اور حیض کم عمر میں جلدی نہ آسکے گا۔ (قریطن)

دودھ جب بھی کم بنتا ہو تو خون پر نگاہ رکھیں۔ ایسی حالت میں خون یا تو کم مقدار میں موجود ہوتا ہے یا خراب کیفیت کا حامل ہوتا ہے۔ پھر دیکھیں کہ جسم پر صفراء غالب ہے تو اس کا اخراج کریں اور اس کے بعد حسب ذیل تدبیر اختیار کریں۔

عورت کو عمدہ خون پیدا کرنے والی غذائیں دیں جو مرطب ہوں اور نیمگرم ہوں کیونکہ دودھ کا مزاج یہی ہوتا ہے۔ اس کی تدبیر میں بھی یہی طریقہ اختیار کریں۔ جسم پر غلبہ بلغم کا ہو تو ایسی دواؤں کی ضرورت ہوگی جو درجہ اول و دوم میں گرم ہوں، اور خشکی پیدا نہ کرتی ہوں، سب سے عمدہ وہ دوائیں ہوتی ہیں جو غذائی ہوں، مثلاً جرجیر، بادیان اور تازہ سویا۔ کیونکہ جو دوائیں خشک ہوتی ہیں وہ زیر بحث تدبیر میں ضرورت سے زیادہ خشکی پیدا کر دیتی ہیں، اور ارں سے خون گاڑھا اور اس کی رطوب کم ہو جاتی ہے۔ ضرورت یہ ہوتی ہے کہ خون کے اعتدال کو باقی رکھا جائے۔ گاڑھا نہ ہونے پائے۔ گرم تخمیات بھی اسی طرح دودھ روک دیتے ہیں، باقی جو تخم اعتدال کے ساتھ گرم ہوتے ہیں اور خشکی پیدا نہیں کرتے در حقیقت وہی غذاؤں، حمام اور عمدہ، بہ کثرت مرطوب خون پیدا کرنے والی تدبیر کے ہمراہ دودھ کی افزائش کا باعث ہوتے ہیں، دودھ بند کر دینے والی چیزیں وہ ہوتی ہیں جو سخت خشکی اور گرمی پیدا کرتی ہیں۔ اور ارطمث کی حالت میں دودھ کا آغاز رک جاتا ہے۔

مصلح جوارش:

بادیان، تخم جرجیر، تخم سلجم، رطبہ، مولی، تخم سویا، کراث کوٹ کر گھی کے ساتھ لت کریں

اور شہد کے ہمراہ گوندہ کرانڈے کے برابر ۱۰۵ گرام عمدہ شراب یا تازہ دودھ کے ہمراہ دیں بشرطیکہ جدت اور دبلاپن ہو۔ چند گھنٹے انتظار کرنے کے بعد خشک روٹی کا حریرہ دیں جس میں مذکورہ تخم ہوں بالخصوص زیرہ، بادیان اور سویا۔ حریرہ، آرد باقلی، چاول اور گندم سے دودھ کے ہمراہ بنائیں، گھنڈی پر پانی کے اندر اشق حل کر کے طلاء کریں۔ (چوتھا مقالہ۔ ادویہ مفردہ)

باقلی کا ضماد:

روزآنہ تخم قثاء ایک مشت (۲۰ گرام) ہمراہ آب نیگرم اور اسی طرح تخم رطبہ، دودھ کا آنا بند کر دیتے ہیں۔ (جورجس)

جن خواتین کی چھاتیوں میں ورم ہوتا ہے آرد باقلی ان کے لئے بیحد مفید ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ ورم دودھ کے پنیر بن جانے کی وجہ سے عارض ہوا ہو، اس ضماد سے دودھ کی پیدائش بند ہو جاتی ہے اور بادیان سے دودھ کی پیدائش اور اس کا ادرار ہوتا ہے۔ مس آب رگڑ کر طلاء کرنے سے چھاتیاں اور خصیے زمانہ تک اپنی حالت پر باقی رہتے ہیں، اس کے برابر استعمال سے بڑھتے نہیں ہیں۔ موم کے ضماد سے چھاتیوں کے اندر دودھ منجمد نہیں ہوتا اور چنے سے دودھ پیدا ہوتا ہے۔ آرد مسور پانی اور نمک کے ہمراہ جوش دیکر ضماد کرنے سے دودھ کے احتباس سے باعث متورم چھاتیوں کو بیحد نفع ہوتا ہے۔ بادروج سے دودھ کا ادرار ہوتا ہے۔ آرد جو کے ہمراہ پودینہ کا ضماد کرنے سے ان متورم چھاتیوں کو سکون ہو جاتا ہے جن میں ورم دودھ کے جم جانے سے ہو جاتا ہے۔ سویا اور تخم سویا دونوں سے دودھ کا ادرار ہوا کرتا ہے۔ خطمی متورم چھاتی کے درد کو سکون اور اس کے ورم کو تحلیل کر دیتی ہے۔ (مفردۃ ج)

گائے کے دودھ سے دودھ پلانے والی کے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (خوز)

تخم مولی سے دودھ کا ادرار ہوتا ہے۔ (فلاحہ)

ایک خاتون کا دودھ بند کر دینا مطلوب تھا چنانچہ میں نے اس کی چھاتیوں پر آب بادروج کے ہمراہ آرد باقلی اور تخم بادروج کا طلاء کیا۔ چنانچہ دودھ حیرت انگیز طور پر نہایت مستحکم طور پر بند ہو گیا۔ (مؤلف)

دائیوں سے حاصل شدہ تجربہ:

گل خالص اور شہد کا طلاء کرنے سے چھاتیاں اٹھ جاتی ہیں۔ (مؤلف)

کچھ دودھ اور منی گاڑھی صورت میں پنیر کے مانند خارج ہونے لگتی ہیں۔ کبھی مثل دہا گے کے خارج ہوتی ہے۔ میں نے یہ کیفیت ایک مرد میں دیکھی ہے۔ایسی حالت میں چھاتیوں اور خصیوں پر گرم پانی کا نطول کریں اور اس کے اندر بیٹھیں۔ جسم کو مرطوب اور ٹھنڈا کریں۔ (مؤلف)

چھاتیوں سے عورت کا دودھ ہلکا کرنا مطلوب ہو تو سرطان بحری شق کر کے چھاتیوں پر طلاء کریں۔ (طبیعیات فلیانش)

چھاتیوں میں ورم آجائے تو آرد حلبہ وغیرہ کا ضماد کریں اور گرم پانی کا تریزہ کریں۔ ورم حار کی صورت میں حجر المسن مفید ہوتا ہے۔اسے سرکہ میں گھس کر طلاء کریں۔ آپریشن کیا جائے تو خوب کشادہ اور اندر تک کیا جائے۔

ولادت کے بعد ضرورت ہو تو دودھ روکنے کے لئے نسخہ:

زیرہ، فنجکشت، سداب جوش دیکر اس کا پانی بطور مشروب استعمال کریں اور چھاتیوں پر اس کا نطول بھی کریں۔یا شراب یا عصارہ اسپغول کے ہمراہ اشق کا طلاء کریں اور روزانہ کچھ دودھ چھاتی میں سے نکال بھی لیا کریں تا کہ وہاں زخم نہ بن سکے۔ دودھ کی زیادتی کے لئے چنا، سویا، تخم رطبہ، دودھ، گھی، شہد، خشخاش، شونیز اور باذنجان بھیڑ کے گھی کے ہمراہ استعمال کریں۔ زیرہ کرمانی شہد کے ہمراہ پیس کر لطوخ کریں، یا بیخ کرنب کوٹ کر ضماد کریں یا آرد مسور، باقلی، زعفران، ۵ جوز جندم اور نمک کا سر دپانی کے ہمراہ ضماد کریں۔ اس سے دودھ ٹوٹ کر خشک ہو جائے گا۔ ٹوٹی ہوئی چھاتیوں کو جو شاندہ مازو کے ذریعہ قائم کریں۔ جو شاندہ کو برف سے ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔ اس میں کتان کی ایک دھجی تر کر کے چھاتیوں پر رکھیں۔ (مسیح)

حلوہ کوٹ کر پانی کے ہمراہ چھاتیوں پر طلاء کرنے سے دودھ کا آنا فوراً بند ہو جاتا ہے۔ یہ مجرب ہے۔ پالک، مرتک اور روغن گل کا طلاء کریں۔ یہ نسخہ اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب دودھ کثرت سے آنے لگتا ہے۔ دودھ بند کرنا مطلوب ہو تو مسور اور دریا کا پانی جوش دیکر نطول کریں۔ (طب قدیم)

آرد باقلی ان چھاتیوں کے لئے مفید ہے جن کے اندر دودھ منجمد ہو گیا ہو۔ (دیاسقوریدوس)

چھاتیوں کے ورم کے لئے مؤثر ضماد:

بالخصوص جبکہ ورم دودھ کے منجمد ہو جانے سے عارض ہوا ہو۔ اس ضماد سے دودھ کی تولید بند ہو جاتی ہے۔

18

تخم اجوائن کو کوٹ کر مفید اور سرخ حصہ پر ضماد کریں۔ یہ چھاتیوں کے ورم حار میں مفید ہے، بالخصوص جبکہ نفاس کے بعد ورم ہوا ہو۔ (جالینوس)

اخروٹ تھوڑی شراب و شہد کے ساتھ سرکہ کی تلچھٹ کے ہمراہ متورم چھاتیوں پر ضماد کرتے ہیں۔ بالخصوص نفاس کے بعد پیدا شدہ ورم میں اس سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔
(دیاسقوریدوس)

سرکہ کی تلچھٹ سے ان چھاتیوں کے ورم میں سکون ہو جاتا ہے جن سے دودھ کا کافی ادرار ہو رہا ہو۔ کشتی لڑنے والوں کا میل چھاتیوں کے ورم کے لئے عمدہ چیز ہے۔ کیونکہ اس سے حاصل شدہ ورم تحلیل بھی ہو تا ہے اور دیگر مادے یہاں آنے سے رک بھی جاتے ہیں۔ (بولس)

سبوس گندم سداب کے ہمراہ جوش دیکر تکمید کرنے سے ان چھاتیوں کے ورم میں سکون ہو جاتا ہے جن میں دودھ جم گیا ہو۔ گل شاموس بالخصوص چھاتیوں کے ورم میں مفید ہے۔ (جالینوس)

گل شاموس عرق گلاب اور روغن گل کے ہمراہ مستعمل ہے۔ کندر کا قیمولیا اور روغن گل کے ہمراہ لطوخ بوقت نفاس چھاتیوں کی حرارت میں مفید ہے۔ (اوریباسوس)

آرد کرسنہ شہد کے ہمراہ چھاتیوں کے اورام صلبہ کو نرم کر دیتا ہے۔

کمافیطوس سخت چھاتیوں پر رکھنے سے ورم اور صلابت تحلیل ہو جاتی ہے۔

کرفس جو کے ستو کے ہمراہ ضماد کرنے سے چھاتیوں کے سخت ورموں کو سکون ہو تا ہے۔

چھاتیوں کے ورموں پر دریا کا پانی انڈیلنا مفید ہو تا ہے۔

دودھ پلانے والی جن خواتین کی چھاتیوں میں دودھ منجمد ہو جاتا ہے ان کے لئے نیند مفید ہوتی ہے۔

جو کے ستو کے ہمراہ پودینہ کا ضماد ان چھاتیوں پر کرنا مفید ہے جن کے اندر دودھ جمع ہو گیا ہو۔

بہی دانہ کے ضماد سے چھاتیوں کے ورم حار کو سکون ہو تا ہے۔

اسے ماء العسل کے ہمراہ جوش دینا لازم ہے۔ عصارۂ انگور کا دُرد نمک کے ہمراہ ضماد کرنا چھاتیوں کے ورموں میں بہت بہتر ہے۔ (دیاسقوریدوس)

مٹی جس کے اندر کشتی لڑنے والوں کا پسینہ ہو تا ہے چھاتیوں کے ورم حار اور ان میں منجمد شیر کے لئے بیحد مفید ہے۔ یہ سب سے زیادہ مفید شئے ہے۔ اگر یہ مٹی خشک ہو تو اسے روغن حنا یا روغن گل سے نرم کر لیں۔ مسور، دریا کے پانی میں جوش دیکر استعمال کرنا چھاتیوں کے لئے مفید ہے جو احتباس شیر کی وجہ سے متورم ہو گئی ہوں۔ (دیاسقوریدوس و جالینوس)

بُسد اور سرد پانیوں کا مرہم چھاتیوں کے اورام حارہ اور زخموں کے لئے بیحد مفید ہے۔

شوکران کے ضماد سے دودھ کا آنا بند ہو جاتا ہے اور ورم نہیں ہوتا۔ تنہا خطمی یا خطمی کو شراب میں جوش دیکر ضماد کرنے سے چھاتیوں کا ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ بیخ خنثیٰ کو شراب کے تلچھٹ کے ہمراہ جوش دیکر ضماد کرنا چھاتیوں کے ورموں میں مفید ہے۔

چھاتیوں کی خارش کے لئے چند دنوں تک سرکہ شراب میں خشک انجیر استعمال کرنا، پھر چند دنوں تک چھاتیوں پر اس کا طلاء کرنا پھر چھاتیوں کو ایسے گرم پانی سے دھونا جس میں کرفس جوش دیا گیا ہو اور کندھے پر پچھنہ لگانا مفید ہے۔ چھاتیاں دودھ سے پر ہو کر بوجھل ہو چکی ہوں تو پودینہ نمک طعام کے ہمراہ کوٹ کران پر رکھ کر باندھیں۔ یہ عمل چند دنوں تک جاری رکھیں۔ (دیاسقوریدوس)

شہد لبنی اور روغن بنفشہ ملا کر چھاتیوں پر ملیں اور خشکی پیدا کرنے والی غذائیں دیں۔ یہ ان اورام کے لئے عمدہ ہے جو چھاتیوں کے اندر دودھ کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ کرنب کا حریرہ دیں اور کھانے میں بھی یہی دیں۔ (طبیب نامعلوم)

عورتوں کی چھاتیوں کی صلابت کے لئے ضماد کا نسخہ:

چقندر، موم، چربیٔ بط، چربی مرغ، بارہ سنگھے کا گودہ، رجلہ، آردجو، روغن خیری، صمغ بادام، آرد حلبہ، آرد باقلی، گل بنفشہ، بابونہ اور قفر الیہود کا ضماد بنائیں۔ (تذکرہ، عبدوس)

چھاتیوں سے دودھ بند کرنے کی دوا:

آرد باقلی ۷۰ گرام، آرد(۱) ۳۵ گرام، روغن حلبہ میں گوندھ کر سر پر طلاء کریں۔

نسخۂ دیگر:

آرد باقلی اور روغن گل ملا کر چھاتیوں پر ضماد کریں۔

چھاتیوں کے ورم بارد کے لئے نسخہ:

کرفس کوٹ کر رکھیں۔

چھاتیوں میں پیدا شدہ صلابت کے لئے نسخہ:

دردی شراب قدیم کو جوش دیکر یا دردی سرکہ یا آرد باقلی، ناخونہ اور روغن تل و آب

---

(۱) اصل میں غالباً لفظ حلبہ چھپنے سے رہ گیا ہے۔

شیریں ملا کر رکھیں۔ (ابن ماسویہ)

چھاتیوں کے اندر پیدا شدہ سلعہ اور گرہ کے لئے نسخہ:

برگ خوخ، برگ سداب تر کوٹ کر ضماد کریں۔ (اختیارات کندی)

چھاتیوں اور خصیوں کے گرم ورموں کے ضماد کا عمدہ نسخہ:

باقلی پسی ہوئی ۲۰ گرام، حلبہ پسی ہوئی ۲۰ گرام، خطمی ۲۰ گرام، تخم کتاں ۲۰ گرام، جوشاندہ کرنب میں گوندہ کر اس کے اندر ساڑھے ۳ گرام زعفران شامل کریں اور سب کو یکجا کر کے چھاتیوں پر رکھیں۔ حرارت موجود ہو تو اس میں آب مکوء شامل کر لیں۔ (ابن سرابیون)

دودھ کم ہو جائے تو خون کو دیکھیں، یہ یا تو کم مقدار میں بنتا ہو گا یا خراب ہو چکا ہو گا۔ خون کم مقدار میں ملے تو ملطف مسخن تدبیر اختیار کریں۔ خراب ہو گیا ہو تو یہ دیکھیں کہ کس طرح کے استفراغ کی ضرورت ہے۔ فصد کھولی جائے یا مسہل دیا جائے۔ اس کے بعد بالضد دوائیں استعمال کریں استفراغ کی جانے والی چیز بلغم ہو تو اس کے لئے سب سے عمدہ جرجیر، بادیان اور کرفس تر ہے۔ خشک ہونے کی حالت میں یہ ضرورت سے زیادہ طاقتور ہو جاتی ہیں، استفراغ کی جانے والی چیز صفراء ہو تو ماءالشعیر استعمال کریں۔ دودھ خون کے بالمقابل ایک متوسط المزاج چیز ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر دودھ کم مقدار میں نہیں ہوتا تو صفراء یا بلغم سے یہ بگڑ جاتا ہے۔ دودھ پیدا کرنے والی ادویات کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ حرارت میں وہ اعتدال سے خارج ہوں، کیونکہ ان سے خون کی رطوبت فنا ہو جاتی ہے۔ ان ادویات کا سرد ہونا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ اس سے خون منجمد ہو جاتا ہے۔ بلکہ ایسی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو اعتدال کے ساتھ گرمی پیدا کریں اور خشکی ہرگز پیدا نہ کریں، اس طرح کی تمام چیزوں سے دودھ بند ہو جاتا ہے، خون کم ہو جاتا ہے اور ادرار طمث ہونے لگتا ہے۔

ادرار طمث سے دودھ زیادہ نہیں بنتا۔ بادروج سے دودھ کا ادرار ہوتا ہے۔ (مفردات)

فنجنکشت کا پھل ساڑھے ۳ گرام شراب کے ہمراہ لینے سے دودھ کا ادرار ہوتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

گندم کا دلیہ بادیان کے ہمراہ جوش دیکر حریرہ بنالیں۔ اس سے پیشاب اور دودھ کا ادرار ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

چنا دودھ پیدا کرتا ہے۔

عصارۂ چقندر و فاشرا کا جوش دیئے ہوئے گندم سے حریرہ بنا کر استعمال کرنے سے دودھ بڑھ جاتا ہے۔

بادیان کھانے سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ علیحدہ یا ماء الشعیر کے ساتھ نکال کر۔ (دیاسقوریدوس)

جالینوس کا قول ہے کہ بادیان چونکہ قوی الحرارت اور قلیل الیبوست ہوتا ہے اس لئے دودھ پیدا کرتا ہے۔ اگر بہت زیادہ یابس ہوتا تو نہ پیدا کرتا اور بادیان کا فعل تولید شیر ہے۔ (دیاسقوریدوس)

دیاسقوریدوس کا قول ہے کہ سویے کے ریشے اور اس کے بیج سب نہایت طاقتور دودھ پیدا کرتے ہیں، بیج بطور مشروب لینے سے دودھ کا ادرار ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

شقائق کی شاخیں اور پتے جو کے پودے کے ہمراہ جوش دیکر کھانے سے دودھ کا ادرار ہوتا ہے۔

شونیز کے مسلسل استعمال سے دودھ جاری ہو جاتا ہے۔

خیار بستانی کا شوربہ دودھ کا ادرار کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

دوائیں جن سے دودھ کا ادرار اور اس میں اضافہ ہوتا ہے اور جسم صاف ہوتا ہے وہ حسب ذیل ہیں:۔

ماء الشعیر ہمراہ عرق بادیان و آب نخود، دودھ کا ادرار اور تنقیہ کرتا ہے۔ خراطین کوٹ کر طلاء کرنے سے تنقیہ ہوتا ہے۔ تل کا بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ اس کا طلاء کرتے ہیں مر کوٹ کر آب فوتنج بری میں شامل کر کے طلاء کرنا نیز چمگادڑوں کا بھیجہ پانی کے ہمراہ طلاء کرنا اور بادیان کا چھاتیوں پر طلاء کرنا سب سے تنقیہ ہوتا ہے۔ مر اور انیسون اور آرد نخود چھاتیوں پر طلاء کرنے سے فضلات کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ برگ غار، تخم کرفس، زیرہ سفید اور الائچی کلاں کا عرق برسیاں داری کے ہمراہ چھاتیوں پر طلاء کرنے سے چھاتیوں کے اندر جو غلیظ فضلات ہوتے ہیں وہ صاف ہو جاتے ہیں۔ یہی اثر آب چقندر کا کچلے ہوئے گندم کے ہمراہ استعمال کرنے کا بھی ہے۔ سوسن کوٹ کو چھاتیوں پر طلاء کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ مرارۂ ثور اور جگر ثور کا طلاء، طحال خر خشک کردہ و کوفتہ، چوہے کی مینگنی ہمراہ جو تر کردہ اور کرنب کا ہمراہ آب چقندر طلاء بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ یہ سب دوائیں دودھ کا ادرار کرتی ہیں اور دودھ بہ کثرت پیدا کرتی ہیں، گندم، چنا میں تھوڑا سویا، بادیان اور دونوں کے بیج ملا کر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنا کر استعمال کرنے سے دودھ میں اضافہ اور ادرار ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

افزائش شیر کے لئے بکری کا دودھ پیتے اور اس کا حریرہ بنا کر استعمال کرتے ہیں، حریرہ کے

اندر بادیان، سویا اور شونیز شامل کرتے ہیں۔ نمکین مچھلی سے دودھ میں اضافہ ہوتا ہے۔ (اشلیمن)

کھجور کا کانٹا ۱۰۵ گرام، برگ بادیان ۷۰ گرام، رطبہ ساڑھے ۵۲ گرام، گندم کچلا ہوا ۲۵، نخود مقشر و جو سفید کچلا ہوا ۳ کلو ۲۴۰ گرام، ۱۲ کلو آب شیریں میں اس قدر کھولائیں کہ ۳ کلو ۲۰۰ گرام سے بھی کم رہ جائے، دودھ پلانے والی خاتون کو اس میں سے ۷۰ اگرام، روغن بادام شیریں ۷ اگرام اور سکر سلیمان ساڑھے ۵۲ گرام کے ہمراہ پلائیں۔ (جامع ابن ماسویہ)

صلابت پستان کے لئے نسخہ:

موم سفید نصف جزء، چولائی، آرد جو، چربیٔ بط، چربیٔ مرغ اور بارہ سنگھے کی چربی ہم وزن، آرد حلبہ نصف جزء، روغن خیری نصف جزء، آرد باقلی پونہ جزء، گل بابونہ نصف جزء سب کو ابال کر پستان پر ضماد کریں۔

دودھ کی افزائش کے لئے نسخہ:

گندم، جو، بادیان اور حساء ابیض کا حریرہ استعمال کرائیں۔ (ابن ماسویہ)

تھن کے کھانے سے دودھ زیادہ ہوتا ہے۔ آرد باقلی کا زیر ناف ضماد کرنے سے بچوں میں احتلام تاخیر سے ہوتا ہے۔ (طبیب نامعلوم)

آرد باقلی کا زیر ناف ضماد کرنے سے بچوں میں زمانہ تک زیر ناف بال نہیں اُگتے۔
(دیاسقوریدوس و جالینوس)

خربوزے کے گودے کا بھی یہی اثر ہے، مگر بیج اور زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ حجر المسن کو گھس کر دوشیزاؤں کی چھاتیوں پر لطوخ کرنے سے چھاتیوں کا بڑھنا رک جاتا ہے۔ اسی طرح بچوں کے خصیے اور چھاتیاں بھی بڑھنے سے رک جاتی ہیں۔ (جالینوس)

چھاتیوں اور خصیوں پر اس کا ضماد انہیں بڑھنے سے روک دیتا ہے۔ (دیاسقوریدوس و جالینوس)

دوشیزاؤں کی چھاتیوں اور بچوں کے زیر ناف شوکران کا ضماد کرتے ہیں۔ نجیش (۱) نامی پودے کو اچھی طرح پیس کر بچی کی چھاتیوں پر ضماد کر کے تیس دن تک چھوڑ دیا جائے تو ان کا ابھار باقی رہتا ہے۔ حمام کرنے سے روک دینا ضروری ہے کیونکہ اس سے جسم ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

شوکران پانی کے ہمراہ گوندہ کر سینہ پر ضماد کریں اور تین دن چھوڑ دیں، پستان چھوٹا ہو جائے

یہ لفظ اصل میں ایسے ہی موجود ہے لیکن غالباً یہ لفظ نجیسین ہے مگر حبسین نامی دوا نہیں ہے بلکہ یہ حجر الجص ہے۔ رازی انے اسے از قسم بات شمار کیا ہے۔ ممکن ہے اس نام سے کوئی بناتی دوا مشہور رہی ہو یہ بات تحقیق طلب ہے۔

گا۔ یا گل خالص اور مازوئے خام کو شہد کے ہمراہ کسی سیسہ کے ظرف میں رکھ کر محفوظ کرلیں اور چھاتیوں پر اس کا طلاء کریں۔ خشک ہونے پر خوب سرد پانی سے دھوئیں۔ پانچ دن تک یہ عمل روزانہ ایک بار کریں۔ (اقریطن)

چھاتیوں اور خصیوں پر گل خالص، اجوائن خراسانی اور شوکران کے ہمراہ طلاء کریں۔ خشک ہو جانے پر دھو کر پھر طلاء کریں اور دیکھتے رہیں زیادہ اثر مطلوب ہو تو خشک ہو جانے کے بعد اسے باقی رکھیں۔ زمانہ تک یہ انہیں محفوظ رکھے گا۔ (الفب ۱۴۰) (مؤلف)

خاک قیمولیا، سفیدہ، آب اجوائن خراسانی اور تھوڑے روغن مصطگی میں گوندہ کر طلاء کریں، یہ مانع طمث و مانع احتلام ہے۔ داڑھی کو بھی اگنے سے روکتا ہے۔ اور چھاتیوں کو چھوٹا رکھتا ہے۔
(اقریطن)

دوسرا باب

بخاروں میں پیدا ہونے والا خفقان و توحش، خفقان قلب سے مشابہ فم معدہ کا خفقان، سوءِ مزاج، اورام اور زخم۔

قلب کو اورام حارہ لاحق ہوتے ہی مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ مسلسل اور پیہم غشی طاری ہو گی۔ اسی طرح بہ حد افراط سوءِ مزاج کا بھی اثر ہوتا ہے۔ ایک دوسری علامت یہ ہے کہ صرف اختلاج ہو گا۔ یہ ایسا اختلاج ہو گا جس سے انسان کو ایسا معلوم ہو گا جیسے دل رطوبتوں کے درمیان حرکت کر رہا ہو۔

ورم غلاف قلب سے کبھی دق اور ذبول کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ بھی خفقان ہوا کرتا ہے۔ میرے پاس ایک بندر تھا جو دبلا ہوتا جارہا تھا، چند مصروفیتوں کے باعث اس کی تشریح مؤخر ہو گئی تو اس عرصہ میں اسے سل ہو گیا، مرنے پر اس کی تشریح کی گئی تو تمام اعضاء سالم نکلے مگر غلاف قلب پر ایک ورم دیکھا گیا جس کے اندر ایک ایسی رطوبت تھی جو چھالوں کی رطوبت سے مشابہ تھی۔ سوراخ کرنے پر اس سے مائیت خارج ہوئی۔ اسی طرح میں نے ایک مرغ کی بھی تشریح کی جس میں غلاف قلب پر ایک دبیز اور سخت تہہ نظر آئی جس کے اندر رطوبت نہیں تھی ممکن ہے اس طرح کی کیفیت انسانوں کو بھی لاحق ہوتی ہو۔ ورم حار کا جہاں تک تعلق ہے ایک جنگجو قوم کے اندر دیکھا کہ وہ جب پیدا ہوا تو فوراً ہی مہلک غشی طاری ہو گئی۔ البتہ جسے حرارت لاحق ہوئی

تو تجویف قلب تک پہونچکر اس حرارت نے اس کا کام فوراً تمام کر دیا۔ موت نزف الدم کی وجہ سے ہوئی۔ بالخصوص اس کا تعلق جب قلب کے بائیں بطن سے رہا۔ جراحت کا اثر بطون تک نہیں پہونچا تو کبھی ایسا ہوا کہ مریض اس دن زندہ رہا اور عقل برابر قائم رہی۔ اختلاج قلب کا جہاں تک تعلق ہے محض فصد کے ذریعہ میں نے ایک مخلوق کو صحت بخشی۔ بعض مریضوں کے ساتھ فصد کے علاوہ ملطف تدبیر بھی استعمال کی۔ بعض مریضوں کو دوبارہ حملہ نہیں ہوا۔ بعض کو ہوا چنانچہ دوبارہ علاج سے وہ صحتیاب ہو گئے۔

ایک شخص کو موسم بہار میں ہر سال اختلاج قلب ہو جاتا تھا۔ میں نے اس کی فصد کھول دی۔ چنانچہ سکون ہو گیا۔ پھر اختلاج ہوا تو فصد کھول دی گئی چنانچہ اختلاج سے اسے نجات مل گئی۔ البتہ یہ مریض بڑھاپے کو نہیں پہونچا اور مر گیا۔ اسی طرح سب مریض کو غشی اور حمیات حارہ کی وجہ سے اختلاج ہوا کرتا ہے۔ غلاف قلب کے امراض مہلک نہیں ہوتے الا یہ کہ ورم حار ہو۔ جس کا اثر قلب تک جا پہونچے۔ (جالینوس)

اس عضو کے اندر جو حرارت ہوتی ہے اس کی وجہ سے بیماریاں تقریباً اسے لاحق نہیں ہوتیں کیونکہ یہ انہیں پگھلا دیتا ہے۔ ان میں سے بعض زیر بحث تمام بیماریاں ہیں۔ اگر یہ عارض ہو جاتی ہیں تو تقریباً صحت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے لئے یہ جائز نہیں ہوتا کہ جو چیز اس پر دباؤ ڈالے اسے وہ پھیلا دے یہ دباؤ طبیعت کی جانب سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اچانک موت اس لئے ہوتی ہے کہ قلب منقبض ہو جاتا ہے، پھیلتا نہیں ہے۔ اس سے حرارت غریزیہ گھٹ جاتی ہے جیسا کہ اس صورت حال میں تنفس مفقود ہو جایا کرتا ہے۔ یہ صورت اس لئے بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ حرارت عزیزیہ معدوم ہو جانے کی وجہ سے قلب نہ منقبض ہوتا ہے اور نہ ہی منبسط ہے۔ چنانچہ حرارت عزیزیہ فی الجملہ زائل ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

اختلاج عارض ہو جائے تو فوراً سلیق کی فصد کھول دیں اور سینہ کے اوپر اسے طلاء استعمال کریں جو حرارت ہو اسے بجھادیں کیونکہ یہ صورت حال کسی ورم حار ہی کا نتیجہ ہوا کرتی ہے۔

(مؤلف)

خفقان کی ایک قسم ایسی ہے جو معدہ کے اندر غذا کے فاسد ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ سب سے پہلے اسے نگاہ میں رکھکر اصلاح حال کے ذریعہ علاج کریں۔ (جوامع العلل والاعراض)

درد دل قلب کی بائیں تجویف سے پیدا ہوتا ہے۔ (ابیذیمیا)

قلب کے اندر شدید غشی عارض ہو جائے، چہرہ نیلگوں ہو جائے، سر ٹیڑھا ہو جائے تو سر

اٹھتے ہی مریض مر جائے گا۔(یہودی)

جسم کے اندر سل اور ذوبان پیدا ہو جائے اور کوئی ظاہری سبب بھی معلوم نہ ہو نہ ہی بیشتر حمیات محرقہ موجود ہوں نہ ہی ورم کبد حار وغیرہ ہو تو سمجھ لیں کہ قلب کا مزاج بگڑ گیا ہے، مزاج قلب خراب ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ خفقان اور غشی ہو گی۔اس کا علاج وہی ہے جو تمام سل کا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قلب کی عمدہ دواؤں میں قرص ورد سکنجبین کے ہمراہ اور دوا المسک اور شلیثا ہے۔ سل کی بیماری حجاب قلب کے ورم یا سوء مزاج قلب سے لاحق ہوتی ہے۔ علاج کے لئے سل کا علاج غذاؤں اور حمام وغیرہ سے کریں۔

خفقان کا علاج فصد کھولنا ہے۔(یہودی)

قلب کا علاج اس طرح کریں کہ خفقان کی طرح اس کا مزاج زیادہ فاسد نہ ہو سکے۔زعفران قوی درجے کا مفرح قلب ہے۔(قسطا)

دار چینی گھبراہٹ، وحشت اور خفقان میں مفید ہے۔

دار چینی، سنبل، زرنباد، درونج، بادروج، بادرنجبویہ کوٹ کر چھان لیں اور عرق گاؤزباں میں گوندھ کر استعمال کریں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہمراہ ۴ ۳ گرام طلاء۔ نہایت حیرت انگیز اور مفید دوا ہے۔(یہودی)

دواء قائم مقام شلیثا:

بسد ۶ گرام، دار چینی ۶ گرام، برادہ زر سرخ ا گرام، نقرہ سفید ا گرام، مشک ۳، کافور ۳، حماما ۵ گرام، قسط ۵ گرام، اشق ۵ گرام، شب یمانی ساڑھے ۳ گرام، مر ساڑھے ۳ گرام، زرنباد ساڑھے ۳ گرام، درونج ساڑھے ۳ گرام، قرنفل ساڑھے ۳ گرام شہد میں گوندھ لیں۔ خفقان اور تنگی سینہ میں بیحد مؤثر اور عمدہ ہے۔(یہودی)

خفقان کا نسخہ:

مرزنجوش خشک کو نیمگرم پانی کے ہمراہ پیس لیں اور ۴ ۲ گرام تازہ دودھ ۴ ۳ گرام کے ہمراہ پلائیں۔(اُھرن)

گائے کا چھاج، دھنیا اور گلسرخ حرارت قلب میں مفید ہے۔(طبری)

وحشت، غشی اور قلب کے لئے سفوف کا عمدہ نسخہ:

کہرباء ۳، فرنجمشک ۶، بسد ۳، لولو ۳، گاؤزباں ۶، دھنیا ۵ گرام تھوڑی بھنی ہوئی۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ ۴ ۳ گرام میبہ یا شراب بہی۔ (طبری)

مذکورہ مقصد کے لئے مسہل کی عمدہ معجون:

ہلیلہ سیاہ یکجز، افتیمون اقریطشی یکجز، اسطوخودوس یکجز، بسفائج یکجز، تربد یکجز، غاریقون نصف جزء، نمک ہندی نصف جزء لاجورد نصف جزء، فلنجمشک پاؤجز، قرنفل پاؤجز، ساذج ہندی پاؤجز آملہ اور شہد میں جوش دیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام، وحشت وسوداء کے لئے عمدہ اور موثر ہے۔ (مؤلف)

خفقان کے لئے بیحد مفید جوارش ہے یہ غم اور غشی کو سکون دیتی ہے۔

نسخہ جوارش:

مصطگی، سنبل، الائچی، کبابہ، لونگ، سک، پوست اترج، صبر، فلنجمشک، بادرنجبویہ، عود خام، راسن، شراب بہی میں یکجا کریں اور استعمال کریں۔ چاہیں تو پیس کر شراب بہی کے ہمراہ دیں۔
(مؤلف)

سخت خفقان بارد کے لئے نسخہ:

مطبوخ ریحانی ہمراہ قرص مسک دیں۔ قرص مسک کا نسخہ باب الغشی میں مذکور ہے۔

خفقان حار کے لئے نسخہ:

طباشیر ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب خیار ۴ ۳ گرام، یہ اس خفقان میں مفید ہے جو شدید حرارت کے ساتھ ہو رہا ہو۔ دوا کو آب سیب کے ہمراہ دیں۔ (مؤلف)

قلب کے اندر پیپ کا پیدا ہونا ممکن نہیں ہے۔ (اُھرن)

کیونکہ پیپ اس وقت بنتی ہے جب حرارت سے ورم پکنے لگتا ہے۔ ایسی صورت حال قلب کو لاحق ہوگی تو ورم کے پکنے سے پیشتر ہی انسان مر جائے گا۔ (مؤلف)

قلب کے اندر خفقان سیاہ گاڑھے خون کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ جو جگر کے اندر بنتا ہے۔ قلب تک پہونچنے والا خون سوداوی ہوگا لہٰذا اس کا علاج پہلے فصد، پھر اسہال پھر خلط سیاہ کو

خارج کر دینے والی دوا اور پھر دواء المسک اور جوارش نار مشک جیسی لطیف اور خوشبودار ادویات کے ذریعہ کریں۔ مؤخر الذکر دواؤں کی بدولت خون سوداوی ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں خون کو لا کر چھوڑ دیں یہ حالت اس بات کی سزاوار ہے کہ صاف خون نہ بنے اور یہاں سے دل کو جانے والا خون سیاہ نہ ہو۔ علاوہ ازیں دواء قیصر اور شلیثا استعمال کریں۔

وحشت اور رات میں خوف کے ازالہ کے لئے عمدہ دوا:

گاؤزباں، بادرنجبویہ، زرنباد، درونج خشک حالت میں انہیں پیس لیں، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ چاند کی پہلی تاریخوں میں ساڑھے ۳ گرام، وسط کی تاریخوں اور آخر کی تاریخوں میں ہمراہ طلاء ممزوج، گاؤزباں کو طلاء میں بھگو کر پلائیں۔ (مؤلف)

اکثر لوگوں کو تخمہ گرم، حمیات اور کھانا نہ کھانے کی وجہ سے معدہ پر کپکپی طاری ہو جاتی ہے، اس کی وجہ وہ صفراء ہے جو معدہ کی جانب اتر کر آنے لگتا ہے۔ لوگ اسے خفقان قلب سمجھ بیٹھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوتا۔ یہ معدہ کی جانب آنے والا صفراء ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ قئے کرائیں، معدہ کو ایارج اور افسنتین کے ذریعہ صاف کریں۔ اس سے پہلے فم معدہ کی تقویت کے لئے کچھ غذا دے دیں۔ سال میں چند بار بھی ایسے لوگوں کو کچھ ایسی دوائیں پلائیں جائیں جو صفراء کو کم کرتی ہوں تو یہ عرض انہیں لاحق نہ ہو۔ بشرطیکہ وہ غذا کو مؤخر نہ کریں۔ خفقان سے مشابہ اس طرح کی کپکپی معدہ کے اوپر کثرت جماع سے بھی لاحق ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ جماع ترک کر دیں، حمام اور خوشبو جات کا استعمال کریں۔ (اُھرن)

خود قلب کے اندر ورم حار اور سوء مزاج ردی پیدا ہو جائے یا کوئی زخم ہو جائے تو اچانک موت واقع ہو جائے گی۔ بالخصوص جبکہ اس طرح کی شکایت قلب کے بائیں بطن کے اندر پیدا ہو جائے۔ مشارکت سے یہ صورت حال پیدا ہو تو اس کے بعد شدید غشی، اچانک کمزوری، ضعف تنفس، نبض صغیر، برد اُطراف اور جسم کے کسی حصہ میں زیادہ پسینہ آئے گا۔ غشی مسلسل اور شدید ہو تو لاعلاج ہے۔ کمزور ہو تو علاج سے فائدہ ہو سکتا ہے۔ خون کی کثرت اور اس کے جوش مارنے سے بھی کبھی شدید خفقان پیدا ہو جاتا ہے۔ قلب کا مزاج گرم ہو جاتا ہے تو تنفس عظم اور مسلسل ہو جاتا ہے۔ برعکس صورت میں برعکس حالت ہوتی ہے۔ خفقان کا عارضہ دوروں کے ساتھ ہو رہا ہو تو دورہ آنے سے پہلے فصد کھولیں۔ (بولس)

کچھ بخاروں کے ساتھ خفقان، درد دل اور غشی طاری ہو جاتی ہے کبھی یہ مہلک ہو جاتے

ہیں۔(اسکندر)

حاملہ خواتین میں پیدا شدہ خفقان کی تسکین کے لئے شہد کے ہمراہ گرم پانی کا جرعہ نرمی سے دیں اور پسلیوں کے زیریں حصہ کو نرم اون سے ڈھانک کر رکھیں۔(بولس)

ضعف قلب کی علامت یہ ہے کہ خوف، تنگیٔ سینہ، سینہ کے اندر بیحد اذیت ناک تڑپ، اور جسم دبلا ہو جائے گا، قوت قلب کی علامت اس کے برعکس ہیں، ضعف قلب کا علاج یہ ہے کہ مریض کو دودھ بھات، یخنی اور چکنی غذاؤں کے بعد شراب دیں، اسے خوش و خرم رکھیں، تبدیلیٔ آب و ہوا کی خاطر ملکوں کا سفر کرائیں، حمام، شیریں غذاؤں، خوشبو جات، بستر اور اوڑھن نیز چکنے حقنوں کا استعمال کرائیں۔(چرک ہندی)

سنبل ساڑھے ۳ گرام، فلنجمشک ساڑھے ۳ گرام، بادروج ساڑھے تین گرام، مسک ۵ ملی گرام، کافور ۵ ملی گرام، تخم حرمل ۲ گرام، شہد کے ہمراہ گوندھیں۔یا

سنبل ساڑھے ۳ گرام، سلیخہ ساڑھے ۳ گرام، ساذج ساڑھے ۳ گرام، زرنباد ۷ گرام، درونج ۷ گرام، طلاء کے ہمراہ پلائیں۔یا

زرنبا، دار چینی سنبل، بادروج ہم وزن، ساڑھے ۴ گرام طلاء کے ہمراہ پلائیں جس میں گاؤزباں بھگولیا گیا ہو۔

صرع و خفقان کے لئے:

سلیخہ ۱۰ گرام، سنبل ۱۰ گرام، اُشنہ ۱۰ گرام، ساذج ۱۰ گرام، کہربا ساڑھے ۳ گرام، لبسد ساڑھے ۳ گرام، بردۂ طلاء ۵۰ ۷ ملی گرام برادہ نقرہ ۵۰ ۷ گرام۔ مقدار خوراک ڈیڑھ گرام شہد کے ہمراہ گوندہ کر استعمال کرائیں۔(شمعون)

مختصرات۔ غلبۂ سوء مزاج قلب کے لئے:

جوراش بلادر، مثر و دیطوس، شاد ریطوس، جوارش نار مشک، سب کے سب فوری شفا کے باعث ہیں، جوارش بلادر تو قلب کے لئے مخصوص ہے۔اس سے بھی زیادہ نفع بخش جوارش عنبر اء ہے، جسے کسریٰ استعمال کرتا تھا۔ خفقان کے لئے حیرت انگیز طور پر عمدہ ثابت ہوتی ہے۔(اختصارات)

خفقان کے لئے نسخہ:

جوارش یابس ساڑھے ۴ گرام، شراب ۴۳ گرام میں حل کر کے ۴۳ گرام پانی کے ہمراہ لیں۔یا

زیرہ، حلتیت ہم وزن، ساڑھے ۴ گرام ہمراہ شراب ۳۶۰ گرام آب گرم کے ساتھ ملا کر لیں۔
خفقان کا سبب سوءِ مزاج ہو تو بائیں باسلیق کی فصد کھول دیں، یا کاہل پر پچھنہ لگانے کے بعد ہلکا مسہل دے دیں۔ اس کے بعد دھنیا خشک گائے کے دہی ۷ گرام، طباشیر ساڑھے ۳ گرام، کافور ۵۰۰ ملی گرام کے ہمراہ پلائیں۔ سوتے وقت اسپغول ۷ گرام، گل ساڑھے ۳ گرام، کاربا(۱) ۲ گرام ہمراہ آب قدیم (پرانا پانی) پلائیں۔ قرص کافور سوءِ مزاج حار جو دل پر مسلط ہو کے لئے مفید ہے۔ ضماد رکھیں اور آب کدو پلائیں۔

حرارت کے ہمراہ خفقان کے لئے سفوف کا مفید نسخہ:

تخم خرفہ، تخم کدو، دھنیا خشک، تخم گاؤزباں، گل خوردنی پروردہ در کافور، تخم بادرنجبویہ، تخم بادروج، تخم کشوث، کہرباء لولو، ابریشم خام، ہلیلہ سیاہ، آملہ، گاؤزباں، حجر لاجورد، عود، سفوف بنا کر استعمال کریں۔ برودت کے ہمراہ خفقان میں دواء المسک انقردیا، مثرودیطوس وغیرہ استعمال کریں۔
(طبیب نامعلوم)

مقوی قلب:

کہرباء کوٹ کر روزانہ بطور سفوف لیں۔

نسخہ جوارش:

فم معدہ کو طاقت بخشتا ہے، اور خفقان و وحشت سوداوی میں مفید ہے۔
آب سیب شامی ۴۰۰ ملی لیٹر، عرق گلاب ۲۰۰ ملی لیٹر، سکر ۲۰۰ گرام، جوش دیکر گاڑھا کر لیں۔ اس کے بعد مصطگی ۷ گرام، گاؤزباں ۱۰ گرام، بادرنجبویہ ۱۰ گرام، فلنجمشک ۱۰ گرام، عود ۱۰ گرام، سک ۱۰ گرام، سنبل ۱۰ گرام، قرنفل ۱۰ گرام، زنجبیل ۱۰ گرام اس میں شامل کر کے ملا لیں اور ایک برتن کے اندر رکھ کر برگ اترج کے درمیان دفن کر دیں (مؤلف)
زعفران اس درجہ مفرح قلب ہے کہ اسی کے سبب مہلک ہو جاتا ہے۔ مہلک مقدار ۱۰ گرام ہے۔ آدمی پینے کے بعد ہنستا رہتا ہے حتیٰ کہ موت واقع ہو جاتی ہے۔ (قسطا)
مذکورہ ادویات میں اسے شامل کرنا ضروری ہے۔ (مؤلف)

---

(۱) اصل میں یہ لفظ اس طرح موجود ہے لیکن غالباً یہ لفظ کہرباء ہے۔

خفقان فم معدہ کے لئے نسخہ:

دواء المسک تلخ، افسنتین کے ہمراہ بنی ہوئی۔ خفقان قلب کے لئے دواء المسک شیریں استعمال کریں۔ خفقان حرارت کے ہمراہ ہو تو کہرباء، لبسد، لولو، شبث، سنگ ارمنی، اور دھنیا خشک پلائیں۔ خفقان کے ساتھ عسر تنفس، غشی، اور چھبن ہو تو بادرنجبویہ اور فلنجمشک دیں۔ خفقان پہلو میں ہو تو اس میں پودینہ کوہی کا اضافہ کریں اور آب سیب وشراب بہی کے ہمراہ استعمال کریں۔
(تذکرۃ عبدوس)

حرارت اور ضماد کی وجہ سے پیدا شدہ خفقان میں مفید دوا:

امبر باریس (ا)، عود۔(۲) طباشیر (حج)،(i) گلسرخ،(ح)، گل خوردنی خراسانی (ح)، تخم کشوث (i) تخم خیار (حج)، تخم رجلہ (ج)، کہرباء (i)، مصطگی (i)، لبسد (i) لولو (ج)، کافور (آ)، عود (آ ونصف)۔ اس میں دھنیا خشک (حج) کا اضافہ کریں۔

خفقان، سوء مزاج قلب کی عمدہ تدبیر:

بائیں باسلیق کی فصد کھول دیں۔ کاحل پر پچھنہ لگائیں۔ اس کے بعد گائے کا دہی بقدر برداشت پلائیں۔

دہی دینے سے پہلے ہلیلہ سیاہ، ہلیلہ زرد، آلو بخارا، منقی اور فواکہات کے ذریعہ استفراغ کریں۔ پھر گائے کے دہی تک دھنیا خشک پسا ہوا۔ ۷ گرام، گلسرخ ساڑھے ۳ گرام، طباشیر ساڑھے ۳ گرام، کافور ۵۰۰ ملی گرام دیں۔ غذا میں سرد سبزیاں اور سرکہ دھنیا، آب انار اور حماض اترج میں تیار کردہ چوزے دیں۔ آرام کرنے کی جگہ سرد رکھیں۔ مریض کو لعاب اسپغول اور آب انار پر سلائیں، بارد میں اس کے برعکس تدبیر اختیار کریں۔

خفقان اور غشی سے درد دل کا اندازہ کرلیں اور فوراً دواء المسک انقردیا، مثرودیطوس وغیرہ دیں۔ (الکمال والتمام)

قلب اور معدہ سے پیدا شدہ خفقانوں کے مابین فرق کرنے کی ضرورت ہے۔ (مؤلف)

(ا) اصل نسخہ میں لفظ امیر باریس ہے لیکن اکثر لوگ پہلے باء کو یاء سے لکھتے ہیں اور صحیح باء ہے (منتخب کتاب جامع المفردات لابن العمری ص ۱۹) (۲) اصل نسخہ میں لفظ عو بغیر دال کے ہے۔ (i) حج، ح، آ، اوزان ہیں۔ اور "ا" کا نشان جزء کا مفہوم رکھتا ہے۔ واللہ اعلم۔

فم معدہ کی بیماریوں سے خفقان یا تو اس تیز خلط کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، جو فم معدہ کے اندر مجتمع ہو کر شدت کے ساتھ سوزش پیدا کرتی ہے یا پھر اس کا سبب وہ کیچوے ہوتے ہیں جو شکم میں پیدا ہو کر فم معدہ کے مقامات تک آجاتے ہیں۔ (حنین)

خفقان معدہ میں حسب ذیل نسخہ مفید ہے:

سنبل ساڑھے ۴ گرام، مسک ۵۰۰ ملی گرام، کافور ۵۰۷ گرام، تخم خوخ (شفتالو) سوا دو گرام، قرنفل (لونگ) ساڑھے ۴ گرام، انیسون ساڑھے ۴ گرام شہد کے ہمراہ یکجا کریں اور ہر مہینہ کے شروع میں اخروٹ کے برابر لیں۔

خفقان میں حسب ذیل نسخہ مفید ہے:

قرنفل ذکر ساڑھے ۳۳ گرام، پیس کر گائے کے دودھ ۵۲ گرام کے ہمراہ نہار منہ لیں۔ ایارج فیقراء کا مسہل خفقان میں مفید ہے۔ مرزنجوش ساڑھے ۴ گرام ریشمی کپڑے سے چھان کر آب گرم ۴۳ گرام کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے۔ (تیاذوق)

قلب کے اندر اورام کا قائم رہنا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قائم ہونے سے پہلے ہی دل کو ہلاک کر دیتے ہیں اس سے پہلے مسلسل غشی طاری رہتی ہے۔ خفقان ایک ایسی اختلاجی حرکت کو کہتے ہیں جو دل کے اندر بہ کثرت دموی امتلاء یا ایسی رطوبت کے باعث جو غشاء قلب کے اندر محسوس ہوتی ہے، یا غشاء قلبی کے ورم کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔ اس غشاء کے اندر ورم حار کی وجہ سے خفقان عارض ہو تو مریض بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ غشی طاری ہو گی، نبض مختلف اور حار ہو گی، ناقابل برداشت جلن ہو گی اور سینہ کے اندر حرارت پائی جائے گی۔ مذکورہ غشاء کے اندر محبوس رطوبت کی وجہ سے خفقان ہو گا تو مریض کو ایسا محسوس ہو گا کہ جیسے اس کا دل رطوبت کے اندر حرکت کر رہا ہے۔

خفقان:

خفقان امتلائی میں فصد سے فائدہ ہوتا ہے۔

فصد کھولنے کے بعد فائدہ ہو جائے تو یہ اس بات کی سب سے بڑی علامت ہے کہ خفقان امتلائی ہے۔ خفقان رطوبی میں جند بید ستر اور پودینہ استعمال کریں۔ مذکورہ تمام تدابیر کے بعد خفقان میں ملطف تدبیر، تریاق رفائی، مثرودیطوس، دواء المسک، شلیثا استعمال کریں۔ یہ ساری دوائیں

شراب ریحانی، یا عرق بادرنجبویہ کے ہمراہ استعمال کی جائیں گی۔ اس میں وہ لطیف ادویات مفید ہوتی ہیں جو دل میں سرعت کے ساتھ نفوذ کرتی ہیں مثلاً گاؤزبان خشک ساڑھے ۳ گرام، زرنباد ۴، درونج ۴، مہینہ کے شروع، وسط اور آخر میں پلائیں۔

حرارت کے ساتھ خفقان ہو تو نشاستہ ۳، کہربا ۳، بسد ۳، لؤلؤ ۳، بادرنجبویہ ۳، فلنجمشک ۳، شب یمانی بھنی ہوئی ۳، گل ارمنی ساڑھے ۱۷ گرام، مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ عرق بادرنجبویہ۔

دیگر:

طباشیر ۴، عود ہندی ساڑھے ۳ گرام، سک ساڑھے ۳ گرام، الائچی ساڑھے ۳ گرام، لونگ ساڑھے ۳ گرام، کافور ۲ گرام، کتیرا ۱۰۱ گرام عرق ترنجبین میں گوندھ کر قرص بنالیں۔ قرص بوزن ۲ گرام ہمراہ شراب استعمال کریں۔

خفقان برودت کی وجہ سے ہو تو جند بید ستر ساڑھے ۳ گرام، کہربا ساڑھے ۳ گرام، پوست اترج نصف، فلنجمشک نصف، عرق بادرنجبویہ کے ہمراہ بطور مشروب لیں۔

خفقان السود:

ہلیلہ سیاہ ۷ گرام، افتیمون ساڑھے ۳ گرام، دواء المسک تلخ ۲ گرام کے ہمراہ مخلوط کر کے روزانہ شراب ریحانی کے ہمراہ دو یا تین ہفتوں تک استعمال کریں۔ (سرابیون)

التہاب اور حرارت کے ساتھ خفقان ہو تو گائے کے چھاچ میں روٹی ڈالیں اور اس کے پانی میں طباشیر بطور مشروب لیں۔ سرد پانی سے غسل روزانہ تین بار کریں۔ برف کا پانی استعمال کریں، سرد ہوا میں چادر اوڑھ کر بیٹھیں۔ مسلسل ہو تو یہ سفوف استعمال کریں۔ طباشیر، صندل زرد، گلسرخ، کافور پونہ جزء۔ مقدار خوراک ۷ گرام، اگر بیماری سخت ہو جائے تو مریض کو افیون پلائیں۔

خفقان حار کے لئے دیگر نسخہ:

تخم خس، تخم کاسنی، تخم رجلہ، طباشیر، گلسرخ، صندل، دھنیا خشک، گاؤزباں، بادرنجبویہ، بسد، کہربا، لؤلؤ، سفوف بنالیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام، نہایت عمدہ ہے۔ اس بیماری میں تبرید کی ہر تدبیر جو کر سکتے ہوں کریں۔ (مؤلف)

دل کا خفقان ایک ایسی حرکت کا نام ہے جو دل میں تیزی کے ساتھ مسلسل اختلاج کے

مشابہ ہوتی ہے۔ بخار کے ساتھ خفقان ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ حرارت کا چشمہ آتشی حد تک بیحد گرم ہو چکا ہے۔ خفقان ہمیشہ دل کی آتشی حرارت کی دلیل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

خفقان صغیر میرے مشاہدہ کے اندر بار بار آچکا ہے۔ یہ مزمن تھا، مریض کو اس سے کوئی تکلیف ہوتی تھی نہ ہی وہ دبلا ہوتا تھا اور نہ ہی بخار رہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خفقان ہوتا ہے تو غلاف قلب کے اندر غلیظ ریاح بھر جاتی ہے چنانچہ اس کی وجہ سے اختلاج پیدا ہوتا ہے اور مریض کمزور اور دبلا ہو جاتا ہے۔ ایک شخص کو خفقان تھا۔ سینہ پر ہاتھ رکھا جاتا تو شریان کی عظیم نبض دھڑکن اور شدید اضطراب کے ساتھ محسوس ہوتی تھی۔ شریان کی بقیہ نبض پورے جسم کے اندر اس طرح دکھائی دیتی تھی کہ گوشت بری طرح اوپر اٹھ جاتا تھا۔ فصد کھولنے سے فائدہ نہ ہوا، مریض کا جسم پگھل بھی نہیں رہا تھا۔ اس بیماری پر غور کرنا چاہئے۔ تین سالوں سے اس مریض کے دل کی دھڑکن ہاتھوں کو محسوس ہو رہی تھی۔ (مؤلف)

کبھی خفقان فاضل خون کی وجہ سے ہوتا ہے جو جگر سے دل کی جانب پہونچتا ہے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے حجاب قلب کے اندر خفقان پیدا ہو جاتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ فصد کھولیں اور تدبیر لطیف سے کام لیں۔ (یہودی)

دل کا خفقان غلاف قلب کے ورم، یا رطوبت مائیہ کے ہمراہ ورم جیسا کہ بندروں میں دیکھا جاتا ہے یا فقط ورم کی وجہ سے جیسا کہ مرغوں کے اندر ملتا ہے یا دموی رطوبت کے باعث پیدا ہوتا ہے جیسا کہ اس نوجوان کو عارض ہوا تھا جس کا علاج فصد اور تدبیر لطیف کے ذریعہ کیا گیا تو صحتیاب ہو گیا تھا۔ (جالینوس)

خفقان حار کے لئے سفوف:

گاؤزبان ۱۰، شب یمانی مقلو ۱۰ گرام، کہربا ۱۰ گرام، بسد ۱۰ گرام، لولو ۱۰ گرام، حجر ارمنی ۱۰ گرام، طباشیر ۷ گرام، عود خام ۲۰ گرام۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ سکنجبین ترش و آب حماض اترج یا آب انار ترش۔ (انج، ابن ماسویہ کی ایک غیر معروف کتاب)

ایک طبیب کی رگ میں اختلاف نبض کی تمام قسمیں موجود تھیں، بخار نہ تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ اس کے پھیپھڑوں کے اندر کی شریان میں سدہ پڑ چکا ہے۔ اس کے بعد اس سے پوچھا کہ کیا کبھی ضیق تنفس کا حملہ ہوا ہے؟ اس نے کہا نہیں، مگر جلد ہی یہ حملہ شروع ہو گیا، بیماری سخت ہو گئی، قوت تحلیل ہونے لگی، غشی ہونے لگی حتی کہ بیماری دل کے مریضوں کی طرح جاں بحق ہو گیا۔

قلب کے اندر سوء مزاج مساوی و غیر مساوی عارض ہوتا ہے۔ کبھی اسے فلغمونی اور حمرہ سے سابقہ پیش آتا ہے۔ البتہ یہ دونوں چیزیں انتہا کو نہیں پہونچتیں کیونکہ ابتدا ہی میں وہ مہلک ثابت ہوتی ہیں۔ ساتھ ہی شدید مسلسل غشی طاری ہوتی ہے۔

سوء مزاج قلب جو تھوڑا ہوتا ہے اس میں اسی کے مطابق نبض اور تنفس میں تغیر واقع ہوجاتا ہے جیسا کہ "کتاب النبض والتنفس" میں ہم نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔ سوء مزاج اگر زیادہ ہوتا ہے تو مہلک ہوتا ہے۔ مگر دیر میں ہلاک کرتا ہے ورم اور جراحت کی طرح جلد ہلاک نہیں کرتا۔ قبل از موت کچھ علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ مثلاً مسلسل قوی درجے کی غشی، خفقان جس میں مریض فقط پھڑکن محسوس کرتا ہے۔ وہ ایسا محسوس کرتا ہے جیسے اس کا دل کسی رطوبت کے اندر حرکت کر رہا ہے۔ یہ کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے کہ بعض وقت غلاف قلب کے اندر رطوبت جمع ہوجائے اور دل کو پھیلنے سے روک دے۔ کیونکہ جن جانوروں کو ہم نے بارہا چیر اپھاڑا ہے ان کے غلاف قلب کے اندر ہم نے ایک رطوبت دیکھی ہے۔ کبھی دل کی وجہ سے دق ہوجاتا ہے۔ میرے یہاں ایک بندر تھا جو برابر دبلا ہوتا جارہا تھا۔ تشریح کرنے پر اس کے سارے اعضاء صحیح وسالم ملے لیکن اس کے اندر ایک محبوس رطوبت ملی جو بلبلوں کے اندر موجود رطوبتوں کے مشابہ تھی۔ اور ایک مرغ کی تشریح کرنے پر اس کے غلاف قلب کے اوپر پتھر جیسی سخت چیز ملی جس کے اندر رطوبت نہ تھی۔ ورم حار کا مشاہدہ کچھ فوجیوں میں ہوا جو زخمی ہوچکے تھے۔ شدید غشی طاری ہوجانے کی وجہ سے ان کی موت واقع ہوگئی۔ زخم کا اثر جن فوجیوں میں بطن قلب تک ہوچکا تھا وہ تو نزف الدم کی وجہ سے فوراً ہی مرگئے۔ بالخصوص جن میں یہ اثر قلب کے بائیں بطن تک پہونچ چکا تھا۔ باقی جن فوجیوں میں زخم کا اثر تجویف قلب تک نہیں پہونچا تھا بلکہ جرم قلب ہی تک محدود تھا وہ شب وروز زندہ رہ کر غشی طاری ہوجانے سے مرے۔ ایسا تھا کہ زخم کی تکلیف سے ورم حار ہوا۔ البتہ ان میں سے کسی کی عقل زائل نہ ہوئی حتی کہ موت واقع ہوگئی۔ خفقان کی کیفیت بہت سے صحتمندوں کو عارض ہوئی۔ بوڑھے، نوجوان، ان میں سے کسی کی صحت کچھ بھی متاثر نہ تھی نہ کوئی نمایاں عرض انہیں لاحق تھا۔ ان تمام لوگوں کو فصد سے فائدہ پہونچا۔ فصد کے بعد تدبیر لطیف اور لطیف ادویات استعمال کرائی گئیں جس سے وہ اس عارضہ سے نجات پاگئے۔ نبض پر دوبارہ حملہ ہوا مگر دوبارہ علاج سے وہ روبصحت ہوگئے۔ ایک شخص کو اس طرح کا خفقان ہر سال موسم بہار میں ہوتا تھا، میں پہلے ہی آکر اس کی فصد کھول دیتا تھا چنانچہ یہ عارض لاحق نہیں ہوتا تھا۔ فصد کے بعد ملطف تدبیر سے کام لیتا تھا۔ البتہ یہ شخص اور وہ تمام حضرات جو مذکورہ خفقان کے مریض تھے بڑھاپے تک نہیں پہنچ

سکے۔ بعض کی موت حمیات حارہ کی وجہ سے ہوئی۔ بخاروں میں ان پر غشی طاری ہو گئی تھی، بعض کی موت بخار کے بغیر غشی طاری ہونے سے ہوئی۔ غشی کے بغیر جن کی موت واقع ہوئی ان کی عمر میں پچاس سے کم اور چالیس سال سے زیادہ تھیں۔ (الاعضاء الآلمہ، چوتھا مقالہ)

مدریون نام کی جڑی پینے سے نفس کی کیفیت رغونت جیسی ہو جاتی ہے۔ شراب پینے سے جملہ افکار و ہموم اور ناموزونی طبع کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ ابو قیانام کی دوا کی اثر اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

کندی حسب ذیل دوا کی بیحد تعریف کرتے تھے۔ یہ آدمی کے اندر رغونت جیسی کیفیت پیدا کرتی ہے۔ صفار پیلیا یا یرقان کا ازالہ کر دیتی ہے اور عمدہ ہاضم ہے۔ کسی طرح کے نقصان سے بالکل خالی ہے۔

گلسرخ ۶، سعدی ۵، قرنفل ۳، مصطگی ۳، اُساروں ۳، تج ۲، زرنب ۲، زعفران ۲، بسباسہ ۱، قاقلہ ۱، ھیل بوا ۱، جوز بوا ۱، پیس لینے کے بعد مندرجہ ذیل وزن کے برابر لیں، پھر پیس کر اس طرح مخلوط کریں کہ اس کی کوئی مثال نہ ملے۔ بعد از آں ۴۰۰ گرام آملہ ۴ کلو پانی میں اس قدر جوش دیں کہ پانی ۱۲۰۰ گرام رہ جائے۔ آملہ تازہ ہونا چاہئے۔ صاف کر لینے کے بعد اس پانی کے اندر ۴۰۰ گرام قاقیذ شَحری شامل کر کے اس قدر جوش دیں کہ شہد کے مانند گاڑھا ہو جائے۔ بالکل اس طرح جیسے لعوق۔ پھر اس کے اوپر مذکورہ ادویات ڈال کر بید سادہ کی ایک چوڑی لکڑی سے حرکت دیں حتی کہ سب برابر ہو جائیں۔ پھر اسے مٹی کے ایک برتن برنیہ میں رکھ کر محفوظ کر لیں۔ روزانہ ۹ گرام نہار منہ لیں۔ (اختیارات کندی، محمد بن جہم)

خفقان کے لئے حسب ذیل تدبیر میرے مطالعہ میں آئی ہے:۔

مریض کو کسی نہایت سرد مقام پر منتقل کر دیا جائے۔ بالکلیہ صحت حاصل ہو گی۔ کسی گرم مقام پر رہائش رہی تو عمر زیادہ باقی نہ رہے گی۔ گرم مقام پر رہنا ضروری ہی ہو تو برف اور نرم و گداز پوشاک سے الگ نہ رہے، حمام کے قریب نہ جائے، تنفس نہ روکے، اور نہ ہی تکان پیدا کرے۔ سینہ پر صندل اور کافور کا ضماد رکھے۔ سب سے عمدہ علاج یہ ہے کہ قرص کہربا، شراب اترج کے ہمراہ استعمال کرے جس میں تھوڑی برگ اترج شامل کر لی گئی ہو۔ کمزوری نہ ہو تو فصد کا اہتمام رکھے۔ نبض میں جس قدر اختلاف ہو گا اسی قدر حالت بدتر ہو گی۔ گائے کا دہی اس کے لئے عمدہ ہے۔ (مؤلف)

قلب کے اندر آٹھ قسمیں عارض ہوتی ہیں۔ سوء مزاج، قلب کے عروق و دہانوں میں سدے، ورم، اس کے بعد سرعت سے نبض کے اندر اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ پھر غشی طاری ہو جاتی

ہے۔ مسلسل غشی کی صورت میں غور کر کے دیکھنا چاہئے کہ یہ دل سے کس طرح پیدا ہوئی ہے۔ یہ زوال حس و حرکت کا باب ہے۔ پھر اس بات پر بھی غور کرنا ضروری ہے کہ جو جاندار دل کو روکتا اور دیگر مادوں کو اس سے دور رکھتا ہے کیوں اس پر فوری غشی طاری نہیں ہوتی۔ وہ حس و حرکت بھی کرتا ہے اور زمانہ تک دوڑتا پھرتا بھی ہے پھر کہیں جاکر موت واقع ہوتی ہے۔ (مؤلف)

گاؤزبان شراب میں داخل کر لیا جاتا ہے تو شدید مفرح قلب ثابت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

تخم بادروج جب آب سرد کے ہمراہ لیا جاتا ہے تو خفقان میں مفید ہوتا ہے سنبل ہمراہ آب سرد خفقان میں مفید ہے۔ رب حماض اترج خفقان کے لئے بیحد عمدہ ہے۔ اُسے بطور جوشاندہ استعمال کریں۔ (دیاسقوریدوس)

اظفار الطیب (نکھ) خفقان قلب میں مفید ہے۔ (مسیح)

جلد اُروح ایک ایرانی دوا ہے اور اسی نام سے معروف ہے۔ یہ خفقان کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

اُخروٹ خفقان کے لئے عمدہ ہے۔ دار چینی مفرح قلب ہے۔ (مختلف اطباء)

وحشت اور خفقان قلب میں ہلیلہ سیاہ کا مفید ہونا، اس کی خاصیت ہے۔ (یہودی)

زعفران مفرح قلب ہے حتی کہ زیادہ استعمال کرنے سے انسان ہلاک ہو جاتا ہے۔ مہلک مقدار ساڑھے ۱۰ گرام ہے۔ (قسطا)

کہربا دل کے لئے مفید ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہمراہ آب سرد، میرے خیال میں بواسیری خون آنے سے جو خفقان عارض ہوتا ہے اس میں یہ عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ (ماسرجویہ)

طباشیر اس خفقان کے لئے عمدہ ہوتی ہے جو شدید حرارت کی موجودگی میں ہو۔ (خوز)

کندر بلغم کو کھاجاتا ہے، وسوسہ کو دور کرتا ہے اور قلب کو فائدہ بخشتا ہے۔ کرویا خفقان میں مفید ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

گائے کے دودھ کی بالائی خفقان قلب کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ (خوز)

لسان العصافیر خفقان میں مفید ہے۔ (مسیح)

مشک بیحد مقوی قلب ہے، مرماہان قلب کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ شراب میں بھگو کر استعمال کی جائے تو خفقان بارد میں مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس سے بیحد تسکین ہوتی ہے۔ تقویت قلب مشک کی خاصیت ہے۔ (قلہمان)

سک خفقان کے لئے بیحد عمدہ ہوتی ہے۔(قلہمان)
فلنجمشک سوداو بلغم سے عارض شدہ خفقان کے لئے عمدہ ہے۔(ابن ماسویہ)
برادہ طلاء و نقرہ خفقان کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔(مسیح)
صندل سرخ کا طلاء حمیات سے پیدا شدہ خفقان کے لئے عمدہ ہے۔(ابن ماسویہ)
اس طرح کا خفقان التہاب قلب سے پیدا ہوتا ہے۔ اس میں مفید یہ ہے کہ دل کے اوپر سرد خوشبوجات وسرد سبزیاں اور برف رکھی جائے۔(مؤلف)
عہود بقراط میں وارد ہے کہ سوسن جبلی غم وغصہ کا ازالہ کردیتی ہے۔(جالینوس)
انار ترش خفقان فواد(فم معدہ کا اختلاج) میں مفید ہے۔(روفس)
جسم حالت قلب کے مشابہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اسے پہچان کر اصلاح کریں۔ دل خشک وگرم ہوگا تو نہایت تیزی سے مریض لاغر ہوگا۔ دق ہو جائے گا تو بخار مسلسل رہے گا۔ گرم اور تر ہوگا تو ہمیشہ مخالف متعفن حمیات کی آماجگاہ رہے گا۔ سرد اور خشک ہوگا تو ذبول تیزی سے آئے گا۔ خفقان کے لئے سوداء کا استفراغ کریں۔

ادویات قلب:

زرنباد، درونج، کہربا، بسد، لؤلؤ، حجر ارمنی، بہمن، ابریشم، ساذج، بادرنجبویہ، لونگ، الائچی، اُشنہ، اترج، سنبل، کافور، مسک، گاؤزباں، سونا، چاندی، دھنیا، حرمل، گل مختوم، فاشر شین، مرماحوز، اذخر، مصطگی، زعفران، دارچینی، تخم خیار، گل بید سادہ، حاشا یا شعر الجیاد(شعر الغول) (اُھرن)

قلب کی مخصوص ادویات:

دواء المسک، دواء قیصر، سنبل، زرنباد، شلیثا، مثرودیطوس، دھنیا، ہلیلہ سیاہ، کہربا، بسد، لؤلؤ، دارچینی، بادروج، بادرنجبویہ، گاؤزبان، ابریشم، برادہ طلاء و نقرہ، اُشنہ، سلیخہ، مر، قرنفل، مرزنجوش، فلنجمشک، طباشیر، بسفائج، غاریقون، نمک ہندی، لاجورد، مصطگی، قاقلہ، کبابہ، پوست اترج، عود، راسن، مشک، کافور، شراب بہی، آب خیار، تخم شبت، افسنتین، نارمشک، آب انار ترش، شربت حماض، شربت سیب، بہی، گلسرخ، سعد، زعفران، آملہ۔(مسیح)
آملہ سے قلب کی ذکاوت وحدت میں افاقہ اور تقویت ہوتی ہے۔(فارسی وچرک ہندی)
لسان العصافیر خفقان کے لئے مفید ہے۔(دمشقی)

خفقان کے لئے مجرب نسخہ:

مرزنجوش خشک، تل ۷ گرام پلائیں۔

ایک شخص حارالمزاج کمزور جسم کا، خفقان کا مریض تھا، کشنیز ہمراہ جوشاندہ سناء سے اسے سکون ہو جاتا تھا۔ (فارسی)

خفقان میں مفید یہ ہے کہ مرزنجوش خشک بمقدار ساڑھے ۳ گرام ہمراہ آب یا ساڑھے ۳ گرام قرنفل پیس کر ۴ ۳ گرام دودھ تازہ کے ہمراہ یا گاؤزبان طلاء میں بھگو کر استعمال کریں۔ (الفائق)

برگ آس خشک اور اس کی پتی نچوڑ کر طلاء کرنے سے دل کو تقویت ہوتی ہے اور خفقان میں فائدہ ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

جوشاندہ حماض اترج خفقان میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

کاسنی سے خفقان کے لئے عمدہ ضماد تیار کیا جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

کاوزان (گاؤزبان) ایک معروف جڑی ہے۔ قلب میں مفید اور ازالۂ غم اس کی خاصیت ہے۔ اسے شراب میں ملا کر پینے سے خیال کیا جاتا ہے کہ سرور پیدا کرتی ہے۔ نیمگرم شیریں پانی سے حمام کرنا خفقان میں مفید ہے۔ (بدیغورس)

ناردین کا مشروب ہمراہ آب سرد خفقان میں مفید ہے۔ (روفس)

فلنجمشک سوداء اور بلغم سے عارض شدہ خفقان کے لئے مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

دواء نافع، خفقان میں مفید ہے۔ غم و فکر اور وحشت کا ازالہ کرتی اور دل کو قوت بخشتی ہے۔

گاؤزبان ۳۵ گرام، کہربا ۷ گرام، تجرار منی ۷ گرام، بادرنجبویہ ۷ گرام، اُشنہ ۷ گرام، فرنجمشک ۷ گرام، عود خالص ساڑھے ۷ اگرام، سک ساڑھے ۴ گرام، زعفران ۹ گرام۔ حرارت نہ ہو تو اس کے ساتھ راسن کا اضافہ کریں۔ خفقان کا اندیشہ ہو تو گاؤزبان، کہربا، عود، طباشیر ساڑھے ۱۷ گرام اور دھنیا خشک بھنا ہوا استعمال کریں۔ حرارت کے مطابق دھنیا کم و بیش کریں۔

اختلاج:

حرارت اور امتلائی کیفیت میں باسلیق کی فصد کھولیں۔ دل سے خون نکل جائے گا تو اس میں ریاح نہ بن سکے گا۔

خفقان، غم اور سوداء کے لئے نسخہ:

گاؤزبان ۵ جز، لؤلؤ یکجز ، کہربا یکجز ، حجر ارمنی یکجز ، بادرنجبویہ ۳ جز، مرماحوز ۳ جز، قرنفل ۳ جز، شب بریاں ساڑھے ۳ گرام، زرنباد ساڑھے ۳ گرام، درونج ساڑھے ۳ گرام، بہمن سرخ و سفید ساڑھے ۳ گرام، اشنہ ۳ جز، ریشمی کپڑے سے چھان لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ سکنجبین سکری ممزوج۔

غم و فکر کے لئے نسخہ:

بادرنجبویہ، فرنجمشک، اشنہ، حجر ارمنی، کہربا، زعفران ہم وزن۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ قدرے عصارۂ گاؤزباں۔ نہ ہو سکے تو خشک دواؤں کو شراب میں جوش دیکر استعمال کریں۔
(روفس)

زعفران مفرح قلب ہے حتی کہ ساڑھے ۱۰ گرام کی خوراک مہلک ثابت ہوتی ہے۔
(قسطا بن لوقا)

خفقان کے لئے نسخہ:

مرزنجوش خشک پیس کر ہمراہ آب سرد اور ریوند چینی ساڑھے ۳ گرام ہمراہ آب سرد بطور مشروب استعمال کریں۔ (طبیب نامعلوم)

سوداء کے عارض شدہ خفقان کے لئے نسخہ:

گاؤزبان، کہربا، حجر لاجورد، قرص ورد، فرنجمشک، سفوف بنالیں۔ ۷ گرام سفوف ہمراہ نبیذ ریحانی و آب فلنجمشک و بادرنجبویہ میں جس کے اندر پوست اترج خیساندہ کرلی گئی ہو۔
(جوامع ابن ماسویہ)

سوداء کے جلنے سے پیدا شدہ خفقان کے لئے نسخہ:

کہربا ۳ جز، گل ارمنی ۳ جز، طباشیر ۲ جز، تخم فلنجمشک ڈیڑھ جز، مصطگی ایک ابر، ریشم چینی ۲ جز، قرنفل اجز، ساذج ہندی اجز، ہمراہ آب انار بطور مشروب لیں۔ حرارت زیادہ ہو تو ساتھ میں کافور ۵۰۰ ملی گرام لیں۔ (الجامع)

حرارت کی وجہ سے عارض شدہ سوءِ مزاج کی مفید تدبیر:

باسلیق کی فصد کھولیں، ممکن نہ ہو تو کاہل پر پچھنہ لگائیں، پھر جوشاندہ کے ذریعہ بار بار

استفراغ کرائیں۔ اس کے بعد گائے کا کھٹا دہی ۲۰۰ گرام ہمراہ دھنیا چھانی ہوئی ۷ گرام، گلسرخ ساڑھے ۳ گرام، طباشیر ساڑھے ۳ گرام، اور کافور ۵۰۰ ملی گرام استعمال کریں۔ غذا میں چوزے ہمراہ کدو مسور ہمراہ آب انار ترش دیں جسے دھنیا اور آب حصرم سے خوشبودار کر لیا گیا ہو۔ مریض کو بیحد سرد ہوا کے اندر رکھیں۔ بوقت خواب اسپغول، کہربا اور گل ارمنی ۷ گرام ہمراہ آب حصرم دیں۔ دہی سے فارغ ہو جانے کے بعد قرص کافور دیں اور بوقت خواب آب کدو آب حماض اترج یا رب اترج دیں۔ دوپہر میں سینہ کے بائیں پہلو پر اسپغول، آرد جو، پوست کدو، رجلہ اور سرکہ شراب کا ضماد رکھیں۔ سوء مزاج بارد ہو تو دواء المسک ہمراہ جوشاندہ خالص یا ہمراہ آب برگ اترج و بادرنجبویہ پلائیں۔ انقردیا ساڑھے ۳ گرام اور مثر ودیطوس دیں۔ (الکمال التمام)

درد دل کچھ بمنزلہ غشی اور کچھ مشارکت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مشارکت یا تو معدہ کی جانب سے بطور تحلیل قوت یا دماغ سے بطور اختناق ہوتی ہے۔ یا اس کا سبب جگر ہوتا ہے جو عدم غذائیت کے باعث متاثر ہوتا ہے۔ یا قولنج جیسے درد کی طرح شدید درد اٹھنے سے درد دل ہونے لگتا ہے۔

(الاعضاء الآلمہ)

مؤخر الذکر درد کے اندر جسم سے بہت ساری چیزیں تحلیل ہونے لگتی ہیں۔ (مؤلف)

درد دل کا ایک سبب شدید غم بھی ہے۔ اس کیفیت میں حیوانی قوت گھٹ کر منقبض ہونے لگتی ہے، یا اس کا سبب سخت خوشی اور سرور و فرحت ہوتا ہے، جس سے روح تحلیل ہونے لگتی ہے۔ بیماری کا خاص تعلق قلب سے ہوتا ہے تو اس کا سبب سوء مزاج ہوتا ہے۔ سوء مزاج مختلف ہوتا ہے تو نبض مختلف ہو جاتی ہے۔ غیر مختلف ہوتا ہے پھر گرم ہو جاتا ہے تو نبض عظیم ہو جاتی ہے۔ سرد ہو جاتا ہے تو نبض صغیر ہو جاتی ہے۔ خشک ہوتا ہے تو نبض صلب اور تر ہوتا ہے تو نبض لین ہو جاتی ہے۔ ورم جیسا کوئی آلی مرض ہوتا ہے تو یہ خون ہوگا یا صفراء، اس کا اندازہ التہاب ثقل اور تناؤ سے کیا جا سکتا ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں دل کے اندر ورم صلب (سخت) ہو سکتا ہے نہ ورم رخو (ڈھیلا)

تفرق اتصال کا معاملہ یہ ہے کہ دل تک کوئی چوٹ پہونچے گی اور اس کا اثر تجویف تک جا پہونچے گا تو آدمی فوراً ہلاک ہو جائے گا۔ تجویف تک نہ پہونچے صرف جرم قلب ہی متاثر ہو تو تھوڑی دیر میں ہلاک ہو جائے گا۔ (مؤلف)

اختلاج غلاف قلب کے اندر جمع شدہ رطوبت یا اس کے اندر موجود ورم کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ ورم کی صورت میں یا تو رطوبت موجود رہتی ہے یا رطوبت نہیں رہتی ہے۔ (جالینوس)

امراض حادہ کے اندر پیدا شدہ خفقان کے لئے نسخہ:

خاکستر حداد، سرکہ، کافور، آردجو، صندل۔ دل اور سینہ پر اس کا ضماد رکھیں۔ قرنفل اس باب میں حیرت انگیز اثر دکھاتی ہے۔ اسی طرح راسن بھی حیرت انگیز طور پر مؤثر ثابت ہوتی ہے۔
(ابن ماسویہ)

قلبی جھلیوں کے اندر سوء مزاج کے باعث آدمی کو دق ہو جاتا ہے، جس سے وہ لاغر ہو جاتا ہے اس میں اور پھیپھڑے کے زخموں کے درمیان فرق یہ ہے کہ اس کے ساتھ کھانسی ہوتی ہے نہ ہی نفث الدم۔ اختلاج مسلسل اور نبض شدید طور پر مختلف ہو جاتی ہے۔ یہ کیفیت اورام کے باعث بھی ہوتی ہے۔ یہی وہ سل ہے جو بخار اور پھیپھڑے کے زخم کے بغیر ہوتا ہے۔ جس کا تذکرہ جالینوس نے بندر اور مرغ کے تذکرہ میں کیا ہے۔ ایسے مریضوں کا علاج قلب کے اوپر ٹھنڈے ضماد، مرطب ومسمن تدبیر، اور ایسے قرصوں کے ذریعہ کریں جن میں برودت اور تقویت قلب کا سامان ہو، دودھ استعمال کریں اور وہ تمام تدابیر اختیار کریں جو سل کے باب میں کی جاتی ہیں۔ خفقان اکثر سوداوی خون کی وجہ سے لاحق ہوا کرتا ہے۔ سوداوی اعراض کے ہمراہ یہ کیفیت ہو تو فصد کھولدیں کہ یہی اس کا علاج ہے۔ (مؤلف)

قلب کی جلد پھٹ جاتی ہے تو فوری موت واقع ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

قلب کے اندر کوئی زخم ہو جاتا ہے تو بائیں نتھنے سے سیاہ خون جاری ہو جاتا ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ علامت یہ ہے کہ بائیں چھاتی کے اندر درد ہوگا۔ (جالینوس، الموت السریع)

قلب کے اندر حرارت اور خون کی کثرت ہوگی تو غشی زیادہ طاری ہوگی۔ علاج فصد واسہال، لطیف اور حرارت بجھا دینے والی غذاؤں اور ماء الشعیر وغیرہ سے کریں۔ قلب کے اندر سوء مزاج بارد ہو تو نبض منجمد ہوگی۔ علاج دواء المسک، دواء سہران اور جوارش عنبر سے کریں۔ جوارش کسریٰ عمدہ، مؤثر اور سب سے عمدہ دوا ہے۔ دواء قباد الملک، حمام، خوشبوجات اور شراب ریحانی استعمال کریں۔

حرارت کی موجودگی میں خفقان اور وحشت:

مریض کی فصد کھولیں۔ ھلیلہ سیاہ کشمش میں گوندھ کر مسلسل استعمال کرائیں۔ گاؤزبان کثرت سے کھانے کے لئے دیں۔ (جورجس)

کاسنی کوٹ کر قلب پر اس کا ضماد کرنا خفقان میں مفید ہے۔ اسی طرح سنبل اور پودینہ کا مشروب خفقان میں مفید ہوتا ہے۔ (بختیشوع)

کہرباء سے دل کے خفقان میں سکون ہوتا ہے، بلاوجہ غم اور شکستگی میں بیحد مفید ہے۔ (ابو جریج)

محمد بن جہم کی جانب منسوب معجون جو کندی کے انتخابات میں ہے اور جسکا شمار معجونوں میں ہوتا ہے، مفرح کی حیثیت سے معروف ہے۔ (مؤلف)

امراض قلب کے باعث جن لوگوں کی موت واقع ہوتی ہے، ان کی قوتیں تحلیل ہونے لگتی ہیں، حتی کہ مسلسل غشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ ہلاک ہو جاتے ہیں۔ بار بار غشی کا حملہ ہونے سے ہلاکت ہوتی ہے۔ اسی طرح جس شخص پر مسلسل بار بار غشی کا حملہ ہوتا ہے وہ اچانک فوت ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہوتی ہے کہ دل کے اندر کوئی آفت لاحق ہو گئی ہے۔ قلب کا مسلسل اختلاج اس بات کی علامت ہے کہ غلاف قلب کے اندر کوئی رطوبت آگئی ہے جو دل کو معمول کے مطابق پھیلنے سے روک رہی ہے۔ کبھی قلب میں غلظت پیدا ہو جانے سے مرغ جیسے جانداروں کو اس طرح کی کیفیت لاحق ہو جاتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

اس کے اور دوسروں کے مقابلہ میں فرق یہ ہے کہ مؤخر الذکر پر دق کے ساتھ غشی طاری ہو گی، سوء مزاج اور ورم ہو گا۔ (مؤلف)

قلب میں زخم ہو جائیں گے تو فوری موت واقع ہو جائے گی۔ لہٰذا اس مسئلہ پر گفتگو ضروری نہیں ہے۔ زخموں سے برابر خون رستا رہتا ہے۔ جس سے موت ہو جاتی ہے۔ بالخصوص جبکہ زخم بائیں تجویف میں ہوتے ہیں، اختلاج قلب کی حالت میں بہتوں کو فصد سے فائدہ ہو چکا ہے، ان پر دوبارہ اختلاج کا حملہ نہیں ہوا، حملہ ہوا بھی تو دوبارہ فصد کھول دینے سے صحت ہو گئی ہے۔

ایک شخص کو ہر سال اختلاج ہو جایا کرتا تھا مگر فصد کے ذریعہ علاج کرنے سے سکون ہو جاتا تھا۔ چنانچہ اسے یہ تحریک ہوئی کہ بیماری کے حملہ سے پہلے ہی فصد کھلوائے اور لطیف تدبیر سے کام لے۔ چنانچہ بیماری کا حملہ نہیں ہوتا تھا۔ مگر یہ شخص بڑھاپے کی منزل تک نہیں پہونچا۔ چنانچہ امراض قلب کے مریضوں کی طرح جو حرارت و غشی، یا بخار کے بغیر غشی طاری ہونے سے فوت ہو جاتے ہیں، انتقال کر گیا۔ (جالینوس)

مزاج حار و بارد کے فساد سے دل کے اندر جو اورام حارہ وغیرہ پیدا ہوتے ہیں وہ شدید مسلسل غشی طاری ہو جانے سے مہلک ثابت ہوتے ہیں، قلب کے اندر سوء مزاج رطب ہوتا ہے تو

مریض کسی معروف سبب کے بغیر ہی کثرت سے حمیات عفنہ کا شکار ہو جاتا ہے۔ ایسے مریضوں کو ریاضت وحمام اور تدبیر لطیف مفید ہے۔ سوء مزاج یابس ہو جاتا ہے تو جسم کمزور اور مریض کو سل ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے مریضان دق کی تدبیر اختیار کریں۔ سوء مزاج بارد ہو جانے کی صورت میں اگر کیفیت حد سے زیادہ ہے تو نبض ضعیف اور مسترخی ہو گی۔ ایسے مریضوں کے لئے دواء المسک شیلثا، ثباذریطوس مفید ہے۔ سوء مزاج حار لاحق ہو جاتا ہے تو مریض کو فوری طور پر ہلاک کر دیتا ہے۔ یہ سوء مزاج ہلکا ہوتا ہے تو مریضان دق کی تدبیر اختیار کرنے سے دور ہو جاتا ہے۔ خفقان میں باسلیق کی فصد، کاھل پر پچھنہ لگانا، جوارش نار مشک اور بادر نجبویہ کھانا مفید ہے۔ خفقان حرارت کی موجودگی میں ہو تو گائے کا کٹھا دہی ہمراہ دھنیا خشک ساڑھے ۳ گرام، گلسرخ ۸ گرام، طباشیر ۸ گرام، مصطگی ۵۰۰ ملی گرام لینا مفید ہے۔ تریاق اکبر قلب کے مزاج بارد میں مفید ہے۔ ادویات قلبیہ میں لؤلؤ شامل کر لی جاتی ہے تو دل کا خون لطیف ہو جاتا ہے۔ (طبری)

زیادہ تر اچانک تیزی سے واقع ہونے والی موت قلب کے اندر پیدا شدہ اورام اور پھوڑوں کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ اس طرح ہوتا ہے کہ قلب کے مقابلہ میں جسم کے اندر حرارت دیگر اورام کے مقابلہ میں مقدار سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ تنفس عظیم ہوتا ہے۔ عظیم ہونے کے باوجود کافی نہ ہونا حیرت انگیز ہے۔ تغیر کی وجہ سے نبض بھی بیحد حیرت انگیز ہوتی ہے۔

یہ عوارض بسرعت اور نہایت عجلت کے ساتھ برپا ہوتے دیکھیں تو سمجھ لیں کہ بیماری دل کے اندر ہے۔ ان عوارض کی تکمیل مسلسل غشی سے ہو جاتی ہے۔ یہ صورت حال مہلک ہوتی ہے۔ مریض کے سرپرست علاج کی اجازت دیں تو احتیاط سے کام لیں، باسلیق کی فصد کھولیں۔ اس سے زیادہ تیز بعض شریانوں کی فصد ہوتی ہے۔ برف کا پانی مسلسل جرعہ جرعہ دیں، سخت ٹھنڈی ہوا کے اندر مریض کو رکھیں۔ بالخصوص جبکہ جسم کے زیریں حصوں کی کوئی شریان کھولیں۔ سینہ پر مسلسل برف رکھیں۔ اس علاج سے مریض کا بچ جانا زیادہ سزاوار ہے۔ سینہ پر کسی چوٹ یا سقطہ کی وجہ سے یہ اعراض لاحق ہوں تو حکم اور زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ کثرت سے پینے کے بعد یہ کیفیت اچانک رونما ہو جاتی ہے۔ (طبری)

خفقان امتلاء، دموی، غشاء قلب کے اندر محبوس رطوبت یا ورم کے باعث لاحق ہوتا ہے۔ ورم کی وجہ سے ہوتا ہے تو اس کے بعد مسلسل غشی طاری ہوتی ہے اور تیزی سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ رطوبت کی وجہ سے ہوتا ہے تو مریض کو ایسا احساس ہوتا ہے جیسے دل کسی رطوبت کے اندر حرکت کر رہا ہے، امتلاء کے باعث پیدا شدہ خفقان کے اندر فصد کھول دینا موزوں ہوتا ہے۔

رطوبت میں تدبیر لطیف اور ملطف ادویات سے کام لیا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ دوائیں، دواء المسک، تریاق، مثرو دیطوس، شلیثا ہیں جنہیں شراب ریحانی کے ہمراہ استعمال کیا جاتا ہے۔

خفقان اور وحشت کی دوا:

گاؤ زباں خشک ۴ جز، زرنباد ۴ جز، درونج ۴ جز، ابتداء، وسط اور انتہا میں پلائیں۔ یہ دوائیں لطیف ہوتی ہیں اور دل تک پہونچ جاتی ہیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہمراہ شراب ممزوج۔

حرارت کی موجودگی میں خفقان کے لئے نسخہ:

طباشیر ۴ گرام، عود ہندی ۷ گرام، سک ۷ گرام، الائچی ساڑھے ۴ گرام، لونگ ساڑھے ۳ گرام، کافور ڈیڑھ گرام، کتیرا ساڑھے ۱۰ گرام، عرق گلاب کے ہمراہ قرص بنالیں۔ ایک قرص ساڑھے ۳ گرام کے برابر ہونی چاہئے اس کی مقدار خوراک ایک قرص ہے۔

برودت کے ساتھ پیدا شدہ خفقان کے لئے نسخہ:

کہربا ساڑھے ۳ گرام، جند بیدستر ساڑھے ۳ گرام، پوست اترج خشک کردہ سوا گرام، تخم فرنجمشک سوا گرام، شراب یا عرق بادرنجبویہ کے ہمراہ لیں۔ (سرابیون)

اس نسخہ میں زیادہ گرمی نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

نسخۂ دیگر:

سنبل، دارچینی، زرنباد، درونج، پوست اترج، منہ میں تین بار ہمراہ عرق گاؤزباں لیں۔ اس میں دواء المسک تلخ مفید ہے۔ (سرابیون)

دل کا ورم حار بہت جلدی ہلاک کر دیتا ہے۔ ورم بارد دیر میں ہلاک کرتا ہے۔ التہاب قلب کا علاج ان مبرد ادویات سے کیا جاتا ہے جن کے ذریعہ خشک کھانسی کا علاج ہوتا ہے۔ مثلاً ماء الشعیر اور ٹھنڈے ضمادات۔ درد دل کے ساتھ برودت اور کھٹی ڈکاریں آرہی ہوں تو علاج تریاق عزرہ اور بلاذری سے کریں۔ سینہ پر روغن ناردین کی تدہین کریں۔ فلنجمشک، جند بیدستر اور شربت خندیقون پلائیں۔ گرم خوشبوجات سونگھائیں۔ مشک سے لت کر کے عود کی دھونی دیں۔ کا سکنجبین اس کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ دل کے اندر زیادہ تر بیماری برودت کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ کیونکہ حرارت تیزی سے مہلک ثابت ہوتی ہے۔ خفقان کا سبب گاڑھا خون ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ دونوں بغلوں کی

فصد کھولیں اور اس کے بعد مسہل دیں۔ پھر دواء المسک، شلیثا، کہربا، کا سکنجبین، بسد، گاؤزباں اور فلنجمشک دیں۔ درونج بہتر ہوتی ہے خون سیاہ ہو تو اسے خارج کردیں۔ یا اسے اس کے مقام پر محبوس کردیں۔ عطری ادویات دیں، بادرنجبویہ کھلائیں۔ (طبیب نامعلوم)

گاؤزباں، عود، راسن، فلنجمشک، بادرنجبویہ، پوست اترج، سک، مشک، پوست فستق سبز، کہربا، بسد، لولو، بہمن سفید و سرخ، درونج، قرنفل، ہم وزن ایسی شراب میں گھس کر جس کے اندر عود خالص بھگوئی گئی ہو قرص بنالیں۔ مقدار خوراک قرص بوزن ساڑھے ۴ گرام ہمراہ خندیقون یا شراب۔ (مؤلف)

قلب کے اندر ایسے ورم کا پیدا ہونا ناممکن ہے جس کی وجہ سے نبض کے اندر صلابت پیدا ہو جائے کیونکہ اس سے پہلے ہی مریض پر مسلسل غشی طاری ہو جاتی ہے اور وہ مر جاتا ہے۔

(جالینوس)

تیسرا باب

جگر کے تمام درد، سوء مزاج، سوء خلقت یا جوھر جگر کا تحلیل ہونا۔

دائیں پہلو، پسلیوں کے سروں کے نیچے ورم صلب، جو ایک دائرہ میں ہوتا ہے۔ جو دائرہ اس کے اور قریب کے مقام ورم کے درمیان فرق کرتا ہے، یہ جگر میں ہوتا ہے۔ کیونکہ جو ورم عضلہ کے اندر ہوتا ہے وہ لمبا ہوتا ہے اور یکبارگی نہیں رفتہ رفتہ ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہ عضلہ سینہ کی ہڈی سے لیکر ناف تک کے مابین طول میں ہوتا ہے اور جگر ایک چھوٹے مقام میں ہوتا ہے۔ ورم حار کبد کے اندر تڑپ نہیں ہوتی کیونکہ احشاء کی جھلی کے اندر اعصاب پھیلے ہوتے ہیں مگر جگر کے اندر جو اعصاب آتے جاتے ہیں وہ تھوڑے ہوتے ہیں۔ (الاعضاء الآلمہ پہلا مقالہ)

جگر کے اندر ورم بڑا ہوتا ہے تو داہنی ہنسلی میں اٹھنے والا در داصل میں عرق اجوف کے تناؤ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پسلیوں کے سروں کے نیچے ثقل کے ساتھ، بخار کے بغیر شدید عسر تنفس ملتا ہے تو جگر کے اندر یا تو سدے ہوں گے یا ورم صلب، ساتھ میں بخار بھی ہو تو جگر میں ورم حار ہوتا ہے۔ ورم حار جگر میں زبان سیاہ اور پورے جسم کا رنگ بگڑ جاتا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ۔ دوسرا مقالہ) (جالینوس)

اس عضو کے اندر بھی کبھی کبھی سوء مزاج، اورام، زخم اور سدے وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ البتہ ورم صلب، فلغمونی، اور ریاحی تناؤ جو یہاں پیدا ہو جاتا ہے وہ سدوں کی وجہ سے جگر کی دور دراز رگوں کے اندر آدمی کو پسلیوں کے نیچے داہنے پہلو میں ایسا ثقل محسوس ہوتا ہے جو معلق سا معلوم ہوتا ہے۔ جگر کے زیادہ مقدار میں بخاری ریاح جمع ہو جانے پر انہیں کوئی ایسا راستہ نہیں ملتا جس سے وہ

خارج ہو سکیں تو مریض کو صرف ثقل ہی کا احساس نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ تناؤ بھی محسوس ہوتا ہے۔ جگر کے محدب جانب ورم جب بڑے ہوتے ہیں تو محسوس ہونے لگتے ہیں، مگر مقعر جانب ہوتے ہیں تو انہیں شناخت کرنے کے لئے کچھ علامات ضروری ہوتی ہیں۔ (الا عضاء الآلمہ۔ پانچواں مقالہ)

اس مقام پر مراقی عضلات کی کیفیت اور وضع ہوا کرتی ہے۔ (مؤلف)

یہاں اس عضلہ کی وضع کو یاد رکھنا ضروری ہے جو شکم پر ہوتا ہے تاکہ تشخیص میں غلطی واقع نہ ہو۔ مبادا آپ خیال کرنے لگیں کہ ورم جگر میں ہے حالانکہ وہ مراقی عضلہ کے اندر ہوتا ہے۔ جگر پردۂ صفاق کے نیچے واقع ہے۔ جو مذکورہ تمام عضلہ کے پیچھے ہوتا ہے۔ اس عضلہ کے اندر پیدا شدہ ورم، لمبا، سیدھا اور ترچھا ہوتا ہے کیونکہ عضلہ کی ساخت کہیں سیدھی اور کہیں ترچھی ہوتی ہے۔ اسی طرح ورم کبد کی شناخت صرف اسی صورت میں ممکن ہے کہ ورم بڑا ہو اور مراقی پردہ کافی حد تک دبلا ہو چکا ہو، نیز کچھ علامات ملتی ہوں۔

فلغمونیٔ جگر کی علامات:

مریض کو داہنے پہلو، پسلیوں کے سروں کے نیچے سے اوپر تک مکمل فلغمونی عارض ہو جاتا ہے تو درد ہنسلی تک پھیلتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ مگر ہنسلی تک درد کا پہونچنا ہر حال میں لازم نہیں ہوتا۔ مریض کو تھوڑی کھانسی آتی ہے، زبان شروع میں سرخ اور آخر میں سیاہ ہو جاتی ہے۔ اشتہا شدید طور پر مفقود ہو جاتی ہے، تیز بخار ہوتا ہے۔ پیاس سخت اور مسلسل رہتی ہے۔ شروع میں زردیٔ بیضہ جیسی خالص صفراء کی قئے ہوتی ہے اور آخر میں اور بعض اوقات یہ قئے زنگاری ہوتی ہے۔ ضعف کے ساتھ جگر کے اندر ورم نہیں ہوتا تو طبیعت میں احتباس ہوتا ہے، جگر میں ورم حمرہ ہوتا ہے تو اعراض مذکورہ جیسے ہوتے ہیں۔ البتہ ساتھ میں حمی محرقہ، بیحد شدید پیاس کے ہمراہ ہوتا ہے۔ جانب مقعر جو ورم ہوتے ہیں ان میں زیادہ تر اشتہا مفقود ہو جاتی ہے۔ ابکائیاں، صفراوی قئے اور شدید پیاس معلوم ہوتی ہے۔ محدب کبد میں ورم ہوتا ہے تو مذکورہ ورم سے امتیاز اس طرح ہوتا ہے کہ تنفس کے وقت درد، کھانسی، اور درد ہنسلی کی جانب چڑھتا ہوا محسوس ہوتا ہے حتی کہ مریض کو یہ احساس ہوتا ہے کہ ہنسلی نیچے کی جانب کھنچ رہی ہے۔ پیچھے کی پسلیاں جن کا سرا سینہ کی ہڈی سے نکلتا ہے وہ دونوں ورموں کی موجودگی میں ساکن رہتی ہیں۔ مگر ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ جگر تمام لوگوں کے اندر ان پسلیوں کو لیکر ان غشاؤں سے چپکا ہوا نہیں ہوتا جو جگر کو باندھتی ہیں۔

مقعر کبد کا ورم جب تک رہتا ہے لازمی طور پر محدب جگر سے متصل رہتا ہے۔ اسی طرح محدب کبد کا ورم، مقعر جانب سے اتصال رکھتا ہے۔ کیونکہ جگر کا گوشت متصل ہوتا ہے، پس جس شخص کی

پسلیوں کے سرے قدرتی طور پر باریک ہوتے ہیں اور پھر یہ کسی بیماری کی وجہ سے دبلے ہو جاتے ہیں تو جگر کا بڑا ورم چھونے پر محسوس ہوتا ہے۔ ان ورموں کی ایک خاص بات ہے جو مراقی عضلہ کے ورموں میں نہیں ملتی۔ وہ یہ کہ زیر بحث ورم ایک حد پر جا کر خلا میں اچانک ختم ہو جاتے ہیں جبکہ مراقی عضلہ کا ورم رفتہ رفتہ باریک ہوتا جاتا ہے اور اچانک ختم نہیں ہوتا۔ لہٰذا ورم صلب استقاء نہ ہو جائے تو واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔ تاہم یہ بیماری تشخیص کے اعتبار سے دشوار ہوتی ہے۔ اس حالت کے اندر مراق باریک ہو جاتا ہے۔ استقاء کی ابتداء سے جگر کے اندر ورم صلب بہت جلد مستحکم ہو جاتا ہے۔

بیماریٔ جگر کے ساتھ رنگ کبھی سفید، کبھی زرد، کبھی مائل بہ سبزی اور کبھی مائل بہ خاکستر ہوتا ہے۔ الغرض بہت سارے ناقابل بیان رنگ ہوتے ہیں جنہیں پہچان لینا ان لوگوں کے لئے آسان ہے جو مریضوں کو دیکھ کر انہیں یاد رکھنے کی مشق ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ محض رنگ دیکھ کر میں بتا دیتا ہوں کہ مریض کا جگر مریض ہے یا تلی۔ ایک شخص کو عضلہ شکم کے اندر ورم تھا اطباء کا خیال تھا کہ اسے ورم جگر ہے۔ بیماری جگر کا فیصلہ کرتے وقت میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ بیماری جگر کے اندر نہیں ہے۔ یہ ممکن نہیں ہے کہ ان رنگوں کی تشریح کی جائے۔ تاہم انہیں معلوم کر لینا آسان ہے۔ (الاعضاء الآلمہ۔ پانچواں مقالہ)

سوء مزاج حار جگر، براز کو خشک اور جلا دیتا ہے، مگر بارد سے براز مرطوب ہوتا ہے اور رنگیں کم ہوتا ہے۔ یابس سے براز اور زیادہ خشک اور گاڑھا ہو جاتا ہے۔ رطب سے براز رقیق تر اور مائیت سے قریب تر گوشت کی دھوون جیسا ہو جاتا ہے۔ آدمی کو براز گوشت کے ایسے پانی کی طرح آئے جو ذبح کرنے کے بعد دھویا گیا ہو تو یہ سوء مزاج بارد جو خون کی تولید میں کمزور ہوتا ہے، کی وجہ سے نفس جوہر کبد کے ضعف قوت کی صحیح علامت ہوا کرتا ہے۔ اور براز اگر دردی (تلچھٹ) کی مانند آئے تو یہ مزاج کبد حار کی علامت ہوتا ہے جس سے خون جل جاتا ہے۔ یہ رقیق دموی پیپ زیادہ عرصہ تک رہتی ہے تو براز کے ذریعہ غلیظ خون پھر آخر میں مرۂ سوداء خارج ہوتا ہے۔ جگر کا یہ ضعف جب تک براز کے ذریعہ رقیق خون کی پیپ خارج ہوتی ہے بخار کے بغیر شروع ہوتا ہے، زیادہ عرصہ گذر جانے پر اس کے بعد بخاروں کا حملہ ہوتا ہے۔ کیونکہ خون جگر فاسد ہو جاتا ہے۔ یہ خبیث بخار ہوتے ہیں جنہیں نادان لوگ ہلکا سمجھتے ہیں، چنانچہ وہ مریضوں کو حمام میں داخل کرتے ہیں، لطیف تدابیر اختیار کرتے ہیں، ایسی صورت میں مریضوں کو ضعف قوت کی وجہ سے دوبارہ اسہال آتے ہیں بعض کی اشتہا مفقود اور بعض کی اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ سوء مزاج حار میں کسی وقت بھی اشتہا نہیں ہوتی، بلکہ اشتہا جاتی رہتی ہے، پیاس شدید ہوتی ہے، تیز بخار ہوتا ہے اور صفراوی اخلاط کی قئے ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ بیماریاں ورم کے ساتھ مرکب ہوتی ہیں۔

مثال:

ایک شخص کے یہاں میں گیا۔ دروازہ کے اندر داخل ہوتے ہی ایک لڑکا نظر آیا جو ایک طشت لے کر بیت الخلاء کی جانب جارہا تھا۔ اس میں رقیق پیپ تازہ ذبح کیے ہوئے گوشت کی دھوون جیسی تھی۔ یہ بیماریٔ جگر کی بیحد صحیح علامت تھی۔ میں نے تغافل برتا اور مریض کی نبض دیکھنی شروع کی تاکہ معلوم کروں کے جگر کے بیمار ہونے کی صحیح علامت موجود ہے تو کیا اس میں ورم ہے یا نہیں، میں نے یہاں ورم پایا، گھر کے طاق میں ایک دیگچی کے اندر زوفا اور ماء العسل دیکھا اس سے اندازہ ہوا کہ مریض کو ذات الجنب کی بیماری کا شبہ ہے۔ کیونکہ پیچھے کی پسلیوں کے نزدیک اسے شکایت تھی۔ ہلکی کھانسی بھی آتی تھی۔ یہ طبیب تھا، تنفس متواتر تھا، یہ بعض ذات الجنب اور درد جگر کی علامات ہوتی ہیں، جب ان تمام باتوں کا علم ہو گیا تو جگر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا کیا یہاں شکایت ہے؟ اس نے اقرار میں سر ہلایا، میں نے پوچھنا چاہا کہ کیا ہنسلی نیچے کی جانب کھنچتی ہوئی محسوس ہوتی ہے مگر چونکہ درد جگر میں ایسا ہمیشہ نہیں ہوتا بلکہ اورام حارہ وصلبہ میں جبکہ اورام بڑے ہوتے ہیں یہ کیفیت لازماً ہوتی ہے، اس لئے نہیں پوچھا۔ البتہ یہ پوچھا کہ ہنسلی کھنچتی ہوئی محسوس ہوتی ہے؟ اس نے اس کا بھی اقرار کیا، لہٰذا ضروری ہے کہ اتفاق پیش آئے تو اچھی طرح ہوشمندی سے کام لیں۔ بعد ازاں مریض سے میں نے کہا کہ تمہارے خیال میں کیا تمہیں ذات الجنب کی شکایت ہے۔ اس سوال سے وہ بیحد متعجب ہوا۔

کیلوسی اسہال جگر کی قوت جاذبہ کے ضعف کے ساتھ خصوصیت رکھتا ہے۔ آنتوں اور معدہ سے جگر غذا کو جذب نہیں کرپاتا تو فضلہ رقیق ہو کر نیچے آتا ہے، اور جب اس اسہال کے ساتھ رقیق صدیدی کیلوس آتا ہے تو ایسا اسوقت اس لئے ہوتا ہے کہ جن عروق کے ذریعہ غذا جگر کو جاتی ہے ان میں ورم حار ہوتا ہے۔ اس صدید اور ضعف کبد سے پیدا شدہ مادہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ صدید سے مشابہ مادہ رقیق اور زخم جیسا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مؤخر الذکر گویا کہ مائل بہ سفیدی وزردی ہوتا ہے اور مقدم الذکر مائل بہ سرخی۔ الغرض قروحی صدید اور ماء اللحم کے درمیان بیحد واضح فرق ہوتا ہے۔ (مؤلف)

چنانچہ جب بھی فضلہ کیلوسی نظر آئے اور اس کے اندر یہ پیپ موجود ہو اور جگر کے اندر ورم کی علامات بھی نہ ہوں تو واضح رہے کہ جگر بیمار نہیں ہے۔ اور نہ ہی کوئی کیلوسی براز کی بیماری ہے۔ ان رگوں کے اندر جن سے غذا جگر کی جانب جاتی ہے قوت جاذبہ کے ضعف کا نام ورم حار ہے۔ جگر کی قوت ماسکہ جب بھی کمزور ہوتی ہے سب سے پہلے صدیدی کی خون خارج ہوتا ہے اس سے بعد تلچھٹ کے مانند گاڑھا خون نکلتا ہے۔ (جالینوس)

یہاں فرق وامتیاز کیا گیا ہے۔ میں نے ان مقامات پر غور کرلیا ہے۔ صدیدی اسہال جو ورم ماساریقا کی وجہ سے آتا ہے اور اس اسہال کے درمیان جو جگر کی وجہ سے ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ مؤخر الذکر کے ہمراہ جگر کمزور نہیں ہوتا۔ دست جن کے ذریعہ قوت ماسکہ کا ضعف ہوتا ہے وہ پہلے آتا ہے۔کیونکہ جوھر کبد ہی وہ چیز ہے جس کے ذریعہ جگر کی قوت ماسکہ کی تکمیل ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مذکورہ نوعیت کے استفراغات جسم کے صحیح وسالم ہونے کے باوجود ہوسکتے ہیں، سبب اس خلط کی کثرت بھی ہے جس کا استفراغ ہوتا ہے، نیز امراض جگر سے صحتیابی کے بعد بھی یہ حالت ہوتی ہے جبکہ جگر کی جانب اس کی قوت واپس آرہی ہوتی ہے اور اس سے تکلیف دہ چیزوں کا خاتمہ ہورہا ہوتا ہے۔ اس وقت ان چیزوں کا اخراج ہونے لگتا ہے جن کو تبدیل کرنے اور نضج دینے کے لئے جگر تیار نہیں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کبھی خون نیچے کی جانب سے، صحت قوت، جگر سے منتقل ہوکر، اور قلت وکثرت غذا کے باعث خارج ہوتا ہے۔ کبھی آدمی خون کی قئے کردیتا ہے۔ یہ عمدہ خون ہوتا ہے۔ جب کہ بوقت صحت جگر سے خارج ہونے والا خون بدبودار ہوتا ہے اسی طرح زخموں اور دیگر امراض سے خارج ہونے والا خون فاسد ہوتا ہے مگر جو حضرات دانائے راز طب نہیں ہوتے وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مریض موت کے قریب جاپہونچا ہے، کیونکہ خون بدبودار خارج ہورہا ہوتا ہے۔ آپ کو جب یہ معلوم ہوجائے کہ جگر بیمار رہا ہے اور اب اسے طاقت آگئی ہے۔ استفراغ جگر کے طاقت حاصل کرلینے کے بعد ہورہا ہے تو اس سے بالکل نہ گھبرائیں۔ (جالینوس)

تازہ گوشت کے پانی سے مشابہ آنے والا دست، براہ بر خارج ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ جگر کا محدب پہلو، داہنے جانب سے متورم ہے اس کی شکل ہلالی ہو تو ورم نفس جگر کے اندر ہوگا کیونکہ جگر کی شکل ہلالی ہوتی ہے۔ شکل اگر لمبی ہے تو ورم جگر کے اوپر والے عضلہ میں ہوگا۔

(جوامع الاعضاء الآلمہ)

مذکورہ عضلہ کے کس حصہ میں ورم ہے، اسے معلوم کرلینا ممکن ہے۔ شکم کے بیچ سے اگر ورم گذر رہا ہو تو اس کا مقام ان عضلات کے اندر ہوگا جو سیدھے طور پر گذرتے ہیں، اور اگر ترچھے طور پر گذر رہا ہو تو ترچھے عضلات میں ہوگا۔ شکم کے وسط میں ہو تو سیدھے عضلات کے اندر ہوگا۔ کیونکہ یہ عضلات شکم کے وسط میں ہوتے ہیں، اگر گوشہ میں ہے تو آڑے اور ترچھے عضلات کے اندر ہوگا، اندر دھنسا ہوا اس طرح ہو کہ اس کے اوپر بکثرت گوشت ہوں تو ان عضلات کے اندر ہوگا جو بیحد اندر کی جانب دھنسے ہوئے ہوتے ہیں اور جو آڑے ہوتے ہیں۔ جگر کے اندر ثقل محسوس ہو اور ساتھ میں بخار بھی ہو تو یہ ورم حار ہوگا، بخار نہ ہو تو سدہ ہوگا یا ورم صلب۔ جو بتدریج وجود میں آرہا ہوگا۔

(مؤلف)

چوتھا باب

ورم جگر اور ذات الجنب کے درمیان فرق

درد جگر کی علامات ہمیشہ حسب ذیل ملیں گی:

درد، ثقل، نبض لین، تھوڑی دیر کے بعد زبان اور پورے جسم کے رنگ میں تبدیلی۔

علامات جو ملتی ہیں اور نہیں ملتی ہیں وہ اس حالت میں ہوتی ہیں کہ ورم داہنے پہلو میں ہو۔ یہ بائیں پہلو میں ذات الجنب کے مقابلہ میں فیصلہ کن ہوتی ہیں۔ تازہ گوشت کی دھوون سے مشابہ دست ایک قطعی علامت ہے مگر یہ علامت ہر وقت نہیں ملتی۔ ورم جگر ذات الجنب سے حسب ذیل علاماتی اشتراک رکھتا ہے:۔

ہلکی کھانسی، تنگی تنفس، پیچھے کی پسلیوں میں درد۔

مگر ذات الجنب سے حسب ذیل علامات کے اعتبار سے منفرد رہتا ہے:۔

درد چبھن کے ساتھ، نبض صلب، کھانسی کا تھوڑی دیر کے بعد بڑھنا، نفث الدم۔

جگر سوء مزاج یا کسی آلی مرض مثلاً سدے اور ورموں کے باعث یا تفرق اتصال، یا ریاح کی وجہ سے بیمار ہوتا ہے۔ ریاحی سبب کے تحت تناؤ محسوس ہوتا ہے، بیماری کا سبب یا پھر ورم ہوتا ہے۔ ورم حار ہوتا ہے تو اس کے بعد اشتہا مفقود ہو جاتی ہے، بخار رہتا ہے اور پیاس لگتی ہے۔ ورم سوداوی یا بلغمی ہو تو اس کا انداز مقدم تدبیر، عمر اور جلد کے رنگ سے ہو سکتا ہے۔

ورم محدب جانب میں ہوگا تو تنگی تنفس ہوگی، کھانسی آئے گی، ہنسلی اوپر کو اور مراق نیچے

کی جانب کھنچے گا۔ زبان سیاہ ہو گی مقعر جانب میں ہو گا تو اشتہا غائب ہو گی، بخار ہو گا، پیاس معلوم ہو گی۔ صفراء کی قئے ہو گی۔ قبض ہو گا۔

جگر کا ورم ہلالی اور عضلہ کا ورم ایک باریک کنارے تک جاتا ہے۔ وسط میں موٹا اور کناروں پر پتلا ہو گا۔ حرارت اور یبوست کا غلبہ ہوتا ہے تو رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے حرارت کا غلبہ ہو جاتا ہے تو رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یبوست غالب ہوتی ہے تو خاکستری ہو جاتا ہے، حرارت اور رطوبت کے غلبہ میں سرخ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

الا یہ کہ تہبج اور نفخ ہو۔ (مؤلف)

اور برودت و یبوست کے غلبہ کی صورت میں رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

البتہ اس کے اندر زردی نہیں ہوتی۔ جیسا کہ حرارت اور یبوست کے غلبہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ (مؤلف)

برودت غالب ہوتی ہے تو رنگ نیلگوں اور یبوست غالب ہوتی ہے تو سیاہ ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

اس کے ساتھ زردی نہیں ہوتی۔ زردی غالب ہو تو رنگ سفید ہو جائے گا جیسا کہ برودت اور رطوب کے غلبہ کے وقت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

رطوبت غالب ہو تو رنگ پر تھوڑی زردی اور سفیدی غالب ہو گی۔ برودت کا زیادہ غلبہ ہو تو رنگ مائل بہ خاک و سبزی ہو گا۔ (جالینوس)

سوءمزاج بارد کی علامات:

گوشت کے پانی سے مشابہ براز، شروع میں اس سے اشتہار ہتی ہے پھر جب مریض کو بخار ہو جاتا ہے تو اشتہا جاتی رہتی ہے حتی کہ جگر کے اندر موجود اخلاط فاسد ہو جاتے ہیں۔

سوءمزاج حار صفراوی طاقتور کی علامات:

پیاس، اشتہا کا ختم ہو جانا، شروع میں براز کا مائی قسم کا دموی پھر سیاہ اور گاڑھا خارج ہونا۔ (جالینوس)

مذکورہ دونوں علامات کے درمیان فرق یہ ہے کہ ایک کے اندر شروع میں پیاس اور بخار ہو گا۔ (مؤلف)

تازہ گوشت کو دھونے سے پانی جس رنگ کا ہوتا ہے اس سے مشابہ دستوں میں معدہ سے قئے آتی ہے جبکہ غذا کے اوپر معدہ کی گرفت کمزور ہو جاتی ہے اور معدہ اسے تبدیل کرنے سے قاصر ہو جاتا ہے۔ یہ بات جگر کی جانب سے ہوتی ہے، کیونکہ اس کی قوت مغیرہ اِک دم کمزور ہو جاتی ہے۔ دردی سے مشابہ جو دست آتا ہے وہ اس وقت آتا ہے جب خون جگر سے نفوذ نہیں کرپاتا اور ایک زمانہ تک پڑا رہتا ہے۔ (العلل والاعراض۔ چھٹا مقالہ)

جگر اور فم معدہ کے درمیان اشتراک ایک نہایت پتلے عصبہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ورم فم معدہ کی وجہ سے ہچکی آنے لگتی ہے تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ جگر کے اندر کوئی بڑی آفت رونما ہو چکی ہے۔ کیونکہ ایک عضو کی دوسرے عضو کے ساتھ شرکت بیحد کمزور ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی آفت لاحق نہیں ہوتی۔ مگر بیماری بیحد طاقتور ہوتی ہے تو شریک عضو متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ فم معدہ کے ساتھ یہی حال جگر کا ہوتا ہے۔ اس کا اشتراک تھوڑا سا ہوتا ہے۔ (ارسطو)

جگر کا مزاج حار سوداء اور بارد بلغمی خون پیدا کرتا ہے۔ زیادہ گرم نہیں ہوتا تو صفراء پیدا کرتا ہے اور بہت زیادہ نہیں بلکہ تھوڑا گرم ہوتا ہے تو تھوڑا بلغم پیدا کرتا ہے۔ سیاہ خون کا دست اس وقت آتا ہے جب جگر کا عمل خون پر ضروری حد تک ہوتا ہے البتہ ایسی حالت میں سدہ یا ورم وغیرہ پیدا ہو جاتا ہے جو خون کو آگ بہنے سے روک دیتا ہے۔ اس طرح وہ ایک زمانہ تک رک جانے سے جل کر سیاہ ہو جاتا ہے۔ جگر جب اسے دفع کرتا ہے تو آنتوں کی جانب دفع کرتا ہے۔ گوشت کی دھوون سے مشابہ دست ضعف قوت کی وجہ سے آتا ہے۔ (جوامع العلل والاعراض)

اس کا علاج گرمی پہونچانے کے علاوہ تقویت جگر کے ذریعہ کریں۔ یہ مقصد ان دواؤں سے حاصل ہوسکتا ہے جو سدوں کو تحلیل اور خون کو سرد کردیں۔ (مؤلف)

کیونکہ جگر کے مقعر جانب جو رگیں ہوتی ہیں ان کے کنارے اس وقت تنگ ہو جاتے ہیں جب وہ محدب جانب کے کناروں تک پہونچتے ہیں، ان رگوں کے اندر بالعموم سدے پڑتے ہیں اور خراب رطوبتیں یہاں چپکتی ہیں ان دونوں کی وجہ سے جب حرارت زیادہ ہوتی ہے تو تعفن پیدا ہوتی ہے، حرارت نہیں ہوتی اور ساتھ میں جگر کے اندر برودت ہوتی ہے تو یہ تعفن دیر تک باقی رہتی ہے۔ یہ صورت حال تیزی سے پیدا نہیں ہوتی۔

جگر کی بیماریوں میں جہاں اورام، پھوڑے اور سوء مزاج لاحق ہوتے ہیں وہاں جگر کی طاقت اس حد تک گھٹ جاتی ہے کہ غذا کو بالکلیہ جذب نہیں کرپاتا تو غذا نیچے سے مرطوب حالت میں نکل جاتی ہے۔ ساتھ ہی معدہ بھی کمزور ہو تو غذا رطوبت کے ساتھ غیر منہضم حالت میں خارج ہوتی ہے۔

قوت جاذبہ جب محفوظ اور معدہ کمزور ہوتا ہے تو فضلہ کے اندر کئی طرح کے دست آتے ہیں، جیساکہ اس وقت پیش آتا ہے جب معدہ غذا کو ہضم کرنے میں کمزور ہو جاتا ہے، جگر ہی میں نہیں بلکہ تمام اجزاء کے اندر اس کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ طبعی کیفیت کے بالکل مخالف کیفیت کا ہونا۔

۲۔ تغیر اصلاً واقع نہ ہو۔

۳۔ تغیر نصف یا تھوڑا واقع ہو۔

قوت مغیرہ اگر نصف ہے تو جب تک مکمل طور پر کمزور نہیں ہو جاتی، براز تازہ گوشت کی دھوون کی طرح خارج ہوتا ہے۔ جگر کی اکثر بیماریاں اس حالت کے بعد شروع ہوتی ہیں، اس حالت پر جگر جب سرد ہو جاتا ہے تو براز میں مذکورہ قسم کی کوئی چیز خارج نہیں ہوتی بلکہ ایسی حالتوں میں خارج ہوتا ہے جن کی مختلف کیفیت ہوتی ہے۔ جگر کے اندر سوء مزاج حار ہوتا ہے تو اس سے اخلاط کے اندر پہلے اور پھر جگر کے گوشت کے اندر ذوبان، (پگھلنا) واقع ہوتا ہے۔ براز کے اندر بیحد بدبودار، غلیظ اور گہرے رنگ کا صفراء خارج ہوتا ہے جو مریض کے لئے ویسا ہی ہوتا ہے جیسا وبائی بخار زدہ سے خارج ہونے والا براز۔

سوء مزاج بارد کی صورت میں دست مسلسل نہیں آتے ہیں، اور آتے تو زیادہ نہیں آتے۔ یہ لمبی بیماری میں آتے ہیں اور کچھ اسطرح آتے ہیں کہ ان کی شکل حرارت زدہ مریضوں کے دستوں جیسی نہیں ہوتی۔ نہ دیکھنے میں ان کے مشابہ ہوتے ہیں اور نہ رنگ کے اندر۔ البتہ یہ کم بدبودار ہوتے ہیں۔ دیکھنے میں ایسے معلوم ہوتے ہیں جیسے متعفن خون۔ پگھلے ہوئے گوشت سے غیر مشابہ۔ جگر کی بیماریوں کے اندر زیادہ تر خون کے سیاہ لوتھڑے کے مانند چیز خارج ہوتی ہے۔ سوء مزاج حار یا بارد میں رطوبی میں ایسے فضلے خارج ہوتے ہیں جن سے سوء مزاج کی نوعیت کا پتہ چل جاتا ہے۔ خواہ سوء مزاج رطوبی ہو یا یبوسی۔ بعد ازاں جگر کی بیماری کے لئے قفی نام کی دوا کی بیحد تعریف کرتے ہوئے رقمطراز ہے۔

"یہ خوشبوجات اور ان افادیہ سے مرکب ہے جن سے سدے کھل جاتے، مسامات صاف ہو جاتے اور پیشاب کا ادرار ہونے لگتا ہے نیز اس کی ترکیب کے اندر شراب اور شہد موجود ہوتی ہے جس سے تحلیل واقع ہوتی ہے، مادہ کا قلع وقمع ہوتا ہے اور پیشاب کا ادرار ہوتا ہے۔ یہ موافق ثابت ہوتی ہیں، اس کے علاوہ اس میں مقل اور ورم کو نرم کرنے کی ادویات شامل ہوتی ہیں، کمزور جگر کو اسی طرح کے اجزاء کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ یعنی ایسے اجزاء جن سے جگر کا جوھر طاقتور ہو اور اسے غذائیت مل سکے۔ مثلاً منقی اور ایسے اجزاء جن سے سدے کھل سکیں مثلاً افادیہ، اور ایسے اجزاء جن

سے ورم کے اندر نرمی آئے مثلاً مقل"۔

مذکورہ ادویات کے اندر افیون شامل کردی جائے تو گرم جگر کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ اسی طرح فلونیا بھی جگر گرم کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے۔ جگر کے سلسلہ میں جہاں کلام کیا گیا ہے مقالہ میں اس جگہ کا مطالعہ کریں۔ لطیف گرم برودت کے ہمراہ سدوں کے لئے جگر کی ادویات حسب ذیل ہیں نسخہ بطور مثال درج کیا جارہا ہے۔

نسخہ:

زعفران ۹ گرام، مر ۴ جز، اُسارون ۴ جز، زراوند ۴ جز، دوقو ۴ جز، تخم کرفس ۴ جز، سنبل ہندی وشامی ۷۔۷ جز، سلیخہ نصف جز، کلی اذخر نصف جز، مجیٹھ ۸ جز، سقولوقندریون ۳ جز، بھنگرہ ۳ جز، روغن بلساں ۶ جز، خلط معجون بہ آندروخون ۵ جز، شہد بقدر ضرورت لیکر معجون بنالیں۔ (المیامر)

دستوں کے ہمراہ فساد مزاج اور ضعف معدہ کے لئے نسخہ:

لک ۲ جز، سک ۲ جز، سنبل ہندی ۲ جز، زراوند نصف جز، اذخر ا جز، مصطگی ا جز، انیسون ا جز، تخم کرفس ا جز، ہلیلہ کابلی مع گٹھلی قدرے سوختہ ۳ جز، اس قدر کہ پیس لی جاسکے۔ خبث الحدید مغسول بہ سرکہ مقلو، شہد کے ہمراہ گوندہ لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام۔

حرارت کی موجودگی میں مذکورہ نسخہ کے اندر کچھ مبرد ادویات شامل کرلینا موزوں ہے۔ مثلاً امبرباریس، گلسرخ، صندل سفید، سنبل، عصارۂ افسنتین سے قرص بناکر سکنجبین کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں، جگر کی ادویات میں کاسنی اور جنگلی کاسنی شامل ہیں۔ (طبیب نامعلوم)

کاسنی جنگلی وبستانی، سوء مزاج جگر حار کی عمدہ دوائیں ہیں، اپنی قبضیت سے یہ تقویت، تلخی سے جلااور رگوں کے دہانوں کو کھول دیتی ہیں اور مزاج بارد کو نقصان نہیں پہونچاتی ہیں جیسا کہ دیگر مزاج باردرطب والی چیزوں کو ان سے نقصان ہوتا ہے۔ یہ دونوں سبزیاں جگر کے لئے گو خلط کے بغیر اسے سوء مزاج لاحق ہو مفید ہوتی ہیں اور اگر یہ ماء العسل کے ہمراہ لی جائیں تو پیشاب کے ہمراہ رطوبتوں کو نیچے اتار دیتی ہیں، خشک کرکے ماء العسل کے ہمراہ اور جوش دیکر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوتی ہیں۔ جگر کے اندر بیماری محض سدوں کی ہو تو شراب ابیض لطیف کے ہمراہ پینے سے بیحد نفع ہوتا ہے۔ جگر کے سدوں کو اچھی طرح سرخس کھول دیتی ہے اور اسے گرم نہیں کرتی ہے۔

(جالینوس)

قرص بارد کے لئے اسے اور اسی جیسی دوسری دواؤں کو شامل کریں۔ (مؤلف)

درد جگر میں ہم نے بھیڑیئے کے جگر کا اچھا تجربہ کیا ہے۔ اس کا اثر غالباً خاصیت کے تحت ہوتا ہے۔ جگر کے تمام سوء مزاج میں یہ مفید ہے۔ فلنجارش نام کی صدف نیمگرم شراب سیاہ کے ہمراہ پیناخاصکر مفید ہے۔ اورام جگر پر جو ضماد رکھے جاتے ہیں ان کے اندر قبضیت ہونی چاہئے۔ محلل ادویات تنہا نہ لی جائیں بلکہ ان کے ساتھ ملین بھی شامل کرلی جائیں اس طرح تیزی سے تحلیل واقع نہ ہوگی۔

بخار موجود ہو تو جگر کی بیماری میں روزانہ ڈھائی گرام ریوندچینی کے ہمراہ لیں ورنہ شراب کے ہمراہ لیں۔ یہ صلابت جگر، تناؤ اور ورم کے لئے عمدہ مؤثر ثابت ہوتی ہے۔ رب السوس لیں اس سے پیشاب کھل کر آتا ہے اور دست جاری ہوتا ہے۔ یہ صلابت جگر میں مفید ہے۔ یا شیخ رطب نچوڑ کر لیں، اسے اس حد تک جوش دے لیں کہ تھوڑا گاڑھا ہو جائے۔ صلابت کبد میں مفید ہے۔

جگر کے ورم صلب میں:

اُشق ۱۰۰ گرام، مقل ارزق ۲۵ گرام، زعفران ۵۲ گرام، مر ۵۲ گرام، قیروطی موم سے تیار کردہ، روغن حنا ۲۰۱ گرام سب کو یکجا کر کے ضماد بنالیں اور استعمال کریں۔ ضعف کے لئے ضماد قابض پودوں کی شاخوں، خوشبوجات وغیرہ سے تیار کریں۔ مثلاً ضماد صندلین وغیرہ۔

خون کا علاج:

غلیظ غذائیں لینے یا حمام بعد از طعام کے بعد مریض کا معائنہ کریں اگر کوئی بات نہ ہو تو یہ دیکھیں کہ مریض جگر کے گوشہ میں ثقل اور تناؤ محسوس کر رہا ہے یا نہیں۔ اگر محسوس کر رہا ہو تو فوراً قبل از طعام کبر ہمراہ شہد و سرکہ وغیرہ دیں اور مسلسل دیتے رہیں حتیٰ کہ اس طرح کا کوئی احساس بالکل باقی نہ رہے۔ خیساندہ افسنتین ایسے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ صبر، انیسون، بادام تلخ کا خیساندہ بھی ہمراہ سکنجبین صبح نہار منہ لینا مفید ہے۔ اس کے بعد دیر تک کھانا نہ کھائیں۔

ادویات بالا غذا کے نضج پا جانے کے بعد استعمال کریں۔ (حفظ الصحۃ)

اچھی طرح غذا ہضم ہو جائے اور شکم خالی ہو جائے تو دواؤں کو استعمال کرنے سے نالیوں کے اندر اگر کچھ رہ گیا ہو تو صاف ہو جائے گا۔ دواء فودنج ایسے مریضوں کے لئے مفید ہے مگر مسلسل استعمال سے پرہیز کریں۔ کیونکہ گرم مزاج حضرات کے لئے خراب ہوتی ہے ان لوگوں کو استعمال کرائیں تو ہمراہ سکنجبین استعمال کرائیں۔ (جالینوس)

جگر کے اندر ورم جب پختہ ہو جاتا ہے تو مقعر کبد میں ہونے کی صورت میں ہم جگر کا اس

سے تنقیہ اسہال کے ذریعہ اور تجویف میں ہونے کی صورت میں ادرار بول کے ذریعہ کرتے ہیں۔
(کتاب الاخلاط۔ پہلا مقالہ)

آب دلیہ جو چونکہ جگر کے مقعر حصہ سے محدب حصہ کی جانب سرایت کرتا ہے اس لئے مفید ہوتا ہے کیونکہ غذا ہونے کے علاوہ یہ جالی اور مفتح سدد ہوا کرتا ہے اور جگر کے اندر چپکتا نہیں ہے۔ جیسا کہ لیسدار اشیاء کا اثر ہوتا ہے، خندروس وغیرہ دراصل ان مریضوں کے حق میں مضر ہوتے ہیں جن کے جگر تنگ اور بالطبع مریض ہوتے ہیں۔ (الامراض الحادۃ۔ پہلا مقالہ)

جگر شیریں چیزوں سے لذت حاصل کرتا ہے اور ان کے ذریعہ وہ فربہ، بڑا اور طاقتور ہوتا ہے۔ اسی طرح جو جاندار انجیر کھاتے ہیں ان کا جگر بڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ جگر کے اندر غذائیت، فربہی وغیرہ شیریں غذاؤں سے ہوتی ہے، الا یہ کہ جگر ورم حار اور بخاروں کا شکار ہو۔ اس حالت کے اندر جو غذا لی جاتی ہے وہ جگر کے تغذیہ میں صرف نہیں ہوتی بلکہ صفراء پیدا کرتی ہے کیونکہ اس وقت حرارت معتدل اور عزیزی نہیں بلکہ سخت غریب قسم ہوتی ہے۔ چنانچہ شیرینیت کو وہ تلخی اور صفراویت میں تبدیل کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

کئی جگہوں پر جالینوس نے یہ گواہی دی ہے کہ منقی کا شیریں جرم اور میٹھی شراب جیسی شیرینیاں جرم کبد کے لئے موافق اور مقوی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ جالینوس ملطف ادویات کے ہمراہ انہیں بھی شامل کرتا تھا تاکہ جوہر کبد میں طاقت آئے۔ البتہ اس شرکت کے باعث بالعموم نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ موافقت کی وجہ سے جگر شیرینی کو سختی کے ساتھ کھینچتا ہے۔ لہٰذا جگر کی نالیاں مسدود ہوں گی تو ان میں سدے پڑ جائیں گے۔ بالخصوص جبکہ یہ شیرینیاں گاڑھی ہوں۔ مثلاً سکر، نشاستہ، آرد میدہ وغیرہ سے بنی ہوئی مٹھائیاں۔ پھر جگر کے اندر حدت اور حرارت ہوگی تو یہ شیرینیاں صفراء میں تبدیل ہو جائیں گی اس طرح ایک اور صفراء پیدا ہو جائے گا۔ (مؤلف)

جگر میں ورم ہونے کے بعد ہچکی آتی ہے (کتاب الفصول۔ پانچواں مقالہ) بشرطیکہ ورم بڑا ہو، یہ کیفیت اعصاب کی شرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

جگر کے لحمی مقامات میں ورم ہوتا ہے تو اٹھنے والا درد ثقیل ہوتا ہے یعنی مریض کو ایسا ثقل محسوس ہوتا ہے جو پہلو میں معلق معلوم ہوتا ہے۔ ورم جگر کی غشاء محیط یا رگوں کے اندر ہوتا ہے تو پیدا ہونے والا درد گرم اور ناخس (چبھنے والا) ہوتا ہے۔ یہ ورم صفراوی قسم کا ہوتا ہے تو حدت اور سوزش اور زیادہ ہوتی ہے مگر بلغمی قسم میں درد اور سوزش کم ہوتی ہے۔ (کتاب الفصول۔ چھٹا مقالہ)

جگر کی بڑی بیماریوں میں ہچکی، قلب کے اندر معدہ اور جگر کے شریک ہونے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ تنگی تنفس اس باب میں جگر کی حجاب حاجز سے شرکت کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔
(کتاب الفصول۔ چھٹا مقالہ)

ورم جگر کی وجہ سے ہچکی کا پیدا ہونا خراب ہے۔ کیونکہ ہچکی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب ورم بیحد بڑا اور شدید الحرارت ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ بیماری میں جگر بڑھ کر فم معدہ اور مافوق فم معدہ سے شرکت کرنے لگتا ہے۔ یہ کیفیت اس وقت ہوتی ہے جب جگر کے اندر بیحد گرم ورم کی وجہ سے قوی الحرارۃ صفراء پیدا ہو جاتا ہے۔ جو جگر سے اتر کر معاء دقیق پر گرنے لگتا ہے اور یہاں سے معدہ کی جانب چڑھتا ہے۔ چنانچہ معدہ کے اندر سوزش پیدا ہو جاتی ہے جس سے فم معدہ سے ہچکی اٹھنے لگتی ہے۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جگر کا بڑا ورم معدہ پر دباؤ ڈالتا ہے چنانچہ جگہ نہ ملنے پر ہچکی عارض ہو جاتی ہے۔

کبھی مذکورہ بالا شرکت جگر سے معدہ کی عصبی شرکت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ عصب بیحد رقیق ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدہ جگر کی بیماری میں شرکت اسی وقت کرتا ہے جب ورم بیحد بڑا اور نہایت سخت ہوتا ہے۔

محدب کبد کے اندر پیدا شدہ ورم، مقعر کبد کے مقابلہ میں زیادہ نمایاں طور پر محسوس ہوتا ہے۔ محدب کبر کے اندر پیدا شدہ ورم سے مریض مقعر کبد کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے دبلا اور لاغر ہوتا ہے۔ (کتاب الفصول۔ ساتواں مقالہ)

کیونکہ محدب کبد میں ورم ہو جانے سے خون کا بہاؤ اعضاء کے اندر نہیں ہو پاتا۔ مگر مقعر کبد میں ورم ہوتا ہے تو خون پانی جیسا ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک ہی حالت کے اندر کوئی مقدار موجود ہو تو تشخیص کر لیں کیونکہ مقعر کبد میں مائی کیلوس اور محدب کبد میں غلیظ خون ہوتا ہے۔ (مؤلف)

امراض کے مزمن ہونے اور لیسدار غلیظ غذاؤں کے استعمال سے جگر کے اندر سدے پیدا ہو جاتے ہیں، کیونکہ جگر قدرتی طور پر تنگ نالیوں کا ہوتا ہے۔ مذکورہ غذاؤں کے زیادہ استعمال سے یہ رگوں کے دہانوں میں پڑی رہ جاتی ہیں اور حسب معمول سرایت نہیں کرتیں۔ اس سے جگر کے اندر مقعر حصہ میں امتلائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ یا تو یہاں تعفن پیدا ہو جائے یا ورم۔ یہی وجہ ہے کہ اطباء اس موقع پر ملطف ادویات استعمال کرتے ہیں۔ ان ادویات کا اثر یہ ہوتا ہے کہ جگر کی نالیوں کو کھول دیتی ہیں مگر ان ادویات کے زیادہ استعمال سے خون مائی، مراری، یا طول مدت کی وجہ سے سوداوی ہو جاتا ہے (ازمان الامراض) (جالینوس)

مریض جگر کے اندر تھوڑا تناؤ اور ثقل محسوس کرتا ہے۔ جو شخص اس کیفیت سے عمر بھر

محفوظ رہتا ہے وہ بڑا ہی نیک بخت ہوتا ہے۔ مگر یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس سے تمام لوگ ہمیشہ دوچار رہتے ہیں۔ (کتاب الامتلاء)

ورم جگر کے ہمراہ ہچکی کا ہونا خراب ہے۔ یہ کیفیت جب کسی مریض کو لاحق ہوتی ہے تو گدی، سر کے پچھلے حصہ اور پیر کے انگوٹھے میں شدید حرارت کے ساتھ درد جگر اٹھتا ہے اور گدی کے نیچے باقلی جیسی چیز ابھر آتی ہے۔ ایسی حالت میں مریض پانچویں دن طلوع آفتاب سے پہلے فوت ہوجاتا ہے۔ باقی غیب کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ مذکورہ درد کی حالت میں پیشاب قطرہ قطرہ دشواریوں کے ساتھ آتا ہے۔ (الموت السریع) (جالینوس)

غذا مقعر کبد سے اٹھ کر محدب کبد میں نہایت تنگ نالیوں کے ذریعہ پہونچتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نہایت آسانی سے مسدود ہوجاتی ہے۔ غذا سے پیدا شدہ کسی حد درجہ لطیف نہیں ہوتی تو جگر کے اندر ورم حار کی صورت میں نہایت شدید ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں غذائیں گرم اور التہابی ہوجائیں گی۔ جگر کے اندر برودت ہوگی تو یہ اور زیادہ خراب حالت ہوگی۔ کیونکہ پیدا شدہ خلط کی سرایت سست ہوگی اس میں کسی نام کو بھی نہ ہوگی۔ لیسدار غذا سدے پیدا کرنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ ایسی صورت میں ماء الشعیر کا استعمال بہتر ہوتا ہے۔ اسی طرح ماء الشعیر جیسی وہ چیزیں بھی ہوتی ہیں جن کے اندر تھوڑا اجلا ہوتا ہے۔ مگر کوئی خاص حرارت یا برودت ان میں نہیں ہوتی۔
(تشریح الموتی)

جگر کا ورم صلب ایک طویل مہلک بیماری ہوتا ہے۔ (ابیذیمیا)

زبان کی سیاہی، خشکی، بخاروں کی حدت، فضلہ کی خشکی یہ سب التہاب کبد کی علامات ہیں۔ بالخصوص جبکہ اس کے ساتھ داہنے حصہ کے اندر درد موجود ہو۔ (جالینوس)

محدب کبد کے اندر ورم کا ہونا مقعر کبد کے مقابلہ میں کہیں زیادہ خراب اور خطرناک ہوتا ہے۔ جگر کا ورم تلی کی جانب منتقل ہوجائے تو عمدہ اور تلی کا ورم جگر کی جانب منتقل ہوجائے تو خراب اور مہلک ہوتا ہے۔ (جالینوس)

فستق (چلغوزہ) مقوی جگر ہے۔ یہ جگر سے چپک جانے والی ان چیزوں کو صاف کردیتا ہے جو غذائی نالیوں کے اندر فضلہ کی صورت اختیار کرلیتی ہیں۔ کیونکہ اس میں تھوڑی قبضیت اور عطری مادہ ہوتا ہے اور جن چیزوں کے اندر یہ کیفیات ہوتی ہیں وہ جگر کے لئے مفید ہوتی ہے۔
(کتاب الغذاء۔ جالینوس)

ہونٹ اور زبان کا سفید ہوجانا، اور چہرے کا تہیج، مزاج جگر کے فساد کی علامت ہے۔ جو

ضربہ، جگر سے چپک کر متعفن ہو جانے والے غلیظ خون، یا خود جگر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ چھوٹے جگر کے اندر غذا طاقت سے زیادہ آجاتی ہے تو یہ بھی نالیوں کے اندر چپک جاتی ہے اور امتداد زمانہ سے متعفن ہو جاتی ہے۔

سدہ اور ورم کے درمیان فرق یہ ہے کہ سدہ کی موجودگی میں ورم کی طرح درد نہیں ہوتا، سدہ کے ساتھ فضلہ ورم کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ ورم حار جگر کی علامات یہ ہیں کہ زبان کے اندر سرخی اور سیاہی، قلت اشتہا اور پیاس کی شدت کے مطابق ہوگی۔ حمرہ، بخار، اور ورم کبد میں جبکہ مراق دبیز اور موٹا نہ ہو اور آدمی پر گوشت، نیز شرب امعاء غلیظ بھی ہو یہ کھلے طور پر محسوس ہوتی ہے۔

طویل و دراز حمیات عرصہ تک باقی رہ جائیں تو جگر میں ورم اور اس کے مزاج کو فاسد کر دیتے ہیں۔ اسی طرح معدہ بھی متاثر ہو جاتا ہے۔ (یہودی)

صفراوی حمیات عرصہ تک باقی رہتے ہیں تو اس سے جگر کا مزاج فاسد ہوتا ہے۔ مگر بلغمی حمیات سے معدہ کا مزاج بگڑتا ہے۔ (مؤلف)

دبیلہ کبد میں فصد کھولیں اور ممکن حد تک جگر کو ٹھنڈا کریں۔

دبیلہ پک رہا ہو تو مریض کو جگر کے بل سونے اور نیم گرم پانی سے غسل کرنے کا حکم دیں۔ معجون خبیصہ استعمال کریں۔ صبر، عرق کاسنی، سکر، غافث اور افسنتین دیگر اسہال لائیں۔ بشرطیکہ اسہال ضروری ہو۔ دبیلہ کی تلیین اور نضج کے لئے مریض کو کرفس، بادیان، پرسیاوشان، روغن دام، روغن حسک کا جوشاندہ دیں۔ کبھی حلبہ، حسک، روغن ارنڈ بھی دیتے ہیں۔ مریض غسل کرے، اسی کے بل سوئے حتی کہ نضج واقع ہو جائے۔ بہہ جانے پر رطوبت اگر سفید نکل رہی ہو تو مریض محفوظ اور سیاہ نکل رہی ہو تو ہلاک ہو جائے گا۔

سوءمزاج حار کبد کا علاج:

ماء الشعیر، آب کدو ہمراہ سکر، قرص کافور، اسپغول، کام نہ چلے تو کچھ روز ماء الجبن استعمال کریں۔ غذا میں مسور اور کدو دیں اور ضماد رکھیں۔ مریض جوان اور التہاب شدید ہو تو ہمیشہ نہار منہ برف پلائیں، سرد ہونے کی صورت میں دبید کرکم، دبید لک، ماء الاصول دیں اور اصطماخیقون کا ضماد رکھیں۔ سدۂ کبد کے لئے شب میں مریض قرص افسنتین کھا کر سو جایا کرے۔ یہ مفید ہوتی ہے۔ اس سے ہاتھوں اور پیروں کا ڈھیلا پن (ترھل) دور ہو جاتا ہے۔

استسقاء لحمی کا علاج:

طبیخ الاصول (جڑوں کا جوشاندہ) مفید ہے۔ دواء اللک اور دواء الکرکم جیسی ادویات استعمال کریں۔ پوست بیخ بادیان، بیخ کرفس، افسنتین، سک، مصطگی، تخم کرفس، انیسون، ریوند، غافث ہر ایک ساڑھے چار گرام، مویز منقی ۴۸ گرام، ۱۲۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتی کہ ۴۰۰ گرام باقی رہ جائے۔ پھر صاف کر کے ۱۳۶ گرام، دبید الکرکم دبید اللک سوا دو گرام کے ہمراہ پلائیں۔ یا مریض کو قرص افسنتین کھا کر سونے کا حکم دیں۔ اس کا اثر حیرت انگیز نظر آئے گا۔ استسقاء لحمی اور ڈھیلا پن دور ہو جائے گا۔

ضربہ سے پیدا شدہ ورم کبد کا علاج:

عود ساڑھے ۴ گرام، زعفران ساڑھے ۴ گرام، حب الغار ساڑھے ۴ گرام، مقل ساڑھے ۴ گرام، زریرہ ساڑھے ۴ گرام، مصطگی ساڑھے ۴ گرام، موم، روغن رازقی ۳ جز، میسوسن ۳ جز، ضماد بنائیں۔ عجیب الاثر ہے۔ جگر میں حرارت ہو تو سب سے پہلے ضماد بھی استعمال کریں پھر فصد کھول دیں۔

جگر کے اورام و امراض محض جگر کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے واقع ہو رہے ہوں تو جگر کے چھوٹے ہونے کا پتہ دائمی ضعف ہضم سے کیا جا سکے گا۔ ساتھ میں ضعف جسم بھی ہو گا اور انگلیاں چھوٹی بھی ہوں گی۔ ایسے مریضوں کا علاج یہ ہے کہ غذا انہیں تھوڑی تھوڑی دی جائے تا کہ جگر میں چپک سکے اور نہ ہی سدے اور ورم پیدا کر سکے۔

تریاق اربعہ، کبد مزمن صلابت میں مفید ہے۔ اسی طرح شجرنایا بھی مفید ہے۔

صلابت کبد کے لئے نسخہ:

قسط ۲ گرام ہمراہ طلاء، غافث، روغن بادام تلخ، دواء الکرکم، دواء اللک ہمراہ ماء الاصول، جنطیانا اور تریاق اربعہ سب مفید ہیں۔ مریض کو دائیں پہلو سونے کا حکم دیں۔ یہ علاج جگر کی ایسی صلابت کا ہے۔ جس میں بخار اور حدت نہیں ہوتی۔ باقی بخار کی موجودگی میں عرق کاسنی، عرق بادیان وغیرہ دیں۔ سدہ جگر میں زراوند، افسنتین، فوہ، لک جیسی دوائیں استعمال کرائیں۔ جگر میں سدہ پیدا کرنے والی چیزیں متواتر تخمہ کا ہونا، مٹی کا کھانا اور اشنان، سعد فحم وغیرہ نرم اور خمیری چیزوں کا استعمال ہے۔
سدوں کی وجہ سے ورم اور ورم کی وجہ سے استسقاء ہو جاتا ہے۔ جگر کے اندر ورم یا دبیلہ ہو اور اس کے بعد براز میں کوئی سیاہ، غلیظ اور بدبودار چیز خارج ہو تو یہ جگر کا گوشت ہوا کرتا ہے۔ جگر متعفن

ہو چکا ہوتا ہے۔ مریض مر جائے گا۔ کبھی سیاہ چیز تو خارج ہوتی ہے مگر بدبودار نہیں ہوتی۔ ایسی صورت میں مریض کمزور ہوتا ہے اور نہ ہی اس کی حالت خراب ہوتی ہے۔ (یہودی)

جگر میں سدوں کی علامت یہ ہے کہ کیلوس جذب نہیں ہوتا۔ چنانچہ ورم ظاہر ہوتا ہے۔ اور نہ ہی پانی کا فساد مزاج، مریض کو جگر کے اندر بہت زیادہ ثقل محسوس ہوتا اور نہ ہی تھوڑا درد۔ کبھی سدے کھل جاتے ہیں چنانچہ پیشاب کے ذریعہ سدے پیدا کرنے والی کوئی چیز خارج ہوتی ہے، اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ (اُھرن)

علامت یہ ہے کہ کیلوس جذب نہ ہوگا۔ کیلوسی دست آئیں گے۔ (مؤلف)

جگر کو سخت نہ ہونے دیں۔ صلابت ہوگئی تو مریض محفوظ نہ رہے گا۔ یہ خراب صورت ہوتی ہے اور استسقاء کا باعث ہوتی ہے، ملین مرہم رکھیں، مفتح سدد ادویات استعمال کریں۔ یہ بنیادی علاج ہے۔ (اُھرن)

عنب الثعلب خام اور جوش دیکر کھانا جگر کے حق میں بیحد مفید ہے۔ (طبری)

فساد مزاج جگر حار کی علامتیں:

شدت کی پیاس، اور قلتِ اشتہا۔

فساد مزاج جگر بارد کی علامتیں:

شدت اشتہا، ہونٹ اور زبان سفید، قلت خون، پیاس کم، پیشاب سفید۔ حرارت میں زبان اور پیشاب کا رنگ سرخ، چہرے کا رنگ بگڑا ہوا اور زرد، اس پر غالب سفیدی، فساد مزاج کس قدر شدید اور کمزور ہے اس کا اندازہ ہضم کی سستی، اور بطوء ہضم کی کمی سے ہوگا۔

محدب کبد میں ورم کی علامات:

دائیں پہلو میں ثقل، تیز سانس لینے پر جگر سے لیکر ہنسلی کے درمیان تک زیادہ سانس محسوس ہوگی، تھوڑی کھانسی عارض ہوگی۔ ورم حار ہوگا تو پہلے زبان سرخ پھر سیاہ ہو جائے گی۔ اشتہا مفقود اور پیاس سخت ہوگی۔ بیماری کی ابتداء میں مرۂ صفراء کی قئے، اور آخر میں قئے سیاہ ہو جائے گی۔ بخار گرم ہوگا۔

جگر کے زیریں حصہ میں ورم کی علامات یہ ہیں کہ قلت اشتہاء ہوگی، پیاس سخت ہوگی، کھانسی عارض نہ ہوگی، سانس لیتے وقت درد ہوگا جیسا کہ محدب کبد میں ورم ہونے کی صورت میں

ہوتا ہے۔ ناگرم اورام میں پیاس ہوگی نہ ہی زبان سیاہ اور بخار ہوگا۔ ثقل محسوس ہوگا اور فساد ہضم وغیرہ پایا جائے گا۔ ٹٹولنے پر ورم صلب گول محسوس ہوگا بشرطیکہ شکم دبلا ہو، الا یہ کہ ورم تھوڑا ہو تو گول محسوس نہ ہوگا۔

بالائے جگر عضلات کا ورم گول ہوتا ہے یہ جگر کے افعال کے لئے زیادہ مضر نہیں ہوتا۔

سدۂ جگر کی علامات:

ورم جگر کے مقابلہ میں ثقل زیادہ سخت اور مقدار میں زیادہ مگر درد کے مقابلہ میں کم محسوس ہوگا، پیشاب کے اندر صفراء خارج ہوگا نہ ہی اخلاط ردئیہ۔ جیسا کہ ورم حار کبد میں خارج ہوا کرتے ہیں۔ کبھی اس سے وہ فضلات خارج ہوتے ہیں جو سدہ بناتے ہیں بشرطیکہ طبیعت انہیں خارج کرنے پر قادر ہو۔ سدہ محدب جگر میں ہو تو پیشاب کی راہ اور مقعر جگر میں ہو تو براز کی راہ خارج ہوگا۔

تلی کی وجہ سے جگر کے اندر ثقل ہوتا ہے تو بیماری مقعر کبد میں ہوتی ہے۔ پھر تلی بڑھتی ہے تو بیماری محدب کبد تک پہونچتی ہے۔ گردوں، معدہ یا حجاب کے اندر بیماری ہوتی ہے تو سب سے پہلے درد محدب کبد کے اشتراک سے اٹھتا ہے۔ (اُھرن)

یہی وجہ ہے کہ تلی کی بیماری میں استسقاء بہت کم ہوتا ہے۔ کیونکہ جانب محدب محفوظ ہوتا ہے اور جانب محدب میں پیشاب الگ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جگر کے اندر پیدا شدہ ورم حار کا سبب خون اور صفراء یا ضربہ وسقطہ، یا صغر خلقت ہوتا ہے۔ دبیلہ اور جگر کے سدوں کی تحلیل سے نیز ضعف کبد کی وجہ سے خارج ہونے والی چیز کے درمیان فرق یہ ہے کہ دبیلہ میں پہلے پیپ خارج ہوگی۔ اس کے بعد خارج ہونے والی چیز دبیز ہو جائے گی اور پانی کم ہو جائے گا۔ سدۂ کبد تحلیل ہوگا اور طبیعت اسے دفع کرے گی تو خارج ہونے والی شئے دردی کے مانند سیاہ خون ہوگا اور جگر کے اندر ورمی علامات میں سے کوئی علامت نہ ملے گی۔ اس کی وجہ سے ثقل کم ہوگا اور مریض طاقت محسوس کرے گا۔ زیادہ خارج ہونے پر طاقت اور زیادہ محسوس کرے گا۔ زیادہ تر یہ حالت ترک ریاضت سے پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ مریض ریاضت کا عادی رہا ہو۔ چنانچہ فضلات زیادہ بن جاتے ہیں، امتلائی کیفیت رونما ہو جاتی ہے اور نتیجہ میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں، خواتین میں حیض بند ہو جاتا ہے تو یہ صورت لاحق ہوتی ہے۔ اسی طرح کسی کا ہاتھ پیر کٹ جائے، یا عادی خون کا استفراغ رک جائے تو یہ حالت ہو جاتی ہے۔ جسم کے اندر کثرت خون اور امتلائی کیفیت سے کبھی سدے پیدا ہو جاتے ہیں، ضعف کبد جس میں قوت حابسہ کمزور ہو جاتی ہے کی وجہ سے

خارج ہونے والی شئے گوشت کے پانی سے مشابہ ہوتی ہے۔ شکم سے خارج ہونے والی چیز جو جگر کی گرم طاقت کے کمزور ہو جانے سے خارج ہوتی ہے ماء الشعیر کے مانند ہوتی ہے۔ (اُھرن)

کبد حار کے لئے ضماد کا عمدہ نسخہ:

بہی دانہ پانی اور سرکہ میں اسقدر جوش دیں کہ پختہ ہو جائے پھر بہی دانہ الگ کر کے اس میں اسی مقدار میں گلسرخ، صندل اور شامی روئی شامل کر کے پختہ پانی اور سرکہ میں گوندھیں اور اس پر روغن گل ڈال کر رکھدیں۔ عمدہ اور مؤثر ضماد بن جائے گا۔

صغر کبد میں مریض کو ایسی غذائیں اور مشروبات دیں جو لطیف ہوں۔ انہیں تھوڑا تھوڑا استعمال کرائیں۔ شقاق کبد میں وہی علاج ہے جو معدہ کا ہوتا ہے، یعنی پہلے فصد کھولیں، پھر قابض اور پیپ بذریعہ قئے خارج کرنے والی ادویات اور غذاؤں میں گوشت پیدا کرنے والی چیزیں استعمال کریں۔ ورموں کے اندر گوشت پیدا کرنے والی چیزیں دیں۔ سدہ اور ورم جگر کی ابتدا میں فصد کھولنا بنیادی علاج ہے۔ کیونکہ اس سے امتلاء دور ہو جاتا ہے اور خون کم ہوتا ہے۔ اس کے بعد مسہل یا مدر بول ادویات دیں۔ بشرطیکہ سدہ یا ورم محدب کبد کے اندر ہو۔

صلابت کبد میں مریض کو داہنے پہلو چند روز متواتر سونے کا حکم دیں۔ (اُھرن)

اس تدبیر سے دبیلے پختہ ہو جاتے ہیں اور شدید حرارت ابھرتی ہے۔ شکم پر ہونے کی حالت میں جگر کے بل سونا مناسب نہیں ہے۔ (مؤلف)

ورم اور سدہ کے مریضوں کو گوشت اور شراب جیسی غلیظ غذاؤں کے پرہیز کرائیں۔ انہیں ملطف اور سریع الہضم غذائیں دیں۔ غلیظ ورم کے مریض کو جبکہ حرارت نہ ہو شراب اور ملطف ادویات دیں۔ ضعف کبد جس میں استسقاء اور گوشت کے پانی جیسا دست آنے کا اندیشہ ہو تو سنبل، سلیخہ جیسی لطیف اور خوشبودار دوائیں دیں۔ انہیں جوش دیکر صاف کرلیں اور پانی کے اندر دواء الکرکم سیر کرلیں، جگر کے اوپر مقوی یعنی قابض اور خوشبودار چیزیں رکھیں۔ مقوی جگر چیزیں مثلاً تیتر اور بٹیر کا گوشت دیں جس سے چربیاں دور کردی گئی ہوں۔ گوشت کے اوپر لونگ، دارچینی، زعفران، مصطگی، چھڑک لیں۔ تیتر کے چوزے، انار اور بہی دانہ دیں۔ مشروبات میں شربت بہی پلائیں۔ خوشبودار طلاء استعمال کریں۔ بطئی الہضم غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

جگر کی مزمن صلابت جس سے استسقاء کا اندیشہ ہو، کے لئے مرہم کا نسخہ:

بابونہ، ناخونہ، میتھی، تخم کتان، خطمی، موم اور روغن افسنتین۔

جگر کے ضماد کا نسخہ جو غلظت کو تحلیل کرتا ہے اور زیادہ گرمی نہیں پہونچاتا ہے۔

نسخہ:

بابونہ، ناخونہ، گلسرخ، سنبل، افسنتین، پودینہ، شاخ آس، شاخ سرو، جوش دیکر ہمراہ لبود وروغن نیمگرم تکمید کریں۔ حتی کہ سرد ہو جائے۔ اس طرح ۲۱ بار قبل از طعام تکمید کریں۔ جگر کی غلظت تحلیل ہو جائے گی۔ جگر میں جب تک حرارت ہو اور جسم نا صاف ہو، صندلیں، گلسرخ، آب بہی، روغن گل، موم، تھوڑی کافور کے ہمراہ قصد وغیرہ کے ذریعہ ضماد کریں۔ موم اور روغن کو تحلیل کرلیں۔ آب بہی یا آب سیب یا انہیں جیسی چیزیں پلائیں۔ صندلین اور کافور کو ملا کر ضماد کریں۔ حرارت زیادہ ہو تو عرق عنب الثعلب اور عرق رجلہ وغیرہ کا اس میں اضافہ کریں۔

حرارت میں سکون ہو اور تحلیل پیش نظر ہو تو بابونہ، ناخونہ، موم، روغن حنا، یا روغن شبت استعمال کریں، اس میں سعد، سنبل، شاخ سرو یا کچھ قابض چیزیں شامل کرلیں۔ ورم بیحد غلیظ، مزمن اور بارد ہو تو اس میں طاقتور ادویات مثلاً آرد حلبہ، مینگنی بز، قردمانا، فودنج، کرنب وغیرہ شامل کریں، جو تیزی سے تحلیل کرتی ہیں۔ اُشنہ اور سداب وغیرہ بھی شامل کریں۔ (اُهرن)

باب الکبد میں مزاجوں کا فساد، سدے، ورم اور زخم عارض ہوتے ہیں۔ کیلوسی دست کا آنا اس بات کی دلیل ہے کہ غذا جگر کی جانب سرایت نہیں کر رہی ہے۔ دستوں میں کیلوس نہ آرہا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سدہ موجود ہے۔ سدہ کی علامت یہ ہے کہ ثقل ہو گا۔ سدہ نہ ہو تو یہ قوت جاذبہ کے ضعف کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (بولس)

اسے سوء مزاج بارد رطب کہتے ہیں۔ (مؤلف)

گوشت کے پانی کی طرح دست آرہے ہوں تو یہ قوت مغیرہ کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے جو خون بنانے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ (بولس)

اسے جملہ ضعف مزاج کبد کہئے۔

اسی ضعف کا سبب مزاج حار کی خرابی ہو تو آنے والا دست کچھ دنوں کے بعد غلیظ وخراب رنگ کا ہو جائے گا اور مرۂ خالص کی قئے ہو گی۔ (مؤلف)

جگر کا جسم دبلا ہو کر کم ہو جائے تو اسی کے ساتھ پورا جسم دبلا ہو جائے گا۔ بخار آئے گا، صفراء کی قئے ہو گی اور اشتہا جاتی رہے گی۔ گوشت کے پانی کی طرح آنے والا دست سوء مزاج بارد کی وجہ سے ہو تو دست زیادہ نہیں آئے گا، نہ ہی مسلسل ہو گا۔ کیونکہ بیماری لمبی ہو گی اور شکم چلتا رہے گا۔ کچھ

دنوں تک دست زیادہ ہوں گے۔ براز کی بو کم خراب ہو گی۔ دست خون کی تلچھٹ کے مانند سوداء کے لگ بھگ ہو گا۔ بہ کثرت مختلف رنگوں کا دست مزاج بارد کی خرابی کی دلیل ہے۔ بخار کمزور ہو گا اور چہرے سے لاغری نمایاں نہ ہو گی۔ جبکہ حرارت میں نمایاں ہوتی ہے۔ دوسرے مریضوں کے مقابلہ میں کھانے کی اشتہا زیادہ ہو گی۔ یہ دونوں مزاج یبوست کے ساتھ یکجا ہو جاتے ہیں تو دست کم آتا ہے۔ پیاس زیادہ ہوتی ہے، برعکس ازیں برعکس حالت ہوتی ہے۔ جگر کے اندر ورم حار یعنی فلغمونی ورم ہو تو دائیں پہلو میں پسلیوں کے سروں کے نیچے درد اٹھتا ہے جو ہنسلی تک پہونچتا ہے اور پیچھے کی پسلیوں کے نیچے تک اترتا ہے۔ گرم بخار اور خشک کھانسی آتی ہے۔ اشتہا جاتی رہتی ہے۔ ضیق تنفس ہوتا ہے، زبان شروع میں سرخ، پھر سیاہ ہو جاتی ہے، صفراء کی قئے ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ شکم خشک ہو جاتا ہے۔ اس طرح یہ شوصہ سے مشابہ علامات پیش کرتا ہے۔ ورم اگر حمرہ ہو تو التہاب شدید تر ہوتا ہے۔ اسی کے ساتھ کرب، سوزش، اور جسم لاغر ہو جاتا ہے۔ ورم حار اگر معدہ کے اندر ہو تو غشی، متلی، فقدان اشتہا اور التہاب شدید تر ہوتا ہے۔ غشی اور برد اطراف زیادہ ہوتا ہے اور استقاء ہو جاتا ہے۔ ورم حار محدب جگر میں ہو تو مذکورہ علامات کے ساتھ ورم آنکھوں سے دیکھا اور ہاتھوں سے محسوس کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ بڑا ہو۔ ورم چھوٹا ہونے کی صورت میں مریض کو بڑا سانس لینے کا حکم دیں اور پھر پوچھیں کہ داہنی پسلی کے نیچے درد محسوس ہو رہا ہے یا نہیں۔ ورم حار کبد سے اس کیفیت کو خصوصیت حاصل ہے۔ ورم لمبا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عضلہ بالائے جگر میں ہے۔ گول ہو تو خود جگر کے اندر ہو گا۔ ورم حار کی موجودگی میں مذکورہ بالا اعراض نہ ہوں یعنی قئے، بخار اور غشی نہ پائی جائے تو واضح رہے کہ ورم عضلات بالائے جگر میں ہو گا۔ ثقل اور داہنے پہلو میں ورم اور بخار کے بغیر درد کے ساتھ تناؤ موجود ہو تو یہ ماساریقا کے سدوں کی علامت ہے۔ ورم جگر سمٹنے لگتا ہے تو درد اور تناؤ میں شدت پیدا ہو جاتی ہے اور مختلف انداز کی کپکپیاں طاری ہوتی ہیں، مریض شدت درد کی وجہ سے داہنی جانب لیٹ نہیں سکتا۔ ورم پھٹ جانے پر بول و براز کے اندر کثرت سے صفراء خارج ہوتا ہے۔ مگر ورم حار جگر، صلب کی جانب منتقل ہو جاتا ہے تو درد کم اور بخار غائب ہو جاتا ہے۔ ورم اور سختی نمایاں ہو جاتی ہے، پردہ شکم پتلا ہو جاتا ہے۔ عرصہ گذر جانے پر لامحالہ استقاء عارض ہو جاتا ہے۔

کبد حار کی خرابی میں مقوی کبد اور ساتھ ہی کاسنی، جنگلی کاسنی جیسی مبرد کبد دوائیں بھی استعمال کریں۔ کبھی اس کے ساتھ دھنیا سبز و خشک شامل کر لیں۔ اس کا پانی پئیں، یا اسے کھائیں یا اسے خشک کر کے پانی پر چھڑک کر پئیں۔ یا پانی میں ابال کر پئیں۔ کاسنی سوء مزاج جگر حار و بارد کی خرابی میں

مفید ہے۔ عصارہ حماض اترج ۱۵ گرام، ماء العسل کے ہمراہ لیں۔ مزاج کی خرابی کے ساتھ صفراء بھی ہو تو سکنجبین اور مفتح مسدود دوائیں لیں اور نہار منہ افیون، بھنگ اور فلونیا سے تیار شدہ معجون استعمال کریں۔ حرارت بڑھ رہی ہو تو عمدہ روغن گلاب اور روغن سیب لیں۔ غذا میں ماء الشعیر استعمال کریں۔ الغرض ایسی غذائیں استعمال کریں جو کچھ برودت پیدا کرتی ہوں اور سدے پیدا نہ کرتی ہوں۔ شراب بالکل ترک کر دیں۔ الا یہ کہ ضعف معدہ کی وجہ سے مجبور ہوں تو تھوڑی رقیق سفید شراب پی لیں۔ ورم حار جگر کا یہی علاج کریں۔ مزاج جگر کی خرابی از قسم برودت ہو اور برودت غالب ہو تو شراب کے ساتھ روٹی لیں۔ چوڑے اور کرنب (بند گو بھی) استعمال کریں جسے دو یا تین بار جوش دی گئی ہو۔ شاھبلوط اور مویز منقی لیں، شراب استعمال کریں۔ نہار منہ غافث، اسارون اور اس مرض کے ذکر کردہ معجون استعمال کریں۔

سدوں کے علاج کے لئے نسخہ:

کبر، قسط، غافث، سکنجبین عنصلی، فستق، پوست فستق، بادام تلخ اور غاریقون جیسی ملطف ادویات استعمال کریں۔ برودت کو موجودگی میں گرم اور حرارت کی موجودگی میں سرد دوائیں لیں۔

بھیڑیے کا جگر اپنی خاصیت کی وجہ سے جگر کے تمام دردوں میں مفید ہے۔ اسے خشک کر لینے کے بعد پیس لیں اور شراب شیریں کے ہمراہ لیں۔ شراب پرانی اور لطیف ہونی چاہئے۔ ہر غلیظ اور سوداء پیدا کرنے والی غذا سے پرہیز کریں۔ بیماری دراز ہو جائے تو فصد اور مسہل استعمال کریں۔ جگر میں ورم حار ہو تو داہنے ہاتھ کی فصد کثرت سے بار بار تھوڑی تھوڑی کھولیں تاکہ زیادہ مادہ خارج ہو جائے۔ آرد جو اور ملطف چیزوں کا ضماد کریں۔ ہمیشہ مقوی چیزیں استعمال کریں اسی طرح حلبہ، تخم کتان، ناخونہ، بابونہ اور شبث جیسی دواؤں کے تیار شدہ ضماد رکھیں۔ اس میں مقوی چیزیں شامل کر لیں۔ اورام صلبہ کے ان عمدہ ضمادوں کے اندر لبنی انار، مقل، اشق، ایرسا، مر، افسنتین، سنبل، اسارون شامل کریں۔ بوقت آرام بسفائج، فیثمون، شراب شہد کے ہمراہ لیں۔ یہ سدوں کے لئے بیحد عمدہ ثابت ہوتے ہیں۔ پہلے نطرون، آب گرم اور شہد کا حقنہ کریں۔ بیماری انحطاط پر ہو تو حقنہ کے اندر شحم حنظل، قنطوریون، زوفا، صعتر جنگلی اور قرطم شامل کریں۔ محدب کبد کو بول اور مقعر کبد کو براز کے ذریعہ صاف کریں۔ پیپ کو یکجا کرنے کی جلدی ہو تو ضماد میں انجیر، بیٹ کبوتر، چقندر اور خطمی شامل کریں۔ نہار منہ معدہ بھنگرہ وغیرہ کا جوشاندہ لیں۔ پیپ پھٹ کر بہنے لگے تو پانی اور شہد گرم لیں تاکہ زخم دھل کر صاف ہو جائے۔ طریقہ وہی استعمال کریں جو گردوں کے زخموں کے لئے

اختیار کیا جاتا ہے۔ یہ کیفیت ورم صلب میں تبدیل ہو جاتی ہے تو صحت مشکل ہو جاتی ہے۔ مریض کو استقاء ہو جاتا ہے، مگر کسی حال میں بھی اشق، مقل، بھیجوں اور چربیوں کا استعمال اور ایسی چیزوں کو لینا ترک نہ کریں جو سدوں کو کھول کر مقام ماؤف کو صاف کر دیتی ہیں، یہ طاقتور مدربول ادویات ہوتی ہیں۔ تدبیر لطیف سے کام لیں۔ (بولس)

جگر کے اندر ورم حار ہوتا ہے تو مقعر حصہ میں ہونے کی صورت میں قئے ہوتی ہے، ورم حار کی حالت میں فصد کھول دینا ممکن ہو تو تاخیر سے کام نہ لیں کیونکہ ورم کے پیپ اور تعفن میں تبدیل ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں صحتیابی مشکل ہو جاتی ہے۔ اگر یہ ورم صلب ہو جائے تو میٹھی چیزوں کے ذریعہ شکم کا اسہال نہ کریں۔ کیونکہ اس سے درد، اور ورم بڑھ جائے گا۔ ایسے مریضوں کے حق میں ماء الشعیر موافق ہوتا ہے۔ کیونکہ اس سے نالیاں صاف ہو جاتی ہیں۔ بیضہ، مچھلی اور لطیف غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ ورم انحطاط پر ہو تو پھر ایسی دوائیں دیں جو منقی اور مدربول ہوں۔

جس حالت کے اندر جگر کے اندر سدے ہوتے ہیں اس میں بخار نہیں ہوتا بلکہ ثقل اور تناؤ پایا جاتا ہے۔ مفتح سدد دوائیں استعمال کریں۔ سخت ورم کی حالت میں تلیین، پھر اسہال سے کام لیں۔ تاکہ موافق علاج ممکن ہو سکے۔ (اسکندر)

ورم جگر اور ورم عضلات شکم کے درمیان فرق یہ ہے کہ ورم جگر گول اور مختلف گوشوں سے کٹا ہوا ہوتا ہے۔ مگر عضلات شکم کا ورم لمبا، متصل اور طویل مسافت کا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ورم صلب کا علاج شافی نہ میں کر سکا نہ دوسرے، زیادہ تر مریض استقاء کے شکار ہو جاتے ہیں، کچھ تو بہت جلد ہلاک ہو جاتے ہیں، کچھ ایسے ہوتے ہیں جنہیں کثرت سے دست آتے ہیں۔ بات بالکل واضح ہے کہ ان مریضوں کا ماساریقا بری طرح مسدود ہو جاتا ہے۔ جو مریض ورم صلب سے نجات پا چکے ہیں وہ اصل میں اسی علاج سے صحتیاب ہوتے ہیں جس کا تذکرہ میں نے ورم صلب کے باب میں کیا ہے۔ یعنی تلیین اور تحلیل کے ذریعہ۔ یہ عضو چونکہ شریف ہے اس لئے طاقتور ادویہ کی برداشت نہیں رکھتا۔ لہٰذا وہ دائیں زیر استعمال رکھیں جن کے ذریعہ فلغمونی کبد جیسا علاج کیا جاتا ہے۔ یعنی افسنتین، دردحب البان، سنبل، زعفران، گل انگور، مصطگی اور بہی دانہ، استعمال کریں۔ ان ملین ادویات کے ہمراہ اشق، مقل، بھیجے اور چربیاں بھی شامل کریں۔ ورم صلب کا علاج ان ادویات کے ذریعہ شروع ہی میں کریں۔ ورم صلب مستحکم ہو جانے کے بعد مزمن ہو جاتا ہے تو ناقابل علاج ہو جاتا ہے۔ ایسی ادویات اور تدابیر استعمال کریں جن سے جگر کے سدے کھل جائیں اور جو مواد اس کے اندر بیٹھ چکے ہوں وہ دھل کر صاف ہو جائیں۔ یہ ادویات وہ ہوتی ہیں جو لطافت پیدا کرتی اور

پتھریوں کو توڑتی ہیں۔ان کے ساتھ کچھ مدر بول ادویات شامل کرلیں۔(اغلوقن)

جگر میں سدے پڑ جانے کی علامت یہ ہے کہ مریض کو ایسا محسوس ہوگا جیسے داہنے مراق کے اندر معلق سا ثقل موجود ہے۔لیسدار اور غلیظ کھانوں کو استعمال کر لینے نیز حمام کے بعد درد محسوس ہوگا۔(فلیغر غورس)

جوشاندہٗ اصول پلایا جائے تو لازم ہے کہ ہر تین دن مسہل دیا جائے۔(ساھر)

تاکہ جسم سے فضلات کا اخراج ہو کیونکہ جوشاندہ سے کچے اخلاط پیدا ہو جاتے ہیں۔(مؤلف)

سوداوی دردوں کے اندر دیا جائے تو مسہل طاقتور دیا جائے۔سدہ جگر کے ازالہ کے لئے دیا جائے تو مسہل ہلکا دیا جائے۔(ساھر)

میرے خیال میں ساھر کی مراد "ماء البقول" ہے۔(مؤلف)

صلابت جگر کے لئے نسخہ:

پہلے فصد کھول دیں، پھر جگر کے اوپر ملین ضماد رکھیں۔ورم نرم ہو جائے تو مدر بول اور مفتح سدد ادویات دیں۔پھر تلیین کی کوشش بار بار کریں حتی کہ صحت یاب ہو جائے۔دواؤں کے اندر مقوی جگر مثلاً سنبل اور ریوند وغیرہ شامل کریں جو مدر بول بھی ہیں۔(فیلغر غورس)

ورم جگر حار کی وجہ سے بخار ہوں تو ماء البقول اور سکنجبین دیں کیونکہ یہ مبرد اور مفتح سدد ہوا کرتے ہیں۔(قسطا)

ورم حار کے ہمراہ حد سے زیادہ لینت (نرمی) ہو تو مریض کو قرص ریوند اور قرص امبر باریس پلائیں۔ورم جگر کے ساتھ بخار ہو تو ماء الشعیر اور بخار، جگر میں سدہ اور سرخ پیشاب آرہا ہو تو خیار شبنر وروغن بادام کے ہمراہ ماء البقول اور یرقان ہو تو ماء الشعیر اور قرص کافور، آب فواکہات کے ذریعہ اسہال لانے کے بعد دیں اور صندلین کا ضماد رکھیں۔بشرطیکہ جگر کے اندر شدید چبھن محسوس ہو، اگر بخار کے بغیر اور چبھن کی عدم موجودگی میں سدے ہوں تو ورم بارد ہوگا۔ایسی حالت میں ماء الاصول روغن بادام شیریں و تلخ اور روغن ارنڈ دیں اور اگر ترہل (ڈھیلا پن) اور ورم فلغمونی ہو تو ماء الاصول کے ہمراہ دواء اللک استعمال کرائیں اور نہایت طاقتور ضماد رکھیں۔درد جگر میں مبتلا مریض کی سب سے پہلے فصد بعجلت کھول دیں۔(التذکرہ)

درد جگر، طحال اور معدہ حار کے لئے قرص کا نسخہ:

لک مغسول ۲۱ گرام، جھاؤ پھل ساڑھے ۱۰ گرام، عصارۂ افسنتین ۷ گرام، تخم کاسنی ساڑھے ۷ اگرام، صندل سرخ ساڑھے ۷ اگرام، تخم کشوث ساڑھے ۲۴ گرام، عصارۂ غافث ساڑھے ۳ گرام، تخم رجلہ ساڑھے ۷ اگرام، عرق کاسنی یا عرق عنب الثعلب میں گوندہ لیں اور سکنجبین عرق کاسنی و عرق شاخ خلاف و عرق عنب الثعلب کے ہمراہ استعمال کریں۔

ورم جگر حار میں اسہال لانے کے لئے جوشاندہ کا نسخہ:

ہلیلہ زرد، شاہترہ، پوست بیخ کرفس، بادیان، تخم کاسنی، کشوث ایک ایک قبضہ (مٹھی)، عنب الثعلب، گلسرخ، غافث، ریوند، جوش دے لیں اور غاریقون ابیض استعمال کریں۔

جگر حار کے لئے قرص کا مفید نسخہ:

گلسرخ، اُمیر باریس، طباشیر، لک، صندلین، فوفل، ریوند چینی، عصارۂ غافث، بادیان، کاسنی، کرفس، عرق عنب الثعلب میں یکجا کر کے قرص بنالیں۔ طبیعت میں بیحد لینت (نرمی) ہو تو عرق گلاب کے ذریعہ ڈھلی ہوئی تھوڑی اقاقیا شامل کرلیں۔ اسہال موجود ہو تو تمام ادویات کو رب حب الآس میں گوندہ لیں اور سخت پیاس ہو تو اس میں نشاشتہ، کیترا، رب السوس، تخم خس اور تخم کدو شامل کریں۔

ورم جگر صلب کے لئے ضماد:

صندلین، گلسرخ، بنفشہ ۱۰۔۱۰ جز، بابونہ، شبت، ناخونہ ۵۔۵ جز، افسنتین، مصطگی ۳۔۳ جز، سب کو موم اور روغن گل میں یکجا کریں۔ (الکمال والتمام)

ورم حار ہوتا ہے تو ساتھ میں سخت پیاس، پہلے صفراء کی پھر سبز رنگ کی قئے ہوتی ہیں، پھر اشتہا جاتی رہتی ہے۔ زبان پہلے سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ طبیعت میں بیحد خشکی ہوتی ہے۔ حمی محرقہ ہوتا ہے۔ (تیاذوق)

جگر پر سوء مزاج حار کا غلبہ ہوتا ہے تو اس کے بعد بخار، پیاس، سقوط، اشتہا، زبان سرخ اور براز بدبودار ہوتا ہے۔ علاج کاسنی تلخ، سکنجبین اور ماء الشعیر سے کیا جاتا ہے، گرم غذاؤں سے پرہیز کرائیں، صندلین کا ضماد رکھیں۔

مریضوں کو تھوڑے قابض پھل کھلائیں، زیادہ نہ کھلائیں۔ قابض اشیاء کا نقصان اس مقام پر زیادہ ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارد کا غلبہ ہو تو شراب میں بھگو کر یا خندیقون یا بند گوبھی جسے بار بار ابال لیا گیا ہو، کے ساتھ مصالحہ جات سے خوشبودار بنا کر روٹیاں کھلائیں۔ طاقت میں گراوٹ آجائے تو لطیف گوشت کھلائیں۔ ورم جگر کے محدب جانب میں ہوتا ہے تو محسوس ہوتا ہے، خاصکر جبکہ ورم بڑا اور شکم لاغر ہوتا ہے اور مقعر جانب میں ورم ہونے کی علامت یہ ہے کہ داہنی جانب ثقل ہوگا، ہلکی کھانسی آئے گی، زبان پہلے سرخ پھر سیاہ ہو جائے گی۔ اشتہا مفقود ہوگی، پیاس مسلسل سخت ہوگی، پہلے زرد پھر سبز قئے ہوگی، درد ایسا ہوگا جیسے پردۂ شکم اوپر کو کھنچ رہا ہے۔ کبھی درد ایسا محسوس ہوگا جیسے پیچھے کی پسلیوں کی جانب کھنچ رہا ہے۔ یہ درد ہر انسان کے اندر پیچھے کی پسلیوں کی جانب پھیلتا نہیں ہے۔ کیونکہ جگر ہر انسان کے اندر ان پسلیوں سے وابستہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح کی علامات اس وقت بھی ظاہر ہوتی ہے جب ورم محدب کبد کے اندر ہوتا ہے مگر ایسی حالت میں علامات زیادہ نمایاں ہوتی ہیں۔ کیونکہ بوقت تنفس درد بڑھ جاتا ہے اور کھانسی شدید ہو جاتی ہے۔ نیز درد پھیل کر شانوں تک پہونچتا ہے۔ مقعر کبد کے ورم میں اشتہا مفقود ہو جاتی ہے، مراری قئے اور متلی ہوتی ہے، پیاس زیادہ ہوتی ہے اور اس کی ہر قسم میں بخار ہوتا ہے۔

ورم جگر کو گوشت میں ہوتا ہے تو درد تھوڑا اور جگر کی جھلی کے اندر ہوتا ہے تو درد میں چبھن ہوتی ہے۔ ممکن ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ سکنجبین، ماءالشعیر پلائیں، قابض چیزوں سے پرہیز کرائیں۔ کیونکہ ان سے جگر مسدود ہوتا ہے، اس کی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں اور صفراء خارج نہیں ہو پاتا جس کی وجہ سے ورم بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاج کے لئے اعتدال کے ساتھ ادرار بول کی تدبیر کریں۔ ورم میں التہاب ہو تو عرق عنب الثعلب، عرق کاسنی اور سکنجبین دیں۔ ہضم نمایاں ہو جائے تو مدر بول اشیاء استعمال کریں۔ ورم مقعر کبد میں ہو تو ہضم کے بعد ملین طبع چیزیں مثلاً صبر اور غاریقون دیں۔ نرم طاقتور ضمادوں کے ذریعہ ہمیشہ اس بات کی فکر کریں کہ جگر کے اندر ورم صلب نہ ہونے پائے۔ یہ ورم مزمن ہو جاتا ہے تو محنت بالکل نہیں ہوتی یا تو استسقاء ہو جاتا ہے یا شکم نرم ہو جاتا ہے جس کے بعد موت واقع ہو جاتی ہے۔ صحت اگر ہوتی ہے تو ان چیزوں سے ہوتی ہے جو جگر کی نالیوں کو کھول دیتی ہیں، تاکہ غذا جذب ہو سکے۔ نرمی شکم اس طرح کے مریضوں کو اسلئے لاحق ہوتی ہے کہ کیلوس کی راہ سے انسداد ہو جاتا ہے۔ اورام صلبہ کے اندر دبید الکرکم، دواء اللک اور دواء القسط جیسے معجون، محلل ضماد، ادویات، غاریقون، غافث، افسنتین، خارج سے روغن بادام تلخ، مقل، اور طاقتور عطریاتی ادویات کے ہمراہ چربیاں استعمال کریں۔ جگر کے اندر پیپ جمع ہو گئی ہو جس کا جمع ہو جانا لازم

ہو تو آردجو، انجیر، بیٹ کبوتر، بورہ کا ضماد رکھیں، کھولتا ہوا شہد، خشک انجیر، زوفا، پودینہ کھلائیں، شہد کے ہمراہ ماء الشعیر چٹائیں، مدربول ادویات دیں تاکہ گردوں کی جانب پیپ کا امالہ ہو جائے۔

دواء مجرب:

جنگلی کاسنی خشک ۵ گرام، تخم مرو ۵ گرام، میتھی نیمکوب ساڑھے ۳ گرام، گدھی کے دودھ ۱۰۴ گرام کے ہمراہ دیں۔ گدھی کا دودھ تازہ ہو۔ اس میں ساڑھے ۱۰ گرام سکر ملالیں۔ قبض ہو تو صبر کے ذریعہ اجابت معمول پر لائیں۔ پیپ پھٹ کر مثانہ کی جانب مائل ہو جائے تو قوی درجے کی مدربول ادویات نہ دیں۔ اس سے مقام ماؤف پر زخم آجائے گا بلکہ تخم خرپزہ، تخم خیار، رب سوسن، کیترا، فانیذ، نشاستہ، دودھ اور بیضہ نیمبرشت اور ملوخیا، خندروس، ماء الشعیر وغیرہ جو تحلیل کے ساتھ تعدیل پیدا کریں، استعمال کرائیں۔ پیپ کا میلان آنتوں کی جانب ہو تو مذکورہ اشیاء کے ذریعہ تلیین پیدا کریں اور اگر اس کا انصباب خالی مقامات یعنی صفاق اور آنتوں کے درمیان ہونے لگے تو مناسب یہ ہے کہ داہنے جنگاسہ کے پاس جلد اور عضلہ کو چیر دیں حتی کہ باریطون نمایاں ہو جائے اس کے بعد چھوٹا سا سوراخ کر کے پیپ خارج کریں۔ پھر مرہم استعمال کریں۔ جگر پر ایسے عرق کا ضماد کرنا نہ بھولیں جو سدوں کی صورت میں مناسب ہوتا ہے۔ یہ کیفیت دراصل بڑی رگ کی جڑ اور دروازہ کی تالیوس کے آخر میں ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ثقل، اور بخار کے بغیر درد ہوتا ہے۔

مزمن ہو جانے پر بخار بھی ہو جاتا ہے۔ یہ کیفیت غلیظ کھانوں کے بعد پیدا ہوتی ہے۔ مفتح ضماد، غذائیں اور سکنجبین عنصلی، غافث، پوست کبر، اذخر، کرفس، ریوند، لک، مجیٹھ، غاریقون، معجون لک وکرکم جیسی ادویات استعمال کریں۔ گرمی اور سردی پیدا کئے بغیر جگر سے سدوں کو کھولنے کے لئے سرخس سب سے عمدہ دوا ہے۔

دواء جید:

سنبل رومی ۳ جز، افسنتین یکجزء، سکنجبین اور اونٹنی کے دودھ کے ہمراہ پلائیں۔ ایارج، افسنتین، بسفائج اور غاریقون، اصول اور مصطگی کے ہمراہ دیں۔ اس سے شکم کے کھلنے میں مدد ملتی ہے۔ مزمن سدوں میں فصد کی اور خارجی طور سے ترمس، جعدہ، فوہ اور مدربول تخموں سے سنبل، مصطگی اور افسنتین کے ہمراہ تیار شدہ ضماد کی ضرورت ہوتی ہے۔ (سرابیون)

معدہ و جگر کی حرارت اور پیاس و بخار کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ:

طباشیر، صندل، تخم کدو، تخم خیار، تخم خرفہ ۵ گرام، گلسرخ خشک ۱۰ گرام، کافور ۵ ملی گرام، امبر باریس ۲۱ گرام، دانہ حماض مقشر ۵ گرام، لعاب فرفیر میں گوندھ کر پلائیں۔ دست آرہے ہوں تو گل ارمنی کا اضافہ کریں۔ (سرابیون)

جگر کے اندر پیپ ہو اور داغنے کے بعد صاف سفید پیپ خارج ہو تو مریض محفوظ رہے گا۔ کیونکہ یہ پیپ جھلی کے اندر موجود ہونے کی دلیل ہے مگر سیاہ پیپ جو تلچھٹ کے مشابہ ہو خارج ہونے لگے تو مہلک ہے۔ (کتاب الفصول۔ ساتواں مقالہ)

کیونکہ جو پیپ جوہر جگر اور جگر کی جھلی میں ہوتی ہے وہ محفوظ ہوتی ہے خطرناک نہیں ہوتی مگر جو پیپ تلچھٹ کے مشابہ ہوتی ہے وہ جگر کے گوشت سے آتی ہے جو متعفن ہو چکا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے اس بات کو پسند نہیں کیا ہے کہ جگر کے اندر پھوڑا ہونے کی صورت میں داغ کر سوراخ کر دیا جائے۔ یہ خطرناک ہے۔ (مؤلف)

جگر کے اندر شدید درد بخار کے بغیر ہو تو بخار آجانے کے بعد یہ درد تحلیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جگر کا شدید درد ورم حار یا ریاح غلیظ کا نتیجہ ہوتا ہے جو تناؤ پیدا کرتی ہیں، بخار نہ ہوگا تو ورم حار نہ ہوگا۔ لہٰذا ظاہر ہے کہ ریاح غلیظ ہوگی، بخار اسے تحلیل کر دے گا۔ سدوں کی وجہ سے بھی درد ہوتا ہے۔ البتہ یہ شدید نہیں بلکہ کمزور اور ثقل سے مشابہ تر ہوتا ہے۔ شدید درد صرف ایسے ورم حار کی وجہ سے ہوتا ہے جو کمیت میں بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ یہ ورم حار حرارت کی وجہ سے یا نفاخ ریاح کے باعث پھوڑا بن جانے کی جانب مائل ہوتا ہے۔ (بقراط)

سخت ثقل کے ہمراہ شدید درد اور ثقل سے خالی ورم حار، دونوں ہی نفاخ ریاح ہوتی ہیں، درد سے خالی ثقل یا تھوڑا درد بلغم کی علامت ہے۔ جگر سے صفراء کا اخراج نہیں ہوتا تو جلد ورم ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

جگر کے ورم صلب میں قاطع اور غافث، افسنتین و کرفس جیسی مدر بول دوائیں استعمال کریں۔ خارج میں افسنتین، حب الغار، سنبل الطیب، زعفران، مصطگی، اشق، شحم، مغز اور روغن بھی کا ضماد رکھیں۔ (جوامع اغلوقن)

ورم جگر کا مریض ثقل سے زیادہ درد محسوس کرتا ہے۔ سدوں کے مریض کو ورم کے مریضوں کے مقابلہ میں ثقل کہیں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اس مریض کے براز میں ایسی چیزیں شامل ہوتی ہیں جن سے سدوں کے پیدا ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ (یہودی)

لمبا سانس لینے پر دائیں پہلو کے اندر معلق سے ثقل کا احساس ورم صلب، ورم حار اور سدہ

جگر میں عام ہوتا ہے فرق یہ ہے کہ ورم حار بخار کے ساتھ ہوتا ہے۔(الاعضاء الآلمہ)

یہ سب صحیح ہے۔(مؤلف)

کبھی خلقت کے اعتبار سے جگر اس قدر چھوٹا ہوتا ہے۔ جیسے گردہ، ایسے مریضوں کا علاج ایسی غذائیں بار بار دیکر کیا جاتا ہے جو لطیف اور سریع النفوذ ہوں۔(حریش)

جگر سے آنے والے دست کبھی تر گوشت کے پانی کی طرح ہوتے ہیں۔ یہ ضعف جگر بارد کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کبھی سیاہ ردی دست آتے ہیں جس کے بعد صفراء آتا ہے مگر خشکی نہیں ہوتی۔ اس لئے حرارت کا اندازہ نہیں ہوتا ہے بالخصوص جبکہ ساتھ میں پیاس ہو نہ ہی جگر کے اندر حرارت کی علامات ہوں۔ کبھی یہ خشک یا حرارت کی علامات کے ساتھ آتے ہیں اس سے جگر کے اندر التہابی حرارت کا پتہ چلتا ہے۔ کبھی سفید کیلوسی دست آتے ہیں، جو اس بات کی علامات ہوتے ہیں کہ غذا قوت جاذبہ کبد کے ضعف کے باعث نفوذ نہیں کرتی۔ ایک اور پیپ والا دست آتا ہے جو ماساریقی ورم کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ضعف جگر سے آنے والے دست اور زیر بحث دست کے اندر فرق یہ ہے کہ پیپ کیلوسی دست کے ہمراہ آئے گی، ساتھ میں ضعف جگر کی علامات نمایاں نہ ہوں گی۔ علاوہ ازیں بہ کثرت عجیب وغریب قسم کے دست آتے ہیں مگر جسم تندرست اور طاقتور ہوتا ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب جسم ردی اخلاط کو خارج کر رہا ہوتا ہے۔ فضلہ میں خشکی کا ہونا جگر کے خشک اور گرم ہونے کی علامت ہے۔ اس کا مرطوب ہونا جگر کے سرد اور مرطوب ہونے کی دلیل ہے۔ رطوبت کے ہمراہ رنگ اور صفراویت ہو تو جگر کے گرم اور مرطوب ہونے کی علامت ہے۔ خشکی کے ساتھ سفید اور کم رنگین ہو تو جگر کے سرد اور خشک ہونے کی دلیل ہے۔(مؤلف)

لطیف تدبیروں سے جگر کی صلابت رفع ہو جاتی ہے۔ امراض جگر و تلی میں مناسب نہیں ہے کہ ماء الشعیر کے ساتھ شہد ملائی جائے۔(جالینوس)

یہاں تھوڑی شکر ملائیں۔(مؤلف)

امراض جگر میں بول پر نگاہ رکھیں۔ اصلاً یہ بند ہو چکا ہو تو خیال رہے کہ جگر کا ورم بیحد بڑا ہوگا اور محدب حصہ میں کوئی چیز سرایت نہیں کر رہی ہوگی، مسائل الامراض الحادہ کے مطالعہ سے ہمیں یہی بات معلوم ہوئی ہے۔(مؤلف)

امراض جگر میں اگر سدوں کی تکلیف ہے تو میٹھی چیزیں مضر ہوں گی۔ کیونکہ ایسی حالت میں جگر ضرورت سے زیادہ جذب کرے گا۔ جس سے سدوں کے اندر اضافہ ہوگا۔ مریض کو قابض اشیاء نہ کھلائیں کیونکہ یہ سدے پیدا کریں گی اور ان نالیوں کو تنگ کر دیں گی جن سے غذا نفوذ کرتی ہے۔(جالینوس)

زیر جگر ریاح کاعلاج:

مصطگی، سنبل، اذخر اور جب البان کاضماد رکھیں۔ یہ عمدہ نسخہ ہے۔ (جالینوس)

زیر جگر ریاح ہونے کی علامت یہ ہے کہ درد اور تناؤ ہوگا۔ دبانے پر قراقر کی آواز پیدا ہوگی۔ جیسا کہ تلی میں دیکھا جاتا ہے۔ (مؤلف)

سدے گاڑھی اور لیسدار غذاؤں اور مشروبات سے پیدا ہوتے ہیں، مشروبات سے پیدا شدہ سدوں کا معاملہ آسان ہوتا ہے۔ لیسدار غذاؤں سے پیدا شدہ سدوں کا معاملہ ذرا مشکل ہوتا ہے۔ یہ دیر میں تحلیل ہوتے ہیں۔ (جوامع تدبیر الاصحاء)

اطباء زیادہ تر حرارت کبد میں تازہ مچھلی استعمال کرتے ہیں، کبھی ورم کی حالت میں بھی یہی طریقہ استعمال کرتے ہیں۔ (مؤلف)

مچھلیاں سب کی سب دشوار ہضم ہوتی ہیں، ان سے احشاء کے اندر سدے پیدا ہوتے ہیں۔ (جوامع تدبیر الاصحاء)

جگر کی نالیوں کے اندر جب بھی ورم ہوگا ناموافق غذا کی وجہ سے وہ بہ آسانی مسدود ہوجائیں گی۔ زیادہ تر یہ حالت گرم غذاؤں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ورم حار میں سب سے زیادہ تباہ کن گرم غذائیں ہوتی ہیں کیونکہ ان سے التہاب پیدا ہوتا ہے۔ ٹھنڈی غذائیں بطی النفوذ ہوتی ہیں، لہٰذا اعتدال سے قریب تر اور ایسی غذائیں استعمال کرنی چاہیے جن کے اندر اعتدال کے ساتھ لسی نہ ہو۔ آش گندم معتدل ہوتا ہے۔

التہاب پیدا نہیں کرتا، تاہم اپنی لسی کی بدولت نالیوں کے اندر چپک جاتا ہے۔ لہٰذا ایسی صورت میں گاڑھا ماء الشعیر تمام حالتوں میں موافق ہوگا۔ (تشریح الاموات)

جسم سے اخراج صفراء ضروری ہے کیونکہ اس سے جگر کے اندر ورم پیدا ہوجاتا ہے۔ (ارخیجانس)

ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ صفراء سے مذکورہ حالت رونما ہوجاتی ہے۔ پیشاب کے اندر جب بھی غیر معمولی رنگ آجائے اور وہ مسلسل رہے، نیز تلی بڑھ جائے تو جسم کے مرطوب اور ٹھنڈا رکھنے کی تدبیر کریں۔ ماء الجبن کے ذریعہ اسہال لائیں۔ (مؤلف)

بیماری کے سبب آنے والا سیاہ براز جگر کے بڑے ورم حار کے ساتھ بیحد خصوصیت رکھتا ہے۔ (مسائل الفصول) (بقراط)

غاریقون جگر کے سدوں کو تحلیل کر دیتا ہے۔ مر رگوں کے اطراف میں چپکی ہوئی گاڑھی غذاؤں کی بدولت پیدا شدہ جگر کے سدوں کو اچھی طرح کھول دیتی ہے۔ بیخ لسان الحمل اور برگ لسان الحمل کا شوربہ جو سدوں کو کھولنے میں استعمال ہوتا ہے مذکورہ دوا سے زیادہ زود اثر ہوتا ہے۔ جہاں حرارت ملتی ہے وہاں اسے میں استعمال کرتا ہوں۔ بایں ہمہ اس سے برودت بھی آتی ہے۔ تخم بھوا جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ اس کے اندر کوئی خاص حرارت نہیں ہوتی۔ سدوں کو کھولنے میں بیخ جنطیانا بیحد موثر ہے اکثر ادویات کے حدود اثر سے اس کا اثر بڑھا ہوا ہے۔ حب البان کے گاڑھے عصارہ کا ضماد استعمال کرنے سے جگر کی غلظت پگھل جاتی ہے۔ پوست بیخ غار کا مشروب ۲ گرام ہمراہ شریب ریحانی استعمال کرنے سے جگر کے امراض کا دفاع ہوتا ہے۔ فوہ جگر کا تنقیہ کرتا ہے اور اس کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ غافث سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں، بایں ہمہ اس کے اندر حرارت نہیں ہوتی۔ پودینۂ جنگلی جگر کے سدوں کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ اس سے تفتیح ہوتی ہے۔ جگر کے ضمادوں میں قصب الذریرہ شامل کرلیا جائے تو بیحد عمدہ ہوتا ہے۔ یہ خوشبودار اور قابض ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑی حدت بھی ہوتی ہے۔ گرمی سے زیادہ خشکی پیدا کرتا ہے، زیرۂ جنگلی سدۂ جگر وضعف جگر کا شافی علاج ہے۔ اس باب میں یہ نہایت طاقتور ہوتا ہے۔ (مفردات جالینوس)

کبابہ ضعف جگر میں مفید ہے۔ عصارۂ قنطوریون دقیق کا شمار سدۂ جگر کی افضل ترین دواؤں میں ہوتا ہے، مصطگی ورم جگر کی نہایت عمدہ دوا ہے۔ سنبل کا مشروب یا ضماد جگر کے لئے مفید ہوتا ہے۔ زوفا سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں، فستق، جگر کے سدوں کو کھولتا اور خصوصیت سے جگر کو صاف کر دیتا ہے۔ جعدہ سے احشاء کے تمام سدے کھلتے ہیں، فراسیون، احشاء کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ نانخواہ سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں۔ اذخر کا ضماد ورم جگر میں مفید ہوتا ہے، اس کا مشروب جگر کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ جگر کے سدوں کو کمافیطوس آسانی کے ساتھ کھولنے میں تمام دواؤں سے زیادہ مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

جوشاندۂ وج درد جگر میں مفید ہے۔ کلی نورستہ اذخر درد جگر کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ حب الغار کا مشروب غلظت کبد میں مفید ہے۔ غاریقون ساڑھے چار گرام کا مشروب جگر میں مفید ہے۔ خبطیانا کا بھی یہی اثر ہے۔ حرارت جگر کو بجھا دینے کے لئے حماض اترج کو خصوصیت حاصل ہے۔

(دیاسقوریدوس)

استسقاء کی ابتداء میں، فساد مزاج کے وقت، چہرہ اور اطراف کے تہبج میں افسنتین عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ مذکورہ افعال واثرات کے لئے غافث کہیں زیادہ موثر، تیز اثر اور مفید ہوتی ہے۔ شکاعی کا اثر

اس سے قریب تر ہوتا ہے۔ (ابو جریج)

اشق ہمراہ سرکہ کا لطوخ صلابت جگر کو تحلیل کردیتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

کندر سے ٹھنڈے جگر کو گرمی پہنچتی ہے۔ یہ ضعف جگر میں مقوی ثابت ہوتی ہے۔ (ابوجریج)

گوشت کے پانی کی طرح جہاں دست آرہے ہوں وہاں یہ ایک عمدہ دوا ثابت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

کشوث مقوی جگر ہے، یہ جگر کے سدوں کا ازالہ اور یرقان کو رفع کرتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

کرفس جگر کے سدوں کو کھولتی اور جگر کی ٹھنڈک کو اپنی حیرت انگیز خاصیت سے گرم کردیتی ہے۔ فساد مزاج میں مفید ہے۔ (ابو جریج)

جگر میں حرارت اور طبیعت میں خشکی نیز یرقان کی کیفیت ہو تو ماء الجبن عمدہ دوا ہوتی ہے (خوز)

بیحد ٹھنڈے جگر میں نانخواہ عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

گوشت کے پانی کی طرح دست آرہے ہوں تو اس دوا کو کندر کے ہمراہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

لک سے جوہر جگر کو تقویت ملتی ہے۔ چنانچہ چیچک (جدری) میں منقی کے ہمراہ دی جاتی ہے۔ (مؤلف)

سکنجبین کے ہمراہ آب برگ ترب کا مشروب جگر کے سدوں کو کھولتا ہے، اور ان سدوں کی وجہ سے عارض ہونے والے یرقان کو رفع کرتا ہے۔ تخم ترب کا بھی یہی اثر ہے۔ (ابن ماسویہ)

لیسدار غذاؤں کے بکثرت استعمال سے جگر کے مقعر حصہ میں سدے پڑجاتے ہیں، عرصہ گذر جائے اور سدے کھل نہ سکیں تو یا تو جگر متورم ہو جائے گا یا موجود اخلاط متعفن ہو جائیں گے جس کے بعد جگر کا مزاج فاسد ہو جائے گا۔ (کتاب الکیموس جالینوس)

پردۂ مراق فربہ ہوتا ہے تو جگر خون زیادہ بنانے لگتا ہے برعکس حالت برعکس انجام پیش کرتی ہے۔ مراق کی فربہی سے جگر کو گرم ہونے میں مدد ملتی ہے۔ کیونکہ یہاں کثرت سے چربی آجاتی ہے۔ گوشت زیادہ بڑھ جاتا ہے جس میں حرارت محبوس رہتی ہے۔ (مسائل الفصول) (بقراط)

بعض احشاء کے اندر صفراوی ورم یعنی حمرہ ہو تو مریض کو مبرد دوائیں اور دیں۔ عضو ماؤف پر مبرد ضماد رکھیں جو برف میں ٹھنڈا کرلیا گیا ہو، یہ عمل برابر جاری رکھیں حتی کہ مریض عضو ماؤف کے اندر دور تک گھستی ہوئی سخت ٹھنڈک محسوس کرنے لگے۔ پیاس جاتی رہے اور التہابی کیفیت دور ہو جائے۔ (جالینوس)

گرم جگر کے فساد مزاج کے باعث ہم نے ہونٹوں کو سفید دیکھا ہے، ان کا رنگ اڑ گیا ہے حتی

کہ ہم نے روزانہ مشاہد جاری رکھا چنانچہ جس دن مریض کا حال بہتر رہا ہونٹوں کا رنگ مکمل طور پر باقی رہا۔ (مؤلف)

مریض کو درد جگر کی شکایت ہو اور طبیب کو استسقاء کا اندیشہ ہو تو اسے وہ حمام کرنے سے روک دے۔ (جالینوس)

میں نے بیشتر تپ زدہ ایسے مریضوں کا معائنہ کیا ہے جن کے جگر متورم تھے اور ہچکی آرہی تھی، ان سب کو مسلسل شدید متلی ہوتی رہی، البتہ ہچکی کے اندر تھوڑا افاقہ ہوا تو متلی نہیں ہوئی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیماری صحت کا رخ لے رہی ہے جس کے بارے میں جالینوس کا یہ خیال ہے کہ ہچکی جگر سے نکل کر اثنا عشری کے اوپر صفراء حار کے انصباب کی وجہ سے ہوتی ہے، جو معدہ کے اوپر پہونچکر فم معدہ کے اندر تیرنے لگتا ہے۔ مذکورہ حقیقت سے اس شخص کا قول بھی باطل نظر آتا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ صورت حال ریاح کے دباؤ کا نتیجہ ہوتا ہے، چنانچہ جگر دب کر معدہ پر دباؤ ڈالتا ہے۔ جالینوس نے الفصول کے اندر اس کی تشریح کردی ہے۔

گوشت کے پانی جیسا دست دیکھیں تو جگر پر سنبل، مصطگی، سک، قسط، افسنتین، نیز قابض اور گرمی پیدا کرنے والی ادویات۔ (افاویہ) کا بھی ضماد رکھیں۔ غلیظ اور گاڑھی غذاؤں سے پرہیز کریں۔ (مؤلف)

طحال کی طرح جگر کے نیچے بھی گاڑھی ریاح ہوسکتی ہے۔ علامت یہ ہے کہ جگر پر دباؤ ڈالنے کے بعد قراقر کی آواز پیدا ہوگی۔ جگر کے دونوں جانب ہمیشہ تناؤ اور ایسا درد ہوگا جس کے بعد سیاہی ہوگی۔ نہ شکل ورنگ میں کوئی خرابی پیدا ہوگی۔ علاج یہ ہے کہ ملطف تخموں کو بطور مشروب وضماد استعمال کریں۔ پرانی نبیذ پلائیں۔ پانی کم دیں۔ اس کے لئے حسب ذیل ضماد جو مصلح ہے استعمال کریں۔

تخم کرفس، مرزنجوش خشک، قردمانا، سعد، نانخواہ، سنبل، حب الغار، قیروطی روغن ناردین یا روغن مصطگی، اس کے اوپر اسی کے برابر تخم شامل کر کے ضماد رکھیں۔ (مؤلف)

سدے تو ارضی اجزاء اور گدے پانی کی وجہ سے بنتے ہیں۔ لطیف اور رقیق اشیاء جب گرم ہوتی ہیں تو سدے نہیں بناتی ہیں، بشرطیکہ گاڑھے پن کی مقدار حرارت کے مقابلہ میں زیادہ ہو

(کتاب الصحت۔ پہلا مقالہ)

ورم جگر صلب میں نطول کرنے کے بعد ضماد رکھیں۔ بخار نہ ہو تو مقل، اشق، میعہ اور چربیات کے ذریعہ تقویت پہونچانا فراموش نہ کریں۔

نطول جوشاندہ افسنتین اور روغن کے ذریعہ کریں۔ اس کے ہمراہ کچھ مقویات بھی شامل

کریں۔ بخار ہو تو کھجور، حناء، مصطگی اور ملینات کا ضماد استعمال کریں جو زیادہ گرم نہ ہوں، اس کے بعد مدر بول ادویات پلائیں بشرطیکہ تیزی سے سرایت کر جائیں۔ کبھی ملین شکم ادویات کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ لہٰذا انہیں بقدر حرارت استعمال کریں۔ دواء الکرکم کبیر سے لیکر ماء البقول تک استعمال کرسکتے ہیں۔ حسب ذیل نسخہ ورم جگر صلب اور فساد مزاج کے لئے مخصوص ہے۔

نسخہ:

زعفران ۷ گرام، سنبل ۱۴ گرام، سلیخہ ۷ گرام، قسط ۷ گرام، کلی نورستہ اذخر ساڑھے ۳ گرام، زنجبیل ساڑھے ۳ گرام، شہد ۲۰ گرام۔ مقدار خوراک بقدر باکلا۔

پہلے فصد کھولیں اور سیاہ خلط کا اخراج کر کے خون کو رقیق بنالیں۔ (فیلغ غورس)

ورم صلب احشاء وغیرہ کا علاج:

اسارون درد جگر میں اسی طرح مفید ہے جس طرح ہم نے استقاء کے علاج کے باب میں بیان کیا ہے۔ کلی نورستہ اذخر جگر کے اندر پیدا ہونے والے ورموں میں مفید ہے۔ حماض اترج کے بارے میں ابن ماسویہ نے کہا ہے کہ یہ حرارت جگر کو بجھاتا ہے یہی اثر جوشاندہ حماض اترج کا بھی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

چونکہ بہ کثرت ادرار بول کرتا ہے اس لئے عورتوں کا دودھ جگر کے لئے مفید ہوتا ہے۔ عصارۂ مرزنجوش درد جگر میں مفید ہے۔ افسنتین عمدہ روغن گل کی قیروطی میں گوندہ کر ضماد کرنے سے جگر کے مزمن دردوں کو سکون ہوتا ہے۔ اس کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ اشق سرکہ میں پگھلا کر جگر پر حمول کرنے سے اس کی سختی تحلیل ہو جاتی ہے، بلسان کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے جگر کو طاقت ملتی ہے، جالینوس کا قول ہے کہ حب البان کا گاڑھا عصارہ ضماد کرنے سے صلابت جگر میں رقت آجاتی ہے۔ عصارۂ حب البان کا مشروب ہمراہ سرکہ صلابت جگر کو رقیق اور جگر کا تنقیہ کردیتا ہے۔ حب البان یا اس کا گاڑھا عصارہ جب بھی استعمال کریں گے تو تنہا یہی تحلیل کردے گا۔ یہ نہایت عمدہ دوا ہے۔ بعض خشکی پیدا کرنے والی چیزوں مثلاً جو، یا ترمس، یا شونیز یا فجنکشت کے آٹوں کے ہمراہ اسے شامل کرنا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں جالینوس اور اُریباسیوس کا قول ہے کہ جگر کے سدوں کے لئے مفید ہے۔ عصارۂ جنطیانا ۷ گرام کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ بدیغورس کا قول ہے کہ جنطیانا کی خاصیت یہ ہے کہ ورم جگر کو تحلیل کردیتا ہے۔ (اطہورسفس)

دار چینی جگر کو گرمی پہونچاتی ہے۔ کاسنی جگر کے سدوں کو کھولتی اور اس کے اندر موجود

مادوں کو صاف کرتی ہے اور اپنی قبضیت کی وجہ سے طاقت پہونچاتی ہے۔ یہی اثر جنگلی کاسنی کا بھی ہے۔ ھلیون سے جگر کے سدے کھل جاتے ہیں، جوشاندۂ وج درد جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

مربی وج مقوی جگر ہے۔ وج تنہا ہی طاقت پہونچاتا ہے۔ زعفران مقوی جگر ہے اور جگر کے اندر رطوبت وبرودت کے باعث پیدا شدہ سدوں کو کھول دیتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

زرواند طویل کی خاصیت یہ ہے کہ جگر کے پانی کو پگھلا دیتا ہے۔ منقی کے ہمراہ حماما کا ضماد ورم جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ وبدیغورس)

جوشاندۂ حماما کا مشروب بیمار جگر کے موافق ہے۔ حماما کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے جگر کو طاقت ملتی ہے۔ وج بھی مفید ہے۔ کندر ورم جگر میں مفید ہے کمافیطوس جگر کی بیماریوں کا شافی علاج ہے۔ (جالینوس)

جن مریضوں کے جگر میں سدے تیزی سے بنتے ہیں ان کے لئے مذکورہ دوا سب سے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس ودیاسقوریدوس)

زیرہ ضعف جگر اور سدۂ جگر کی سب سے زیادہ مفید دوا ہے۔ کشوث سدۂ جگر کو کھولتی اور جگر کے لئے مقوی ہے۔ طحال کے سدوں کو بھی کھول دیتی ہے۔ (جالینوس)

تخم کرفس جگر کے سدوں کو کھول دیتی ہے۔ کراث نبطی کا طلاء، جگر کے اندر گاڑھے خون اور رطوبت کی وجہ سے پیدا شدہ سدوں میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بادام تلخ کوٹ کر اخروٹ کے برابر شہد اور دودھ کے ہمراہ کھانا درد جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بادام تلخ جگر کے اندر پیدا شدہ سدوں کو اچھی طرح کھول دیتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

بھیڑ کا دودھ جگر کے اندر گاڑھے خون کی وجہ سے پیدا شدہ سدوں میں مفید ہے۔ (جالینوس)

لف الکرم نامی دوا ضعف جگر میں مفید ہے۔ یہ سدوں کو کھول دیتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

بیخ لسان الحمل وبرگ لسان الحمل جگر کے اندر پیدا شدہ سدوں کے علاج میں مستعمل ہیں۔ ان سے زیادہ اس کا پھل استعمال ہوتا ہے۔ جو بیخ اور برگ کے مقابلہ میں زیادہ قوی درجے کا ہوتا ہے۔ (بدیغورس)

بیخ لوف جعد جگر کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ طراشیث مقوی جگر ضمادوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ مصطگی قابض وملین ادویات کے ہمراہ اورام جگر میں بیحد مفید ہے۔ گیرو درد جگر میں پلایا جاتا ہے۔ (جالینوس)

شربت مازریون درد جگر میں مفید ہے۔ بارش کا پانی، پانی کی بجائے استعمال کرنا درد جگر میں عمدہ ثابت ہوتا ہے۔ بارش کے پانی کے بعد پانی پلائیں۔ (دیاسقوریدوس)

پانی کے ہمراہ ناردین کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ یہ جگر کے ورموں کا شافی علاج ہے۔ پوست کبر کا ضماد درد جگر میں مفید ہے۔ (روفس)

نمام کا ضماد ورم جگر صلب میں مفید ہے۔ نانخواہ جگر کو گرمی پہونچاتی ہے۔ (دیاسقوریدورس)

سلیخہ ورم جگر میں مفید ہے۔ شربت بہی درد جگر میں مفید ہے۔ بہی میخوش مقوی جگر ہے۔ (ابن ماسویہ)

رائی یا سرکہ کے ہمراہ چقندر کا استعمال سدوں کو کھولتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

کالی مرچ، رائی، زیرہ کے ہمراہ چقندر کا کھانا خاصکر سدوں میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

اسے ابال کر استعمال کرنے سے ورم جگر حار میں نفع ہوتا ہے۔ حرارت سے پیدا شدہ جگر کے سدوں کو یہ کھول دیتا ہے۔ چلغوزہ میں چونکہ صفراویت اور خوشبو کی خاصیت ہوتی ہے اس لئے یہ سدوں کو کھول کر جگر کو صاف کر دیتا ہے۔ روغن چلغوزہ، رطوبت اور غلظت کی وجہ سے پیدا شدہ درد جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

چلغوزہ مقوی جگر ہے۔ یہ جگر کی جانب آنے والی غذائی نالیوں کو کھولتا ہے۔ (جالینوس)

ایرسا درد جگر کا مسکن ہے۔ عصارۂ سوسن ہمراہ شراب درد جگر میں مفید ہے۔ رب برگ مولی درد جگر میں مفید ہے۔ بالخصوص جبکہ سکنجبین کے ہمراہ استعمال کی جائے۔ (ابن ماسویہ)

تخم ترب کا بھی یہی اثر ہے۔ فراسیون جگر کے سدوں کو کھولتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

بیخ عرطنیثا جگر کے سدوں کو کھولنے کے لئے بیحد طاقتور ہے۔ مجیٹھ جگر کے سدوں کو کھولتی ہے۔ بیخ فاوینا بقدر اخروٹ اچھی طرح ماء العسل کے ہمراہ پیس کر پینے سے جگر کا تنقیہ ہوتا ہے اور سدے کھل جاتے ہیں، پوست صنوبر کا مشروب جیسا کہ باب یبوست میں تذکرہ آیا ہے درد جگر میں مفید ہے۔

قصب الزیرہ جگر کے ضمادوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

عصارۂ قنطوریون صغیر کا جوشاندہ جگر کے سدوں کے لئے سب سے عمدہ دوا ہے۔ آب انار بالخصوص آب انار ترش و تلخ نبیذ کے مقابلہ میں التہاب جگر لئے زیادہ مفید ہے۔ (جالینوس)

زراوند کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ ریوند کی خاصیت یہ ہے کہ ضعف جگر میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

بادیان جگر کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ (بدیغورس)

شاہترہ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ پوست توت ۵ گرام ہمراہ شہد کا مشروب مریضان جگر کے موافق ہے۔ بعض ملطف مثلاً حاشا، فلفل، زنجبیل کے ہمراہ انجیر کا کھانا جگر کے سدوں میں بیحد مفید ہے۔ ترمس حسب خواہش فلفل وسداب کی ایک مقدار کے ہمراہ استعمال کرنا جگر کے سدوں کو کھول دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

پوست بیخ غار کا مشروب بقدر ۲٫۲۵۰ گرام مریضان جگر کے لئے مفید ہے۔ جالینوس کہتا ہے کہ پوست بیخ غار میں کسی حد تک قبضیت ہوتی ہے۔ بایں ہمہ دانہ غار کے مقابلہ میں اس کے اندر حرارت اور حدت کم ہوتی ہے نیز ساتھ میں صفراویت ہوتی ہے۔ اس لئے ۳ گرام شراب ریحانی کے ہمراہ اس کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ شراب ۷۵ اگرام استعمال کریں۔

غاریقون ۵. ۴ گرام کا مشروب درد جگر میں مفید ہے۔ یہ سدوں کو کھولتی ہے کیونکہ ملطف اور قاطع ہوتی ہے۔ غافث جگر کے سدوں کو کھولتی ہے اور مقوی بھی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

جگر کے اندر بننے والے سدوں میں مفید ہونا اس کی خاصیت ہے۔ بیخ خشخاش پانی کے اندر اس حد تک جوش دیا جائے کہ نصف باقی رہے اور اسے بطور مشروب لیا جائے تو درد جگر جاتا رہتا ہے۔ یہ ان مریضوں کے لئے مفید ہے جن کا پیشاب گاڑھا ہوتا ہے یا جن کے پیشاب میں مکڑی کے جالے جیسی چیز بنی ہوتی ہے۔ (بدیغورس)

افسنتین سے پیدا شدہ تلخ شہد جگر کے سدوں کے لئے عمدہ ہوتا ہے۔ منقی مقوی جگر ہے۔ (دیاسقوریدوس)

رب حصرم مقوی جگر ہے۔ عود ہندی مریضان جگر کے لئے مفید ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

کاکنج کا پھل مدر بول ہوتا ہے۔ اسے ادویات جگر میں استعمال کیا جاتا ہے۔ (بولس)

جگر کے مقعر حصہ میں گہرائی تک تنقیہ کرنے والی ادویات حسب ذیل ہیں:

بسفائج ۹ گرام پیس کر شربت سکنجبین شکری ۷۰ گرام کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں۔ یہی اثر آب لبلاب ۱۰۵ اگرام لینے کا ہے۔ ابال کر روغن بادام تلخ کے ہمراہ کھانے کا بھی یہی اثر ہے۔ مازریون اگرام جلاب کے ہمراہ، اسے مقشر کر کے ساڑھے ۴ گرام پیس کر ہمراہ سکنجبین یا جلاب ۷۰ گرام لینے کا بھی یہی اثر ہے۔ افسنتین ساڑھے ۷ اگرام جلاب کے ہمراہ یا سکنجبین ۷۰ گرام اور آب سکنجبین ۱۰۵ اگرام کا بھی یہی اثر ہے۔ اسی طرح کا فعل جوشاندہ آب کرنب سبز کا بھی ہے۔ بشرطیکہ ساتھ میں تھوڑا بورہ اور شہد بھی لیا جائے۔ بخور مریم نامی پودے کا بھی یہی فعل ہے۔ اسے تنہا یا شہد کے

ہمراہ لیں۔ ماء الجبن بھی یہی کام کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

محدب کبد کا تنقیہ حسب ذیل ادویات سے ہوتا ہے:۔

جوشاندۂ حماما، جوشاندہ گل نورستہ اذخر، جوشاندۂ غاریقون، ان میں سے کوئی بھی بوزن ساڑھے ۴ گرام ہمراہ سکنجبین لینے سے محدب جگر کے سدے کھل جاتے ہیں۔ جنطیانا رومی ساڑھے ۴ گرام عرق بادیان و کرفس میں حل کر کے لینا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ چھنے ہوئے پوست غار ۹ گرام کا مشروب ہمراہ سکنجبین ۷۰ گرام کا بھی یہی فعل ہے۔ ریوند چینی ساڑھے ۴ گرام ہمراہ سکنجبین محدب جگر کے سدہ کو کھول دیتا ہے۔ یہی اثر تخم فنجنکشت، دوقو، کرفس، قردمانا، قنطوریون دقیق، عود فاوینا، حب فاونیا اور انیسون کا بھی ہے۔ برگ غار اور حب الغار کو بھون کر استعمال کرنا، مر، قسط، پوست بیخ صنوبر، روغن بلساں، روغن جوز، قنہ، فوہ، اسارون یہ ساری کی ساری ادویات محدب جگر کے سدوں کو کھول دیتی ہیں بشرطیکہ ساڑھے ۴ گرام سکنجبین کے ہمراہ لی جائیں۔ جگر کے اندر حرارت کی وجہ سے درد بالخصوص محدب حصہ میں ہو تو آب پرسیان دارا ۱۰۵ گرام نچوڑ کر اور ماء الشعیر ۱۴۰ گرام استعمال کرنا مفید ہے۔

پوست آس ۷ گرام کوٹ چھان کر سکنجبین ۱۰۵ گرام کے ہمراہ استعمال کرنا بھی مفید ہے۔

برودت کی وجہ سے عارض ہونے والے درد جگر کی ادویات:

حماما ۹ گرام، آب ترب نچوڑ کر ۱۰۵ گرام ہمراہ عرق کرفس پلائیں۔ بیخ اذخر ۹ گرام ہمراہ عرق کرفس ۱۰۵ گرام بھی پلائیں۔ غاریقون، ریوند چینی ساڑھے چار چار گرام دیں۔

التہاب جگر و حرارت جگر کے لئے ضماد کا مفید نسخہ:

صندل سرخ ۱۳۳ گرام، گلسرخ پسا ہوا ۱۰۷ گرام، کافور ۹ گرام، زعفران ۳۴ گرام، قرنفل ۱۰۵ گرام، نیلوفر ۷۰ گرام، موم، روغن گل، عرق حی العالم پانی میں سیر کر لیں پھر سب کو یکجا کر کے ہمراہ شیر ضماد رکھیں، پھر اسپغول ہمراہ عرق انار میخوش پلا کر مریض کو سلا دیں۔

جگر گرم اور یرقان کے لئے قرص کا نسخہ:

لک مغسول ۳ جز، ریوند چینی ۳ جز، عصارۂ غافث ۵ جز، افسنتین رومی ۶ جز، تخم کاسنی ۱۰ جز، تخم بھتوا ۱۵ جز، بادیان ۵ جز، تخم کرفس ۴ جز، کشوث ۸ جز، کوٹ چھان کر قرص بنا لیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہمراہ سکنجبین سکری۔ (ابن ماسویہ)

کثرت اسہال، کثرت قئے اور سارے استفراغات سے جگر بیحد گرم ہو جاتا ہے لہٰذا جس مریض کا جگر بیحد گرم ہو اس کا حقنہ کے ذریعہ استفراغ کریں۔ (بقراط)
جگر کے اندر ورم حار ہو جاتا ہے تو اس کے بعد لازماً بخار رہتا ہے۔ لہٰذا دیکھیں کہ اگر عمر اور وقت سازگار ہو تو داہنی باسلیق ابطی کی فصد کھولدیں۔ سکنجبین اور ماء الشعیر پلاتے رہیں۔ لبلاب وغیرہ کے ذریعہ طبیعت کے اندر تحریک پیدا کریں۔ نرم حقنے بھی مستعمل ہیں۔ بخار کے بغیر جگر کے اندر درد ہو تو اس کا سبب لازماً سدے ہوتے ہیں آب اصلیین استعمال کریں جس میں تھوڑی اسارون، سنبل رومی، کلی نورستہ اذخر اور کرفس کو ہی شامل کرلیں۔ جوشاندہ فیثمون، بسفائج، زوفا دیگر شکم کے اندر تحریک پیدا کریں۔

جگر کے سدوں کو کھولنے اور اسے تقویت پہونچانے کے لئے نسخہ:

غافث، عصارۂ غافث استعمال کریں۔ گرم جگر کے اوپر صندلین، نیلوفر، بنفشہ اور جو جیسی ٹھنڈی دواؤں کا ضماد رکھیں۔ سدے ہوں تو ایرسا، سنبل الطیب، فراسیون، بادام تلخ، بابونہ اور ناخونہ جیسی محلل اشیاء استعمال کریں۔ قبض ہو تو مذکورہ ادویات کے اندر گلسرخ جیسی ادویات کا اضافہ کرلیں۔ سوء مزاج جگر ہو تو سب سے مفید استعمال کی چیز یہ ہے کہ کاسنی تر کو پانی میں ابالیں اور جوشاندہ صاف کر کے سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔ بھیڑئے کا جگر اچھی طرح پیس کر ایک چمچہ شراب شیریں کے ہمراہ لینا جگر کے ہر درد میں بالخاصہ مفید ہے۔ جس مریض کو بخار ہو اُسے مذکورہ دوا عرق کاسنی کے ہمراہ دینا ضروری ہے۔

درد جگر کے لئے مفید قرص:

اُنیسون، تخم کرفس، اُسارون، بادام تلخ مقشر، اُفسنتین ہم وزن اچھی طرح چھان لیں اور پانی میں گوندھ لیں اور ساڑھے ۴ گرام کے برابر برابر قرص بنالیں۔ سکنجبین کے ہمراہ بقدر مشروب استعمال کریں۔ (اسحاق)

تقویت جگر اور جگر کو ٹھنڈا رکھنے کے لئے عجیب وغریب مرہم:

صندل سرخ ۲۰۰ گرام، کافور ساڑھے ۱۰ گرام، زعفران ساڑھے ۱۰ گرام، صندل سفید ۳۴ گرام، گلسرخ سبزی سمیت ۳۴ گرام، آرد جو ۵۱ گرام، گل بابونہ ۳۴ گرام، قیروطی روغن گل بقدر ضرورت، مصطگی ۹ گرام، ناخونہ ساڑھے ۱۰ گرام، سب کو یکجا کر کے ضماد کریں۔ تمام میٹھی چیزوں سے

پرہیز کریں کیونکہ یہ تمام حیوانات کے احشاء میں ہیجان پیدا کرتی ہیں۔ کسیلی چیزوں سے بھی پرہیز لازم ہے کیونکہ یہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ انار سے پرہیز کریں کیونکہ شیریں تو شیریں ہوگا، ترش جگر کے لئے مضر ہے۔ شراب سے دور رہیں کیونکہ اس سے جگر کے اندر ورم حار ہو جاتا ہے۔ ماء الشعیر کا استعمال کریں، اس میں تبرید کے ساتھ جلاء بھی ہے اور یہ جگر کے سدوں کو کھولتا بھی ہے۔ بادیان، سکنجبین اسارون وغیرہ جگر کے سدوں کو کھولنے کے لئے استعمال کریں۔ (طبیب نامعلوم)

ورم کبد صلب بارد کے لئے ضماد:

سفرجل، آردجو، حلبہ، روغن گل، موم، روغن حناء، افسنتین، زعفران، سنبل، اسارون، ایرسا، قرنفل، اشق، بچھڑے کی چربی اور اس کا مغز، مصطگی، علک الانباط، صبر، تمام ادویات بقدر ضرورت۔

ورم حار کا ضماد:

آردجو، نیلوفر، کاسنی، کاکنج، بہی، سیب، کافور، بنفشہ، صندلین، فلفل، زعفران، موم، روغن گل، حب القفد۔

ورم کبد بارد کے لئے عمدہ نسخہ:

صبر، کرفس، اسارون، جعدہ، ایرسا، افسنتین، سنبل، کندر، قسط تلخ، الگ الگ یا یکجائی طور پر۔ زیرہ اور چاول سے پرہیز کریں بالخصوص جبکہ درد جگر گرم ہو، خشک غذائیں مثلاً فاختہ تیتر، بٹیر، پروں کا گوشت اور آنتیں کھلائیں۔ جگر، تلی اور آخروٹ نہ دیں۔ نہ ہی زیادہ مقدار میں چلغوزہ کھلائیں البتہ تھوڑی مقدار میں نقصان دہ نہیں ہوتا۔

درد جگر کے لئے مفید معجون:

کمافیطوس، کمازریوس، عصارۂ غافث، جنطیانا رومی، پرسیاوشان، ۵۔۵ جز، ریوند، کلی نورستہ اذخر، بیخ اذخر، پوست کبر، بادیان، تخم کرفس، انیسون، صعتر جنگلی، افسنتین، شاہترہ، بیخ کرفس، بیخ بادیان، سنبل الطیب، ۴۔۴ جز، زعفران ۳ جز، لک، مصالجات میں دھلی ہوئی، گلسرخ ہر ایک ۷۔۷ جز، مصطگی چھ جز، وج ۳ جز، خولنجان، حب بلساں، عود بلساں ۴۔۴ جز، عود سلیخہ و پوست سلیخہ ۵ جز، سب کو چھان کر روغن بادام تلخ اور روغن ارنڈ ہم وزن میں لت کریں پھر جھاگ اتاری ہوئی شہد میں شامل کر کے معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ عرق کرفس، بادیان و عنب الثعلب مروق ہر ایک ۴۔۳ گرام نہار منہ لیں۔ کھانے میں چوزے، شراب اور سکنجبین استعمال کریں۔

جگر حار کے لئے قرص:

گل نیلوفر، گل خلاف ۱۰ جز، گلسرخ سبزی دور نمودہ ۱۲ جز، کافور ۱۰ گرام، صندل سرخ، لک مغسول، (صبر کی طرح دھوئی ہوئی) ۷۔۷ جز، فوفل ۸ جز، زعفران ۳ جز، ریوند ۵ جز، گل قبرسی، مصطگی ۳۔۳ جز، پرسیاوشان ۳ جز، عرق عنب الثعلب وکاسنی مروق کے ہمراہ معجون بنائیں۔ کھانے میں بتھوا، مصالحہ، دھنیا اور تھوڑا آب کا کنج استعمال کریں، پینے کے لئے سکنجبین، جلاب سکری لیں، رات میں صندلین کا ضماد رکھیں۔

جگر حار جس سے خون رستا ہو، کے لئے قرص:

کہرباء، بُسد، ریوند ۴۔۴، مجیٹھ، سنبل الطیب، کافور ہر ایک ساڑھے ۱۰ گرام، مر ساڑھے ۳ گرام، زعفران ۱۰ گرام، صمغ قرظ ۳، گل مختوم، گلسرخ سبزی دُور نمودہ تھوڑا بھون کر ۱۰۔۱۰ گرام، گلنار ۶ گرام، دم الاخوین، جفت بلوط ۵۔۵ گرام، برگ کرسنہ، شب یمانی بریاں ۱۰۔۱۰ گرام، طباشیر ۷ گرام، سماق منقی ۶ گرام، جھاؤ پھل ۵ جز۔ ۵ گرام کے قرص بنالیں اور سایہ میں خشک کریں اور عرق سماق و عرق انار میخوش کے ہمراہ استعمال کریں۔ نیز جگر کے اوپر حسب ذیل ضماد رکھیں۔

برگ امرود، بہی دانہ، سیب میخوش پھل سمیت، برگ انار ترش، سماق، جفت بلوط، گلنار، گلسرخ سبزی سمیت ۵۔۵، آرد جو ۱۵، برگ اور پھل سب کوٹ لیں اور پھوک لیکر بقیہ ادویہ کے ہمراہ پانی میں پیس لیں۔ یہ ضماد پوری رات رکھیں۔ (طبیب نامعلوم)

جگر حار کے لئے ضماد:

آس خشک، اُمبر باریس، ناخونہ، مصطگی، سنبل، بیخ ایرسا، سب ہم وزن روغن مصطگی میں اس حد تک جوش دیں کہ سرخ ہو جائیں۔ نیم گرم صبح و شام ضماد رکھیں۔ (کندی)

ماء الجبن سے جگر کے سوختہ فضلات کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (کندی)

ورم حار جگر کے ساتھ بخار بھی ہو تو مریض کو آب بقول و سکنجبین پلائیں۔ اس سے ٹھنڈک پہونچے گی اور جگر کے سدے کھل جائیں گے۔ (قسطا)

ورم جگر کا ایک نسخہ:

تخم کتاں، آرد جو، کھجور، ضماد بنائیں حیرت انگیز مقوی ہے۔ ورم معدہ کے لئے بھی عجیب وغریب ہے۔ (فیلغر غورس)

سرطان جگر اور ورم جگر کے لئے:

ممکن ہو تو فصد کھولیں۔ اس کے بعد حسب ذیل دوا پلائیں اسے اسقلیارس کے طور پر بنالیں۔ جگر کے سخت سرطان کے لئے مفید ہے۔ پیشاب کو گاڑھا بناتی ہے، تلی کو لاغر کرتی ہے، پنیر مایہ کو دور کردیتی ہے اور رنگ عمدہ بناتی ہے۔

زعفران، سنبل، سلیخہ سوختہ یکجز، قسط نصف جزء، کلی نورستہ اذخر نصف جزء، زنجبیل نصف جزء، شہد جھاگ اترا ہوا حسب ضرورت۔ مقدار خوراک ایک ترمس کے بقدر، پہلے ورم کو ضمادوں کے ذریعہ نرم کریں، نرم ہو جانے پر مدر بول ادویات دیں، ایسی صورت میں ورم استفراغ کے لئے بالکل تیار ہو جائے گا۔ (فیلغر غورس)

جگر کے اندر ورم حار ہوتا ہے تو اشتہا جاتی رہتی ہے۔ کیونکہ جگر ایسی رطوبتیں جذب کرنے لگتا ہے جن کی موجودگی میں دوسری رطوبات جذب کرنے سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔

جگر، یرقان اور استسقاء کے شروع میں مفید قرص کا نسخہ:

لک مغسول، ریوند ۳۔ ۳ جز، عصارۂ غافث، بادیان، تخم بھتوا ۵۔ ۵ جز، افسنتین رومی ۲۵ گرام، تخم کاسنی ۱۰ جز، تخم کشوث ۸ جز، تخم کرفس ۴ جز۔ قرص اور سفوف بنائیں۔ (لجلاج)

یہ قرص ایک بار سکنجبین اور ایک بار عرق عنب الثعلب کے ہمراہ پلائیں۔ (جوامع ابن ماسویہ)

درد جگر کے ساتھ نمایاں طور پر بخار نہ ہو بلکہ جگر کے اندر حرارت محسوس ہو تو شیر بز کا ماء الجبن سکنجبین کے ساتھ ہمراہ ہلیلہ زرد ۳۔ ۳ جز، لک مغسول ساڑھے ۳ گرام، تخم کرفس ۲ گرام کے ہمراہ پانچ دن یا ایک ہفتہ دیں۔ اس کے بعد گابھن اونٹنی کا دودھ پلائیں۔ وہ اس طرح کہ شروع میں ۴۰۰ گرام دیں، پھر بتدریج بڑھاتے جائیں حتی کہ ۸۰۰ گرام تک پہونچ جائے۔ ایسی حالت میں اونٹنی کو قسب (ایک گھاس) قت (ایضاً) اور گٹھلی کھانے میں نہ دیں کیونکہ اس طرح اس کا دودھ سخت مضر ہو گا۔ اسے کاسنی، ہرا دھنیا، بادیان، شیح، اور گھاس کھلائیں۔ دودھ کے ہمراہ حسب ذیل دوا ۱۰ گرام کھلائیں۔

عصارۂ غافث، کلی نورستہ اذخر، لک مغسول، فوہ، ریوند ۴۔ ۴ جز، عصارۂ سوس ۱۰ جز، گلسرخ ۸ جز، طباشیر ۸ جز، زعفران ۳ جز، عصارۂ افسنتین ۷ جز، مصطگی ۵ جز، اسے آب ہلیلہ جو جلاب کے ہمراہ جوش دیا گیا ہو کے ساتھ دیں۔

اسہال زیادہ مطلوب ہو تو خوراک کے اندر تربد ۲ گرام کا اضافہ کریں، کھانے میں چوزے

بطور یخنی دیں۔ جگر پر سرد ضماد رکھیں، مریض کو بخار ہو یا نمایاں طور پر حرارت تو عرق عنب الثعلب، کاکنج اور کاسنی دیں۔ ہر ایک کی مقدار ۶۸ گرام رہے، عرق کشنیز اور عرق بادیان ۱۷-۱۷ گرام بھی دیں۔ اسے مروق کرلیں اور اس میں خیار شمبر ۱۷ گرام، زعفران ۲ گرام ملکر، درد جگر کے لئے مفید قرص کے ہمراہ دیں جس کا نسخہ حسب ذیل ہے۔ کھانے میں بتھوا، خس، رجلہ، کاسنی، کدو، ماش اور چوزے دیں بشرطیکہ حرارت نمایاں نہ ہو۔ عنب الثعلب اور کاکنج سرکہ، دھنیا، تھوڑی مری اور روغن بادام شیریں میں پکا کر کھلائیں۔ داہنی جانب میں باسلیق کی فصد کھولیں نیز پشت کف کی جانب شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے درمیان کی فصد کھولیں۔ درد جگر برودت کے ہمراہ ہو تو روغن بادام شیریں ۷ گرام، روغن فستق ۵ گرام، حسب ذیل جوشاندہ کے ساتھ دیں۔:-

جوشاندہ کا نسخہ:

بادیان ۷ گرام، تخم کرفس ۷ گرام، انیسون ۷ گرام، مصطگی ۷ گرام پوست بیخ کرفس، پوست بیخ بادیان ۱۰-۱۰ جز، غافث، افسنتین رومی ۵-۵ جز، لک، ریوند ۳-۳ جز، ۱۶۰۰ ملی لیٹر پانی میں جوش دیں حتی کہ ۸۰۰ ملی لیٹر پانی جل جائے، اسے صاف کر کے محفوظ کرلیں۔ روزانہ ۱۰۰ گرام مذکورہ روغن کے ہمراہ نیز ۲ گرام روغن بادام شیریں کے ہمراہ دیں۔ شام کو دواء المسک یا دواء الکرکم یا تافسیا، یا دواء القسط ساڑھے ۳ گرام ہمراہ عرق کرفس دیں، جگر کے اوپر ضماد رکھیں۔ مریض کو چلغوزہ کھلائیں یہ بیحد مفید ہے۔ (الکمال والتمام)

درد جگر کے لئے جب برودت کے ہمراہ ہو:

شربت افسنتین اور سکنجبین عسلی دیں۔ شیرینی سے پوری طرح پرہیز کرائیں۔ گابھن اونٹنی کا دودھ اور سکر العشر ۱۷ گرام سے ۳۵ گرام تک دیں۔ یہ اعرابی ہو، غیر اعرابی موزوں نہیں ہوتی۔ اس سے عمدہ اور متوازن اسہال ہوتا ہے اور سدے کھل جاتے ہیں۔

درد جگر کے لئے ضماد جبکہ حرارت کے ہمراہ ہو:

صندلین ۶۸ گرام، فلفل ۴ ۳ گرام، بنفشہ ۴ ۳ گرام، گلسرخ ۱۰۲ گرام، زعفران مغسول ۴ ۳ گرام، افسنتین ۱۷ گرام، کافور ۷ گرام، کوٹ چھان لیں اور روغن سادہ یا روغن گل کے ہمراہ ہاون میں قیروطی کے ساتھ یکجا کریں پھر اسے کدو کے پتہ پر رکھ کر متورم اور التہاب زدہ شکم پر چپکائیں۔

ایضاً:

عنب الثعلب، بنفشہ، رجلہ، پوست کدو، متورم و ملتہب شکم پر چپکائیں۔ خس، آرد جو،

برسیان دارا اور اسپغول آب برف میں گوندہ کر شکم پر رکھیں اور ٹھنڈا کریں۔ (الکمال والتمام)

جگر کے اندر ورم حار ہونے لگے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ جسم کے تمام حالات کیسے ہیں؟ استفراغ کی ضرورت ہو تو یہ معلوم کریں کہ مریض متحمل ہے یا نہیں، اگر متحمل ہے تو یہ دیکھیں کہ استفراغ یکبارگی برداشت کر سکے گا یا نہیں، اگر کر سکے تو جگر کی جانب اترنے والے خون کو جذب کریں اور یکبارگی داہنے ہاتھ کی باسلیق سے خون نکال دیں کیونکہ یہ رگ عرق اجوف سے متصل اور محاذات میں اس کے مساوی ہوا کرتی ہے۔ نیز سیدھے طور پر چلنے میں اس کی شریک ہوتی ہے، کہیں کج نہیں ہوتی۔ یہ رگ واضح نہ ہو تو اکمل کی فصد کھولیں۔ یہ بھی ظاہر نہ ہو تو قیفال کی فصد کھول دیں۔ دوسری چیزوں کے مطابق امتلائی کیفیت جس قدر ہو اسی قدر خون نکال دیں۔ دوسری چیزوں سے مراد طاقت، عمر، زمانہ، اور عادت ہے۔ ورم کبد کے آغاز میں اسہال لانے سے پرہیز کریں کیونکہ اس سے ورم میں اضافہ ہوتا ہے۔ اصل راہ یہاں یہ ہوتی ہے کہ خون کا انجذاب جگر کی جانب سے کیا جاتا ہے نہ کہ جگر کی جانب خون کا بہاؤ کیا جاتا ہے۔ خلط کو یہاں سے دور کیا جاتا ہے نہ کہ دوسری جانب سے جگر کی جانب اسے لایا جاتا ہے۔

جگر کے اوپر سرد ضماد نہیں بلکہ نیم گرم ضماد رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ورم جگر اور معدہ کے اندر ہوتا ہے تو ہم اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ غذا سریع لہضم ہو اور تدبیر مکمل طور پر۔ ہضم پر پوری توجہ رکھی جاتی ہے کیونکہ اس کا اثر پورے جسم پر پڑتا ہے۔ لیسدار غذا کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ جگر کے اندر جب بھی صفراوکا یا ورم حار سے مترشح ہونے والی پیپ جمع ہو گی استفراغ ضروری ہو جاتا ہے۔ اس نوعیت کا استفراغ ان چیزوں سے ہوتا ہے جو دھونے، جلا پیدا کرنے اور جگر کی ان نالیوں کو کھول دیتی ہیں جو اس سے نکل کر معائے صائم تک آتی ہیں۔ لیسدار غذاؤں سے بھی یہ نالیاں مسدود ہو جاتی ہیں، تنفس رک جاتا ہے، اور غذا پورے جسم میں نہیں پہونچ پاتی۔ اس لئے بھی ایسی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے جو جلا پیدا کر سکیں۔ بایں ہمہ اس بات کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ یہ چیزیں لذع پیدا نہ کر سکیں۔ ورنہ خون اندر کو دھنس جائے گا۔ ماء العسل میں مذکورہ بالا وصف موجود ہے، تاہم میٹھی چیزوں سے جگر اور تلی کے اندر ہیجان پیدا ہوتا ہے اور یہاں ورم ہو جاتا ہے، لہٰذا اب صرف جو کا دلیا ہی ایک ایسی چیز رہ جاتی ہے جو لذع پیدا کئے بغیر جلا کا کام کر دیتی ہے۔ دواؤں میں پانی ملی ہوئی سکنجبین کی مثال دی جا سکتی ہے کیونکہ انار، سیب اور بہی دانہ جیسے قابض فواکہات مجرائے قاذف کو صفراء سے چپکا دیتے ہیں، چنانچہ یہاں تنگی آجاتی ہے لہٰذا جگر کے اندر پیدا شدہ ورم کو نقصان پہونچنے لگتا ہے۔ بالخصوص ورم جبکہ مقعر حصہ میں واقع ہوتا ہے۔

لذع پیدا کرنے والی چیزیں قابض اشیاء کے مقابلہ میں زیادہ مضر ہوتی ہیں۔ بالخصوص جگر کے مقعر حصہ کے حق میں۔ کیونکہ غذائیں تو صرف جگر کے محدب حصے تک پہونچتی ہیں اور یہ تبدیل ہو چکی ہوتی ہیں، لہٰذا قابض اور لاذع چیزیں تقریباً قبض و لذع پیدا نہ کریں گی مگر مقعر حصہ کا جہاں تک تعلق ہے غذا کی اکثر کیفیت یہاں باقی رہتی ہے۔ بایں ہمہ غذائیں محدب حصہ کی جانب پہونچتی ہیں تو خون میں شامل ہو چکی ہوتی ہیں۔ اس طرح استحالہ کے ساتھ ساتھ اس کی کیفیتیں ٹوٹ پھوٹ چکی ہوتی ہیں، جگر کیا مقعر حصہ جب بھی متورم ہوگا لامحالہ اس کے ساتھ وہ رگیں بھی متورم ہو جائیں گی جو ان نالیوں کے اندر واقع ہوتی ہیں جو جگر سے پھیل کر امعاء تک جاتی ہیں، کیونکہ یہ ساری نالیاں اسی جگر کا حصہ ہوتی ہیں۔ کسی شخص کے ورم جگر کا علاج ایک آدمی یوں کرتا تھا کہ اسے زیتون میں نہلا دیتا، اور آرد گندم، پانی اور زیتون کا ضماد رکھتا تھا جیسا کہ ورم آجانے پر ہاتھوں اور پیروں کا علاج ہوتا ہے۔ اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ اعضاء اس بات کے محتاج ہوتے ہیں کہ ان کی طاقت کچھ قابض اشیاء کے ذریعہ محفوظ کی جائے۔ مریض کو وہ خندروس کھلاتا تھا، اسے یہ نہیں معلوم تھا کہ یہ اعضاء ایسے کھانوں کے محتاج ہوتے ہیں جو جلا بخشتے ہیں۔ میں نے اسے مشورہ دیا کہ یہ طریقہ ترک کردے مگر اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس خیال سے کہ ورم تیزی سے تحلیل ہو جائے اس نے اس پر اور زیادہ شدت سے عمل کیا، بلاشبہ ورم تو نہایت تیزی سے تحلیل ہو جاتا ہے مگر ساتھ ہی قوت قطعی طور پر گر جاتی ہے اور مریض مر جاتا ہے۔ مجھے اندازہ ہوا کہ مریض کو اچانک تھوڑا لیسدار پسینہ خارج ہوگا اور اس کے بعد مر جائے گا۔ چنانچہ چار دن کے اندر مریض اسی طرح مر گیا۔

ورم مقعر حصہ میں ہو تو مریض کو مدر بول دوائیں دیگر استفراغ کرانا ضروری ہوتا ہے، آغاز میں نہایت ہلکی مدر بول دوائیں دی جائیں مثلاً تخم کرفس وغیرہ حتی کہ جب کچھ عرصہ گذر جائے اور ورم میں پختگی آجائے قوی درجے کی مدر ادویات دی جائیں۔ مثلاً اسارون، ناردین، مر۔ مقعر حصہ میں ورم ہوتا ہے تو کھانے کے اندر ہم تخم قرطم، انجرہ، فیثمون، بسفائج اور اعتدال کے ساتھ تلیین پیدا کرنے والی اشیاء شامل کر دیتے ہیں، اسی طرح حقنہ کی دوائیں بھی داخل کرتے ہیں، حتی کہ ورم میں انحطاط آجائے تو مذکورہ ادویات پورے اعتماد کے ساتھ استعمال کریں۔ جو کے دلیا کا پانی (آب کشک شعیر) میں خریف اور بسبائج شامل کر دینا میرا معمول رہا ہے۔ شروع میں حقنہ کے اندر بورہ، نطرون، شامل کر دینا کافی ہوتا ہے لیکن انحطاط پر بالخصوص جبکہ کچھ سختی باقی رہے حقنہ میں ان سے زیادہ طاقتور دوائیں شامل کریں۔ مثلاً جوشاندۂ زوفا، حنظل، قنطوریون دقیق، کیونکہ جگر اور تلی دونوں ہی جب آدمی ان سے غافل ہو جاتا ہے پتھر جیسے بن جانے کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔

امراض جگر میں لیسدار دوائیں اور غذائیں استعمال کریں جیسا کہ اطباء کا معمول ہے۔
پتھر جیسی کیفیت جگر کے اندر بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے بالخصوص جبکہ جگر کے اندر ورم حار ہوتا ہے اور اس کے بعد لیسدار غذائیں استعمال کی گئی ہوتی ہیں لہٰذا جگر کو محفوظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔
ورم جگر کی ابتداء میں قابض اور دافع ادویات کا استعمال غلط نہیں ہے، کیونکہ اس وقت سیلان تیز ہوتا ہے، نیز اترنے والا مادہ عضو کے اندر جم کر نہیں رہتا، لہٰذا اسہال کے وقت قابض کا استعمال محفوظ نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت سیلان رک چکا ہوتا ہے اور جو کچھ بہہ چکا ہوتا ہے وہ جم جاتا ہے، لہٰذا قابض اشیاء کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، چونکہ اس وقت عضو کو طاقت پہونچانا ضروری ہوتا ہے اس لئے صرف محلل ادویات پر اکتفا نہیں کیا جاتا کیونکہ اس کا فعل تمام جسم کے لئے عمومی طور پر مفید ہوتا ہے اس لئے ادویات کو محلل اور قابض اشیاء سے مرکب ہونا چاہئے۔ (جالینوس)
مریض سے ہمیں یہ پوچھنا چاہئے کہ داہنی جانب کیا اسے ثقل محسوس ہو رہا ہے۔ ہو رہا ہے ہو تو ہمیں فوراً اسے سرکہ کے ہمراہ کبر اور شہد کھانے میں دینا چاہئے۔ اور برابر دیتے رہنا چاہئے حتی کہ ثقل جاتا رہے۔ (جالینوس)
طبعی حالت میں جگر کو محفوظ رکھنا چاہیں تو اسی طرح کا اہتمام رکھیں، تدبیر الاصحاء میں جالینوس کا ایک قول لائق مطالعہ ہے اسے ہم مضمون تدبیر الأبدان کے باب المزاج میں درج کر چکے ہیں۔
"الغرض جس کے جگر کی صحت کی حفاظت مفقود ہو اس سے پوچھنا چاہئے کہ داہنی جانب جگر کے مقام پر کیا وہ ثقل اور تناؤ محسوس کرتا ہے، اگر محسوس کرتا ہے تو لطیف تدبیر اختیار کریں، وہ غذائیں روک دیں جو خلط غلیظ پیدا کرتی ہیں خاصکر اسی کے ساتھ جو زیادہ خراب اور ردی ہوں، اور مریض کو نہار منہ سکنجبین کے ہمراہ مفتح سدد ادویات پلائیں۔ درد کے بعد چند گھنٹوں تک اسے غذا نہ دیں (جالینوس)
جگر کا مزاج گرم ہو تو صفراء اور بیحد سرد ہو تو بلغم پیدا ہوتا ہے۔ برودت میں کمی ہوتی ہے تو خون پانی جیسا ہو جاتا ہے۔ (العلل والاعراض) (جالینوس)
ماء اللحم جیسا دستوں کا آنا اس بات کی دلیل ہے کہ جگر کا مقعر حصہ بیمار ہے، پیشاب کی راہ اس طرح کی شئے کا خارج ہونا جگر کے محدب حصہ میں بیماری کی علامت ہے۔ مقام جگر پر ورم کی شکل ہلالی ہو تو ورم خود جگر کے اندر ہوتا ہے، شکل اس کی طولانی ہو تو ورم جگر کے اوپر کسی عضلہ میں ہوتا ہے، بدلا ہوا رنگ جگر کی بیماری کا پتہ دیتا ہے۔ جگر کے اندر ثقل محسوس ہو اور ساتھ میں بخار بھی ہو تو ورم حار اور بخار نہ ہو تو سدہ جگر یا ورم بارد صلب کا پتہ دیتا ہے۔ یہ ورم بتدریج ہوتا ہے۔ پشت کی

پسلیوں میں درد یا تو جگر کا ہوتا ہے یا پسلیوں کے زیریں استر کرنے والی جھلیوں کا۔ درد جگر کی خاص علامت یہ ہے کہ تمام اوقات میں یہ درد ثقیل ہوتا ہے، نبض لین اور تھوڑی دیر کے بعد زبان اور پورے جسم کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے، اس کی علامت خاصیت (۱) بھی ہے۔ مگر بعض اوقات یہ غائب ہوتی ہے اور داہنے حصہ میں ورم حار ہو جاتا ہے اور گوشت کے دھوون جیسا براز آتا ہے۔ اس کی ضروری علامت جس کے ساتھ ذات الجنب لازماً ہوتا ہے، یہ ہے۔ کھانسی، تنگی تنفس، حجاب حاجز پر دباؤ، اور درد، مگر پسلیوں کی زیریں غشاء کے اندر کیفیت کی علامات جو زائل نہیں ہوتیں حسب ذیل ہیں:۔

ہر وقت چبھن جیسا درد، نبض صلب، تھوڑی دیر کے بعد کھانسی بڑھ جاتی ہے اور مریض بلغم تھوکتا ہے۔

جگر کی بیماری میں گاہ پورا جسم شریک ہو جاتا ہے۔ وہ اس طرح کہ جسم کا رنگ خراب ہو کر زرد یا سیاہ ہو جاتا ہے، گاہ بعض اعضاء مثلاً زبان سیاہ ہو جاتی ہے۔ حجاب حاجز میں گرانی پیدا ہو جاتی ہے حتی کہ تنگی تنفس سے پشت کی پسلیوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ تاہم یہ بات مرض جگر اور ذات الجنب میں عام ہوتی ہے۔ البتہ اگر ساتھ میں کھانسی اور نفث کی شکایت ہے تو بیماری پسلیوں کی غشاء کے اندر ہوتی ہے۔ کھانسی اور نفث نہ ہو تو مذکورہ مقام میں بیماری کے ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ مگر بیماری اس حد تک نہیں ہوتی کہ کھانسی آئے اور نفث ہو۔ گاہ یہ کثیف ہوتی ہے اور بعد میں نفح نہیں ہوتا۔

ذات الجنب اور مرض جگر کی تفریقی علامات:

غیر لازمہ:

مثلاً گوشت کے دھوون سے مشابہ براز کا آنا۔ کیونکہ یہ علامت جگر کی تمام بیماریوں میں ہوتی ہے۔ مگر اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب خون پیدا کرنے والی قوتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔

دوسری علامت داہنی جانب ہاتھ کے نیچے ورم کا محسوس ہونا ہے۔ تاہم یہ بیماری جگر کی دائمی علامت نہیں ہے۔ نہ ہی مقعر حصہ کی اور نہ ہی محدب حصہ کی۔

علامات لازمہ:

مرض جگر میں نبض صلابت میں کم ہوتی ہے، مگر ذات الجنب میں بالعموم منشاری اور صلب ہوتی ہے۔ بیماری جگر دراز ہو جاتی ہے تو زبان سیاہ ہو جاتی ہے پورا جسم یا تو سیاہ یا زرد ہو جاتا ہے، ذات الجنب میں کھانسی اور نفث زیادہ ہوتا ہے اور عسر تنفس ورم حجاب کی وجہ سے ہوتا ہے نیز دباؤ کے باعث ورم جگر میں بھی لاحق ہوتا ہے۔

---

(۱) یہاں یہی لفظ موجود ہے۔

ورم حار کی علامات:

زوال اشتہا، بخار، پیاس، عسر تنفس۔

ورم بارد کی علامات:

زوال اشتہا، تدبیر مقدم، جلد کا رنگ اور عمر۔

ورم محدب کی علامات:

ورم کے علاوہ تنگی تنفس، ہنسلی کی ہڈی کا کھنچ اٹھنا۔
ورم بڑا ہو گا تو زبان سیاہ، کھانسی کا ہیجان، ترقوہ کا نیچے کی جانب کھنچ اٹھنا واقع ہو گا۔

ورم مقعر کی علامات:

صفراوی قئے، اور قبض۔

ورم جگر اور ورم عضلۂ شکم کی تفریقی علامات:

ورم جگر کی شکل ہلالی اور ورم عضلۂ شکم کی ترچھی ہو گی۔ ورم عضلہ میں ایک کنارہ باریک ہو گا۔
جگر تلی کی صلابت اور احتباس طمث کے بغیر دیر تک نزف الدم ہونے کی وجہ سے سرد ہو جاتا ہے۔ بوقت التہاب یا بے وقت دفعتہً سرد پانی پی لینے اور پیدا شدہ سدوں کے باعث سرد ہو جاتا ہے۔ شروع میں جب براز گوشت کے دھوون جیسا ہو گا تو اشتہا زیادہ ہو گی اور آخر میں اشتہا جاتی رہے گی۔ جگر کا جو مزاج ضعف اشتہا کا باعث بنتا ہے وہ سرد ہوتا ہے، زوال اشتہا اس لئے کہ مریض کو فساد اخلاط کے باعث بخار لاحق ہو جاتا ہے۔ مذکورہ نوعیت کے براز کی موجودگی میں زوال اشتہا، پیاس، بخار اور صفراوی قئے موجود ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جگر کے اندر سوء مزاج ہے۔ جگر میں سوء مزاج حار ہوتا ہے تو شروع میں صفراوی خون، پھر سوداوی غلیظ خون، پھر مرۂ سوداء کی طرح سیاہ رقیق خون خارج ہو گا۔ گویا یہ جلنے کے سبب ہوتا ہے۔

ضعف جگر اور قرحہ امعاء سے خارج ہونے والے خون کا فرق:

جگر سے خارج ہونے والا خون شروع میں غیر خالص، زیادہ اور پانی جیسا ہو گا۔

ضعف جگر اور ورم جگر کی علامات:

گوشت کی دھوون کے مشابہ براز، نیچے کی جانب ہنسلی کا کھنچ اٹھنا، تنگئ تنفس، کھانسی، پشت کی پسلیوں تک پہونچنے والا درد، داہنی جانب ثقل، صلابت نبض، خشک کھانسی، درد جگر میں ثقل لازماً ہوتا ہے۔ کھانسی بالعموم ہوتی ہے، نیچے کی جانب ہنسلی کبھی کھنچتی ہے کبھی نہیں کھنچتی۔ یہ دونوں باتیں تقریباً مساوی طور پر ہوتی ہیں، جگر کی تمام بیماریوں میں درد ہوتا ہے جو چھوٹی پسلیوں تک پہونچتا ہے۔ ورم حار کی وجہ سے جگر تک غذا کا نفوذ باطل ہو جاتا ہے اسی کے ساتھ پیاس، بخار، درد اور صدیدی صفراء خارج ہوتا ہے۔

قوت جاذبہ کے ضعف میں براز سفید ہو جاتا ہے اور حرارت کے اعراض لاحق نہیں ہوتے۔ (جالینوس)

جگر کی قوت جاذبہ محض برودت کی وجہ سے کمزور ہوتی ہے۔ (مؤلف)

گاہ جگر کے اندر ریاح کے باعث سدے پیدا ہو جاتے ہیں جس کا پتہ اس طرح چلتا ہے کہ جگر کے سامنے تناؤ ہوتا ہے بشرطیکہ سدے محدب جگر میں واقع ہوں، پسینہ ادرار بول یا نکسیر ٹوٹ جانے سے یہ جاتے رہتے ہیں، مقعر کبد میں واقع شدہ سدے قئے یا دستوں کی آمد سے رفع ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

جگر کے مزاجِ حار کا پتہ پیاس، سرخ پیشاب اور کمیٔ اشتہا سے چلتا ہے، مزاج بارد ہونٹ کی سفیدی، ہونٹ کے رنگ کا زوال، اسی طرح زبان کی رنگت کے زائل ہونے، جسم میں خون کی کمی، پیاس کی کمی، قلت اشتہا، فساد رنگ سے معلوم ہوتا ہے، مریض جگر کے اندر ثقل محسوس کرے گا۔ مزاج رطب کی پہچان یہ ہے کہ چہرے پر تہبج اور ورم ہوگا۔ مزاج یابس کی علامت یہ ہے کہ پردۂ شکم میں تشنج اور انقباض محسوس ہوگا۔ سدے کا مریض، مریض ورم کے مقابلہ میں ثقل زیادہ محسوس کرے گا۔ ورم کا مریض ورم کچھ زیادہ نیز تھوڑی کھانسی، تنگئ تنفس اور داہنی جانب ثقل محسوس کرے گا اور ہنسلی اور داہنے شانے میں درد کا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ جگر کے اندر ورم ہے ورم شدید الحرارۃ ہوتا ہے تو شروع میں زبان سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے۔ کھانے کی خواہش میں کمی اور پیاس میں شدت ہوتی ہے۔ صفراوی قئے ہوتی ہے اور بخار آجاتا ہے۔ یہ سارے اعراض نہ ہوں تو ورم کو ساکن و بارد سمجھنا چاہئے۔ ورم مقعر کبد میں ہوتا ہے تو تنگئ تنفس اور کھانسی آتی ہے۔ بھوک یا تو معدوم ہو جاتی ہے یا کم لگتی ہے۔

دبیلۂ کبد میں فصد کھولی جاتی ہے یا جگر کی پشت کے قریب پچھنہ لگایا جاتا ہے، مریض کو عرق کاسنی میں صبر کا خیساندہ، سکر، ترنجبین اور نرم حقنہ دیں۔ بیخ کرفس، بادیان، غافث، پرسیاؤشان کا

جوشاندہ تیار کریں۔ ایسے جوشاندہ ۱۰۲ گرام میں گلسرخ ۷ گرام، روغن حسک ۷ گرام، یاز نبق ۷ گرام، سکر ۳۴ گرام شامل کر کے مریض کو پلائیں۔ جوشاندہ پلانے کے بعد مریض کو جگر کے بل سونے کا حکم دیں، چند دنوں تک یہ عمل جاری رکھیں۔ ہر دو دن کے بعد نیم گرم پانی سے غسل کرائیں۔ کبھی روغن بادام تلخ کے ہمراہ، ماء الاصول دیں۔ دبیلہ کبد میں معدہ سفید ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دبیلہ اندر کو دھنسا ہوا نہیں ہے۔ معدہ سیاہ ہو تو دبیلہ لحم جگر میں ہوگا، مقام ماؤف پر ضماد بھی رکھیں حتیٰ کہ پک جائے۔ جسم کے باطنی حصوں میں جو بھی دبیلہ ہو اس کا علاج اسی طرح کریں۔ سوء مزاج حار میں مریض کو جلاب اور آب خیار کے ساتھ طباشیر اور کافور استعمال کرائیں اس کے علاوہ مریض کو ماء الشعیر اور ماء الجبن دیں، موسم گرم اور عمر جوانی کی ہو تو نہار منہ مریض کو ٹھنڈا پانی پلائیں۔ رجلہ، شاخ کدو، صندل اور آب خلاف وغیرہ کا مرہم بنائیں۔ بارد ورم میں دواء الکرکم، لک، ریوند، ایرسا، قنداویقون ماء الاصول کے ہمراہ دیں اور اصطماخیقون کا ضماد رکھیں۔ سدوں کا علاج افسنتین کے جوشاندہ اور اس سے بنے ہوئے قرص کے ذریعہ کریں۔ یہ جوشاندہ اور قرص رات میں بوقت خواب استعمال کریں اس کے بعد کھانے کو کچھ نہ دیں۔ ورم صلب کا علاج لب خیار شنبر، ماء الاصول، روغن بادام کے ذریعہ کریں اور کچھ قابض عطری ادویات کے ہمراہ محلل ضماد استعمال کریں، آپریشن اور قطع دبر کے بعد نزف الدم کی ادویات، قرص گلنار، کافور، کہربا، طین اور کافور استعمال کریں۔ صلابت کبد کا علاج یہ ہے کہ مریض داہنے پہلو لیٹا کرے۔ اس طرح وہ تحلیل ہو جائے گی۔ مریض کو طلاء کے ساتھ ۲ گرام قسط یا دواء القسط، یا دواء آلک یا دواء الکرکم دیں۔ حرارت کی وجہ سے ضعف جگر میں مریض کو سکباج (۱) کا شوربہ چکنائی دور کر کے اور دار چینی، سنبل، مصطگی یا انہیں چیزوں سے خوشبودار بنا کر مضوص کا شوربہ دیں، انار اور بہی دانہ چوسنے کے لئے دیں۔ دبیلہ جگر کا پتہ اسی طرح چلتا ہے کہ پہلے ورم کی ہسٹری ملے گی اس کے بعد پیپ کا دست یا پیشاب آئے گا جس سے افاقہ محسوس ہوگا اور درد کم ہو جائے گا۔

جگر پھٹ جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ ورم جگر کے ہمراہ ہچکی کا ہونا برا ہے۔ گدی اور سر کے پچھلے حصہ اور پیر کے دونوں انگوٹھوں میں شدید خارش سے درد ہونے لگے اور سر کے پیچھے باقلا جیسی پھنسیاں نمودار ہو جائیں تو چوتھے روز طلوع آفتاب سے پہلے موت ہو جائے گی۔ اس طرح کا درد جسے لاحق ہو جاتا ہے اسے پیشاب میں دشواری قطرہ قطرہ پیشاب آنے کی شکایت ہو جاتی ہے۔ جگر اور تلی کی سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ میٹھے انگور دانے پیدا ہو جائیں بالخصوص جبکہ بڑے ہوں۔ کیونکہ نالیوں کے اندر یہ چپک جاتے ہیں، ان کی وجہ سے یہ نالیاں شدت کے ساتھ جھٹکے

---

(۱) سکباج۔ گوشت سرکہ، پیاز، گندنا، اور شہد سے ملا کر تیار کی ہوئی غذا۔

محسوس کرتی ہیں۔ ماء العسل بذات خود موزوں ہوتا ہے، چونکہ اس کے اندر شدت کی جلائی صلاحیت ہوتی ہے اس لئے دونوں ہی حق میں موزوں ثابت ہوتا ہے، البتہ سرکہ کے ہمراہ موزوں نہیں ہوتا۔ دودھ اور شہد دونوں اس کے لئے مضر ہیں، تکان اور حمام کے بعد ٹھنڈا پانی نہ پینا ضروری ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر زیادہ مقدار میں ٹھنڈا پانی لینے سے جگر اس حد تک سرد ہو جاتا ہے کہ فوری طور پر درد اٹھنے لگتا ہے، اور انجام کار استسقاء کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس حالت میں جگر شدید التہابی کیفیت سے دوچار ہوتا ہے۔ پانی کی وجہ سے سخت مخالفت پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ شدت سے جگر ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ چارۂ کار نہ ہو تو مریض کو پانی ملی ہوئی شراب پیش کریں۔ ملا ہوا پانی زیادہ سرد نہ ہو۔ تھوڑی دیر کے بعد سرد پانی تھوڑا سا استعمال کریں۔ جن حضرات کے جگر گرم اور التہابی کیفیت میں مبتلا ہوتے ہیں، نہار منہ سرد پانی کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ پانی جگر کو دھو کر التہاب کو دفع کر دیتا ہے، چنانچہ بالعموم درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ جن مریضوں کے جگر بیحد گرم ہوں ان کا علاج اسی طرح کریں۔ (جالینوس)

ورم جگر کے مریض ہنسلی کے پاس واضح طور پر تناؤ محسوس کرتے ہیں، یہ حالت لوگوں کو زیادہ تر پیش آتی ہے، صرف چند ہی خوش بخت حضرات اس سے مستثنٰی رہتے ہیں۔ (جالینوس)

مقعر کبد میں لائق تحلیل کوئی فضلہ پیدا ہو جاتا ہے تو ادویات کے اندر قابض اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان دواؤں کی قوت محفوظ رہے، کیونکہ یہ خود انہیں فضلات ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام جسم کے لئے نہایت مؤثر ہوا کرتی ہیں۔ فضلہ جب اندر کی جانب گہرا ہوتا ہے تو عطریاتی قابض اشیاء مفید ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان دواؤں کے اندر قبضیت بھی ہوتی ہے اور طاقت کے ساتھ مقام ماؤف تک پہونچتی بھی ہیں۔ اس لئے یہ سب سے عمدہ ادویات ہوتی ہیں۔ اس کے بعد فضلہ کو تحلیل کریں۔ کوئی خلط پھر بھی باقی رہ جائے تو غور کریں، کہیں جگر کے اندر اس فضلہ کے دیر تک رہنے کی وجہ سے سوء مزاج تو پیدا نہیں ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس کی وجہ سے جگر سرد یا گرم ہو جاتا ہے لہٰذا مقابل کی کیفیت پیدا کر کے صحت کو واپس لانے کے لئے قوت پیدا کریں۔ (الصناعۃ الصغیرہ)

جگر کے اندر ورم صلب ایک طویل ورم ہوتا ہے۔ جسم پر زردی کے ساتھ سفیدی کا شدید غلبہ پائیں تو یہ سمجھیں کہ جگر بیمار ہے۔ کیونکہ جب خون نہیں بنے گا تو جسم پر اس طرح کا رنگ آجاتا ہے۔ جگر مریض ہو تو یہ ہرگز ضروری نہیں ہے کہ غذا دفعۃً زیادہ لی جائے۔ جو رنگ مائل بہ سفیدی، زردی اور سبزی ہو وہ ضعف جگر کا پتہ دیتا ہے۔ جگر اس حد تک کمزور ہو جاتا ہے کہ قبض کا عمل نہیں ہو پاتا۔ (جالینوس)

ضعف جگر کی علامات:

قلت اشتہا، رنگ کا سبز، زرد اور سفید ہو جانا، صفراوی قئے، زبان کا سیاہ اور خشک ہو جانا، کھانسی کے ساتھ داہنی اور ہنسلی کے پاس والی پسلیوں میں درد کا ہونا، ہونٹوں کی سفیدی، منہ کا مزہ کڑوا ہونا اور چہرہ پر تہبج۔

جگر جب بیحد سرد ہو تو ضماد اصطماخیقوں اور گرم ہو تو صدلین کا ضماد مفید ہوتا ہے۔ کاسنی، خیارشنبر اور عنب الثعلب حرارت میں، اور ماء الاصول، دوا آلک برودت میں جبکہ جگر سرخ ہو استعمال میں لائیں۔ (جورجس)

زائدہ کبد کا پھوڑا اور جگر کے اندر پیدا شدہ پیپ حسب ذیل طریقہ سے بسرعت دور ہو جائے گی۔ پیر کو اوپر کی جانب کھڑا کریں اور خوب اچھی طرح جھاڑیں اعضاء سب نصب کی حالت میں ہوں، اس طرح پیپ آسانی سے آنتوں کی جانب آجائے گی۔ (ابیذیمیا)

جگر کا ورم جب بھی پختہ ہو جائے اور یہ مقعر کبد میں ہو تو استفراغ صرف اسہال کے ذریعہ اور محدب کبد میں ہو صرف ادرار بول کے ذریعہ کریں۔ (الاخلاط)

ورم جگر ہلکا اور کمزور ہو تو جسم کو حرکت دینا اور زیادہ ہو تو فی الجملہ غذا ترک کر دینا مفید ہے۔ (جوامع النبض) (جالینوس)

جگر کے اندر کوئی بہت بڑا ورم ہوتا ہے تو اس کے بعد ہچکی لازماً پیدا ہو جاتی ہے۔ درد جگر کے لحمی اجزاء میں اٹھتا ہو تو ورم محض ثقل کے ہمراہ ہوگا۔ مگر جھلی یارگوں کے اندر اٹھتا ہو تو یہ تیز ہوگا۔ جگر میں ورم کی وجہ سے ہچکی لاحق ہو تو خراب حالت ہوگی۔ (الفصول)

ہچکی ہمیشہ ورم جگر کے بعد نہیں ہوا کرتی۔ مگر ورم بڑا اور قوی الحرارت ہو حتی کہ بیماری میں فم معدہ اور امعاء بھی جگر کے شریک ہو جائیں تو ہچکی آجاتی ہے۔ یہ اعضاء جگر کے شریک تب ہی ہوتے ہیں جب ورم بڑا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے درمیان کا عصب بیحد باریک ہوتا ہے۔ اس حالت کے اندر جگر میں کثرت سے صفراء پیدا ہو جاتا ہے جس کا انصباب معدہ پر ہوتا ہے چنانچہ فم معدہ پر لذع کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس سے ہچکی آنے لگتی ہے۔ الغرض ہچکی تب ہی پیدا ہوتی ہے جب جگر کے اندر ورم بڑا ہوتا ہے، اور حد سے زیادہ حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ جگر کے اندر پیپ ہو اور داغنے پر صاف سفید پیپ خارج ہو تو انجام اچھا ہونے کی علامات ہے کیونکہ پیپ جگر کی جھلی میں ہوگی تو حالت محفوظ ہوگی۔ اگر جگر کا گوشت فاسد ہو گیا ہو مریض لامحالہ فوت ہو جائے گا۔ جگر

کے اندر شدید درد ہواور بخار آجائے تو بخار سے یہ درد تحلیل ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ درد ریاح غلیظ کی پیداوار ہو تا ہے۔ جگر میں ورم حار ہو تا ہے تو ساتھ ہی میں بخار بھی ضرور ہو تا ہے۔ (لہٰذا درد ورم حار کے سبب نہیں مانا جائے گا)

جگر کے باب میں سب سے پہلے ضروری یہ ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ جگر صرف ضعف قوت کا شکار ہوا ہے جیسا کہ معدہ کے باب میں نظر آتا ہے یا ضعف قوت کے ساتھ کوئی اور بیماری بھی لاحق ہے، یا ضعف کے بغیر کوئی بیماری ہو گئی ہے۔ ورم، صلابت، پھوڑا، سدہ، حمرہ، قرحہ، یا تعفن۔ جگر کے اندر جتنی شریانیں اور وریدیں ہیں اتنی ہی تجویفیں بھی ہیں۔ یہ تجویفیں جب جگر کے محدب حصہ تک پہونچتی ہیں تو تنگ ہو جاتی ہیں، انمیں ردی قسم کی رطوبتیں چپک جاتی ہیں تو سدے پیدا ہو جاتے ہیں، ان دونوں حالتوں کے بعد سوء مزاج حار کی صورت میں تعفن بہت جلد اور سوء مزاج بارد ہو تو ذرا دیر میں آجاتا ہے۔ سوء مزاج گاہ جوہر کبد یعنی جگر کے گوشت میں، گاہ جگر کی رگوں میں، گاہ تجویفوں کے اندر موجود رگوں میں لاحق ہو تا ہے۔ جگر کی سب سے شریف قوت، قوت مغیرہ ہے۔ اس کے ذریعہ خون بنتا ہے۔ بیماری کبھی ایک قوت کو کبھی ایک سے زیادہ قوتوں کو لاحق ہوتی ہے۔ جگر کی قوت جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے تو غذا مرطوب خارج ہوا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ جگر بھی کمزور ہو جائے تو رطوبت کے ہمراہ غیر ہضم غذا خارج ہو گی۔ جگر کی قوت مغیرہ کے کمزور ہو جانے کی صورت میں فساد خون کی کئی قسمیں پیدا ہو جاتی ہیں جیسا کہ معدہ کے اندر فساد ہضم ہو تا ہے، تو مختلف قسم کی باتیں پیدا ہو جاتی ہیں، طبیعت کے خلاف ہضم ہونے کی بات، عدم ہضم کے مقابلہ میں کہیں زیادہ خراب اور بری ہے۔ غذا تمام اعضاء کے اندر تغیر پذیر نہیں ہو پاتی۔ طبعی حالت پر ضعف ہضم ہو تو یہ مصیبت ذرا ہلکی ہوتی ہے۔ اس صورت میں ماء الدم یا غسالہ، گوشت (گوشت کے دھوون) جیسا دست آتا ہے۔ جگر کے زیادہ تر امراض، براز کے اندر اسی طرح کی چیز کے خارج ہونے سے شروع ہوتے ہیں، کیونکہ اس حالت کے اندر جگر کا ضعف نہ طاقتور ہو تا ہے نہ سخت بلکہ قابو کی حد تک ہو تا ہے یا غذا کے اندر واضح طور پر مؤثر ہو تا ہے۔ حتی کہ خون جیسی چیز بنتی ہے۔ چنانچہ بیماری جگر کا علاج ہوتے ہی یہ دست بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اور ایسی چیزیں خارج ہونے لگتی ہیں جن کی کیفیات اور قوام مختلف ہوتے ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے معدہ غذا کو ہضم نہیں کر پاتا تو مختلف کیفیات اور قوام کی چیزیں خارج ہونے لگتی ہے۔ ضعف جگر سوء مزاج حار کے نتیجہ میں ہو تو اس کی وجہ سے جسم پگھلنے لگتا ہے۔ یہ کیفیت سب سے پہلے اخلاط کے اندر، پھر خود جگر کے گوشت میں پیدا ہوتی ہے، چنانچہ براز کے اندر نہایت بدبودار پیپ خارج ہوتی ہے، جو غلیظ اور گہرے رنگ کی ہوتی ہے، بالکل

ویسی ہی پیپ جیسی وبائی بخاروں میں خارج ہوتی ہے۔ سوء مزاج یعنی جگر کا سوء مزاج بارد ہوتا ہے تو دست مسلسل اور زیادہ مقدار میں نہیں آتے، الا یہ کہ بیماری طویل ہو جائے۔ چنانچہ بیماری کے دوران ایک ایسی چیز خارج ہوتی ہے، جو سوء مزاج حار سے پیدا شدہ براز میں خارج ہونے والی شئے جیسی نہیں ہوتی، نہ ہی رنگ کے اندر، نہ ہی بو میں اور نہ ہی قوام کے اندر۔ بلکہ کم بدبودار ہوتی ہے دیکھنے میں متعفن خون جیسی ہوتی ہے۔ اور لحم زائد سے مشابہ نہیں ہوتی۔ براز کے اندر خارج ہونے والی شئے زیادہ تر سیاہ خون جیسی نظر آتی ہے۔ توجہ سے جائزہ لینے پر خون جیسی نہیں بلکہ تلچھٹ اور رسوب جیسی ملے گی جو مرۂ سوداء کے لگ بھگ ہوتی ہے۔ کچھ دست خارج ہوں گے جو نہ سوء مزاج بارد اور نہ ہی سوء مزاج حار کی پیداوار کہے جاسکتے ہیں۔ دونوں مزاجوں سے رطوبت آتی ہے، ایک کی رطوبت تر اور ایک کی گرم ہوتی ہے۔ ہر ایک کا علاج بالضد کریں۔

دواء قفی کا نسخہ:

یہ جگر اور سینہ کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ مویز منقی ۹۰ گرام، زعفران ۵.۴ گرام، چرائتہ ۹ گرام، مقل یہودے گرام، دار چینی ۵.۴ گرام سلیخہ ۲۵.۲ گرام، سنبل ۱۴ گرام، اذخر ۱۱ گرام، مر ۱۸ گرام، صمغ بطم ۱۸ گرام، دار شیشعان ۹ گرام، شہد ۲۷ گرام، شراب بقدر ضرورت۔

جالینوس کا قول ہے کہ مذکورہ بالا نسخہ کچھ ایسی دواؤں پر مشتمل ہے جن میں اعتدال کے ساتھ قبض کی صلاحیت موجود ہے ان میں کچھ ایسی ہیں جو خشکی پیدا کرتی ہیں، خراب پیپ کو صاف کر دیتی ہیں اور خراب مزاج کی اصلاح کرتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جو تعفن کے مخالف ہیں، بالعموم یہ دائیں خوشبوجات کی جنس سے ہیں، چنانچہ دار چینی ہر تعفن کی اصلاح کرتی ہیں اور ہر مفسد قوت کا مقابلہ کر کے اسے صلاح کی جانب واپس لاتی ہے۔ اس کا اثر پیپ، اخلاط، مہلک ادویات اور زہروں پر ہوتا ہے۔ دار چینی کے بعد سلیخہ کا بھی یہی اثر ہے بشرطیکہ دار چینی کی طرح یہ عمدہ ہو، بقیہ تمام خوشبوؤں کا اثر ان دونوں سے کم ہوتا ہے، مثلاً سنبل، اذخر، قصب الزریرہ، مر، انہیں نسخہ کے اندر مذکورہ بالا طریقہ ہی پر داخل کیا گیا ہے۔ دار شیشعان اور زعفران قابض اور منضج ہوتے ہیں، یہ تعفن کی اصلاح کرتے ہیں، ان کے اندر قبضیت کا فعل بقدر ضرورت ہوتا ہے۔ بایں ہمہ ان کی موجودگی میں اخلاط کے اندر نضج، تعدیل اور اصلاح مزاج کی بات بھی ہو سکتی ہے۔ پھر یہ جوہر جگر کے مشابہ بھی ہے۔ فی نفسہ فساد سے خالی ہوتی ہے، زیر علاج عضو سے اس کا مشابہ ہونا بالخصوص جہاں سوء مزاج کی عملداری ہو بڑی بات ہے، تاہم جگر کی سب سے عمدہ دواوہ ہوتی ہے جو جگر کے خراب مزاج

کے برعکس ہو اور غذائیت بھی فراہم کرتی ہو۔اسی طرح شراب جبکہ ورم حار یا حمرہ نہ ہو تو جگر کے موافق ہوتی ہے کیونکہ اس میں غذائیت بھی ہوتی ہے۔ نضج دینے اور تقویت پیدا کرنے کا فعل بھی ہوتا ہے اور تعفن کا مقابلہ بھی کرتی ہے۔اتفاق سے سوء مزاج بارد رطب ہو تو شراب کوئی تکلیف پیدا کئے بغیر شافی علاج ہے، شہد کے اندر مذکورہ بالا تمام خصوصیات ہوتی ہیں صرف تقویت پیدا نہیں کرتی، کیونکہ یہ جالی ہوتا ہے،اور تنگ نالیوں کو کھولتا ہے،اس کی ضرورت کمزور جگر والوں کو ہوتی ہے۔ تاکہ ایک دوسرے کے اندر گھسنے والی شریانوں کے دہانوں کو صاف کرسکے۔

جالینوس کہتا ہے، بعض حضرات مذکورہ نسخہ کے اندر، افیون، بھنگ وغیرہ شامل کرتے ہیں، چنانچہ اسے وہ سوء مزاج حار کے مریضوں کے حق میں مفید بنادیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فلونیا سوء مزاج جگر میں مفید ہوتی ہے جالینوس کہتا ہے کہ اس نسخہ کو بیحد ٹھنڈک پیدا کرنے والا نہ بنائیں"۔

مذکورہ قسم کی ادویات سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ان کے اندر جگر کے کسی بھی نوعیت کے سوء مزاج کو درست کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ سدے بھی ہوں تو انہیں وہ کھول دیں گی۔ ضعف اور کمزوری کا ازالہ کردیں گی۔ گرمی اور برودت پیدا کرنے میں اعتدال سے کام لینا ضروری ہے۔(مؤلف)

اثاناسیا حسب ذیل نسخہ کے مطابق جگر میں مفید ہے:۔

نسخہ:

زعفران ساڑھے ۴ گرام، دار چینی ساڑھے ۴ گرام، سنبل ۹ گرام، سلیخہ ساڑھے ۴ گرام، کلی نورستہ اذخر ساڑھے ۴ گرام، مر ساڑھے ۴ گرام عمدہ قسم کے شہد میں گوندھ لیں۔ مقدار خوراک بقدر سوا ۲ گرام تپ زدوں کے لئے ماءالعسل کے ہمراہ۔(جالینوس)

جنہیں بخار نہ ہو ان کے لئے شراب کے ہمراہ حسب ذیل نسخہ بیحد عمدہ معجون کا ہے۔

نسخہ:

زعفران ۹ گرام، مر ۱۸ گرام، اسارون ۱۸ گرام، فوہ ۱۸ گرام، تخم زوفرا ۱۸ گرام، تخم کرفس کوہی ۱۸ گرام، سنبل ہندی ۶، سنبل قلیطی ۶، قسط ۲ گرام، سلیخہ ۲ گرام، کلی نورستہ اذخر ۲ گرام، فوۃ الصباغین ۳۶ گرام، عصارہ سوس ۱۴ گرام، سقولو قندریون ۱۴ گرام، جعدہ ۶، روغن بلساں ۶، تریاق میں شامل اندرخرون نامی خلط ساڑھے ۲۲ گرام شہد حسب ضرورت لیکر حسب دستور معجون بنالیں۔ مقدار خوراک ایک بڑی گولی کے بقدر ہمراہ شراب عسلی۔(مؤلف)

حرارت کی موجودگی میں لاحق ہونے والے درد جگر کے لئے بہترین قرص کا نسخہ:

لک مغسول ۵ جز، زعفران ۵ جز، امبر باریس ۴ جز، گل سرخ ۷ جز، صندل سرخ ۵ جز، تخم

کشوث ۳۲ گرام، تخم کاسنی ۴ جز، ثمرۃ الطرفاء ساڑھے ۳ گرام، مصطگی و تخم سونف ہر ایک سوا ۸ گرام، عصارۂ افسنتین ۷ گرام، عصارۂ غافث ۷ گرام، تخم خرفہ ساڑھے ۱۷ گرام سب کو کوٹ چھان کر حسب دستور آب کاسنی یا آب مکوہ میں گوندہ کر ساڑھے ۴ گرام کی ٹکیاں بنالی جائیں اور آب بید سادہ مروق ۷۰ گرام، آب کاسنی ۷۰ گرام مروق اور سکنجبین ۷۰ گرام کے ہمراہ استعمال کی جائیں۔

جگر کے وجع بارد اور ورم صلب کے لئے ضماد کا نسخہ:

زعفران ۳۵ گرام، اکلیل الملک ۷۰ گرام، سنبل، اسارون، حماما، صبر، قصب الزریرہ، سوسن ہر ایک ساڑھے ۱۷ گرام، بیخ خطمی ۵۵ گرام، بیخ کرنب نبطی ۵۵ گرام، قسط ساڑھے ۱۷ گرام، بابونہ کی محض کلیاں ۷۰ گرام، عود، سلیخہ ساڑھے ۵۲ گرام، لاذن ساڑھے ۵۲ گرام، میعہ ساڑھے ۱۴ گرام حب بلساں ساڑھے ۱۷ گرام، زراوند مدحرج ۴ گرام، مقل ۳۵ گرام، اشق ۳۵ گرام، مر ۳۵ گرام، پہلے صمغیات اور زعفران کو کسی جوشاندہ میں اتنی دیر تک کے لئے بھگولیں کہ وہ نرم ہو جائے اور پھر موم ۲۸۰ گرام اور روغن ناردین اس کے مثل یا بقدر ضرورت کا اضافہ کر کے آگ پر پکایا جائے اور پھر آگ پر اسے نیچے اتار کر صمغیات کو اس کے اندر خوب اچھی طرح یکجا کیا جائے پھر تمام ادویہ کو باریک پیس کر اس کے اوپر چھڑک لیا جائے اور پھر جب یہ مرحم نما بن جائے تو اسے لیکر برگ کرنب پر چپکا کر جگر کے مقام پر بہ طور ضماد استعمال کیا جاتا ہے۔ درد جگر میں اس سے بھی فائدہ حاصل ہو سکتا ہے کہ مریض کو جوشاندۂ مکوہ، روغن بادام شیریں سے مزید اروخوشبودار کر کے پلایا جائے اور اس کے ساتھ کچھ مری اور سبز دھنیا دیا جائے۔ اگر اسہال لانے کی ضرورت ہو تو کسی ایسے جوشاندہ کے ساتھ جس میں جڑوں، بیجوں، غافث، افسنتین، شاہترہ، بلیلہ اور تمر ہندی شامل ہو ڈالدیا گیا ہوں پلایا جائے اس نسخہ کی بیاض غاریقون ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۴ گرام تک ہونی چاہئے۔ یہ نسخہ جگر کے لئے مفید ہوتا ہے اور ایارج فیقرا کو معجون کی شکل میں ہمراہ سکنجبین استعمال کرائیں۔ اگر دستوں کو بند کرنا مقصود ہو تو اس کے قرص میں طباشیر، اقلقیا مغسول اور امبر باریس وغیرہ کا اضافہ کرلیا جائے۔ اگر سوزش بہت زیادہ ہو تو اس نسخہ میں کافور ملالیا جائے۔

جگر کے وجع حار کی صورت میں سرکہ کے ساتھ پکائی ہوئی مچھلی کا کھانا بہتر ہوتا ہے۔

کاسنی بستانی و بری جن کا مزاج کسی قدر بارد ہوتا ہے اور اس کے علاوہ کچھ کڑواپن اور معتدل درجے کی قبضیت ہوتی ہے جن کی وجہ سے سوء مزاج کبد حار کی مغیر دواؤں میں شمار ہوتی ہیں اور ان ہی دونوں خواص کے علاوہ اعتدال کے ساتھ تبرید بھی کرتی ہیں قبضیت کی وجہ سے جگر کو تقویت دیتی اور کڑواپن کی وجہ سے جلاء بھی بخشتی ہیں اور شرائین، اوردہ کے دہانوں کو بھی کھولتی ہیں۔ سوء

مزاج بار میں بہت زیادہ اس طرح مضر بھی ثابت نہیں ہوتی جس طرح غیر قابض وغیرہ مر بارد رطب چیزیں مضر ثابت ہوا کرتی ہیں۔ لہٰذا یہ دونوں پودے کاسنی بستانی و بری نافع کبد ہیں۔ اگر جگر کے ورم و درد کے ساتھ سوء مزاج بار در طب لاحق ہو جائے تو ان پودوں کے ساتھ تھوڑا شہد شامل کر کے استعمال کرایا جائے تو رطوبت کو پیشاب کی شکل میں باہر خارج کر دیں گے۔ یہ پودے اگر خشک ہو گئے ہوں تب بھی ماء العسل کے ساتھ استعمال سے یہی فائدے ظاہر ہوتے ہیں۔ ان کا جوشاندہ ہمراہ ماء العسل پینا حد درجہ فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔ اگر مرض سوء مزاج حار نہ ہو صرف سدہ ہو تو بھی بڑا فائدہ کرے گا اور ہمراہ لطیف شراب ابیض پینے سے پیشاب کھل کر جاری ہو سکتا ہے اور ادرار بول ہو سکتا ہے۔

خشک یا پکا کر یا شربت بنا کر استعمال کیا جائے تو بھی مفید ہے۔

جو دواء جگر کا تنقیہ کر کے اس کے تنگ راستوں کو کھول دیتی ہے اور نمایاں سخونت و برودت نہیں پیدا کرتی وہ سرخس ہے کیونکہ اس دوا کے مزاج پر تلخی بیحد غالب ہوتی ہے۔ (جالینوس)

عصارۂ سرخس ۹۰ گرام ہمراہ آب شہد ۳ جگر کیلئے استعمال کریں۔ عصارۂ کاسنی باریک بستانی تلخ ۹۰ گرام، ماء العسل ۳ کے ہمراہ پلائیں اور چاہیں تو کاسنی جنگلی بھی اسی طرح استعمال کریں۔

(ارخیجانس)(۱)

اسے جیسا چاہیں بنا سکتے ہیں بغیر شہد کے بھی، اس کی برودت میں کچھ اضافہ کے ساتھ مدر بول کی کیفیت پیدا کر کے اور تھوڑی کا کنج شامل کر کے بھی، اس کے اندر عصارۂ سرخس و کرفس شامل کر کے تفتیح سدد میں اضافہ کر کے بھی اور کرفس جیسی یا اس سے بھی زیادہ طاقتور دوا شامل کر کے بھی جو تھوڑی بہت سخونت (گرمی) پیدا کریں۔ بشرطیکہ سوء مزاج کبد رطب ہو۔ اس لئے کہ اس سے جگر نرم ہو کر اس حد تک کھل جاتا ہے کہ استرخائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جگر کو ایسی صورت میں قابض ادویہ کی ضرورت ہوا کرتی ہے خواہ رطوبت حرارت کے ساتھ ہو یا برودت کے ساتھ۔ البتہ حرارت برودت کے ساتھ ہو تو قابض کے ساتھ مسخن کی آمیزش کریں اور حرارت کے ساتھ ہو تو ٹھنڈک پیدا کرنے والی اور اوسط ہو تو اوسط مزاج کی دوائیں شامل کریں۔

اگر جگر اور دوسرے اعضاء بارد، غلیظ، لیسدار اخلاط کی وجہ سے جو اعضاء اصلیہ میں داخل ہو گئے ہوں سخت ہو جائیں تو یہ سوء مزاج بارد ہوتا ہے۔ اس لئے لطیف مسخن ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ایسا مریض قئے کرتا ہے۔ چنانچہ مذکورہ راہ سے اخلاط کی وہ لسی صاف ہو جاتی ہے جو لطیف

---

(۱) اصل نسخہ میں ارجنجانس لکھا ہوا ہے۔

اعضاء سے چپکی ہوتی ہے۔ مذکورہ دواؤں کے ہمراہ ملین ادویات کو شامل کرنا میں قابل تعریف سمجھتا ہوں کیونکہ جن اعضاء میں صلابت پیدا ہو جائے اگر ان کی پہلے تلیین نہ کی جاسکے اور ملطف و محلل ادویہ ہی پر اکتفا کیا جائے تو اس سے صلابت کے اندر ابتداء ہی میں نمایاں کمی واقع ہونے لگتی ہے مگر پھر نا قابل شفا حد تک سختی پیدا ہو جاتی ہے لہٰذا جگر کے علاج میں مستعمل ملطفات کے ساتھ ملین ادویہ شامل کی جائیں اس لئے کہ جرم جگر جامد رطوبت کے درجے میں ہوتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ جن ادویہ سے صلابت جگر کا علاج کیا جائے ان میں ملین بہت ہلکی ہوں اور ملطف و مسخن ادویات ان دواؤں مقابلہ میں زیادہ ہوں جن کے ذریعہ جگر کے علاوہ دوسرے اعضاء کی صلابت کا علاج کیا جاتا ہے۔

اسقلیناد س (ا) نے مرارۃ الدب سے تیار شدہ نسخہ کی تعریف کی ہے۔ تجربہ سے اس نے اس کی افادیت کی تعریف کی کیونکہ یہ نسخہ ایسی خوشبودار اشیاء پر مشتمل ہے جن کے اندر تلطیف، جلاء اور تحلیل کی کیفیات ہوتی ہیں۔ بایں ہمہ اس کے اندر دوسری گرم اور چرپری دوائیں بھی ہوتی ہیں جو تقطیع اور تحلیل کا کام کرتی ہیں۔ نیز درد میں تسکین پیدا کرنے والی دوائیں بھی ہوتی ہیں اور وہ ہیں تخم خیار، ابہل، گیرو اور خواتم البحیرہ ادرار کے لئے مدر بول ادویہ بھی ہوتی ہیں جو جگر سے تحلیل شدہ رطوبات کو خارج کرتی ہیں۔

نسخہ حسب ذیل ہے:۔

سختی جگر کی کامیاب و مفید دوا:

کمافیطوس، فراسیون، کرفس کوہی، جنطیان، تخم فیجنکشت، مرارۃ الدب، خردل، تخم خیار، سقولوقندریون، بیخ جاوشیر، مجیٹھ، تخم کرنب، ریوند، کالی مرچ، سنبل ہندی، قسط، تخم کرفس، تخم جرجیر، لال ساگ، جعدہ، افیون، غافث، ابہل ہم وزن شہد کے ہمراہ گوندہ لیں۔

مقدار خوراک ۷ ۲ گرام، ہمراہ شربت شہد ۹۰ گرام، داخلی اور خارجی طور پر اس ضابطہ کا التزام کریں۔ (مؤلف)

جگر کی دوا:

حرارت یعنی بخار ہو تو زوانہ ۲ گرام پانی کے ہمراہ پلائیں ورنہ شراب شیریں کے ہمراہ یہ بہت مفید و مؤثر ہے مراۃ الدب جگر کے مریضوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔ یہ ایک چمچہ پلائیں۔ لحم حلزون جس کا نام فلنجارش ہے پیس کر شراب اسود کے ساتھ پلائیں۔ اسی طرح بھیڑیئے کا جگر بھی

(ا) دوسرے نسخوں میں یہ لفظ اسی طرح موجود ہے لیکن غالباً یہ لفظ اسقلیباذس ہے۔

استعمال کریں۔(مؤلف)

ہم نے بھیڑئے کے جگر کو اچھی طرح آزمایا ہے اسے باریک پیس کر ساڑھے ۴ گرام شراب شیریں کے ہمراہ استعمال کریں کیونکہ یہ شربت اس حالت میں جگر کے لئے نہایت عمدہ ہے۔ یہ لحم حلزون کے ساتھ نہایت خاموشی کے ساتھ جاملتا ہے۔ مرارۃ الدب اور بھیڑیئے کا جگر اپنی کیفیت سے نہیں بلکہ خاصیت سے مفید ہوتے ہیں۔(جالینوس)

اگر جگر بہت سخت ہو تو شیخ رطب کو نچوڑ کر اس کا عصارہ پلائیں جو گاڑھا ہونا چاہئے۔یاوج اور بیخ جاؤشیر ساڑھے ۱۳ گرام جوشاندہ شہد کے ہمراہ مستقل پلائیں یہ بیحد عجیب الاثر ہے۔ جگر کی سختی کے لئے تخم کتاں اور آرد جو شراب میں پکا کر ضماد کریں یا بیخ کبر اور سکنجبین یا بیخ خطمی کو شراب میں پکا کر یا مر شراب قابض میں تر کریں اور اس کے ہمراہ قسب شامل کر کے ضماد کریں۔

عمدہ ضماد کا نسخہ:

اشق ۴۵۰ گرام، مقل ۱۰۸ اگرام، زعفران ۵۴ گرام، موم (شمع) ۶۳۰ گرام، روغن حنا ۳۶۰ گرام، سرکہ ۱۸۰ ایکجا کر کے ضماد تیار کریں۔ صلابت جگر میں ناخونہ کا ضماد مفید ہوتا ہے۔ فلیطریوں کا ضماد بھی بیحد مفید ہے۔ یہ مزاج کے بگڑنے سے پہلے پہلے جگر کی سختی دور کر دیتا ہے۔ اس کا بہترین وقت وہ ہے جب غذا معدہ اور جگر سے نفوذ کرنے لگے۔(ارخیجانس)

کبھی جگر کی قوت ہاضمہ کے ضعف سے اسہال ہوتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ گوشت کے پانی جیسا اسہال مروڑ کے ساتھ ہوتا ہے۔ کبھی نہ ریشہ آتا ہے نہ ہی شکم میں کوئی درد ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ میں غذا کم پہنچنے کیوجہ سے بدن دبلا اور رنگ زردی اور سفیدی مائل ہو جاتا ہے، کھانا جب معدہ سے نفوذ کرتا ہے تو مریض کو جگر میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ کیونکہ غذا اس وقت نالیوں میں چلی جاتی ہے۔ یہ حالت جگر کی برودت اور کمی خون کی باعث ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں مسخن و مقوی جگر دوائیں استعمال کرائیں مثلاً پوست فستق تھوڑا بھون کر اس کے لئے یہ ایک عمدہ نسخہ یہ ہے۔

نسخہ:

جوز بوا تازہ خوشبودار ۷ گرام، سنبل الطیب ساڑھے ۳ گرام، تخم کرفس ساڑھے ۳ گرام، ایسی شراب کے ساتھ استعمال کریں جس میں پوست فستق تر کیا گیا ہو۔ الغرض مسخن اور قابض ادویات استعمال کریں۔ جگر کو جوز الطیب یا سنبل الطیب اور افسنتین رومی، قصب الزریرہ اور پوست کندر و مصطگی

۵۲ گرام سے نکور کریں۔ ان ادویات کو نصف پرانی شراب اور شراب ریحانی میں حل کر کے جگر پر ضماد کریں۔ کھانے میں زیرہ، شاہ زیرہ، سنبل اور قرنفل چھڑک کر دیں۔ (ابن ماسویہ)

اندرونی ورموں کو تحلیل کرنا آب مکوء کا خاصہ ہے۔ مقدار خوراک آب مکوء ۱۴۰ گرام شکر کے ساتھ۔ اس میں اگر عرق کشوث و کاسنی و کرفس بھی شامل کر لیں تو جگر اور احشاء کے ورم میں حیرت انگیز اثر ہوتا ہے۔

عصارۂ افسنتین و غافث جگر کے اورام اور معدوں کے لئے عمدہ ہے یہ چہرے کے تہیج اور ہاتھ پاؤں کی سوجن اور فساد مزاج کا ازالہ کر دیتا ہے۔

کرفس ان سبزیوں کے عرقیات کے موافق ہوتا ہے جن میں وہ شامل کیا جاتا ہے۔ یہ ان عرقیات کو سریع النفوذ بناتا ہے اور جگر کے سدوں کو کھولنے میں عجیب خاصی رکھتا ہے۔ ٹھنڈے اعضاء کو گرم کرتا ہے، فساد مزاج میں مفید ہے۔ ہینگ جگر کے لئے نقصان دہ ہے۔ (ابو جریج راہب)

ایلوا کا خاصہ جگر کے سدوں کو کھولنا، اسے تقویت دینا اور یرقان کو دور کرنا ہے۔
(ابن ماسویہ کتاب اصلاح المسہلہ سے)

ایرسا جگر کے سدوں کو کھولنے اور اسے تقویت پہنچانے میں عجیب تاثیر رکھتی ہے لیکن معدہ کے لئے ردی ہے۔

میٹھی غذائیں حار جگر کے لئے ردی ہیں کیونکہ پت میں تبدیل ہو کر جگر کو پر کر دیتی ہیں۔
(ابن ماسویہ)

رائی کے ساتھ چقندر رکھانا جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ (تدبیر المطعم از حنین)

جگر کے سخت ورم کا علاج:

ابتداء میں ہم نے بارہا کیا اور شفا ہوئی مگر جس ورم صلب کا زمانہ طویل ہو گیا نہ میں شفایاب کر سکا اور نہ کوئی دوسرا۔ جسے یہ سخت ورم ہوتا ہے اسے استسقاء ہو جاتا ہے ان میں زیادہ تر مریضوں کی موت طویل زمانے کے بعد ہوتی ہے۔ کم ہی کو جلد موت آتی ہے کیونکہ ایسی حالت میں ان عروق کا دہانہ جن سے غذا مقعر سے محدب تک جاتی ہے بیحد تنگ ہو جاتا ہے اور آپس میں مل جاتا ہے اسی لئے مریض کو دست آنے لگتے ہیں جن مریضوں کو بیماری سے نجات ملی انھوں نے ملین و خوشبودار قابض ادویات کے علاج سے نجات پائی ہے، مثلاً افسنتین کسب حب البان سنبلین، زعفران، گل سرخ، برگ کرم اور مصطگی، روغن ناردین اور مصطگی روغن سفرجل اور روغن گل انگور۔

ان ادویات کے ساتھ اشق، مقل، شحوم اور گودے شامل کر کے دینے سے ورم جگر صلب کا شافی علاج ہو جاتا ہے بشرطیکہ تدبیر سازگار ہو اور عمدہ غذا اس تدبیر کے مطابق ہو۔ مقصد صرف یہ ہو کہ جگر کے سدے کھل جائیں اور جو کچھ اس کے اندر خراب گیا ہو صاف ہو جائے۔ مذکورہ ادویات گردے کی پتھریوں کو توڑتی ہیں بشرطیکہ ان کے ساتھ کچھ مدر بول ادویہ بھی شامل کر لیں۔ (اغلوقن)

بیماری جگر اور شدید شوصہ کے درمیان فرق کی ایک مثال۔ دیگر تمام بیماریوں میں بھی اس مثال سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ فرض کر لیں ایک شخص سانس لیتے وقت اپنی پیچھے کی پسلیوں میں درد محسوس کرتا ہے تو یہ ضروری نہیں کہ فوراً اسے ذات الجنب قرار دے دیں۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ دیکھنا چاہئے کہ کھانسنے پر کوئی بدلے ہوئے رنگ کی چیز خارج ہوتی ہے۔ خارج ہوتی ہے تو یہ قطعی طور پر ذات الجنب ہے۔ ورنہ یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ ذات الجنب نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ابتدائی طور پر ہو اور نفث کا آغاز نہ ہوا ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ پہلو میں ہو اور جگر کی ڈوریاں جو بعض جسموں کے اندر پائی جاتی ہیں پھیل گئی ہوں، کیونکہ یہ ڈرویاں جب پسلیوں سے مربوط ہوتی ہیں تو درد غشاء زیریں اضلاع تک جا پہنچتا ہے۔ تاہم ذات الجنب کی نبض درد جگر کی نبض کے مشابہ نہیں ہوتی۔ اسی طرح درد جگر میں جو پاخانہ ہوتا ہے وہ ذات الجنب میں نہیں ہوتا۔ جگر کے تمام امراض اور اوقات میں یہ ثابت رہتا ہے۔ لہٰذا دائیں پہلو میں پسلیوں کے سروں کے نیچے تفتیش کریں کہ اس میں ورم تو نہیں ہے، اگر ورم ہو تو فبہا ورم نہ ہو تو یہ فیصلہ نہ کریں کہ یہ جگر کی بیماری نہیں ہے، کیونکہ کبھی جگر کا ورم مقعر کے گوشے میں یا محدب میں کسی ایسی جگہ ہوتا ہے جسے محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ ایسی حالت میں مریض کو حکم دیں کہ جتنی زور سے ہو سکے سانس لے اور پھر اس سے پوچھیں کہ اوپر کے اعضاء میں بوجھ محسوس کرتے ہو یعنی پسلیوں کے اندر اگر ایسا ہی ہے تو ورم جگر ہے۔ یہ ورم حجاب پر دباؤ ڈالکر مزاحمت پیدا کرتا ہے۔ جن سے بیمار کو کچھ کھانسی آتی ہے، یہ صورت عرصہ تک قائم رہتی ہے تو اس کی علامات یقینی طور پر سامنے آجائیں گی، کیونکہ جگر کی بیماریوں میں زبان اور بدن کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ سینے کی بیماریوں میں کھانسی بڑھ جاتی ہے اور وقت گذرنے پر بدبودار بلغم آنے لگتا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

اور کبھی اس عضو میں سوء مزاج سخت دموی اور بلغمی اورام پیدا ہو جاتے ہیں۔ ریاح کی بدولت تناؤ اور دور دراز رگوں کے اندر غلیظ اخلاط کے باعث سدے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اورام اور سدے سب کے سب جگر کی جانب بوجھ سا محسوس ہوتے ہیں۔ لیکن جگر میں بہت سی بخاری ریاح بھر جائے اور نکلنے کی راہ نہ پائے تو بیمار کو صرف بوجھ ہی نہیں اس کے ساتھ تناؤ بھی محسوس ہوتا ہے۔

مقعر کبد کے ورم بڑے ہوں تو حس کے ذریعہ پہچان لئے جاتے ہیں۔ کبھی شکم میں ایسے اورام بھی ہوتے ہیں جن کے جگر میں ہونے کا وہم ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ اس عضلہ کے اندر ہوتے ہیں جو مراق شکم میں جگر کے اوپر ہوتا ہے۔ اس عضلہ کا کچھ حصہ طولانی ہوتا ہے جو عانہ کے گوشہ سے سینے کی ہڈی تک چلا جاتا ہے۔ یہ ورم جب اس عضلہ کے اندر ہوتا ہے تو بالکل پوشیدہ نہیں رہتا کیونکہ عضلہ لمبائی میں چل کر ناف سے مل جاتا ہے۔ ایک عضلہ جگر کے نیچے ترچھا ہوتا ہے۔ ورم اگر اس میں ہو تو اس میں اور ورم جگر میں فرق کرنا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ اس عضلہ سے ایک اور عضلہ نکل کر شکم کے عرض میں ہوتا ہے اور جگر کے نیچے ترچھے طور پر چلتا ہے۔ اس میں ورم ہو تو ورم جگر کے مقابلہ میں تمیز کرنا اور زیادہ مشکل ہوتا ہے جگر ان تینوں قسم کے عضلات کے پیچھے اور پردۂ صفاق کے نیچے واقع ہوتا ہے۔ عضلات سب پردۂ صفاق سے اوپر ہوتے ہیں اور جگر کی ہیئت جب یہ ہے کہ وہ ان تمام عضلات کے پیچھے واقع ہے تو پھر اس کے ورم امتحان اللمس سے معلوم کر لینا ممکن نہیں الا یہ کہ ورم بڑا ہو یا شکم کے عضلات لاغر اور ہلکے ہوں۔ پھر بھی یہاں کچھ ایسا علامات ہوتی ہیں جو جگر کے ورم حار کا پتہ دیتی ہیں اور وہ یہ ہیں کہ بیمار دائیں جانب پسلیوں کے سروں کے نیچے درد محسوس کرے اور جب پسلیوں کے سروں کے نیچے کی جلد کو اوپر کھینچا جائے تو درد ہو اور درد کبھی ہنسلیوں تک پہنچے اور ہلکی کھانسی ہو زبان ابتداء میں سرخ اور آخر میں سیاہ ہو جائے۔ بھوک بالکل نہ ہو، پیاس مسلسل محسوس ہو اور خالص پت کی قئے کرے جس میں بعض وقت کوئی دوسری چیز نہ ہو بلکہ آخیر میں کچھ خارج ہو۔

اور اگر اتفاق سے ورم جگر ضعف کبد کے ہمراہ نہ ہو۔ طبیعت میں احتباس ہو تو یہ جگر کے ورم فلغمونی کی علامات ہوں گی۔ دموی علامات بھی ایسی ہی ہوتی ہیں۔ مگر زیادہ سخت ہوتی ہیں اس کے ہمراہ بخار اور شدت کی پیاس ہوتی ہے۔ ورم فلغمونی جو جانب مقعر میں ہوتا ہے وہ بھوک کے ازالہ ابکائی اور دست و پیاس میں جانب محدب کے ورم کے مقابلہ میں بڑھ کر ہوتا ہے۔ جیسا کہ محدب کے اورام مقعر کے اورام کے مقابلہ میں بایں طور بڑھ کر ہوتے ہیں کہ ان میں تنفس میں درد اس سے زیادہ ہوتا ہے جو مقعر میں ہوتا ہے اور اکثر ہلکی ہلکی کھانسیوں کی تحریک ہوتی ہے۔ اور اگر درد ہنسلیوں تک اوپر جاتا ہے تو بیمار یہ محسوس کرتا ہے کہ اس کی ہنسلی نیچے کی طرف کھنچ رہی ہے۔ مگر سینے ہڈی سے بر آمد شدہ پسلیاں جنہیں ضلوع الخلف کے نام سے پہچانا جاتا ہے وہ دونوں ہی صورتوں کے درد کے ساتھ عموماً ماؤف ہوتی ہیں۔ یہ حالت دونوں ہی ورموں میں ضروری طور پر عام ہوا کرتی ہے۔
یہ ایسی چیز نہیں ہے جو جگر کے ہر بیمار کو عارض ہو کیونکہ تمام ہی لوگوں کا جگر ان پسلیوں

سے جھلیوں کے ذریعہ پیوست نہیں ہوتا جیسا کہ بندروں وغیرہ میں دیکھا جاتا ہے۔ بعض جانوروں میں جگر ان کی پسلیوں سے وابستہ ہوتا ہے اور بعض میں نہیں ہوتا۔ ورم جگر جب ایک جانب ہو تو دوسری جانب بھی اس کا کچھ اثر ہوتا ہے۔ اس جانب اس کی کوئی خاص جگہ نہیں ہوتی جس سے وہ تجاوز نہ کر سکے۔ پسلیوں کے سروں کے ماوراء جن مریضوں کا طبعاً پتلا ہوتا ہے پھر یہ پتلا پن جگر کے کسی بڑے ورم کیوجہ سے بڑھ جائے تو امتحان باللمس سے اس کا ادراک ہو جاتا ہے اور ان اورام کی کچھ خصوصیت ہوتی ہے جو جگر سے اوپر کے عضلات کے اورام میں نہیں ہوتی اور وہ یہ ہے کہ چھونے سے ورم کی ایک حد محسوس ہوتی ہے جو یکایک ختم یا پوری ہو جاتی ہے لیکن جگر کے اوپری عضلہ کا ورم چونکہ اس کے اجزاء زیادہ دیر تک ایک دوسرے سے متصل ہوتے ہیں۔ اس لئے یہاں کا ورم چھونے پر یکے بعد دیگرے ہلکا محسوس ہوتا جاتا ہے اور اگر جگر کا ورم سخت ہو تو اسے امتحان باللمس کے ذریعہ ادراک کرنا کچھ عوارض کی وجہ سے دشوار ہوتا ہے۔ ایسا نہ ہوتا تو یہ زیادہ ظاہر ہوتا اس لئے کہ یہ ورم زیادہ سخت اور مدافعت اس کی شدید ہوتی ہے۔ اس حالت میں شکم کے اوپر کا عضلہ پتلا اور نحیف ہو جاتا ہے مگر محسوس ہونے سے پیشتر ہی استسقاء کی ابتداء ہو جاتی ہے۔ جگر کے سدوں کا جہاں تک تعلق ہے تو یہ محدب کبد کی رگوں کے تنگ ہو جانے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اخلاط چپک جاتے ہیں اور ورم فلغمونی وغیرہ دس خصوصیت سے ان نالیوں کے تنگ ہو جانے سے واقع ہوتے ہیں۔
ضعف جگر سوء مزاج حار کی وجہ سے ہو تو یہ اس کیلوس کو جلا دیتا ہے جو معدہ سے اس جگر کی جانب آتا ہے۔ مگر سوء مزاج بارد اسے پکنے نہیں دیتا یا بس اسے خشک اور گاڑھا کر دیتا ہے۔ تر کا عمل اسکے برعکس ہوتا ہے۔ لہذا جب کسی کو دیکھیں کہ تازہ ذبیحہ کے گوشت کے دھوون جیسا پاخانہ کر رہا ہے تو اسے اس بات کا ثبوت سمجھیں کہ جگر پورا خون پیدا کرنے سے عاجز ہے، اور اگر تلچھٹ کے مانند پاخانہ کر رہا تو یقین کریں کہ جگر کے اندر خون جل رہا ہے، اور اگر دست میں خون آمیز پیپ آ رہی ہو تو زیادہ دن ایسی حالت پر باقی رہنے سے دموی سوداوی اور کبھی خالص سوداء خارج ہوتا ہے۔ سوء مزاج بارد میں پیپ دار رقیق دست آ رہا ہو تو اس کی ابتداء بخار کے بغیر ہوتی ہے اور زیادہ روز ہو جائے تو بخار ہو جاتا ہے اس لئے کہ جگر کے اندر کا خون فاسد ہو جاتا ہے، اور جاہل اس بخار کو ہلکا سمجھتے اور خاص دھیان نہیں دیتے اور یہ سوچتے ہیں کہ یہ بیمار کے کھانا نہ کھانے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ حالانکہ بیمار بھوک نہ ہونے کی وجہ سے کھانا نہیں کھاتا کیونکہ اس کا شکم بوقت متعینہ غذا نیچے نہیں اتار پاتا جہلاء یہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کو بخار بالکل نہیں ہے اور اسے حمام میں داخل کرتے اور لطیف تدبیریں کرتے ہیں وغفلت سے کام لیتے ہیں۔ بہت سارے مریض جن کو سوء مزاج بارد ہوتا ہے یہ بتاتے ہیں

کہ انہیں بھوک بہت زیادہ ہوتی ہے مگر سوء مزاج حار کے مریضوں کو بھوک نہیں ہوتی بلکہ مٹ جاتی ہے۔ پیاس، تیز بخار اور اخلاط ردئیہ کی قئے ہوا کرتی ہے۔ علامات کو یاد رکھنا ضروری ہے تاکہ فیصلہ اور تشخیص جلد کی جاسکے۔

مثال:

ایک طبیب کے جگر میں درد تھا۔ میں اس کے یہاں گیا تو ایک علامت نظر آئی وہ یہ کہ ایک طشت میں پیپ دار پاخانہ تھا جیسے ذبیحہ کے گوشت کا پانی ہو۔ یہ ضعف جگر کی انتہائی صحیح و واضح علامت تھی پھر بھی میں اس کی طرف دھیان نہیں دیا اور اسے اسطرح نظر انداز کیا جیسے دیکھا ہی نہ ہو۔ پھر میں نے بیمار کی نبض پر ہاتھ رکھا تاکہ یہ ظاہر ہو کہ اسے ورم جگر ہے یا نہیں معاملہ تو یہاں صرف ضعف جگر کا تھا اور بیمار بھی طبیب تھا۔ اس نے کہا میں ابھی ابھی پاخانہ سے فارغ ہو کر بیٹھا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ نبض میں ورم کی کچھ علامت موجود ہے اس کے بعد نگاہ گھمائی تو دیکھا کہ مکان کے طاق میں ایک چھوٹی سی ہانڈی میں ماء العسل سے آمیز زوفا رکھا ہوا ہے۔ یہ دیکھ کر محسوس ہوا کہ بیمار کو ذات الجنب ہونے کا وہم ہے کیونکہ پیچھے کی پسلیوں میں درد محسوس کر رہا تھا۔ یہ ایسی چیز ہے جو کبھی کبھی ورم جگر کے پیچھے آتی ہے۔ یہ اس کی علامت بھی ہے۔ تنفس متواتر اور صغیر تھا۔ ہلکی ہلکی کھانسی کی بھی شکایت تھی جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ سمجھتا ہے کہ اسے ذات الجنب ہے۔ اسی لئے اس نے اپنے لئے ماء العسل کے ہمراہ زوفا تیار کر رکھا تھا، پھر میں نے اپنا ہاتھ اس کے دائیں جانب پیچھے کی پسلیوں پر جگر کی جگہ رکھا اور سوال کیا کہ کیا یہاں درد ہوتا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا میں نے کہا تم کھانسنا چاہتے ہو، اور دیر تک مسلسل خشک ہلکی ہلکی کھانسی کھانستے رہتے ہو اس نے کہا ہاں، اور پھر اسی طرح کی کھانسی اسے آئی اور جب رکا تو سوال کیا کہ جب لمبا سانس لیتے ہو تو درد بڑھتا ہوا محسوس کرتے ہو؟ اور دائیں جانب پسلیوں کے سروں کے نیچے معلق سا بوجھ بھی محسوس کرتے ہو؟ اصل میں میں نے یہ بتانا چاہا تھا کہ اس کا درد ہنسلی تک پہونچ رہا ہے۔ اندیشہ ہوا کہ مریض گذشتہ تکالیف کے مقابلہ میں اس کی نفی نہ کر دے۔ کیونکہ میں جانتا تھا کہ جگر کے بڑے اورام میں درد ہنسلی تک پہنچتا ہے اس لئے میں نے یقین سے نہیں سوال کیا بلکہ یہ کہا کہ تمہیں ایسا درد ہو گا جو تمہاری ہنسلی تک پہنچے گا گویا کہ نیچے کی طرف کھنچاؤ ہو رہا ہے۔ شاید یہ عارضہ تمہیں ابھی نہیں ہوا ہے اس نے جواب دیا کہ یہ عارضہ بھی ہے۔ پھر میں نے کہا کہ تمہیں ذات الجنب کے ہونے کا وہم ہے (الاعضاء الآلمہ)

ہم نے یہ حکایت اس لئے بیان کر دی ہے تاکہ اسے مثال بنا سکیں اور خوش بختی کا موقعہ

آئے تو اپنی نیک نامی کے لئے موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیں اور جاہلوں کا طریقہ نہ اختیار کریں جگر کی قوت جاذبہ کے ضعف پر میں اسہال کیلوسی سے استدلال کرتا ہوں کیونکہ وہ کیلوس معدہ سے جذب کرتی ہے چنانچہ وہ نیچے سے جوں کا توں خارج ہو جاتا ہے۔ جگر اور اس کی غذائی نالیوں میں ورم حار ہو تو پاخانہ کے ساتھ زخموں کے خون آمیز پیپ جیسا مادہ خارج ہوتا ہے ورم خوب پک جاتا ہے تو گاڑھا خون آمیز مواد نکلتا ہے جو پیپ سے قریب تر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس میں اور آنتوں کی بیماری میں درد کے مقام اور جگر کی علامات سے فرق کیا جائے۔ (مؤلف)

جگر کی قوت ماسکہ کے ضعف سے گوشت کے پانی جیسا دست ہوتا ہے اور عرصہ گذرنے کے بعد تلچھٹ جیسا خون آنے لگتا ہے۔ (جالینوس)

اس اصول پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ یہ درست ہے اور یہی جالینوس کے کلام کی عبارت ہے۔ ہم نے جو لکھا ہے وہ صرف قوت مغیرہ کے ضعف کی علامت بیان کی ہے۔ (مؤلف)

اور اگر ورم حار ماساریقا میں ہو تو زخموں کی رقیق پیپ جیسا اور کیلوسی دست ہوتا ہے کیونکہ ورم جگر کی طرف سرایت کرتا ہے۔ یہ پیپ اسی ورم کی تراوش ہوتی ہے۔

انسان کا کوئی عضو کٹ جائے یا بواسیری خون یا دم حیض رک جائے تو صاف سرخ خون کا دست آتا ہے، کیونکہ عضو کی غذا کے لئے جانے والا خون دست کی راہ خارج ہونے لگتا ہے تو وہ آنتوں کی طرف رجوع کرتا ہے یہ حالت اسے بھی پیش آتی ہے جو عادتا بہت ریاضت کرتا رہا ہو اور ریاضت ترک کر دیتا ہو۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ جسم اسوقت اپنی ذات سے فضلہ کا تنقیہ کر رہا ہوتا ہے مگر حمرہ اور فلغمونی پک جاتا ہے تو پاخانہ میں تلچھٹ جیسا خون برآمد ہوتا ہے اور کبھی ایسا اسہال جگر سے بھی ہوتا ہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب طاقتور دواؤں سے جگر کا علاج ہوتا ہے۔ چنانچہ جگر میں قوت پیدا ہو جاتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ خود فضلات کو دور کرنے لگتا ہے چنانچہ خراب رنگ اور خراب بو لئے ہوئے کچھ چیزیں خارج ہونے لگتی ہیں مگر جہلا یہ سمجھتے ہیں کہ مریض قریب مرگ ہے۔ ورم کے پک جانے اور بیمار کے ہلکے ہو جانے کے بعد جانکار طبیب کے روبرو یہ صورت آتی ہے تو وہ ڈرتا نہیں ہے واضح رہے۔ کہ یہ بری نہیں بلکہ اچھی علامت ہے۔ (جالینوس)

جگر میں ورم اور سدہ ہو تو گرم غذائیں نقصان دہ ہوتی ہیں کیونکہ یہ خون کے اندر سوزش پیدا کرتی ہیں اور سرد گاڑھی غذائیں بھی مضر ہوتی ہیں کیونکہ وہ سدوں میں اضافہ کرتی ہیں۔ لہٰذا ضرورت ایسی غذاؤں کی ہوتی ہے جو گرم اور سرد کے درمیان ہوں اور لیسدار نہ ہوں جیسے نان گندم مگر اس کے ساتھ نان جویں بھی ہو جس میں جلاء کی کیفیت ہوتی ہے کیونکہ وہ ان حالات میں مفید ہے، (جالینوس۔ فی تشریح الاموات)

جگر کے لئے دست آور نسخہ لکھیں تو اس میں ایسی دوا شامل کریں جو جگر کی اصلاح کرے جیسے ہلیلہ زرد، شاہترہ، تمر ہندی غافث، افسنتین۔ بیاض غاریقون کو بنائیں اور اس میں مصطگی و سنبل وغیرہ اور تخم اور بیخ شامل کریں۔

ماء الجبن جگر کے سدوں کو کھولتا ہے اسے سکنجبین سے تیار کریں اور بعض عمدہ قابض اشیاء کے ہمراہ پلائیں۔ (ساہر)

بادام جگر کے سدوں کو کھولتا ہے بادام تلخ زیادہ قوی ہوتا ہے۔

حدت جگر اور یبوست طبع کے لئے قرص کا نسخہ:

لک ساڑھے ۳ گرام، ریوند چینی ۵ گرام، تخم کشوث ساڑھے ۳ گرام، تخم کاسنی ساڑھے ۳ گرام، تخم رجلہ (خرفہ) ساڑھے ۳ گرام، عصارہ غافث ۵ گرام، سنبل ساڑھے ۳ گرام، مصطگی ساڑھے ۳ گرام، غاریقون ۷ گرام، سقمونیا سفر جل میں بھنی ہوئی پونے دو گرام، کافور ا گرام، آب کاسنی تلخ میں سب کو یکجا کریں اور کچھ روز استعمال کریں۔ عجیب الاثر ہے۔ (طبری)

جگر کی بڑی بیماریوں سے بلغمی ہچکی آتی ہے اور ہم اسے کم ہی ٹھیک کر سکتے ہیں۔ (مؤلف)

جگر میں سات قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ سوء مزاج جگر، جوہر جگر کا ضعف، سدے، اورام زخم، قوت جگر کا ضعف خون جیسا دست پیدا کرتا ہے۔ قوت مغیرہ حرات کی وجہ سے فاسد ہو جائے۔ تو خون ردی صفراوی ہو جاتا ہے۔ فساد کے نتیجہ میں برودت پیدا ہو جائے تو خون مائی یا درمیانی ہو جاتا ہے۔ قوت جاذبہ کمزور ہو تو اسہال شکم ہو جاتا ہے۔

جگر کا ورم حار بالعموم گوشت کے پانی جیسا اسہال لاتا ہے۔ بشرطیکہ خون سازی کے لئے جگر کا عمل کمزور ہو اور وہ خون کو مائل بہ برودت و رطوبت بنا رہا ہو۔

جگر کے سوء مزاج حار سے پیاس، صفراوی قئے، تیز بخار، بدبودار دست اور قوت و بھوک کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔ سوء مزاج بارد کی صورت میں شکم کی نرمی، غذا کی خواہش اور پیاس میں کمی ہوتی ہے۔ ابتداء میں بخار نہیں ہوتا لیکن زمانہ دراز ہو جائے تو ہو جاتا ہے کیونکہ جگر میں خون فاسد ہو کر متعفن ہو جاتا ہے۔

سوء مزاج یابس کی شکایت میں بدن نحیف ہو جاتا ہے، مریض لاغر سا ہو جاتا ہے، چہرہ بگڑ جاتا ہے اور ساتھ میں پیاس ہوتی ہے۔ سوء مزاج رطب کی علامات اس کے برعکس ہوتی ہیں۔

ہم امراض کے علاج کا ذکر آئندہ کریں گے، پہلے ہر سوء مزاج کا علاج بالضد کریں۔

سوء مزاج حار کا علاج سرکہ کے ہمراہ ماء الشعیر، کاسنی اور چقندر سے کریں۔ طاقت بڑھانے کی ضرورت ہو تو تیتر اور مرغی کا گوشت دیں اور مسخنات (گرمی پیدا کرنے والی غذائیں) اور مبردات سے ضماد کریں۔ سیب، انار اور بہی دیں۔ صندلین، گل انگور، گل سرخ، حی العالم، شاخ آس، تیزپات، بید سادہ، سنبل، مصطگی موم، روغن سفرجل روغن آس وغیرہ سے ضماد کریں۔

فساد مزاج بارد کے لئے مسخن لطیف تخموں کا التزام کریں۔ شراب وخندیقون میں روٹی تر کر کے کھلائیں۔ گوریوں اور تیتر کا گوشت دیں۔ مچھلی اور تازے میوے بالکل ترک کر دیں۔

سوء مزاج رطب بہت زیادہ ہو تو انجام استسقاء لحمی ہوتا ہے۔ سوء مزاج یابس کا انجام یہ ہے کہ مریض دبلا ہو جاتا ہے۔ سوء مزاج حار میں اس کے علاوہ فساد خون اور ورم بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ سوء مزاج بارد کا انجام استسقاء ہوتا ہے۔

ورم محدب جگر میں ہو تو بڑا ہونے پر محسوس ہوتا ہے اور مقعر جگر میں ہو تو اس کی علامت یہ ہے کہ تو داہنی پسلی کے سرے کے نیچے بوجھ، کھانسی، ابتداء میں زبان سرخ پھر سیاہ ہو جاتی ہے، بھوک غائب، مسلسل پیاس رہتی ہے۔ پت کی قئے اور اسہال ذ ہوتا ہے جس میں مراق اوپر کو پسلیوں اور شانہ تک کھنچتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کھنچاؤ کبھی پیچھے کی پسلیوں تک پہنچتا ہے یہ کیفیت اس مریض کو لاحق ہوتی ہے جس کا جگر پیچھے کی پسلیوں سے چپکا ہوا ہوتا ہے۔ یہ عوارض محدب جگر کے ورم میں بھی ہوتے ہیں البتہ محدب کا ورم زیادہ بڑا اور پھیلا ہوا ہوتا ہے تو تنفس عظیم اور کھانسی زوردار ہوتی ہے اور درد دائیں شانے تک پھیل جاتا ہے۔ مگر عدم اشتہا کی کیفیت ورم محدب کے مقابلہ میں ورم مقعر میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح مراری قئے، متلی اور پیاس کی زیادتی بھی ہوتی ہے۔

جگر کے گرم اورام کے ساتھ شدید بخار ہوتا ہے اور کبھی ورم خود جگر کے گوشت میں ہوتا ہے اس میں درد بھاری مگر چبھن نہیں ہوتی برعکس ازیں پردۂ جگر کے ورم میں چبھن ہوتی ہے درد بھاری نہیں ہوتا۔ عضلہ مراق جو جگر کے اوپر واقع ہے میں یہ تمام اورام شکم کی گہرائی میں طولاً یا پھر طولانی یا ترچھے طور پر متورم عضلہ کی رفتار پر پھیلتے ہیں۔

جگر کے ورم گول ہلالی شکل کے ہوتے ہیں۔ لہٰذا ممکن ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں۔ یاد رکھیں کہ جگر کو ایسی حالت میں ایسی غذاؤں اور دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے جو اس کی نالیوں کو درست کریں اور تھوڑی محلل بھی ہوں۔ مگر بہر حال جالی ہوں۔ ضروری نہیں یہ دوائیں جالی ہونے کے ساتھ تیز بھی ہوں کیونکہ ایسی دواؤں سے ورم سرایت کر کے بڑھ جائے گا، لہٰذا ایسی جلاء کی ضرورت ہے

جس میں حدت نہ ہو۔ شہد ایسی ہی دوا ہے تاہم وہ اپنی جلاء سے احشاء میں ہیجان پیدا کرتی ہے لہٰذا ماءالشعیر، سکنجبین کے ہمراہ پلائیں کیونکہ وہ بغیر سوزش جلاء پیدا کرتا ہے لیکن انار اور سیب اور ان جیسی چیزیں قابض ہونے کی وجہ سے ادعیہ کو بند کردیتی، پت کو جگر سے باہر آنے کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہیں۔ چنانچہ ورم بڑھ جاتا ہے بالخصوص جبکہ ورم مقعر اور جگر میں ہوتا ہے کیونکہ ان چیزوں کا فعل ایسی حالت میں قوی ہوتا ہے مگر محدب کبد کت جاتے جاتے ہضم ہوکر ان کا اثر کمزور ہوجاتا ہے۔ پس جو دواء محدب جگر کے وَرم کی اصلاح کرتی ہے وہ ماءالشعیر اور وہ دوائیں ہیں جو اعتدال کے ساتھ ادرار بول کرتی ہیں جیسے جو شاندۂ کرفس۔ سوزش شدید ہو تو آب کاسنی، آب مکوء اور کاکنج اور سکنجبین دیں۔ عرصہ گذر جائے اور ورم میں ہضم کے آثار نمایاں ہو جائیں تو وہ ادویہ استعمال کریں جو قوت کے ساتھ ادرار بول کرتی ہیں مثلاً اسارون، سنبل، فو، بطر اسالیون، مر، گل اذخر، گل غافث اور کمافیطوس۔

ورم جانب مقعر میں ہو تو وہ ادویہ استعمال کریں جو اجابت کے لئے تحریک پیدا کرتی ہوں جیسے تربد، صبر، غاریقون، ہلیلہ زرد وغیرہ۔ یہ ہضم کے بعد استعمال کریں، ماءالعسل اور بورہ کا حقنہ بھی پہلے دیں۔ ہضم انحطاط کے وقت ظاہر ہو تو مذکورہ دواؤں میں شحم حنظل اور قنطوریون آمیز کریں خصوصیت سے جب جگر میں کچھ ٹھوس چیز باقی رہ جائے، لیسدار غذاؤں سے مریض کو دور رکھیں اور ایسی غذا دیں جو جلاء پیدا کرے۔ ایسی ادویہ سے ضماد کریں جو نرمی پیدا کریں اور خوشبودار ہوں تاکہ نرم دواؤں سے ورم تحلیل ہو اور خوشبودار سے قوت جگر کی حفاظت ہو، ابتداء میں جب ہضم ظاہر نہ ہو تو صندلین، حی العالم، سفرجل اور قسب جسے ضماد استعمال کریں ہضم تھوڑا ظاہر ہو تو بابونہ، موم، روغن گل اور مصطگی، اور اخیر میں جب انحطاط ہو اور اچھی طرح ہضم ہو جائے تو دواؤں اور ضمادوں میں میعہ سائلہ، ایرسا، مر، اسارون، اشنہ، جعدہ، اکلیل الملک، تخم کتاں، روغن سوسن، روغن ناردین، روغن بابونہ، روغن شبت، روغن نرگس استعمال کریں۔

مقعر جگر کے اورام میں تدبیر کا رخ زیادہ تر برودت کی طرف کردیں کیونکہ ایسی حالت کے اندر تیز، گرم اور طاقتور بخار موجود ہوتے ہیں گرم اشیاء سخت اورام میں ناقابل برداشت ہوتی ہیں۔ جب جگر کے اندر ورم صلب (سخت) پیدا ہو جاتا ہے تو مزمن ہو یا حاد بہرحال کچھ بلغمی مواد یہاں باقی رہ جاتے ہیں۔ کیونکہ جسم کے اندر غذائیں سرایت کے جو مقامات ہوتے ہیں ان کے دہانے مسدود ہو جاتے ہیں، پیٹ چلنے لگتا ہے اور اکثر بیمار کی موت ہو جاتی ہے۔ مرنے سے پہلے لازماً استسقاء ہو جاتا ہے۔

مکمل بندش ہوتی ہے تو شکم چلنے لگتا ہے کیونکہ غذائیں شکم کی طرف واپس آجاتی ہیں لہٰذا مریض ہلاک ہو جاتے ہیں مگر ہلاکت طویل مدت کے بعد واقع ہوتی ہے۔ انسداد تیزی سے واقع نہیں ہوتا۔ یہاں ضرورت یہ ہوتی ہے کہ سدے کھول دیئے جائیں اور ورم حار کے آخیر میں جن ضمادوں کے استعمال کا ذکر کیا گیا ہے وہ ان مریضوں کے لئے بھی موزوں ہیں۔

جگر کے ضمادوں میں تین چیزیں پیش نظر ہونی چاہئیں ملین ادویہ جیسے مقل اور شحوم، ملطف و محلل ادویہ جیسے گل اذخر، غار، فوہ، حب البان، فاوینا اور مقوی ادویہ جیسے افسنتین اور مصطگی۔ انہیں ادویہ سے ضمادات تیار کیئے جائیں اور اس پر نظر رکھیں کہ تحلیل زیادہ نہ ہو۔ صلابت کچھ ٹھوس ہو کر نہ رہ جائے جو تحلیل نہ ہو سکے بس تحلیل و تلیین کا کام حب البان کے گاڑھے عرق سے لیں جس میں مقل شامل کرلی گئی ہو۔ اس کے ہمراہ افسنتین اور سنبل دیں۔

سختیٔ جگر کے لئے نہایت عمدہ ضماد:

سدوں کو کھولنے کے لئے پلایا جائے اور اس سے ضماد کیا جائے۔

قنطوریون دقیق، بیخ بار تنگ اور اس کے برگ و تخم سب سے عمدہ تخم ہیں پوست بیخ غار۔

ڈیڑھ گرام شراب ریحانی میں تر کر کے، خیساندہ تیار کریں اور آرد ترمس میں گوندھ کر ضماد کریں۔ لیف جعد بھی یہ سب صلب کے لئے عجیب الاثر ہیں۔

ریوند چینی، جعد، کماذریوس اور غاریقون کا کام سدے کھولنا ہے، بابونہ کا ضماد کا تمام ادویہ سے زیادہ محلل ہوتا ہے۔

مرکب ادویات میں دوا آلک، دواء الکرکم، اثاناسیا اور دواء القسط سے کام لیں۔ بخار کی حالت میں یہ موزوں نہیں ہیں الا یہ کہ بخار ہلکا ہو۔ یہ ادویات برودت اور رطوبت کے لئے موزوں ہوتی ہیں۔

روغن ارنڈ، ماء الاصول اور غافث کے ہمراہ اور روغن بادام تلخ اس وقت مفید ہے جبکہ جگر میں لیسدار اخلاط کیوجہ سے ورم کے بغیر سدہ ہو جائے اور اس کے ساتھ بخار بالکل نہ ہو۔ علامات یہ ہیں کہ بخار کی عدم موجودگی میں جگر پر بوجھ، درد اور تناؤ ہوتا ہے۔ کیونکہ یہاں ریاح پیدا ہو جاتی ہے جو باہر نکل نہیں پاتی۔

یہ سدے زیادہ دنوں تک جگر میں رہ جاتے ہیں تو اخلاط میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ ورم

لا محالہ بخار کے لئے تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج:

جب سدے سخت اور مزمن ہوں تو باسلیق کی فصد کھولیں پھر ادویہ مقطعہ استعمال کریں مثلاً سکنجبین عنصلی، جوشاندۂ غافث، جوشاندۂ قرص خام، جوشاندۂ بیخ کبر و بیخ اذخر و رازیانہ و کرفس انیسون، لک، فوۃ، سلیخہ، روغن بادام تلخ بھی انہیں ادویہ کے مانند سدے کھولتا ہے۔ غاریقون جنطیانا اور قنطوریون ایسی ہی ادویات ہیں اور وہ مرکبات بھی جن کا ذکر ہم نے سخت اورام میں کیا ہے. کیونکہ دونوں کا علاج قریب قریب یکساں ہے البتہ سخت ورم کی وجہ سے تلیین کی ضرورت زیادہ ہوا کرتی ہے۔

سدوں کے لئے سرخس بہترین دواء ہے اس لئے کہ اس پر تلخی غالب ہوتی ہے۔

حسب ذیل دواء سنبل اس مرض کی بیحد عجیب الاثر دوا ہے۔

سنبل رومی ۳ جز، افسنتین اجز کوٹ پیس کر شہد میں معجون کی جائے اور استعمال کی جائے۔ ایارج فیقراء، بسفائج، افسنتین، غاریقون اور مدربول تخموں کے جوشاندہ سے شکم کھول دینا بھی مفید ہے۔

دبیلۂ کبد:

اگر جگر میں پھوڑے ہو جائیں تو اسے سمیٹا جائے گا کیونکہ نشتر سے آپریشن کرنا تباہ کن ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ آرد جو، بیٹ کبوتر، ابالی ہوئی انجیر اور بورہ کا مسلسل ضماد کیا جائے اور کھانے میں ابالا ہوا شہد، سوکھی انجیر، زوفا پودینہ اور شہد کے ہمراہ ماء الشعیر دیں اور پیشاب آور ادویہ استعمال کیجائیں تاکہ مادہ گردہ اور مثانے کی طرف مائل ہو جائے کیونکہ شکم کی دونوں تجویفوں اور احشاء کی جانب مادہ کے میلان کے بجائے یہ امالہ زیادہ بہتر اور ضروری ہے۔ مریضوں کو حاشا و زوفا اور پودینہ نہری کا جوشاندہ پلائیں۔ (سرابیون)

یا جوشاندۂ قنطوریون یا جوشاندۂ فراسیون دیں کہ یہ مجرب ہے۔ (مؤلف)

اگر قبض ہو تو حب صبر دیں اور جب ورم کھل کر گردے اور مثانے کی طرف مائل ہو جائے تو اس وقت قوی ادویات کا استعمال نہ کریں، بلکہ تخم خربزہ، تخم خیار، بیخ سوسن، کیترا اور فانیذ دیں۔ غذا میں شہد اور دودھ جن کا پانی خشک کر لیا گیا ہو، بیضۂ نیمبرشت، آب جو اور شربت شیریں دیں۔

پیپ آنتوں کی طرف ابھر آئے تو ایسا علاج کریں جس سے شکم زیادہ کھلے نہ بند ہو۔

پھوڑا جگر کے پردے میں ہو اور کھلنے کے بعد حجاب حاجز اور آنتوں کے درمیان اس جگہ کی طرف ریزش کرے جس میں استسقاء کا پانی جمع ہوتا ہے تو دائیں اربعہ کی جانب کھول دیں۔ پیپ آنے

لگے تو مسلسل اسے خارج ہونے دیں۔ درد جگر اور شوصہ شروع میں مشابہ ہوتے ہیں کیونکہ دونوں سانس کی تنگی، کھانسی، ترقوہ یا دائیں پہلو میں درد کے موجب ہوتے ہیں بالآخر درد جگر میں زبان سرخ یا سیاہ ہوتی ہے اور پورے بدن کا رنگ اور ہیئت بدل جاتی ہے۔ ذات الجنب میں نفث اور اس کی خاص کھانسی ظاہر ہوتی ہے۔

ابتداءً دونوں میں فرق اس طرح کیا جاتا ہے کہ درد جگر کے مقابلہ میں ذات الجنب کی نبض صلب ہوتی ہے۔ دائیں پہلو میں ورم محسوس ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری جگر کے اندر ہے لیکن یہ محسوس نہ ہو تو یہ ضروری نہیں کہ جگر میں بیماری نہ ہو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ورم مقعر جگر میں ہو یا پشت جگر کے اوپر ہو لہٰذا جن مریضوں کی پسلیوں کے درمیان یا ان کے نیچے درد محسوس ہوتا ہو اور کھانسی میں کوئی سرخ یا رنگین چیز آ رہی ہو تو یہ سمجھیں کہ بیماری ذات الجنب کی ہے اور اگر نفث نہ ہو تو یہ حکم نہیں لگایا جا سکتا کہ ذات الجنب نہیں ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے ابتدا ہو یا ہو سکتا ہے عسر نفث ہو۔ ذات الجنب میں تنگیٔ تنفس کا ہونا ضروری ہے لہٰذا حقیقت سے واقف ہونا چاہیں تو بیمار کو حکم دیں کہ جس قدر بڑی سانس لے سکتا ہو لے۔ پھر پوچھیں کہ کیا اپنی پسلیوں اور شراسیف کے نیچے کوئی معلق سا بوجھ محسوس کرتے ہو ایسا ہے تو یہ درد جگر کی علامت ہے، درد جگر میں پیٹ سے جو تحریک ہوتی ہے وہ ہر اس تحریک کے برعکس ہوتی ہے جو ذات الجنب میں ہوتی ہے البتہ شکم سے کبھی کبھی ایسی چیز برآمد نہیں ہوتی جو علامت ہے۔ ٹٹولنے پر وہ محسوس بھی نہیں ہوتی ایسی صورت میں نبض صلب کی علامت اور تنفس عظیم کی علامت باقی نہیں رہتی۔ (سرابیون)

کبھی جگر میں درد محض اس کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی تھوڑی لطیف غذاؤں پر اکتفاء کرتا ہے یہ عمل یکے بعد دیگرے کئی بار ہوتا ہے۔

جگر کے ورم حار کا علاج فصد، آب کاسنی و آش جو اور صندلین و سکنجبین کے ضماد سے کیا جائے۔

سخت بار دورم کا علاج قرص افسنتین، دواء الکرکم، سنبل، قسط، ماء الاصول، روغن بادام تلخ اور اصطماخیون کے ضماد سے کریں۔ تمام اورام صلبہ کا انجام استسقاء ہوتا ہے۔

اگر چوٹ سے ورم جگر ہو تو ریوند چینی ساڑھے ۴ گرام، اور فوۃ ساڑھے ۴ گرام روزانہ تین دن ساڑھے ۴ گرام پلائیں۔ گل ارمنی اور ماش کو شراب پختہ میں ملا کر ضماد کریں جس میں بہی اور سیب بھگو لیا گیا ہو یا جگر پر مومیائی اور روغن بنفشہ کا لطوخ کریں۔ برودت نہ ہو تو روزانہ پارے کا ایک بار لطوخ کریں۔ (طبیب نامعلوم)

جگر میں بلغمی ورم کبھی نہیں ہوتا کیونکہ جگر کی طبیعت بلغم کو تحلیل کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

معجون دبید الورد کا نسخہ:

سنبل ساڑھے ۳ گرام، سلیخہ ساڑھے ۳ گرام، قسط ہندی ساڑھے ۳ گرام، زعفران ساڑھے ۳ گرام، دار چینی ساڑھے ۳ گرام، حب بلساں ساڑھے ۳ گرام، مر ساڑھے ۳ گرام، گلسرخ ۷ جز، ورد ساڑھے ۲۴ گرام کو ترنجبین میں گوندھیں جسے پانی میں جوش دے کر گاڑھا کر لیا گیا ہو۔

مقدار خوراک ۷ گرام عرق کاسنی یا عرق بادیان کے ہمراہ جگر ورم کے لئے عمدہ ہے۔

پانچواں باب

یرقان

یرقان کے مریضوں کا جسم صفراء سے پاک نہ کیا جائے تو انہیں بخار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ صفراوی غلط جسے طبیعت باہر کرتی ہے اگر خارج نہ ہو تو اس میں عفونت پیدا ہو جانا ضروری ہے اور اگر یرقان کا سبب ورم جگر یا سدہ ہو تو یہی بخار کے لئے کافی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

میں نے اطروش کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ یرقان سے زیادہ ضرر رساں کوئی اور بیماری میں نے نہیں دیکھی جبکہ اسے بغیر علاج کے چھوڑ دیا گیا ہو۔ بار ہا دیکھا کہ اس کے بعد ناگہانی موت ہو گئی ہے۔ (مؤلف)

پہلے یہ دیکھیں کہ یرقان تو نہیں ہے نہ ہو اور جگر بیمار ہو تو ہم یہ کہیں گے کہ بحران کے طور پر یرقان ہوتا ہے اور جگر صحیح و سالم بھی ہوتا ہے۔ یرقان زیادہ تر زہریلے مکوڑوں کے ڈسنے یا باعث یرقان غذاؤں سے ہوتا ہے جبکہ جگر میں کوئی سدہ یا ورم حار بھی نہیں ہوتا۔ کبھی یرقان اس وقت بھی ہو جاتا ہے جب مرارہ، مراری خلط کو جذب کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔

یہ قسم مذکورہ اقسام کے علاوہ ہے۔

اس وقت بھی ہوتا ہے جب مرارہ کے اندر امتلائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ جگر سے مرارہ جذب کرنے کا عمل رک جاتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ مجرائے مرارہ میں سدہ پیدا ہو جاتا ہے یا مرارہ کی قوت جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

جالینوس نے اصل میں کہا ہے کہ "ان تینوں قسموں کے علاوہ" تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں متصلہ گفتگو میں اس نے کہا ہے کہ یرقان اس وقت ہوتا ہے جب جگر کے اندر سدے پیدا ہو جاتے ہیں یا بحران کے طور پر ہوتا ہے یا زہریلے اثرات اور خراب غذاؤں کے نتیجہ میں لاحق ہوتا ہے۔
(مؤلف)

یرقان میں بول و براز اور پسینہ کی راہ جو چیز خارج ہو اس کی تفتیش کریں کیونکہ براز صفراء کی وجہ سے بے حد رنگین ہوتا ہے اور ایسے ہی پیشاب اور پسینہ بھی بہت زرد ہوتا ہے کچھ دوسرے مریضوں کو ایسا نہیں ہوتا۔

ایک شخص کو یرقان کا بحران ہوا اسی میں وہ مبتلا رہا۔ میں نے اس کے پیشاب پاخانے کا جائزہ لیا اسے طبعی حالت پر پایا۔ یہ اس بات کی علامت تھی کہ جگر صحیح ہے اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔

حمام میں گرم پانی کے ذریعہ جلد سے اسے تحلیل کر دینے کا ارادہ کیا۔ رطب تدبیریں کیں۔ رطب کے ساتھ اخلاط کو لطیف بنا دینے کی تدبیر کی۔ چنانچہ مریض صحتیاب ہو گیا۔

جو مریض یرقان میں پسلیوں کے سروں کے نیچے بوجھ کی شکایت کرتا ہے تو میں کھانے پینے اور ملطف ادویہ کے ذریعہ اس کا سدہ کھول دیتا ہوں پھر ایک بار طاقتور مسہل صفراء دیتا ہوں چنانچہ مریض فوراً ہی شفا پا جاتا ہے اور جو شفایاب نہیں ہوتا انہیں ایسی ادویات دیتا ہوں جو طاقت کے ساتھ سدے کھولتی ہیں پھر اتنا قوی مسہل دیتا ہوں کہ چبھن محسوس ہونے لگتی ہے اور مرارہ سے صفراء بھی خارج ہو کر صاف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ مریض بالکل شفایاب ہو جاتے ہیں۔

اس جیسے کیس میں جب میرے ذہن میں یہ بات آجاتی ہے کہ مرارہ بھر کر تن گیا ہے اور اسے وہی صورت در پیش ہے جو زیادہ پیشاب کی وجہ سے مثانے کو لاحق ہوتی ہے اور پیشاب خارج کرنا پڑتا ہے تو اس وقت ضرورت مرارہ کو خارج کر دینے کی ہوتی ہے تاکہ وہ اپنی طبعی حالت پر واپس آجائے چاہیں تو اس سلسلہ میں مقالہ کے آخری حصہ سے استفادہ کریں۔ (الاعضاء الآلمہ)

اگر جگر اور طحال دونوں ماؤف ہوں تو اس سے سیاہ یرقان پیدا ہوتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے مرۂ صفراء اور کوئلہ کا مرکب ہے۔ (جالینوس)

جو یرقان بحران جید کی حد پر ہوتا ہے وہ حمام محلل روغنوں کی مالش اور ان ادویہ سے جلد دور ہو جاتا ہے جو مسامات کو کشادہ کرتی ہیں مثلاً روغن شبث، روغن بابونہ، روغن اقحوان اور اس جیسی روغنیات کے ذریعہ۔ گرم ادویات ایسے مریضوں کو نقصان کرتی ہیں جنہیں بخار ہوتا ہے۔ جنہیں بخار نہ ہو اور سدوں کی وجہ سے یرقان ہوا ہو ان کے لئے مدر بول تخم مفید ہوا کرتے ہیں۔ جگر کے

سدوں کے سبب پیدا شدہ یرقان میں وہ ادویات فائدہ کرتی ہیں جو طاقتور جلاء پیدا کریں۔ بالکل ویسے ہی جیسے کسی کو جگر میں یرقان ہو تو اسے وہ دوا فائدہ کرتی جو ورم کو شفا دیتی ہے اور اگر سدہ اور ورم دونوں ساتھ ہوں تو ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو جلاء اور نرمی دونوں پیدا کریں بخار اور ورم کی حالت میں طاقتور ادویات سے پرہیز کرنا چاہئے۔ سدوں کی وجہ سے پیدا شدہ صورت حال میں طاقتور، جالی اور گرم ادویات برداشت کی جاسکتی ہیں مگر ورم کی صورت میں نہیں۔ بخار کے ساتھ یرقان ہو تو عصارۂ کاسنی و عصارۂ عنب الثعلب ۲۱۰ گرام سکنجبین کے ہمراہ مفید ہے۔ بخار نہ ہو تو شراب کے ہمراہ دیں۔

ایسے ہی اگر بخار نہ ہو تو سنبل، فلفل، اذخر، انیسون، دوقو، قسط، سلیجہ، مجیٹھ وغیرہ دیں جو جگر کے سدوں میں سرایت کر جائیں۔ جوشاندۂ نخود اور بیخ بلیون پلائیں۔ تخم بادیان بخار والوں کے لئے، اسی طرح پرسیاوشان بھی ان کے لئے موزوں ہے۔

بخار نہ ہو تو حسب ذیل نسخہ استعمال کریں:۔

نسخہ:

بادام تلخ ساڑھے ۴ گرام، تخم بادیان ۱۸ گرام، انیسون ۹ گرام، افسنتین ۹ گرام، سنبل ہندی ساڑھے ۴ گرام، اسارون ساڑھے ۴ گرام۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام شہد آمیز شربت ۲۷۰ گرام کے ہمراہ اس وقت دیں جب بخار بالکل ہی نہ ہو۔

اگر جسم طبعی حالت پر اور آنکھ زرد ہو تو بخار کی حالت میں عمدہ سرکہ پلائیں اس سے بہت سارا صفراء جاری ہوگا اور بیماری جاتی رہے گی۔ برگ ہالوں یا عصارہ قثاء الحمار یا عصارہ بخور مریم کا سعوط کرائیں۔ (المیامر۔ ساتواں مقالہ)

یرقان کا علاج:

حمام، تکمید اور مسامات کو کشادہ کریں۔ جوشاندۂ عروق الصفر شہد آمیز شربت کے ہمراہ یا پرسیاوشان و فوۃ الصبغ ہر ایک نصف شراب معسل کے ساتھ پلائیں۔ (جالینوس)

کبھی یرقان خود رگوں کی سخونت سے پیدا ہوتا ہے جو خون کو صفراوی بنادیتی ہے پرسیاوشان، پودینہ اور فوۃ الصبغ ہم وزن چھ گنا پانی کے ساتھ جوش دیں یہاں تک کہ چھٹا حصہ رہ جائے پھر صاف کرلیں۔ بیمار کو پیاسا دھوپ میں رکھیں پسینہ آئے حتی کہ سوزش ہونے لگے پھر مذکورہ دوا ۳۰۱۶ گرام پلائیں حتی کہ فوراً پسینہ آنے لگے۔ اسے فوراً پسینہ آئے گا اور فوراً رنگ بدل جائے گا۔

کزبرۃ البئر (پرسیاوشان) ۲، مرالے کر نہار منہ حمام کے بعد ۱۸۰ گرام شربت کے ہمراہ پلائیں زبان کے نیچے کی رگ کی فصد کھولیں۔ ان علاجوں سے فائدہ نہ ہو تو سقمونیا کا مسہل دیں پھر ورزش، تعریق، مالش اور حمام سے کام لیں۔ (افلاذ نوپوش)(۱)

یرقان کے مریض کو زرد چیزیں دیکھنے سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے صفراء ظاہر بدن کی طرف جذب اور تحلیل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جن آفتوں کی وجہ سے جگر میں یرقان پیدا ہوتا ہے وہ تین ہیں۔ ورم صلب، ورم حار اور سدے۔ ورم صلب طویل اور مزمن ہوتا ہے۔ اور عرصہ کے بعد پیدا ہوتا ہے جبکہ ورم حار اور سدے یکایک پیدا ہو سکتے ہیں۔ (جالینوس)

یرقان کے مریض کو تقریباً ریاح کی شکایت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اس کے شکم پر صفراء کا غلبہ رہتا ہے لہٰذا شکم تقریباً کمزور نہیں ہوتا شاذ و نادر آنتیں کمزور ہو جائیں تو ریاح پیدا ہو سکتی ہے۔
(جالینوس)

یرقان کی حالت میں جگر سخت ہو تو یہ بری علامت ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ جگر میں حار یا بارد ورم موجود ہے ایسا نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ صورت حال جگر میں سدوں کی وجہ سے ہو۔ یہ بھی ہو سکتا ہے طبیعت کی پیداوار ہو جس سے بحران کے طور پر جلد کی طرف رگوں میں بہت سا خلط پھینک رہا ہو۔ (جالینوس)

جگر میں سدوں کی وجہ سے یرقان ہو اور مسہل صفراء دینے کے بعد سدوں کو کھول دینے والی ادویات کے ذریعہ تنقیہ کرو تو کثرت سے استفراغ کراؤ۔ بیماری فوراً دور ہو جائے گی۔ (جالینوس)

یرقان کے مریض کے جسم کو روغن سے مالش کرانے کے بعد اسے میں اخراج صفراء کے لئے دوائیں دیتا ہوں، پھر ایک بار نالیوں اور سدو کو کھول دینے اور لطافت پیدا کرنے والی ادویات دیتا ہوں اور پھر مسہل۔ (جالینوس)

معدہ اور جگر کو دو روز روغن گل، سداب اور آب سیب سے مالش کریں تاکہ جگر میں طاقت پیدا ہو جائے پھر فصد کھولیں پھر چند روز چھوڑ دیں اور طاقت بڑھانے کی تدبیر کریں۔ پھر ایلوا اور سقمونیا کا مسہل دیں پھر پیشاب آور دوا استعمال کریں۔

اگر ورم جگر ہو تو باقاعدہ علاج کریں۔ مریض کو کھیلنے کودنے اور خوش رہنے کی ہدایت کریں کیونکہ غم و اندوہ سے صفراء پیدا ہوتا ہے۔ مریض کو ہم بستری سے روک دیں۔ (فیلغریوس)

---

(۱) دوسرے نسخوں میں یہ لفظ یوں ہی ہے لیکن غالباً فلاذیوس ہے۔

یرقان کے مریضوں کے طبیعتیں ہضم شدہ غذا کو تقریباً نیچے اتار نہیں پاتیں۔ پائخانہ ہوتا بھی ہے تو سفید ہوتا ہے۔ مریض کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ صفراء کا انصباب آنتوں کی طرف نہیں ہو رہا ہے۔ بلکہ رگوں کے اندر خون کے ہمراہ دوڑ رہا ہے۔ (کتاب الحفن)

یرقان میں پیشاب گاڑھا سرخ ہو تو یہ سمجھیں کہ صفرا آنتوں کی طرف ریزش نہیں کر رہا ہے بلکہ پیشاب کا راستہ پکڑ لیا ہے اور آنتوں کا راستہ چھوڑ دیا ہے۔

اگر بخار نہ ہو تو مریض کو ہلیلہ، سقمونیا، افسنتین اور ایارج فیقرا کا جوشاندہ پلائیں۔

شہد میں گوندھا ہوا اغاریقون گاڑھے صفراء کو خارج کرتا ہے اور اگر بخار ہو تو آب کاسنی، سکنجبین ماء الجبن اور ہلیلہ پلائیں۔ بخار تیز ہو تو قرص کافور و طباشیر، عنب الثعلب و ماء الکشوث دیں اور مغز تخم قثاء و مغز تخم خیار کھلائیں۔ بسفائج یرقان کے لئے مفید ہے۔ (یہودی)

مقصود یہاں یرقان کا علاج ہے کیونکہ یرقان حسب ذیل دو اسباب کے زیر اثر ہوتا ہے (۱) سدہ پیدا ہو گیا ہو چنانچہ پت مرارہ کے اندر نہ پہونچتا ہو۔ ایسی حالت میں ورم جگر ہونا لازم ہے۔ (۲) صفراء کی تولید زیادہ ہو گئی ہو حتی کہ مرارہ اسے جذب کرنے سے قاصر ہو گیا ہو۔ ایسی حالت میں سارا خون صفراوی ہو جاتا ہے جو مختلف بیماریوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یرقان میں زبان کے نیچے کی رگوں کی فصد کھولنا مفید ہے۔

یرقان بحران کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی علامت یہ ہے کہ شروع میں بخار ہو گا یا یرقان کی وجہ کیڑے مکوڑوں کا ڈس لینا ہوتا ہے اس کا سبب ظاہر ہے یا یرقان کسی ظاہری سبب کے بغیر ہوتا ہے اس کی حسب ذیل صورتیں ہیں۔

ا۔ یرقان ہو مگر ورم جگر بالکل نہ ہو تاہم فعل ورم کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ مریض بہت جلد ان ادویہ سے شفایاب ہو جاتا ہے جو صفراء کا جلد اخراج کر دیتی ہیں۔ کیونکہ صورت حال مرارہ کی اچانک پر ہو جانے سے پیدا ہو جاتی ہے اسی لئے یرقان بھی یکایک ہو جاتا ہے۔ مریض کا رنگ زرد ہو جائے اس کے مقابلہ میں زیادہ تر جسم کے اندر کوئی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔

وہ یرقان جس کے ہمراہ جگر میں بوجھ یا درد محسوس ہو سدوں یا فساد مزاج حار کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جگر کے اندر جوش مارتا ہوا صفراوی مادہ پیدا کرتا ہے جب جگر کے ہمراہ تلی ماؤف ہو جاتی ہے تو وہ سوداء کو جذب نہیں کر پاتی چنانچہ خون سوداوی ہو کر سیاہ یرقان میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ (اہرن)

بخاروں میں آنکھیں زرد دیکھیں تو یقین کر لیں کہ جگر کے اندر سوء مزاج حار ہے، اس کا مشاہدہ ہم نے مریض ابن منجم میں کیا تھا۔ جب اس کا بحران شروع ہوا تو سیاہ خون کے مشابہ چند روز

دست آیا اس کا بحران یوں ہی تھا۔ جب ایسا دیکھیں تو حتی الامکان جگر کی تبرید کا التزام کریں۔ کیونکہ اس کا علاج جب ہم نے مبردے کیا تو مریض کو اس خلط کا اسہال ہو گیا تھا۔ (مؤلف)

جو یرقان حاد بیماری سے پیدا ہو اس کا علاج یہ ہے کہ ظاہر جسم سے اس کی تحلیل کی جائے۔ اور ایسے ہی اس یرقان کا علاج بھی ہے جو کیڑے مکوڑوں کے ڈسنے سے پیدا ہو۔ مگر جو یرقان مرارہ کے بھر جانے سے ہوتا ہے وہ یکایک پیدا ہوتا ہے۔ اس میں درد اور سوء مزاج نہیں ہوتا مریض مسہل صفراء یا مدر بول ادویات سے جلد شفایاب ہو جاتا ہے لیکن جس یرقان میں جگر کا کوئی فعل تبدیل ہو جاتا ہے یا وہ بوجھ یا درد جگر کے ہمراہ ہوتا ہے تو ضرورت ہوتی ہے اس کا مقابلہ برعکس مزاج سے کیا جائے۔ اور سدوں کو تحلیل کیا جائے، اور مجرائ مرارہ کی زیریں نالی بند ہو تو جسم سفید ہو جاتا ہے کیونکہ پت آنتوں کی طرف اترتا نہیں ہے۔ مریض کے جسم میں یہ باقی رہتا ہے۔ چنانچہ پیاس بڑھ جاتی ہے اور اگر پت رگوں کے اندر دوڑنے لگے تو پیشاب ارغوانی ہوتا ہے۔ مریض طاقتور ہو تو فصد کریں۔ یرقان میں ماء الجبن، سقمونیا، ہلیلہ زرد، غاریقون اور بسفائج وغیرہ اور صبر، افسنتین وغافث اور مدر بول چیزیں فائدہ کرتی ہیں۔ کندس ساڑھے ۴ گرام پلایا جائے تو یرقان بذریعہ قئے خارج ہو جاتا ہے۔ (اُھرن)

بحران یرقان میں حمام اور ہلکی مالش سے زیادہ کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اگر بخار یرقان کے ساتھ ہو اور صفراوی دست زیادہ آرہا ہو اور بیمار پسلیوں کے سروں کے نیچے دائیں پہلو میں بوجھ محسوس کرتا ہو تو جگر میں ورم حار ہوتا ہے۔ بوجھ نہ ہو بلکہ اس پہلو میں صرف حرارت اور بخار ہو تو اس کا سبب جگر کا سوء مزاج ہوتا ہے اور اگر یرقان بخار کے بغیر ہو اور دست سفید آرہا ہو تو اس کا سبب پتے کی نالیوں کی بندش یا ان کا ضعف ہوتا ہے۔ ایسے مریضوں کا پیشاب بیحد رنگین ہوتا ہے۔

اور کبھی یرقان اعضاء اصلیہ کے سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے۔ ساری غذا صفراء میں تبدیل ہو جاتی ہے جیسا کہ اس بخار میں دیکھا جاتا ہے جو غذا کے صفراء میں تبدیل ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے

اس یرقان کی پہچان یہ ہے کہ یہ بتدریج تھوڑا تھوڑا نہیں ہوتا۔ یرقان کا سبب جگر سے تعلق رکھتا ہو تو باب الکبد کے اندر جو علاج پیش کئے گئے ہیں انہیں اختیار کریں۔ لیکن سدوں کی وجہ سے ہو تو داہنے ہاتھ کی یا خنصر سے قریب ہتھیلی کی رگ کی فصد کھولیں اور ایسے ضمادات استعمال کریں جو ورم حار کو دور کرتے ہوں ایارج سے اسہال کرائیں۔ حقنہ ان کے لئے بہتر ہوتا ہے۔

مریضوں کو نہار منہ پیشاب آور چیزیں اور افسنتین پلائیں۔

عصارۂ ترب ۷ گرام، سرکہ شراب ۱۰ ملی لیٹر کے ہمراہ بیحد مفید ہوتا ہے۔ سکنجبین کے ہمراہ ایارج فیقرا پلائیں۔

لیکن جو یرقان اعضاء کے سوء مزاج حار سے ہو اس میں نرم مالش، غسل، معتدل ورزش اور ایسی غذا کا التزام کریں جو تبرید و ترطیب پیدا کریں مثلاً کاسنی، کرفس، لک اور شراب رقیق، اگر صرف آنکھوں میں زردی رہ جائے تو ۳۲ ملی گرام عصارہ قثاء الحمار عورت کے دودھ کے ساتھ حمام کے اندر ناک میں ٹپکائیں پانی میں ڈوبنے نہ دیں حمام کے بعد ایسی تدبیر کی ہدایت کریں جو قوت کو بحال کرے دوا دھوپ میں ناک میں اندر ٹپکائیں یا عصارۂ بخور مریم یا شونیز کا قطور کریں اور آبزن میں کھڑا کرکے تیز سرکہ سونگھائیں۔ اگر ایک گھنٹہ تک مریض اسے ناک کے اندر روکے رکھے تو بیحد مفید ہوگا۔ اس سے بکثرت فضلات خارج ہوں گے۔ (بولس)

سدہ اگر بالائی دہانے میں واقع ہو جہاں سے مرارہ جگر سے نکل کر داخل ہوتا ہے یا فم اسفل میں جہاں سے مرارہ آنتوں کی طرف خارج ہوتا ہے تو پاخانہ سفید ہو جاتا ہے البتہ فم اسفل میں براز اسی دن سفید ہو جاتا ہے کیونکہ پت بالکل موقوف ہو جاتا ہے برعکس ازیں کچھ دنوں کے بعد سفید ہوتا ہے کیونکہ مرارہ کے اندر موجودہ مقدار کچھ دنوں تک براز کو رنگین کرتی رہے گی۔ (شمعون)

یرقان کے اسباب دو ہیں:

(۱) پت کی کثرت تولید۔ علامت یہ ہے کہ جسم رنگین ہو جائے گا۔ پیشتر ایسی غذاؤں اور تدبیر کا استعمال ملے گا جو صورت حال کا باعث ہوگا۔

(۲) دونوں سوراخوں میں سے کسی ایک کا مسدود ہو جانا۔ (مؤلف)

سدہ فم اسفل میں ہو تو ایارج، غاریقون اور سقمونیا سے اسہال کرائیں اور فم اعلی میں ہو تو مدر بول ادویات استعمال کریں اور اگر پورا خون صفراوی ہو جائے تو اسہال پھر تلطفہ سے کام لیں۔

گائے کا گوشت اور چرپری مچھلی مفید ہے۔ (شمعون)

کبھی یرقان رگوں کے سوء مزاج حار سے پیدا ہوتا ہے جو خون کو صفراء میں تبدیل کر دیتا ہے۔ (جوامع العلل والاعراض۔ تیسرا مقالہ)

اور کبھی سوء مزاج حار سے یرقان ہوتا ہے جو خون کو صفرا سے بدل دیتا ہے۔

میں نے ایک شخص کو دیکھا ہے جن کا یرقان نیذ (نوم) (۱) کے استعمال سے جاتا رہا۔

---

(۱) نیذ (نوم) اصل نسخہ میں یہ لفظ اسی طرح لکھا ہوا ملا ہے لیکن غالباً یہ لفظ ثوم لہسن نہیں ہے۔

یرقان گاہے ورم جگر، جسم پر غلبہ حرارت اور سدوں کی وجہ سے ہوتا ہے جو پتے کی نالیوں میں لیسدار اخلاط کی وجہ سے عارض ہوتا ہے۔ اس کے مریض ملطف و مسخن اشیاء سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔ (اسکندر)

یرقان مرارہ و جگر، پتہ کی نالیوں، تمام رگوں، غذاؤں، زہروں اور بحران سے پیدا ہوتا ہے جگر کا جہاں تک تعلق ہے اس میں سدے یا ایسے سخت ورم پیدا ہو جاتے ہیں جو سدوں کا کام کرتے ہیں۔ یا پھر نرم ورم (ورم رخو) پیدا ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے جگر کی طاقت اور فعل زائل ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

تمام اقسام کی علامات بیان کرنا چاہیے۔ (مؤلف)

- رگوں کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان کی علامت یہ ہے کہ جگر میں بوجھ ہو گا نہ بخار ہو گا نہ پیاس ہو گی۔
- سدہ جگر کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان کی علامت یہ ہے کہ جگر میں بوجھ اور تناؤ اور چبھن محسوس ہو گی۔
- جگر کے فساد مزاج حار سے ہوئے یرقان کی علامت ہے سخت پیاس، خشک زبان اور خشک پاخانہ ہے۔
- ورم حار سے ہوئے یرقان کی علامت یہ ہے کہ اس کے ہمراہ بوجھ درد اور تناؤ سب ہو گا۔

بخار کے ہمراہ یرقان کا علاج:

ابتداء میں ہو تو مبرد کا التزام کریں مثلاً ماء الشعیر، مدر بول ادویات مثلاً سکنجبین کے ہمراہ دیں۔ غذا میں بتھوا اور چقندر وغیرہ دیں۔ جگر کو مسلسل صندلین سے ضماد کریں۔ نضج اور اشتہا کے بعد بلاخوف مدر بول ادویات مثلاً انیسون اور بادیان دیں، صفراء کا مسہل دیں اور پرہیز کرائیں اور آنکھ میں عرق گلاب، عرق کشنیز برف کا پانی سرمہ کے طور پر استعمال کرائیں اور حسب ذیل قرص کا نسخہ استعمال کریں۔ غافث ۷ گرام، زعفران ساڑھے ۳ گرام، طباشیر ساڑھے ۱۰ گرام، گلسرخ ساڑھے ۱۷ گرام، تخم بتھوا ساڑھے ۱۰ گرام، تخم خیار ساڑھے ۱۰ گرام، تخم رجلہ ساڑھے ۱۰ گرام، قرص بنا کر سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

جس یرقان میں شدت سخونت اور التہابی کیفیت ہو اس میں صندلین کے ضماد سے مؤثر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اسے برابر ضماد کیا جائے یہاں تک کہ مریض ٹھنڈک محسوس کرنے لگے اور اثر بدن

کی گہرائی تک جا پہنچے۔ (مؤلف)

اور برف سے تبرید کی جائے کیونکہ پانی زیادہ مفید ہو جاتا ہے۔

مذکورہ ادویات کو عرق ترب کے ساتھ معجون کریں اور سکنجبین یا عرق بادیان و عرق کاسنی کے ہمراہ پلائیں۔ غذا میں سرکہ کے ساتھ مچھلی اور پکا ہوا تیتر اور تیہو، مغز خیار، خیار زہ ترش اور پھیکا خربوزہ دیں۔

بخار کے بعد یرقان کی معیاد بڑھ جائے اور یہ علامات نہ جائیں تو باسلیق کی فصد کھولو، اور ہلیلہ شاہترہ، اصول، غافث کا جوشاندہ پلائیں اور بیاض اس کا غاریقون بنائیں اور اول شب میں ساڑھے ۳ گرام استعمال کریں۔

اور اگر حرارت تیز ہو تو ہلیلہ کا جوشاندہ پھر ماء الجبن اس کے بعد عرق خس، عرق کاسنی سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

سیاہ یرقان کبھی جگر کے باعث ہوتا ہے اور اس میں تلی کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان میں اس طرح تمیز کرتے ہیں کہ یرقان اگر بہت زیادہ سیاہ ہو تو تلی اور کم سیاہ ہو تو جگر۔ پاخانہ بہت سیاہ ہو تو تلی اور کم سیاہ ہو تو جگر ماؤف سمجھا جائے گا۔ یرقان سیاہ میں تلی متورم ہو تو بیماری کا سبب اسی تلی کو تصور کریں گے۔

کبھی جگر اور تلی دونوں کے ایک ساتھ ماؤف ہونے سے یرقان ہوتا ہے، علامات دونوں سے مخلوط ہوتی ہو۔

سیاہ یرقان کے علاج میں بائیں باسلیق کی فصد اور پھر ایسے جوشاندے کے ذریعہ اسہال لائیں جس میں بسابج، سقولوقندریون، افتیمون، بیخ کبر، خربق سیاہ، شاہترہ اور ہلیلہ جات و منقی شامل کئے گئے اور بیاض ایارج و غاریقون اور نمک کو بنایا گیا ہو۔

اور اگر بخار بھی ہو تو عرق کشوث و عرق بادیان اور عرق برگ جھاؤ اور عرق ترب و سکنجبین پلائیں اور مصوص دیں۔

بخار نہ ہو تو مذکورہ جوشاندہ کے بعد ہلیلہ اور افتیمون کے ساتھ اونٹنی کا دودھ یا ماء الجبن دیں، غذاء میں سرکہ اور شہد کے ساتھ کبر دیں، سکنجبین پلائیں، مصوص و ہلام (سرکہ میں پکا ہوا گوشت) دیں۔ (ابن ماسویہ)

یرقان خطرناک ہوتا ہے کیونکہ انجام اس کا تیزی سے استسقاء زقی ہوا کرتا ہے جس کے ساتھ حرارت بھی ہوتی ہے۔ (مؤلف)

تفتیش کے بعد مذکورہ کیفیت ہمیشہ اس یرقان میں ملی ہے جو سدوں اور ورم جگر کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔(مؤلف)

یرقان بحرانی کی تشخیص یہ ہے کہ نفخ نہ ہوگا، مریض کو سکون ہوگا اور مرض ہلکا ہوگا۔

ورم حار کبد کی وجہ سے پیدا شدہ یرقان کی علامت یہ ہے کہ بخار کے ساتھ دائیں پہلو میں بوجھ محسوس ہوگا، سدوں کے باعث لاحق ہونے والے یرقان کی علامت یہ ہے کہ مذکورہ مقام پر بوجھ تو ہوگا مگر بخار نہ ہوگا۔ جگر کے فساد مزاج حار جو صفراوی خون پیدا کرتا ہے سے پیدہ شدہ یرقان کی علامت یہ ہے کہ جلن اور سوزش ہوگی۔ پیاس محسوس ہوگی۔ ثقل جلن و سوزش اور بغیر بوجھ پیاس سے غذاؤں کے سبب سے پیدا شدہ یرقان حار کی علامت یہ ہے کہ وہ رفتہ رفتہ ہوگا۔

یرقان میں پاخانہ اپنی حالت پر ہو تو اسکا مطلب یہ ہے کہ مرارہ ماؤف نہیں ہے بلکہ بیماری جگر میں ہے۔ پاخانہ سفید ہو تو مرارہ ماؤف سمجھا جائے گا۔

پیشاب طبعی حالت پر ہو و جگر میں کوئی بیماری نہیں ہوگی اور اگر رنگین ہو تو جگر ماؤف سمجھیں گے۔(ابن ماسویہ)

بحرانی یرقان کا علاج:

گرم شیریں پانی اور بطور مروخ روغن بابونہ وشبث کے ذریعہ علاج کریں۔ ورم جگر ہو تو ابطی کی فصد کھولیں کہ ورم جگر کے یرقان میں فصد ابطی سے زیادہ فائدہ بخش اور کچھ نہیں ہے۔ اس کے بعد آب کاسنی، آب مکوئی اور آب کشوث سکنجبین کے ہمراہ دیں۔

نضج کے آثر ظاہر ہونے لگیں تو اس میں صبر اور عصارہ غافث کا اضافہ کریں۔ حرارت ہو تو عرق کشوث یا عرق کاسنی کے ساتھ ماء الشعیر پلائیں اور صندلین کا ضماد کریں۔

فساد مزاج حار کی وجہ سے یرقان ہو تو ہلیلہ زرد، شاہترہ، افسنتین، غافث، بیخ کرفس وغاریقون اور تمر ہندی و آلو بخارا سے اسہال کرائیں، ماء الجبن و سکنجبین مفید ہے۔ تمر ہندی اور سکر عشر ماء الجبن اور ہلیلہ کے ساتھ فائدہ بخش ہے بعد ازاں حمام کرائیں۔ اس کے بعد مدر بول ادویات دیں۔

سدے ہوں تو ادویہ مفتحہ جیسے قرص جو بادام تلخ، افسنتین، اسارون، انیسون، غاریقون سے تیار کی گئی ہو اسے عرصہ تک پلائیں پھر مسہل دیں پھر دوبارہ وہ دوا جو سدوں کو کھولے اور تلطیف کرلے، دیں پھر اسہال کرائیں، زور دار قئے سدوں کو کھول دیتی ہے۔ کبر سرکہ کے ہمراہ اور چقندر خردل کے ساتھ اور سرکہ پیاز اس میں مفید ہیں۔

اور پرندوں کا گوشت ملطف سالنوں کے ساتھ اور رقیق شراب دیں اور شکم سیری و بد ہضمی سے پرہیز کرائیں۔

بخار ہو تو ماء الشعیر سکنجبین، آب کاسنی اور چھوٹی مچھلیاں سرکہ و کرفس کے ساتھ اور کرفس کے ہمراہ آب حصرم میں چوزے اور مغز قثاء و مغز خیار استعمال کریں۔

یرقان کے ساتھ بخار نہ ہو تو ایسی ادویہ دیں جو طاقتور، مدر بول اور مفتح سدد ہوں جیسے قسط، جنطیانا، ریوند اور عرطنیثا وغیرہ۔

بخار میں وہی دوائیں دیں جو ہم نے تجویز کی ہیں افسنتین، مجیٹھ، غافث اور شعر الجیاد بھی اس کے ساتھ مفید ہیں، کیونکہ یہ یرقان کے لئے بیحد مفید ہوتی ہیں۔ کبھی صبر، سقمونیا، عصارۂ قثاء الحمار، غاریقون اور ہلیلہ زرد یرقان کا ازالہ اچھی طرح کرتی ہیں۔ ان کا مسہل استعمال کریں۔ سیاہ یرقان میں وہ دوائیں استعمال کریں جو سودا کا اخراج کریں۔

یرقان کے لئے عمدہ مؤثر حب کا نسخہ:

غاریقون ۷ جز، ایارج فیقرا ۶ جز، تخم کشوث ۶ جز، ہلیلہ زرد ۵ جز، ہلیلہ کابلی ۵ جز، افتیمون ۴ جز، ہلیلہ سیاہ ۴ جز، نمک ہندی ۶ جز، تخم ترب ۳ جز، سقمونیا ۳ جز، انیسون ۲ جز، تخم کرفس ۲ جز، تخم بادیان ۲ جز، عصارۂ ترب میں معجون کر کے حب تیار کریں۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔ تنقیہ ہو جائے اور صرف آنکھ اور جلد زرد رہ جائے تو حمام، مروخ اور دلک سے کام لیں۔

آنکھوں کی زردی کے لئے عصارۂ قثاء الحمار کا دودھ اور عصارۂ چقندر کے ہمراہ سعوط کریں۔ اس سے تنقیہ ہوتا ہے۔ بخور مریم وغیرہ بھی مفید ہیں۔ (ابن ماسویہ)

یرقان یہ ہے کہ جسم کے اندر صفراوی خون پھیل جائے۔ پہچان آنکھوں اور زبان کی رنگت اور ذائقے سے ہوتی ہے۔ سب سے زیادہ نمایاں اثر آنکھوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ سارے جسم پر محسوس ہونے سے پہلے پہلے ملتحمہ پر اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔

اس پر دھیان رکھو سرخ پیشاب پر نہیں، کیونکہ کبھی سفید پیشاب کا یرقان بھی ہوتا ہے۔
(ابن ماسویہ)

جب مرارہ کی نالیاں مسدود ہو جاتی ہیں تو اس میں سے کچھ مادہ خون کے ساتھ نفوذ کر جاتا ہے اور خون کو زرد کر دیتا ہے کچھ جگر میں رہ جاتا ہے اور سوء مزاج حار پیدا کر دیتا ہے۔ جو خون کو سوخت کرتا ہے حتی کہ خون کی رنگینیت بڑھ جاتی ہے۔ (کتاب الدلائل)

اسی صورت میں ضروری ہے کہ جگر کا جلد از جلد تصفیہ کیا جائے اور اس میں تبرید پیدا کی جائے تاکہ ورم حار پیدا نہ ہو۔ جن یرقان میں پیشاب زیادہ ہو اور وہ مائل بہ رنگینیت ہو وہ زیادہ محمود ہوتا ہے۔ کم رنگین ہو تو ردی ہوتا ہے یہ استقاء کا پتہ دیتا ہے۔

ایک شخص کو حاد بیمار کے ہمراہ یرقان تھا، جسے میں نے آب کاسنی اور سکنجبین پلائی تو اسے کھانسی آنے لگی اس کے بجائے ماء الجبن پلایا تو اسے سکون ہو گیا چنانچہ حسب ذیل میرا تجویز کردہ نسخہ بیحد مؤثر ثابت ہوا۔

مرض حاد کے ہمراہ یرقان کے لئے نسخہ:

تخم کاسنی ۱۰ گرام، خم خیارہ ۱۰ گرام، تخم رجلہ ۱۰ گرام، روزانہ ۳۵ گرام، آب کاسنی اور ۳۵ گرام سکنجبین کے ساتھ پلائیں یہ ادرار بول کرتا ہے اور بیحد مفید ہوتا ہے۔ (مؤلف)

مرارہ کے اندر صفرا رک جائے تو تفتیش کریں۔ سدے باعث ہوں تو انہیں فوراً کھول دیں اور اگر پتے کی نالیوں میں قریبی اعضاء کے امتلاء سے تنگی ہو گئی ہو تو دیکھیں کہ یہ غلظت کیوجہ سے ہو تو ملطف تدبیر استعمال کریں اور اگر کثرت خلط کیوجہ سے ہو تو مادے کا اخراج کریں، اور اگر ورم حار یا سخت ورم کی وجہ سے ہو تو یہ خارج از حفاظت صحت ہے اور اگر سوء مزاج کی وجہ سے ہو تو اسے اپنی سابقہ حالت پر واپس لائیں اور اگر کچھ دیر سے ہو تو یہ بیماری ہے اور اگر قابض غذائیں کھانے سے مرارہ کے آلات جاذبہ چپک گئے ہوں تو شیریں چکنی غذائیں کھانے کی ہدایت کریں۔ عارضہ مسخن ومخفف چیزوں سے ہوا ہو تو ایسی حالت میں ترسرد اشیاء کھانے کی ہدایت دینا میرا معمول ہے۔

(جوامع تدبیر الاصحاء)

یہ یرقان کی قسمیں ہیں۔ (مؤلف)

یرقان کی تین قسمیں ہیں:

(۱) جسم کے اندر صفراء کا پہلے سے زیادہ ہو جانا۔

(۲) جگر سے صفراء کا جذب نہ ہونا۔

(۳) صفراء کا آنتوں کی جانب نہ اترنا۔

جسم کے اندر صفراء کی کثرت تولید ایسی حرارت کے باعث ہوا کرتی ہے جو جگر کے اوپر یا تو جگر میں حرارت کے غلبے سے ہوتی ہے یا غالب ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال کے حسب ذیل

اسباب ہوتے ہیں۔

(۱)سوءمزاج کا ہونا۔

(۲)ورم حار کا ہونا۔

(۳) میٹھی، روغنی، چرپری، الغرض گرم غذاؤں کا استعمال۔

صفراء کا جگر سے انجذاب مرارہ کی وجہ سے یا جگر کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے جگر کے اندر یا جگر کی وجہ سے۔ جبکہ اس میں سخت یا حار ورم ہو، خصوصیت سے ورم صلب یا ورم حار بالخصوص اس مقام پر پیدا ہو جاتا ہے جہاں سے مرارہ کا رقبہ الگ ہوتا ہے یا یہاں سدے بن جاتے ہیں۔ مرارہ کا جہاں تک تعلق ہے تو اس کے دہانہ میں جو پت کو جذب کرتا ہے ورم یا سدہ پیدا ہو جاتا ہے یا وہ خود کمزور ہو جاتا ہے تو اس کی قوت جاذبہ حسب ذیل وجود سے جاتی رہتی ہے۔

ا۔ سوءمزاج۔

۲۔ امتلائی سدہ کے باعث شدید تناؤ کا ہونا۔

۳۔ امعاء کی جانب صفراء کو دفع کرنے والی طاقت کا کمزور ہو جانا، چنانچہ وہ بھر تو جائے مگر خالی نہ ہو سکے۔ یہ حالت کسی سدہ، ورم، سوءمزاج یا سخت تناؤ سے پیدا شدہ مراری ضعف کی وجہ سے ہو جاتی ہے یہ تمام وجوہ یا ان میں سے اکثر وجوہ واقع ہوا کرتی ہیں۔

یرقان کبھی بایں طور پر پیدا ہو جاتا ہے کہ طبیعت مدبرۂ بدن صفراء کو خارج کی طرف دفع کر رہی ہوتی ہے۔ کبھی وہ جانوروں کے زہروں کے باعث رونما ہو جاتا ہے۔

سوءمزاج حار کی بدولت پیدا شدہ یرقان کے پیچھے جگر کے اندر اورام حرارت کی علامت ملتی ہیں۔ یرقان کا باعث ورم حار ہو تو ورم حار کی علامات، ورم صلب ہو تو ورم صلب کی علامات، سدوں کے باعث ہو تو داہنے پہلو میں ثقل بلا حرارت پایا جائے گا۔ ضرورت ہوتی ہے کہ ورم صلب کی تمیز اور ضروری حد تک تمام علامات و دلائل کی تعیین کی جائے۔ براز کا سفید ہونا اس بات کی علامت ہے کہ مرہ صفراء کا راستہ بیکار ہو چکا ہے۔ اسے ضبط تحریر میں انشاء اللہ لایا جائے گا۔

اگر پیشاب طبعی حالت پر ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ درد جگر نہیں ہے۔

(ابن سرابیون)

اگر پاخانہ سفید ہو تو پتے کی نالی ماؤف اور طبعی حالت پر ہو تو یہ سمجھیں گے کہ آفت جگر کے اندر نہیں ہے۔ (ابن سرابیون)

مفردات:

کم کڑوا اور زیادہ قابض شنجار یرقان کے لئے عمدہ ہے تاہم وہ مبرد نہیں ہوتا، سدہ جگر سے ہوئے یرقان میں غاریقون پلایا جاتا ہے۔ یرقان بوجہ سدہ جگر کے لئے تخم قطف عمدہ دوا ہے، پودینہ نہری سدوں کے یرقان کے لئے عمدہ ہے۔ گل اذخر ورم جگر کے لئے مفید ہے۔ عصارۂ فراسیون کا سعوط یرقان میں بیحد مفید ہے۔ عصارہ قثاء الحمار کا سعود یرقان میں فائدہ دیتا ہے۔ کمافیطوس صاحب یرقان کے لئے سب سے مفید دوا ہے۔ غاریقون یرقان کے لئے عمدہ ہے۔ افسنتین کا جوشاندہ روزانہ ڈیڑھ گرام دیا جائے تو یرقان جاتا رہتا، بسابج غاریقون کے ہمراہ اور تخم کاسنی وکشوث اور بتھوے اور پودینہ کا جوشاندہ یرقان کو شفا دیتا ہے جبکہ اسے شربت کے ہمراہ استعمال کیا جائے۔ قسطس خس ابال کر روغن حل کے ساتھ کھانے سے یرقان کو شفا ہوتی ہے۔ بتھوا یرقان کو شفا دیتا ہے، شیر خیار وقثاء کھانے سے یرقان کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ کدو اور آب کدو پینے سے یرقان کو شفا ہوتی ہے۔ کاسنی، کشوث اور عنب الثعلب وبادیان یرقان کو شفا دیتے ہیں۔ (جالینوس)

کافور یرقان کو شفا دیتا ہے۔

ماء الجبن تمام ادویہ سے زیادہ یرقان کے لئے شفا بخش ہے مچھلی یرقان کا شافی علاج ہے۔

سقمونیا کے ذریعہ اسہال لانا ضروری ہو تو اسے اس میں شامل کریں کیونکہ یہ عجیب الاثر ہے۔ (مؤلف)

جند بید ستر یرقان کے لئے عمدہ ہے۔ (خوز)

یرقان کی ایک قسم قابض غذاؤں اور مسخن ومجفف اشیاء کے کھانے سے لاحق ہوتی ہے کیونکہ یہ دونوں ہی فم معدہ اور اوعیہ کو بری طرح چپکا دیتی ہیں۔

اول کا علاج چکنی، شیریں، ملین چیزیں ہیں جو ماؤف مقامات کو نرم کر دیں۔ ورم کا علاج وہ اشیاء ہیں جو تبرید وترطیب کا کام کریں۔ یرقان نظر آئے تو سب سے پہلے سوال کر لینا ضروری ہے۔ کیونکہ یرقان یا تو مرارہ کی قوت جاذبہ کے ضعف سے ہوتا ہے یا اس کی گہرائیوں میں سدوں یا ورم یا اس کے ضعف کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے۔ ضعف ورم یا امتلائی کیفیت کی وجہ سے مرارہ کی تمام نالیوں پر چھا جاتا ہے۔ (جالینوس)

یرقان زیادہ تر جگر کے سدوں سے ہوتا ہے کبھی ورم کی وجہ سے بھی ہوتا ہے۔ یرقان میں بخار نہ ہو تو اس کا سبب یہی سدے ہوتے ہیں۔ بقیہ سارے یرقان نظر آئیں تو بس انہی دونوں پر اعتماد کریں۔ (مؤلف)

ازالہ یرقان کے لئے حب کا ایک موثر نسخہ:

ریوند نصف، عصارہ افسنتین نصف جز، غافث نصف جز، سقمونیا پاؤ جز، عرق کاسنی کے ہمراہ حب تیار کریں۔(اُھرن)

اگر یرقان بخار کے بعد ہوا ہو اور اس کی وجہ سے بخار ہلکا ہو اور بحرانی حالت ہو تو اس کا علاج حمام اور محلل روغنیات کی مالش ہے۔

لیکن جو یرقان جگر کے اندر ورم حار سے ہو اس میں طاقتور ادویہ سے پرہیز کریں کیونکہ اس کے ساتھ بخار ہوتا ہے جگر کی نالیوں کو کھولنے سے جو فائدہ ہوتا ہے اس سے زیادہ بخار کے ابھرنے سے نقصان ہو جاتا ہے۔

لیکن جو یرقان بغیر ورم کے سدوں کے سبب سے ہو اسے قوی ادویہ سے فائدہ ہوتا ہے اس کے ہمراہ بخار نہیں ہوتا۔ طاقتور جالی ادویات حسب ذیل ہیں:۔

جنطیانا، عرطنیثا، راسن، قسط، ریوند، جعدہ اور قنطوریون۔

اگر سدہ کے باعث ورم کے ساتھ یرقان ہو تو ورم کو نرم کرنے اور سدوں کو صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا علاج مرخی اور مصفی ادویات کے مرکبات سے کریں حرارت کی موجودگی میں گرم ادویات سے پرہیز کریں۔(جالینوس)

کبھی پتے اور جگر کی شدید حرارت سے یرقان ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے چہرے کے علاوہ پورا بدن زرد ہو جاتا ہے، چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی بدن خشک ہو جاتا ہے، زبان سفید ہو جاتی ہے۔ احتباس ہو کر پیٹ پھول جاتا ہے، پیشاب پہلے پتلا سفید ہوا ہے پھر بیماری بڑھنے پر گاڑھا اور سیاہ ہو جاتا ہے۔ علاج کے لئے فصد، لطفہ، تضمید جن سے حرارت بجھ جائے اور معدل غذائیں استعمال کریں۔(مسیح)

یرقان کے لئے شکم نرم ہو تو روٹی کے ساتھ دہی ورنہ ماء الجبن استعمال کریں۔

جب طبیعت میں بندش ہو تو یومیہ استعمال کرنے کے لئے حب کا نسخہ:

ہلیلہ زرد ساڑھے ۳ گرام، ایلوا ساڑھے ۱۰ گرام، عصارہ غافث ۵۰۰ ملی گرام، افسنتین ۵۰۰ ملی گرام، رب السوس ۵۰۰ ملی گرام، عرق مکوء کے ہمراہ حب تیار کریں۔(خوز)

بغیر زعفران کے بچھڑے کا کھٹا شوربہ (ابال) اور عمدہ سرکہ لیں اور اس پر ہموزن سکر ڈال

کر پکائیں پھر تھوڑی کافور ڈال کر سکنجبین کے مانند استعمال کریں۔(ترمذی)

یرقان کی ایک قسم تیزی سے مہلک ہوتی ہے، اس میں پیشاب سرخ مٹر جیسا ہو جاتا ہے۔ بخار اور ہلکا لرزہ ہوتا ہے۔ مریض چادر اور زیادہ گفتگو سے گھبراتا ہے۔ شکم میں تناؤ اور بوجھ محسوس کرتا ہے۔ اگر چودہ دن پار کر جائے تو سالم رہتا ہے۔ پرہیز کرائیں، ماء العسل اور پرانی رقیق شراب پینے کو دیں اور برابر غذا دیتے رہیں زیادہ دیر بغیر غذا کے نہ چھوڑیں۔(بقراط تدبیر الاسقام)

یرقان زرد اکثر یکایک ہو جاتا ہے مگر سیاہ یکایک نہیں ہوتا۔(ابن اللجاج)

اگر یرقان کا تعلق جگر سے ہو جس کی علامت زردی ہے تو ممکن ہو تو باسلیق کی فصد کھولیں اور اخدعین میں حجامت کریں ماء عنب الثعلب، کشوث، کاسنی، بادیان، ۱۴ گرام خیار شنبر جسے جوش دیکر نتھار لیا گیا ہو سکنجبین سکری ۳۵ گرام کے ہمراہ دیں اور صندلیں کا ضماد استعمال کریں۔

اور اگر یرقان کا تعلق تلی سے ہو جس کی پہچان سیاہی ہے تو بائیں جانب سے فصد کھولیں اور پچھنے لگائیں۔ ماء البقول، آب برگ چھاؤ اور خلاف پلائیں، تلی پر توجہ دیں، کھانے میں سرکہ سے تیار شدہ چھوٹی مچھلی دیں پھر ماء الجبن، ہلیلہ، افتیمون، صبر سقوطری، نمک ہندی کے ساتھ پلائیں۔

ہلیلہ ۷ گرام، افتیمون ۷ گرام، نمک ۵۰۰ گرام، صبر سقوطری ۸۷۵ ملی گرام کچھ دنوں تک پلائیں اور آنکھوں میں عرق گلاب اور شراب کا سرکہ صبح و شام بطور سرمہ استعمال کریں۔

سیاہی مائل یرقان کے لئے:

مویز منقی ۵۷۵ گرام، گلسرخ غیر سائیدہ ساڑھے ۷ اگرام، کبابہ ساڑھے ۱۰ گرام، ایک کلو ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں شب و روز تر کریں اور ۴۰۰ گرام نہار منہ استعمال کریں۔ کیونکہ میں نے یرقان کی اس قسم میں اس نسخہ کو عرق بادیان یا عرق کشوث اور عرق مکوء سے زیادہ کامیاب پایا ہے۔ نسخہ مذکورہ ترکیب کے ساتھ ہفتوں استعمال کریں۔

یرقان کے لئے:

ساڑھے ۳ گرام رب السوس سکنجبین کے ہمراہ پلائیں یہ بیحد مفید ہے۔

جگر کے سدوں کے باعث پیدا شدہ یرقان کے لئے۔

عروق الصفر ساڑھے ۳ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام مطبوخ کے ہمراہ دیں۔ شاخ گوزن سوختہ ۷ گرام ہمراہ آب سرد نہار منہ دیں۔(ابن ماسویہ)

زعفرانی یرقان جگر یا مرارہ کی بیماری، مگر سیاہ یرقان بیماریٔ طحال کا پتہ دیتا ہے۔

یرقان کے حسب ذیل اسباب ہو سکتے ہیں:

۱۔ حرارت جگر کی سوزش جو خون کو صفراوی بنادیتی ہے۔
۲۔ تمام خلط کا جسم کے اندر صفراوی ہو جانا۔
۳۔ بحران کے طور پر جسم کے اندر صفراء کا انتشار۔

خلطوں کا صفراء میں تبدیل ہو جانا حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتا ہے:

خرابی مزاج، کسی جانور کا زہر، یا مہلک دوا کا اثر۔ صحت مند انسان میں اچانک یرقان کا ظہور کسی مہلک دوا یا کسی جانور کے زہر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ غیر صحتمند انسان میں خرابی تدبیر کے باعث پیدا شدہ یرقان بتدریج واقع ہو تو اس کا سبب خرابی مزاج یا کسی جانور کا زہر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

ہم نے یرقان کا علاج کیا ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے بیماریٔ جگر کی جانب توجہ دی ہے۔ اس کی اصلاح کر دینے کے بعد مخرج صفراء ادویات کے ذریعہ جسم کو صاف کر دیا ہے۔ چنانچہ مریض جلد شفایاب ہو گئے۔

ہم نے سقمونیا کو دیکھا ہے کہ مریضان یرقان کو فائدہ دیتی ہے۔ (جالینوس)

مریضان یرقان کو سرکہ کے ساتھ مچھلی کھلائیں اور فصد باسلیق کریں۔ ہلیلہ کا جوشاندہ دیں پھر ماء الجبن پلائیں۔ (ابن ماسویہ)

پرسیاوشان کے جوشاندے سے غسل کرنا یرقان کو دور کرتا ہے اگر یرقان میں پیشاب گاڑھا ہو تو سکر کے ہمراہ سقمونیا، یا ہلیلہ زرد کا جوشاندہ دے کر صفرا سے شکم کو صاف کر دیں اور اگر ساتھ میں بخار ہو تو مسہل وغیر مسہل سکنجبین دیں۔ پھر صفائی کے بعد قرص کافور وطباشیر اور ماء البقول دیں۔

کھانے میں لب خیار اور بسفائج اس یرقان کے لئے نہایت عمدہ ہے جو جگر کے سدوں سے ہو۔ اس لئے اسے اس کے کھانے میں استعمال کریں۔ اس کے ذریعہ اسہال لائیں اور فصد کھولیں۔ حماض اترج دیں کیونکہ وہ کچھ طلاء کے ہمراہ یرقان کو فائدہ دیتا ہے۔

مزمن ہو جائے تو ماء الاصول کے ساتھ دواء الکرکم اور رات میں قرص افسنتین اور سقمونیا کے ساتھ ماء الجبن دیں۔ (یہودی)

مریض یرقان کو خراطین سکھا کر اور پیس کر دیں فوراً افاقہ ہوگا۔ (جالینوس)

مریض یرقان کا صفراء بہر تدبیر خارج کریں۔ اسہال سے، قئے سے، اور ناک و آلات بول کے ذریعہ۔ یرقان کے مریض کو زرد چیزیں دیکھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یرقان جگر کی بیماری سے ہو تو سخت ورم یا دموی ورم یا سدوں یا ورم حار سے ہوتا ہے۔ جگر میں سدہ اچانک پیدا ہو سکتا ہے لیکن ورم زیادہ دنوں میں پیدا ہوتا ہے۔ جسے یرقان ہو اسے تقریباً ریاح نہیں ہوتی کیونکہ اس کے شکم اور بدن پر صفراء غالب رہتا ہے بر بنائے اصلیت ریاح پیدا بھی ہو سکتی ہے بشرطیکہ شکم کے اعضاء میں ضعف ہو کیونکہ کبھی اس سے بھی ریاح پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر یرقان کے ساتھ جگر سخت ہو تو یہ ردی ہے۔ کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جگر کے اندر سخت ورم ہے۔ اگر اس کے ساتھ سختی نہ ہو تو ہو سکتا ہے کہ سدے یا بحران موجب یرقان ہو۔ (جالینوس)

صلابت جگر کے ہمراہ یرقان استسقاء کا سبب ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یرقان کبھی بخاروں کے بحران جید کے طور پر لاحق ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں طبیعت فاضل صفراء کو جلد کی طرف پھینکتا ہے۔ اس طرح کا یرقان حمام میں داخل ہونے اور روغن جل کی مالش کرنے سے جلد دور ہو جاتا ہے اس کا علاج ان سبھی ادویہ سے کیا جاتا ہے جو مسام کو درست کرتی ہیں جیسے روغن شبت، روغن بابونہ دبید انجیر، ان چیزوں کے بعد جو ادویات اس یرقان میں فائدہ کرتی ہیں وہ ہیں روغن عقید العنب، روغن سوسن اور روغن اقحوان۔

یرقان جگر کے سدوں اور اس کے اندر ورم حار سے ہوتا ہے۔ بخار کے ساتھ جو یرقان ہو اس میں بہت گرم دوائیں نہیں استعمال کرنی چاہئیں جیسے جنطیانا، راسن، قسط، زروند، جعدہ، قنطوریون یہ اپنے مقام پر بیحد مفید ادویات ہیں۔ (جالینوس)

ان ادویات کا مقام وہ ہوتا ہے جہاں سدوں کو کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور حرارت زیادہ نہیں ہوتی۔ (مؤلف)

جسے جگر میں ورم کی وجہ سے یرقان ہو اس کے لئے وہ ادویات مفید ہوتی ہیں جو ورم کا تنقیہ کریں جیسے جگر کی رگوں میں سدے پیدا ہو جانے سے یرقان میں وہ ادویات فائدہ کرتی ہیں جو طاقتور مجلی ہوں۔ اگرچہ دوا کا اثر اس میں بہت زیادہ نمایاں ہو اس کی قوت گرم ہو، اسی کو میں نے بعینہٖ ذکر کیا ہے اور اگر سدہ اور ورم ساتھ ہو تو ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو نرم کریں اور ساتھ ہی جلاء پیدا کریں۔ قوی سخت باد آور ادویہ سے جن میں دوائیت نمایاں اور ان کی قوت حار ہو پرہیز کریں۔

پوست حنظل میں شراب یا سکنجبین گرم کریں۔ یہ سکنجبین بخار زدہ کو پلائیں جو اسے برداشت

نہ کر سکے اسے عصارۂ کاسنی باریک بستانی دیں اور یہ اسے پلائیں جسے بخار اور حدت کے ساتھ یرقان ہو اور جسے بخار نہ ہو بمقدار ۸۱ گرام شراب کے ہمراہ دیں۔ عصارۂ عنب الثعلب ۷ ۲ گرام ہم وزن شراب کے ساتھ دیں۔

جسے بخار نہ ہو اس کے لئے دوسری موزوں دوا:

سطرونیون ساڑھے ۴ گرام، ماء العسل ۱۰۴ گرام کے ہمراہ۔

دوسری دوا:

نخود ۲۰ گرام، قسط ۲۰ گرام، پرسیاوشان ۲۰ گرام، آب بیخ بلبون ۶۰۰، ۳ کلوگرام میں تر کریں اور صاف کر کے مسلسل پلائیں جسے بخار نہ ہو شراب کے ساتھ اور جسے بخار ہو اسے بغیر شراب کے۔

جگر میں سدوں سے پیدا شدہ یرقان کے لئے قرص کا نسخہ:

بادام تلخ ۱۸ گرام، تخم بادیان ۱۸ گرام، انیسون ۹ گرام، افسنتین ۹ گرام، سنبل ہندی ساڑھے ۴ گرام، اسارون ساڑھے ۴ گرام، کوٹ چھان کر پانی سے قرص بنائیں اور ساڑھے ۴ گرام استعمال کریں، جسے بخار نہ ہو تو شراب کے ہمراہ دیں۔ (جالینوس)

بخار تیز نہ ہو تو عصارۂ کاسنی اور عصارۂ عنب الثعلب کے ساتھ دے سکتے ہیں۔ (مؤلف)

اگر پورا بدن اپنی طبعی حالت پر ہو اور صرف آنکھیں زرد ہوں تو ساڑھے ۴ گرام عمدہ خالص سرکہ ناک سے قریب کریں اور مریض کو ہدایت کریں کہ وہ سانس کے ذریعہ اسے جذب کرے۔ یہ ناک سے بہت سے سارے صفراء کا امالہ کردے گا۔ مریض کو عصارہ قثاء الحمار اور عورت کے دودھ کا سعوط کریں۔ مریض جس قدر ہو سکے اسے جذب کرے۔ یا بالون کے تازہ پتوں کے ذریعہ سعوط کریں۔

وہ ادویات جو یرقان میں اچھا کام کرتی ہیں عصارہ عروق الصفر بطور شربت یا پرسیاوشان یا فوۃ الصبغ ڈھائی گرام پلائیں یا مرارۃ الذئب اور بیخ حماض استعمال کریں مریض کو دھوپ میں کھڑا کریں کچھ دیر چلائیں، یہاں تک کہ گرم ہو جائے اور پیاس لگ جائے۔ پھر اسے پرسیاوشان کا جوشاندہ دیں، اسی وقت زرد پسینہ آئے گا۔ اگر اس کے ہمراہ نعناع اور فوۃ الصبغ جوش دے لیں تو اس کا استعمال حمام کے بعد زیادہ عمدہ ہوتا ہے مریض کو خشک چقندر کا پتہ نہار منہ ۷ ۲ گرام ماء العسل کے ساتھ پلائیں اور اگر بیماری دشوار ہو جائے تو سقمونیا سے اسہال کرائیں۔ (جالینوس)

صبر کا خاصہ یہ ہے کہ وہ یرقان کو دور کردیتا ہے (ابن ماسویہ)
یرقان حسب ذیل اسباب کے تحت ہوتا ہے:۔
ا۔ بحران۔
۲۔ کیڑوں مکوڑوں کا زہر۔
۳۔ مرارہ کا صفراء کو جذب نہ کرنا۔ چنانچہ خون کے ساتھ صفراء بھی جسم میں سرایت کرجاتا ہے اور جذب نہیں ہوتا۔
مذکورہ صورت حال کا موجب حسب ذیل امور ہوتے ہیں:۔
ا۔ سدوں کی پیدائش۔
۲۔ مرارہ کی قوت جاذبہ کا ضعف۔
۳۔ مرارہ کے اندر امتلائی کیفیت کا پیدا ہو جانا۔
۴۔ ایسے سدوں کی پیدائش جو خود جگر کے اندر پیدا ہو جائیں۔
۵۔ جگر کو جانے والی صفراوی نالیوں کا ضعف۔ یہ سب مرارہ کی قوت جاذبہ کے ضعف کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا مرارہ پر نظر رکھیں۔
یرقان کی موجودگی میں دائیں پہلو بوجھ محسوس ہو تو ایسی ملطف غذائیں اور دوائیں استعمال کریں جو جگر کے سدوں کو کھول دیتی ہوں۔ اس کے بعد مسہل صفراء دیں۔ ایک ہی مسہل دینے کے بعد مریض ایک ہی دن میں شفا پا جائے گا۔ جس مریض کو مسہل سے افاقہ نہ ہو اسے ایسا شربت دیں جو سختی سے سدوں کو کھول دے۔ پھر اس کے بعد ایسا مسہل دیں جو صفراء کو نہایت شدت کے ساتھ جذب کرے۔ حتیٰ کہ مریض اسہال کے آخر میں شدید جلن محسوس کرے، اور نیلگوں دست خارج ہو۔
اور میرا خیال ہے کہ ایسے مریضوں کا مرارہ صفراء سے بھر کر تن جاتا ہے چنانچہ صفراء کو دفع کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے جیسے مثانہ کثرت بول کی جہ سے تن جانے سے پیشاب کو دفع نہیں کر پاتا۔
جن شخص کو بحرانی یرقان ہو اگر بخار اترنے کے بعد رہ جائے اور پیشاب و پاخانہ صفراوی نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ جلد میں پھیلا ہوا صفراء غلیظ ہے۔ چنانچہ اسے میں اس طرح خارج کرتا ہوں کہ مریض کو گرم حمام اور گرم پانی کے اندر بیٹھنے کا حکم دیتا ہوں جن میں تحلیل کی قوت ہوتی ہے اور انہیں حکم دیتا ہوں کہ ترتدبیر کریں اور تری کے ساتھ اخلاط کے اندر اعتدال کے ساتھ لطافت پیدا کریں۔ اس طرح وہ شفا پا جاتے ہیں۔ (جالینوس)
جگر کی وجہ سے پیدہ شدہ یرقان میں سقمونیا اور ہلیلہ کے ساتھ ماء الجبن پلانا عمدہ ہے۔ (ساھر)

یرقان لازماً جگر کے سدوں کا پتہ دیتا ہے اس لئے کہ یہ یا تو ضعف کے باعث مرارہ کے صفراء کو جذب نہ کرنے سے ہوتا ہے یا اس لئے ہوتا ہے کہ مرارہ طاقتور ہوتا ہے مگر جگر کے اس مقام پر غلظت پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ وہ مرارہ کو معمول کے مطابق جذب کرنے کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہوتی ہے۔ کمزور ہو جانے کی وجہ سے یا اپنی امتلائی کیفیت کے باعث مرارہ صفراء کو جذب نہیں کر پاتا۔

امتلائی کیفیت اس طرح پیدا ہو جاتی ہے، مرارہ کا معمول یہ ہے کہ جو کچھ اس کے اندر ہوتا ہے اسے وہ امعاء کی جانب دفع کرتا ہے۔ مگر یہ آلات دفع کمزور ہو جاتے ہیں تو دفع کرنے کا عمل رک جاتا ہے۔ ایسی صورت میں صفراء لازماً جگر کے اندر رہ جاتا ہے اور خون بھی ہوتا ہے، چنانچہ دیر تک یہ صورت باقی رہتی ہے تو جگر کا مزاج بگڑ جاتا ہے۔ اس کے اندر گرم غلظت پیدا ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

اگر معدہ مرارہ کی اس زیریں نالی میں ہو جن سے صفراء کا امعاء کی جانب انصباب ہوتا ہے تو پاخانہ سفید، منہ کڑوا اور پیاس سخت ہوتی ہے۔

اور اگر سدہ بالائی نالی کے اندر ہو جس سے صفراء جذب ہوتا ہے تو پیشاب گاڑھا ارغوانی اور پائخانہ زرد ہوتا ہے۔ عموماً شدید قولنج لاحق ہوتا ہے کیونکہ تمام صفراء کا انصباب امعاء کی جانب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں وہ صفراء کو جذب نہیں کر پاتا۔

جس مریض کا پیشاب گاڑھا ارغوانی ہو اسے ۴۵ گرام ہلیلہ اور ۲ گرام سقمونیا دیں۔ مریض کمزور ہو تو ترنجبین ساڑھے ۱۴ گرام ہلیلہ کے جوشاندے کے ہمراہ دیں۔ اس میں ترنجبین اور سقمونیا ملا کر دیں۔ اس سے صفراء اور حرارت دونوں کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

مریض کو ساڑھے ۴ گرام غاریقون پلائیں، ساتھ میں بخار ہو تو کاسنی پلائیں۔ حرارت زیادہ ہو تو آش جو پلائیں اور کدو کھلائیں۔ قطف اور ماء الجبن اور سکنجبین بھی انہیں فائدہ دیتی ہے۔

یرقان کے لئے حب خاص کا نسخہ:

سقمونیا، صبر، غاریقون، بورہ ارمنی ہم وزن۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ ان ادویات کی ترکیب ہم وزن موافق نہیں ہوتی لہٰذا سقمونیا ۱ گرام، غاریقون ساڑھے ۳ گرام، صبر ساڑھے ۳ گرام، بورہ ارمنی ۵۰۰ ملی گرام لی جائے۔

زبان کی زیریں رگوں کو کاٹ دینا یرقان میں مفید ہے۔ بخار نہ ہو تو لطیف مدر بول ادویات کا التزام کریں۔ (اُهرن)

یرقان اس لئے ہوتا ہے کہ جگر معمول سے زیادہ پت پیدا کرنے لگتا ہے۔ مرارہ اسے پوری

طرح جذب نہیں کرپاتا گو تندرست ہو۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ مرارہ کی گردن جو پت کو جذب کرتی ہے کمزور ہو جاتی ہے اس لئے اسے جذب نہیں کرتی اور خون صفراوی ہو جاتا ہے۔ جو نالیاں صفراء کو آنتوں کی طرف پھینکتی ہیں وہ بند ہو جاتی ہیں۔ ایک سبب یہ بھی ہے کہ جگر میں جس جگہ مرارہ کے اندر جاذب صفراء دہانے ہوتے ہیں وہاں سدہ بن جاتا ہے۔ یرقان کبھی زہروں اور روغن دار صفراء پیدا کرنے والی غذاؤں سے ہو جاتا ہے۔ کبھی یرقان بخاری ہوتا ہے، اور جگر کے اندر دموی ہوتا ہے۔ کبھی یرقان سیاہ اور کبھی زرد ہوتا ہے۔

جگر کے اندر دموی یرقان ہو تو اس کی وجہ سے جگر میں ورم حار کی علامات، بخار اور پیاس ظاہر ہوتی ہے اور اگر سوء مزاج حار جگر سے جو مولد صفراء ہے ورم کے بغیر پیدا ہو تو دائیں پہلو میں بغیر بوجھ کے سوزش اور درد ہوتا ہے، اور جب پت زرد ہو تو یہ اسلئے نہیں ہوتا کہ مرارہ صفراء پیدا کرنے اور جذب کرنے میں کمزور ہے بلکہ جگر میں پت کے زیادہ پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے، اسی کو یرقان کبدی کہتے ہیں۔

اور دست سفید ہو تو اس کی وجہ یا تو یہ ہے کہ مرارہ پت کو جذب نہیں کرتا یا امعاء کی طرف پھینکنے سے قاصر ہوتا ہے۔

اگر پیشاب صفراوی ہو تو یا تو جگر میں سدے ہوتے ہیں یا مرارہ کا جاذب دہانہ بند ہوتا ہے، اور اگر پیشاب اپنی حالت طبیعہ پر ہو تو جگر میں کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ (سرابیون)

یہ غلط ہے کیونکہ یرقان میں پیشاب اپنی حالت پر نہیں ہوتا مگر بحرانی یرقانی میں اور اخیر میں جب یرقان کا اثر صرف جلد کے اوپر رہ جاتا ہے پیشاب حالت طبعی پر نہیں ہوتا ہے۔ لیکن اگر جگر یا ماساریقاء میں عارضہ ہو تو پیشاب اپنی حالت پر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ جو خون بدن کی طرف جاتا ہے اس کی مائیت کا بہت زیادہ صفراوی ہو جانا لازم ہے۔ (مؤلف)

یرقان بحرانی کا علاج محلل روغنیات، مثلاً روغن بابونہ وروغن شبث سے آمیز شیریں گرم پانی سے غسل سے کریں۔ ورم فلغمونی سے پیدا شدہ یرقان میں فصد باسلیق بھر عرق کاسنی، عرق کثوث اور سکنجبین سے علاج کریں۔

اور جب ورم انحطاط پذیر ہو تو اس میں ماء البقول، ایلوا اور عصارہ غافث کا اضافہ کریں۔ ابتدا میں آب جو، آب شہد اور کرفس کے ساتھ استعمال کریں۔ سرد ضماد رکھیں اور ہلیلہ، شاہترہ، اترج، سیب، اجاص، افسنتین، تمر ہندی، حشیش غافث، اصل السوس، غاریقون، تربد، ایارج اور نمک ہندی کے جوشاندہ کا استعمال کریں کیونکہ یہ پت کو صاف کرتا اور سدوں کو کھولتا ہے۔

ہلیلہ زرد اور سکر و نمک ہندی کے ہمراہ سکنجبین سے تیار کیا ہوا ماء الجبن مفید ہو تا ہے۔ ان استعمالات کے بعد حمام اور ادرار بول سے کام لیں۔

بخار کے بغیر سدے ہوں تو بادام تلخ، اسارون وانیسون وغیرہ اور فوۃ استعمال کریں جن کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔

اگر یرقان میں مسہل دوا فائدہ نہ کرے تو اس کا سبب یہ ہے کہ پتے کی نالیاں بند ہوتی ہیں، اس لئے کچھ روز وہ ادویہ دیں جو سدے کو کھول دیں۔ پھر دوبارہ مسہل دوا دیں وہ بہت سارا پت خارج کرے گی۔ قئے زبردست جھٹکے کے ساتھ اکثر سدوں کو کھول دیتی ہے۔ سرکہ کے ہمراہ کبر جگر اور تلی کے سدوں میں مفید ہوتی ہے۔ شکم سیری اور سوء ہضم سے پرہیز کریں۔

جن مریضوں پر حرارت غالب ہو انہیں سرکہ کے ہمراہ مچھلی اور کدو، قطف اور ماء الحصرم کے ساتھ تیتر اور چوزے اور مغز خیار مفید ہوا کرتا ہے۔

یرقان کو خارج کرنے والی ادویات حسب ذیل ہیں:

ایلوا، سقمونیا، عصارہ، قثاء الحمار، غاریقون، ہلیلہ زرد۔ سیاہ یرقان ہو تو مخرج سوداء ادویات استعمال میں لائیں جن سے جگر اور تلی کے سدے کھل جاتے ہوں اور جب زرد، سبز، سیاہ یرقان دیکھیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جگر کے ساتھ طحال میں بھی بیماری موجود ہے۔

یرقان کے لئے حب کا عمدہ نسخہ:

غاریقون ساڑھے ۲۴ گرام، ایارج فیقرا ۲۱ گرام، تخم کشوث ۲۱ گرام، نمک ہندی ۲۱ گرام، تخم بتھوا ساڑھے ۷ گرام، ہلیلہ زرد ساڑھے ۷ گرام، تخم ترب ساڑھے ۱۰ گرام، سقمونیا ساڑھے ۱۰ گرام، انیسون ۷ گرام، مولی کے پتوں کے عصارہ کے ہمراہ حب تیار کریں۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔

اور جب یرقان جلد اور آنکھوں میں ہو تو جلد کے لئے حمام اور آنکھوں کے لئے عصارہ قثاء الحمار جیسی ادویات اور چقندر و سرکہ کا سعوط کریں۔

یرقان اسود کا تعلق تلی سے ہوتا ہے۔ یرقان جگر سے اس کا فرق یہ ہے کہ پہلے تلی میں درد ہوگا اور پاخانہ میں سیاہ تلچھٹ خارج ہوگی۔ کبھی جگر اور تلی دونوں سے مل کر یرقان ہوتا ہے اور رنگ دونوں کے درمیان مشترک ہوتا ہے۔

اس کا علاج حسب ذیل ہے:

ہلیلہ و شاہترہ، بسفائج، افتیمون اور غاریقون کے جوشاندہ سے تنقیہ کریں۔ سوداء اور صفراء

میں جو غالب ہوتا ہے یرقان کا رنگ اسی کی جانب مائل ہوتا ہے لہٰذا اگر تلی کی وجہ سے ہو تو ایسی ادویہ سے جو سوداء خارج کرے استعمال کریں ورنہ مخرج صفراء ادویات سے علاج کریں۔

اور اگر بخار ہو تو ماء البقول اور ماء الجبن دیں ان کے ساتھ برگ کبر اور سکنجبین پلائیں، بخار نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ دیں۔ (سرابیون)

یرقان کے لئے مجرب نسخہ:

سقمونیا ۱۴ گرام، ہلیلہ ۲۱ گرام، عصارۂ غافث ۷ گرام، کوٹ کر چھان لیں، مقدار خوراک ۷ گرام عرق کاسنی اور سکر کے ساتھ۔ (قرابادین سرابیون)۔

منخوشہ یرقان کے لئے مفید ہے اور انجوشا جس کا نام ابلوقیا ہے یرقان کے لئے عمدہ ہے یہ بارد اور موافق حال ہے۔ (جالینوس)

اسے ماء القراطن کے ساتھ پئیں۔ (دیاسقوریدوس)

۱۰۸ گرام بچے کا پیشاب پینے سے یرقان بہت جلد ٹھیک ہو تا ہے۔ (اطہورسفس)

اور قرن الدیل سوختہ ۱۲ گرام کتیرا کے ساتھ پینے سے یرقان کو فائدہ ہو تا ہے جیسا کہ دیاسقوریدوس نے فرمایا ہے، اور ایک جماعت کا خیال ہے کہ قرن الدیل سائیدہ سوختہ شوئیدہ ۹ گرام یرقان میں فائدہ کرتا ہے۔ (جالینوس)

اشقال ڈیڑھ گرام شہد کے ہمراہ استعمال کرنا یرقان کو فائدہ دیتا ہے۔ (بولس)

اور بقول دیسقوریدوس شربت عنصل یرقان کے لئے مفید ہے۔ افسنتین کا عصارہ یا جوشاندہ دس روز تک روزانہ ۷۰ ۲ گرام پینے سے یرقان کو شفا ہوتی ہے۔ شربت افسنتین یرقان کے لئے مفید ہے۔ (بولس)

حلتیت کا استعمال انجیر خشک کے ساتھ یرقان میں مفید ہے (دیاسقوریدوس)

پیاز یرقان کو ازالہ کرتی ہے۔ بابونہ یرقان کو فائدہ دیتا ہے، اور پرسیاوشان یرقان کے لئے مفید ہے۔ جعدہ کا جوشاندہ پینے سے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔ (روفس)

رسوت سرکہ کے ساتھ پکا کر پینے سے یرقان کو شفا ہوتی ہے اور بتایا جاتا ہے کہ خود رسوت پیس کر پیا جائے تو یہی کام کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

رسوت سیاہ کا جوشاندہ یرقان کے لئے مفید ہے اور چوکے کی جڑ شراب کے ساتھ جوش دیکر

اور برگ چو کا استعمال کیا جائے تو چند روز میں فائدہ ہوتا ہے اور برگ فائدہ بخش ہے۔ (دیاسقوریدوس)

کشوث کا جوشاندہ یرقان کو فائدہ کرتا ہے اور بیخ چو کا یرقان کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

کبریت ۱۲ گرام پانی یا بیضہ کے ہمراہ پینے سے یرقان کو فائدہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

شربت کماذریوس یرقان کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

لبنی لوطی کا پھل شراب اور فلفل کے ساتھ پینا یرقان کو فائدہ دیتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

سنبل اقلیطی افسنتین کے جوشاندہ کے ساتھ پینا یرقان میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

بھوا ماء القراطن کے ساتھ پینا یرقان کو مفید ہے۔ اس کے تخم میں جگر کے سدوں سے پیدا شدہ یرقان کو صاف کرنے کی طاقت ہوتی ہے۔ (بولس)

اور ایک جماعت نے مجیٹھ انیسون کے ساتھ اور سقمونیا شراب ابیض کے ساتھ یرقان کے لئے استعمال کی ہے۔ کاکنج کا پھل ادراربول کے ذریعہ یرقان کو شفا دیتا ہے۔ (جالینوس)

مولی کے پتے کا عرق یرقان میں مفید ہے۔ خصوصیت سے اگر سکنجبین کے ساتھ استعمال کیا جائے۔ (دیاسقوریدوس)

اور اس کا تخم بھی یہی کام کرتا ہے۔ فراسیون دونوں نتھنوں سے یرقان صاف کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اگر بیخ بخور مریم ساڑھے ۱۳ گرام ماء العسل کے ہمراہ دیا جائے، بیمار کی تدبیر کی جائے اور کسی ایسی جگہ رکھا جائے جہاں پسینہ آئے تو پورا یرقان پسینہ کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے۔ (اریباسیوس)

یہ یہی کام کرتا ہے لیکن ۱۳ گرام سے زیادہ نہیں پینا چاہئے اور اسے پینے کے بعد پسینہ لانے کی تدبیر کرنی چاہئے۔ درخت مریم کا جوشاندہ جب جوش دیا جائے اور اس کا پانی پیا جائے تو یرقان کو بہت فائدہ کرتا ہے۔ (جالینوس)

جو اسے پئیں انہیں روزانہ غسل کرنا ضروری ہے۔ پودینہ کا عصارہ یرقان میں اسی انداز سے فائدہ کرتا ہے جیسے وہ تلخ ادویات جو جگر اور طحال کے سدوں کو توڑتی ہیں۔ آب پودینہ صفراوی اور سوداوی گاڑھے یرقان کے لئے مفید ہے۔ (دیاقودنورس)

اگر اسے ۷ ملی لیٹر پانی کے ساتھ پیا جائے تو یرقان زائل ہو جاتا ہے اور اگر دودھ کے ساتھ سعوط کیا جائے تو یرقان کو فائدہ دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

تخم قطف کے اندر جلاء ہوتی ہے اس لئے سدۂ جگر سے پیدا شدہ یرقان کے لئے مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

اسے کھانا زردئ یرقان کے لئے مفید ہے خصوصیت سے اس کا تخم زیادہ مفید ہے، اور بیخ بادیان کو ہی یرقان کو شفادیتی ہے۔ غاریقون سدۂ جگر سے پیدا ہوئے یرقان کو شفادیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

یرقان کا سبب خلط غلیظ ہو تو مفید ادویات لیں۔ سنبل الطیب چھاننے کے بعد آب برگ ترب کے ہمراہ ساڑھے ۴ گرام اور تخم قطف سکنجبین کے ساتھ ساڑھے ۱۰ گرام یا بصل الفار کو بریاں کر کے اس کے اندر کا حصہ ۷ گرام سکنجبین کے ساتھ لیں یا ایلوا اور افسنتین ہر ایک ساڑھے ۴ گرام پودینہ نہری کے عصارہ کے ساتھ لیں یا اسے کمافیطوس اور مجیٹھ ہر ایک ساڑھے ۴ گرام عصارہ برگ ترب ۱۰۵ گرام یا اس کے برابر سکنجبین کے ساتھ پلائیں یا اسے سقولوقندریون اور جعدہ ساڑھے ۴ گرام اور صبر سقوطری ساڑھے ۳ گرام ۱۰۵ گرام سکنجبین کے ساتھ مولی کے نچوڑے ہوئے پانی کے ہمراہ پلائیں تو بیحد مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

اصحاب یرقان کا پاخانہ سفید ہوتا ہے۔ (روفس)

بحرانی یرقان کا علاج نیم گرم شیریں پانی کے حمام اور روغن بابونہ وروغن شبث جیسے روغنیات کی مالش سے کریں۔

جگر کے سدوں یا ورم سے ہوئے یرقان کی شفا ان سدوں کا کھلنا یا ورم کا شفایاب ہونا ہے اور پھر اس کے بعد ایسی چیزوں سے اسہال کرانا ہے جو صفراء کو خارج کریں۔ جیسے ایلوا اور سقمونیا۔

یرقان کی دوائیں:

تخم بتھوا سکنجبین کے ساتھ، بتھوا اور اس کا شوربہ کھانا اور پرسیاوشان کا جوشاندہ۔ (اسحاق)

فصد باسلیق اور اسہال سے ابتداء کریں اور مسہل میں پیشاب آور دوا شامل کریں۔ صفراء کی وجہ سے ہو تو جو مخرج صفراء اور سودا سے ہو تو جو مخرج سودا استعمال کریں۔ اس کی ادویہ، افسنتین جنطیانا، ثوم بری، قنطوریون، زراوند مدحرج وطویل، کزبرۃ البئر، بیخ چوکا بری، تخم گزر، سنبل الطیب اور کرنب ہیں تنہا یا ملا کر۔ مقدار خوراک ضرورت اور برداشت کے مطابق۔

کھلانے سے پہلے مریض کو پیادہ چلایا جائے تاکہ پسینہ آجائے لطیف غذا دی جائے پسینے کے بعد نیمگرم پانی سے غسل کرائیں اور حمام کے اندر جسم پر بورق اور سرکہ کا پسا ہوا تلچھٹ مالش کریں۔ حمام میں کافی پسینہ لانے تدبیر کریں۔ کھانے میں سبزیوں کے ساتھ بیخ سوسن، آسمانجونی، برنجاسف، اقحوان، سلیجہ، فجل دقیق، چھوٹی مچھلیاں استعمال کرے، اور خشک مقامات کے جنگلی قنبر کا گوشت اس کے لئے بیحد مفید ہے۔ اس کے شربت میں بادیان جوش دیں کیونکہ یہ شکم کو نرم کرنا اور پیشاب لاتا

ہے۔ چنے کا پانی بھی مفید ہے۔ کاسنی، طرخشقون، شاہترہ، شلجم، پیاز، روٹی، لہسن، کرفس، شبث، زیرہ، جعدہ، اشقال اور حلتیت چنے کے نمک میں شامل کی جاتی ہیں۔ پھول میں بہی، حب الآس، زعرور، سیب، مریض کو سفیدی مائل شراب دیں، شیریں سیاہ نہیں، عصارہ قثاء الحمار اور عصارہ نجور مریم سے سعوط کرائیں۔

مزمن بیماری میں شونیز ۵۰ ملی گرام وآب چقندر ساڑھے ۳ گرام سے سعوط کرائیں۔ انار میخوش مسلسل استعمال کرے بیحد مفید ہے ساتھ بھنا ہوا چنا مفید ہے۔ عرق مکوی ۱۰۵ گرام، آب لبلاب ۷۰ گرام کے ساتھ اسے پلائیں۔ خیار شنبر سے شکم کو نرم کریں کیونکہ بیحد عمدہ ہے۔ صفراء سوختہ کو خارج کرتا ہے، سخت تبرید کی ضرورت ہو تو جگر کو ٹھنڈا کرنے والا ضماد استعمال کریں۔ سوتے وقت آب انار میخوش کے ساتھ اسپغول استعمال کریں۔ کھانے میں ماش مقشر، بتھوا، خس اور کدو لیں اوپر سے آب انار و آب حصرم نوش کریں۔ سکنجبین بیحد عمدہ ہے۔ کاسنی و ثوث اور لب خیار وقثاء اور کرفس و کزبرہ بھی مفید ہے۔

یرقان کے ہمراہ بخار نہ ہو تو لبلاب اور عنب الثعلب میں ۲ گرام ایلوا شامل کریں، اور ہر تین دن کے بعد دانہ محلب مقشر استعمال کریں۔ (نامعلوم)

بغیر بخار کے یرقان ہو تو اس کے لئے نسخہ:

صنوبر کبار ساڑھے ۱۰ گرام، مویز منقی ساڑھے ۷ گرام، کبریت اصفر سوا ۲ گرام، افتیمون ۷ گرام، تخم کرفس کوہی ۷ گرام، نخود سیاہ ۷ گرام، کندر سفید ۷ گرام، سب کوٹ چھان کر سوا ۵ گرام عرق بادیان ۷۰ ملی لیٹر اور عرق ترب ۷۰ ملی لیٹر میں جوش دے کر چھان کر شفاء ہونے تک روزانہ استعمال کریں۔

یرقان اگر بخار کے ساتھ ہو تو ہم نے باب الکبد میں جو ادویہ لکھی ہیں وہ مفید ہوں گی۔

کبد حار اور بخار کے ساتھ یرقان کے لئے مفید نسخہ:

طبری اور کندی نے یرقان کی تین قسمیں کی ہیں۔

بحرانی یرقان۔ اس کا علاج نہیں کیا جاتا، بخار و حرارت کے ساتھ یرقان، اس کا علاج مبرد ضمادوں اور ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ (طبیب نامعلوم)

معدہ اور جگر کو چند روز قابض و مبرد خوشبودار روغنیات سے تمریخ کریں، جب طاقت آجائے تو فصد کھولیں۔ اس لئے کہ فصد جگر کے سدوں کو تحلیل کرنے میں مؤثر ہے، پھر اسے کچھ روز مرغیوں کا گوشت، انڈے، آش جو اور شربت افسنتین دیں، پھر ایلوا، سقمونیا اور قدرے نمک کے ذریعہ اسہال لائیں کیونکہ یہ اس بیماری کی خاص دوا ہے۔ شراب زیادہ نہ دیں کیونکہ زیادہ شراب کا استعمال آنتوں میں ہیجان پیدا کرتا ہے اس سے آنتوں اور دیگر اعضاء کے اندر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب آور دوائیں استعمال کریں۔

اگر معدہ یا جگر یا تلی میں ورم ہو تو محلل ادویات کا ضماد استعمال کریں اور شراب سے پرہیز کریں۔ غذا زود ہضم لیں دن میں حقنہ کریں اور سوتے وقت عصارۂ کرنب سے تیار شدہ حب استعمال کریں، اس لئے کہ یہ جگر کا تنقیہ کرتا ہے۔ کندس اور کبریت بھی انڈے کے ساتھ استعمال کرنے سے جگر کا تنقیہ ہوتا ہے اور معتدل ورزش اور پیاس پیدا کرنے والی چیزیں حمام میں استعمال کریں مثلاً عصارۂ چقندر اور عصارۂ قثاء الحمار بیحد طاقتور ہیں۔ عصارۂ بخور مریم کا استعمال بھی مفید ہے۔ جگر کے امراض کا باب دیکھیں اس میں یہ سارے قرص کے نسخے اور ضروری علامات ملیں گی۔

(فیلغورس)

چھٹا باب

استسقاء و فساد مزاج اور وہ پانی جو جگر کے آبلوں سے شکم کی طرف جاتا ہے۔

پانی باریطون کے نیچے ہوتا ہے۔ (جالینوس)
جب ایسا ہے تو آنتیں اس کے جوف میں تیرتی ہیں۔ (مؤلف)
استسقاء کی ایک قسم جسم کی برودت اور حرارت غریزیہ کی کمی سے پیدا ہوتی ہے۔ نزف الدم کا مریض ہو، یا جو ٹھنڈا پانی پیتا ہو یا جس کے بدن میں ناپختہ خلط کی پیداوار اور زیادہ ہوتی ہو وہ اسی قسم کے اندر آتا ہے۔ اس کا شافی علاج یہ ہے کہ خشکی پیدا کرنے والے چشموں میں غسل کیا جائے، سمندر کا پانی استسقاء کے لئے مفید ہے کیونکہ اس میں سکھانے کی طاقت زیادہ ہوتی ہے مریض سارا دن اسی کے اندر غوطہ زن رہے۔ گرم چشمہ میسر نہ ہو تو پانی اور نمک کو ایک زمانہ تک دھوپ میں اسی حد تک جلائیں کہ کڑوا کھارا ہو جائے اور پھر اسے استعمال کریں۔ (جالینوس)
پانی کے اندر نمک ڈال کر عرصہ تک دھوپ میں رکھدیں اور اس حد تک رکھیں کہ استعمال کرنے سے کھال متاثر نہ ہو سکے۔ (مؤلف)
سخت ورم جگر کے استحکام سے پہلے ہی استسقاء ہو جاتا ہے جگر کے عمل کے بغیر استسقاء نہیں ہو سکتا، لیکن اس کی ابتداء ہمیشہ آفت جگر سے نہیں ہوتی، بلکہ کبھی دوسرے اعضاء جیسے تلی، جگر، معدہ یا امعاء بالخصوص معاء صائم سے جگر کے اندر برودت آجاتی ہے جو اسے سرد کر دیتی ہے۔ چنانچہ ان

اعضاء میں سے کوئی عضو جب سرد ہوتا ہے تو اس کی سردی جگر تک جاتی ہے، کیونکہ ان سے سردی ماساریقا تک پھر اس سے جگر تک پہونچتی ہے۔ باقی پھیپھڑے حجاب اور گردوں کی برودت جگر کی جانب اس وقت پہونچتی ہے جب جگر کا محدب حصہ سردی سے متاثر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہاں الاعضاء الآلمہ کے دوسرے حصہ کا مطالعہ کریں، جس میں جالینوس نے سدوں کا حال بیان کیا ہے۔ (مؤلف)

استسقاء کے سلسلے میں ایک قوم کا نظریہ ظاہرہ بالکل خلاف ہے۔ ان کا نظریہ یہ ہے کہ جگر کے جانب مقعر جو رگیں ہوتی ہیں ان کے کنارے حدبۃ الکبد تک پھر بال کے مانند نہایت تنگ کناروں تک جاکر ختم ہو جاتے ہیں اور جو رگیں حدبۃ الکبد کے اندر ہوتی ہیں ان کے کنارے انہیں کناروں تک جاتے ہیں اور یہیں سے خون لیتے ہیں۔ جانب مقعر کی رگوں کے ان کناروں میں جب ورم صلب پیدا ہوتا ہے تو یہ پہلے سے زیادہ تنگ ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ماء الدم کے سوا، خون کی کوئی مقدار بھی جسم کے اندر نہیں پہونچتی ہے۔ یہ نظریہ برحق نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں دم غلیظ کا امعاء کی جانب آنا اور نیچے سے خارج ہو جانا لازم ہے۔ مگر ہم کبھی استسقاء میں دیکھتے ہیں کہ خون کا براز شکم سے بالکل خارج نہیں ہوتا، پورا جسم یا وہ مقام جہاں احشاء اترتی ہیں اور پردۂ صفاق کبھی پانی سے پر ہوتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ کھلی ہوئی بات یہ ہے کہ اکثر استسقاء ہوتا ہے جگر میں قطعاً ورم نہیں ہوتا، بلکہ خود جگر کی برودت اس کا باعث ہوتی ہے جیسے بے وقت برف کا پانی پینے سے یا تلی یا جگر یا صائم آنت وغیرہ کے سرد ہو جانے یا حیض و بواسیر سے زیادہ خون آجانے کے وقت ہوتا ہے، اس لئے ان سب میں ان تمام حالات کے اندر جگر میں ورم نہیں ہوتا، حالانکہ استسقاء موجود ہوتا ہے لہٰذا یہ سمجھنا بہتر ہے کہ استسقاء جگر کے سرد ہو جانے سے ہوتا ہے، اور جب ایسا نہ ہو تو استسقاء معدوم ہوتا ہے، کیونکہ جگر کو تولید خون میں بنیاد کی حیثیت حاصل ہے۔ رگیں بھی سرد ہو جائیں اور اس میں پیدا شدہ خون آبی ہو جائے اور یہ نضج ثانی قبول نہ کرے تو بھی ان کے اندر مائیت باقی رہتی ہے۔

ٹھنڈے پانی کے استعمال سے جگر سرد ہو جائے اور استسقاء لاحق ہو تو ایسی حالت کے اندر کھانے کی خواہش اسی طرح بڑھ جاتی ہے جیسے برودت فم معدہ میں بڑھ جاتی ہے۔

کبھی حاد امراض کے بعد استسقاء کا عارضہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ سوء مزاج یابس سے جگر اس حد تک ماؤف ہو گیا ہو کہ غذا کو خون میں تبدیل کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھا ہو۔ (جالینوس)

جگر بہت حار ہو تو اس سے بخار کے ساتھ تیزی سے استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

استسقاء کی ایک قسم اس وقت ہوتی ہے جب گردے مائیت جذب کرنے سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ جگر سے خون مائی ہو کر نفوذ کرتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ شکم میں بوجھ ہوتا ہے اور پیشاب کم ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ گردوں کو گرم کریں اور ادرار بول نیز حمام کے ذریعہ پسینہ لائیں۔

گردوں کی دونوں رگیں محدب کبد پر چڑھنے کے بعد گہری رگ سے متصل ہو جاتی ہیں۔ (الاعضاء الآلمہ میں اس مقام پر اور اس کے پانچویں مقالہ میں جگر کا ذکر کرتے وقت میرے خیال میں اس نے یہی لکھا ہے۔ اسے پڑھ لیں ماقبل اور مابعد کا مضمون بھی دیکھ لیں۔)

استسقاء طبلی میں ایسے حبوب اور غذاؤں سے پرہیز کریں جو اپھارہ پیدا کرتی ہوں۔ زقی میں پانی اور سبزیوں و تر غذاؤں سے اور لحمی کی ابتداء میں مدر بول سے پرہیز کریں۔ استسقاء لحمی کے آخری درجہ میں مدر بول کا اہتمام کریں۔ (جالینوس)

جب یکایک استسقاء پیدا ہو اور بدن پگھلنے اور تحلیل ہونے لگے تو سمجھ لیں بدن میں پگھلنے کی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ گردے جذب کرنے سے بے بس ہیں۔ رقت کی وجہ سے امعاء کی جانب انصباب نہیں ہو رہا ہے بالخصوص جبکہ یہ دیکھیں کہ پاخانے میں گوشت کے پانی جیسا دست آرہا ہو۔ اس وقت جگر کی قوت جاذبہ کو طاقت پہنچائیں بدن کی تبرید کریں تاکہ پگھلنے کی کیفیت دور ہو جائے۔ (جالینوس)

۹۰ گرام بکری کا پیشاب اور ساڑھے ۴ گرام سنبل یا شراب ابیض پلائیں جس میں قثاء الحمار کو خیساندہ کیا گیا ہو اور نحاس سوختہ و سداب اور کبوتر کی بیٹ اور تھوڑا نمک دیں۔ یہ ساڑھے ۳ گرام ہمیشہ دھوپ میں پلائیں۔ اس وقت کو پوشیدہ رکھیں، زیتون اور نمک سے روزانہ برابر مالش کریں روزانہ مسلسل سوجے ہوئے مقامات کو سوجے ہوئے مثانہ کے ذریعہ چوٹ پہونچائیں ایسا کرنے سے یہ جگہ سکڑ کر کم ہو جائے گی۔

ٹخنوں سے متصل نشتر لگا کر سوراخ کر دیں اور مریض کو کرسی پر بیٹھا دیں اس طرح بہت ساری رطوبات بہہ جائیں گی۔ (ارخیجانس)

استسقاء لحمی میں جسم سے بلغم کا اخراج اسہال سے پھر قئے اور غرغرہ سے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں بلغم پورے بدن میں پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ لہٰذا ہر طرف سے اس کا اخراج کریں۔ مریض کو ایسی چیزیں پلائیں جو بلغم کو توڑے اور سخونت پیدا کرے جس سے پسینہ اور پیشاب کا ادرار ہو جائے۔ الحاصل ہم بلغم صاف کرنے کی تمام صورتیں استعمال کریں تاکہ وہ پورے بدن میں نہ پھیلے۔ لیکن زقی میں ہم ایسا نہیں کرتے کیونکہ پانی ایک ہی جگہ میں محصور ہوتا ہے، بلکہ ایسی ادویہ دیتے ہیں جو مسہل مائیت

ہوں جیسا کہ یرقان میں مسہل صفراء دیتے ہیں۔ (جالینوس)

حار بیماریوں کے ہمراہ استسقاء کا ہونا ضروری ہے اس لئے کہ بیمار کو مسلسل تیز بخار اور سخت تکلیف ہوتی ہے، اسی کے ساتھ وہ ثقل محسوس کرتا ہے۔

زیادہ تر استسقاء گردوں اور تلی اور صائم آنت سے جگر کی شرکت سے یا آنتوں کی ان نالیوں کی شرکت سے ہوتا ہے جو غذاء کو جگر اور معدہ تک پہنچاتی ہیں کیونکہ بڑی رگوں کے ذریعہ جگر گردوں، تلی و معدہ اور آنتوں سے وابستہ ہوتا ہے اور ان میں بعض تو جگر کے اندر پیوست ہوتے ہیں۔

کبھی استسقاء کا عارض تلی میں ایسے بڑے ورم سے ہوتا ہے جس کے سبب جگر کو تکلیف پہونچتی ہے۔ الحاصل استسقاء کے سبھی اسباب قوت مولدۂ دم کے کمزور ہو جانے اور خون نہ پیدا کرنے کی وجہ سے لاحق ہوتے ہیں۔

بالکل اسی طرح جیسے ضعف ہضم کی صورت میں معدے کو عارض ہوتے ہیں جو استسقاء اس لئے عارض ہوتا ہے کہ جگر کی نالیوں میں جو غذا کا نفاذ کرتی ہیں یا معائے صائم کے اندر ورم حار لاحق ہو گیا ہے اس میں عرصہ تک دست آتے ہیں جس سے مرض کچھ بھی تحلیل نہیں ہوتا۔ اس ورم حار سے امعاء کی جانب پیپ کا انصباب بھی ہوتا ہے جو اس کے اندر دفع کرنے کی تحریک پیدا کرتی ہے، اس میں شکم کے اندر درد، سوجن یا ابھار ا ہوتا ہے۔ درد ورم حار اور سوزش کی وجہ سے ہوتا ہے اور سوجن یا ابھار اس لئے ہوتا ہے کہ آنتیں فقدان ہضم کے باعث ریاح سے پر ہو جاتی ہیں جو قوت دافعہ کے ضعف کی وجہ سے شکم کے اندر پڑی رہ جاتی ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کے اس گفتگو سے ظاہر ہے کہ جگر سے استسقاء زقی اور فساد معدہ و امعاء سے طبعی پیدا ہوتا ہے۔ باقی جو استسقاء ورم جگر سے پیدا ہوتا ہے وہ بیمار کے اندر کھانسی کی تحریک کرتا ہے جس کے ساتھ سوائے کچھ تھوڑی خونی رطوبت کے کوئی معتد بہ چیز خارج نہیں ہوتی۔

دست جاری نہیں ہوتا بس کچھ سخت اور سوکھی چیز بمشکل بر آمد ہوتی ہے۔ مریض شکم کے کچھ دائیں جانب اور کچھ بائیں جانب ورم محسوس کرتا ہے جو کبھی کبھی ظاہر ہوتا ہے اور جلد ہی غائب ہوتا اور پھر پلٹ آتا ہے۔ کھانسی کا عارضہ اس لئے ہوتا ہے کہ ورم جگر ہمیشہ حجاب کو دھکا دیتا ہے جن سے ضیق نفس عارض ہوتا ہے جیسے پھیپھڑے میں کچھ ہو جانے سے کھانسی بڑھ جاتی ہے۔ مریض کھانستا ہے تو اندازہ ہوتا ہے کہ کھانسی سے تنگی میں کشادگی پیدا نہیں ہوئی اور جھاگ کے مانند بس ایک رقیق مائی رطوبت کے علاوہ کوئی لائق ذکر چیز خارج نہیں کر سکا۔ یہی جگر سے استسقاء اور سابق الذکر استسقاء میں فرق ہے باقی جہاں تک شکم کا تعلق ہے تو ورم حار کبد کے باعث شدت حرارت

سے چونکہ بعض رطوبتیں خشک ہو جاتی ہیں اور کچھ پردہ صفاق کی اندرونی فضا میں داخل ہو جاتی ہیں اس لئے جو کچھ اوپر سے نیچے اترتا ہے وہ بمشکل اترتا ہے اور سخت ہوتا ہے۔(مؤلف)

بخار کے ہمراہ استسقاء دو متضاد بیماریوں کا نام ہے۔ لازم ہے کہ ان میں جو زیادہ سخت اور خوفناک ہو پہلے اسی کی جانب توجہ کی جائے گو کہ دوسری بیماری میں اضافہ ہو جائے۔اس سے بہر حال کوئی چارۂ کار نہیں۔ تاہم دوسری بیماری سے بھی عدم غفلت ممکن ہو اور ساتھ ہی اس کا علاج کر سکیں تو کر سکتے ہیں۔(بقراط)

اگر کسی انسان کو استسقاء ہو اور اس کی رگوں سے پانی شکم تک چلا جائے تو اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے جس مریض کی آنتوں میں اینٹھن اور ناف کے آس پاس درد ہو اور پشت میں مسلسل درد ہو رہا ہو تو اسے مسہل یا دوسری دواء سے افاقہ نہ ہو گا کیونکہ اس کا انجام استسقاء طبلی ہوتا ہے۔ اس لئے کہ یہ درد ان مقامات پر جب مستقل رہتا ہے تو اسہال اور دوسرے علاج سے دور نہیں ہوتا کیونکہ ان اعضاء میں سوء مزاج ردی ہوتا ہے جو ان پر بری طرح غالب رہتا ہے۔ چنانچہ درد جب عرصہ تک ہوا رہتا ہے تو بیماری استسقاء طبلی کی جانب پلٹ جاتی ہے۔(بقراط)

یہ نہیں بتایا کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اس پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔باقی تجربہ اگر یہی کہتا ہے تو بقراط کا بس اسی حد تک کہنا کافی ہے۔(مؤلف)

مریض استسقاء کی طبیعت خود سے دفع کرے تو اس سے اس کی بیماری دور نہ ہو گی۔جس مریض استسقاء سے یکایک بہت سا پانی خارج ہو جائے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ کبھی ان کو بخار ہو جاتا ہے بلکہ اکثر ہو جاتا ہے جن کے بعد غشی اور موت ہو جاتی ہے۔ مریضان استسقاء کو یہ حادثہ پیش اسلئے آتا ہے کہ ان کی زیادہ روح، منتشر ہو جاتی ہے۔(بقراط)

روح سے مراد لطیف گرم بخار ہے۔(مؤلف)

چونکہ جب تک شکم میں پانی رہتا ہے وہ جگر کے سخت ورم کو برداشت کرتا ہے مگر یکایک خارج ہو جائے تو وہ جھکا کر حجاب حاجز اور سینہ کو نیچے کھینچتا ہے۔اس وقت اصحاب استسقاء کو بلا سبب نزلہ وغیرہ کی طرح کھانسی کا عارضہ ہوتا ہے۔ مگر خود بیماری اور پانی کی زیادتی اور غلبہ کی وجہ سے بیمار ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پانی قصبۃ الرائہ تک اور مریض اختناقی کیفیت کی حد تک جا پہونچا ہے۔(بقراط)

یہ بات صحیح نہیں کیونکہ پانی حجاب کے نیچے ہوتا ہے پھر قصبۃ الریہ تک کیسے پہنچے گا، بلکہ صحیح بات تو یہ ہے کہ پانی کی کثرت حجاب حاجز سے بے حد مزاحمت کرتی ہے، چنانچہ تنگی تنفس لاحق

ہو جاتی ہے مریض کھانسنے کی کوشش کرتا ہے، کیونکہ سعال کبدی کی طرح اسے بھی وہ مفید خیال کرتا ہے۔ (مؤلف)

استسقاء لحمی میں جب طاقتور دست آنے لگتے ہیں تو مرض زوال پذیر ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

یہ کیفیت مسلسل رہتی ہے تو مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

معدہ اور حجاب حاجز کے درمیان بلغم جمع ہو جائے تو ممکن نہیں ہے کہ یہ رگوں کے اندر اس طرح داخل ہو جس طرح رقیق آبی رطوبت مریضان استسقاء کی رگوں میں داخل ہو جایا کرتی ہے۔ چنانچہ یہ بلغم پیشاب کی راہ اختیار کرتا ہے۔ (بقراط)

بقراط کی اس رائے کی بنیاد پر یہ جاننا ضروری ہے کہ اشیاء نالیاں تلاش کریں، کیونکہ بقراط کے نزدیک طبیعت مدبرہ بدن جب طاقتور ہوتی ہے تو مطلوبہ شئے کو خواہ ہڈیوں کے اندر کیوں نہ ہو دفع کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

جگر پانی سے بھر جائے اور غشاء باطن کی طرف نکلے تو شکم پانی سے بھر جاتا ہے اور موت ہو جاتی ہے۔ (بقراط)

کبھی دوسرے اعضاء کی بہ نسبت جگر کے اوپر کے حصے میں پانی کے آبلے زیادہ تر پیدا ہو جاتے ہیں یہ آبلے جگر کی غشاء محیط میں پیدا ہوتے ہیں چنانچہ ہم اپنے ذبیحہ میں جگر کے اوپری حصوں میں پانی سے بھرے ہوئے آبلوں کو اکثر دیکھتے ہیں اگر اتفاقیہ کسی وقت یہ آبلے پھوٹ پڑیں تو پانی شکم پر پھیلے ہوئے پردے کے اس جوفی خلا کے اندر جاتا ہے جن جگہ استسقاء میں پانی مجتمع ہوتا ہے، باقی حجاب باطن جو ثرب کہلاتا ہے کی جانب آجائے تو یہ ممکن نہیں ہے کہ اس کے نیچے سڑاند کی کیفیت پیدا ہوئے بغیر پانی کا انصباب ہو کیونکہ یہ پردہ اپنے ہر جانب سے متصل ہوتا ہے اور سوائے معدہ، قولون اور طحال کے کسی اور عضو سے کوئی چیز اس کے اندر داخل نہیں ہو سکتی البتہ اس کے دائیں جانب جگر کے پاس ایسی بیماری پیدا ہو جائے جو عضو کو سڑا دے تو انصباب ہو سکتا ہے۔ باقی شکم کے اندر پانی کے انصباب کی وجہ سے موت واقع ہو جانے کی بات تو شکم سے مراد یہاں وہ تمام فضاء ہے جو حجاب حاجز کے نیچے عظم عانہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ مریضان استسقاء میں یہ مقام پانی سے پر ہوتا ہے مگر وہ سالم رہتے ہیں۔ پس یہ ممکن نہیں ہے کہ اس رطوبت کا استفراغ بھی ہم اسی طرح کر سکیں جس طرح مریضان استسقاء کا استفراغ، مسہل اور مدر بول ادویات اور ان ضمادوں کے ذریعہ کرتے ہیں جو رطوبات تحلیل کرتے ہیں۔ (جالینوس)

فرض کر لیں کہ کسی کو جگر کے جانب مقعر میں سخت ورم ہو گیا ہو جو کچھ مدت تک محسوس

نہ ہو پھر جسم کی جانب غذا کی سرایت کا معاملہ بگڑ جائے اور ہمیں اس وقت اس کا سبب بھی نہ معلوم ہو سکے، زمانہ دراز ہو جائے اور استسقاء عارض ہو جائے پھر بھی ورم صلب ظاہر نہ ہو اور اخیر میں ٹٹولنے سے یکایک بڑا اور سخت ورم محسوس ہو پھر بھی ماضی میں موجود سبب سے عدم واقفیت کی وجہ سے اس کا انکار کر دیں۔ تو کیا یہ درست ہو گا؟

میں نے بہت سارے انسانوں میں دیکھا ہے کہ انہیں بڑا اور سخت ورم یکایک لاحق ہو گیا جو عرصہ سے تھا مگر مخفی اس لئے تھا کہ چھوٹا اور اس بڑے عضلہ کے اندر تھا جو شکم پر واقع ہے۔ (جالینوس)

وہ جملہ ادویات جو استسقاء میں استعمال کی جاسکتی ہیں وہی ہیں جنہیں جالینوس نے استعمال کیا ہے۔ (مؤلف)

ایک عورت کو آبی رطوبت خارج ہو رہی تھی اسے حسب ذیل علاج سے شفا ہوئی اور استسقاء کا علاج بھی اسی طرح کیا جا سکتا ہے بلکہ اس کے لئے یہ علاج مخصوص ہے۔ میں نے اسے مسہل آب پلایا پھر اس کے بعد تین روز تک انیسون و کرفس کا جوشاندہ پلایا پھر مسہل آب پلایا اور رومالوں سے دلک کیا اور جسم پر جوشاندہ شہد ٹھنڈا کر کے لیپ کیا پندرہ روز میں اس نے شفا پائی۔

شہد کا لیپ رطوبات کو جذب کرتا ہے بشرطیکہ اسے خوب پکایا جائے یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے پھر اسے ٹھنڈا کر کے استعمال کیا جائے، پیادہ پا چلنا، گرم ریت میں دفن ہونا اور گرم خشک حمام وغیرہ اس کا بدل ہے، الا یہ کہ متواتر اسہال، ادرار بول اور سوکھی غذا اگر مریض استسقاء کے لئے ممکن ہو تو یہ بہترین علاج ہے۔ کبھی حرارت کے بغیر اسہال اور ادرار ہو سکتا ہے۔ مگر علاج کا تمامتر شیرازہ یہ ہے کہ متواتر اسہال لائے جائیں اور ایسے مفرح قلب خوشبودار و قابض مشروبات وغیرہ استعمال کئے جائیں جن سے طبیعت کو طاقت حاصل ہو تاکہ اسہال سے طاقت کمزور نہ ہو سکے۔ روزانہ جگر پر مقوی ادویات کا اور اسی طرح معدہ پر قابض خوشبودار چیزوں کا ضماد کریں کیونکہ یہ علاج عدیم الشفا نہیں ہوتا۔ الا یہ کہ استسقاء جگر کے سخت ورم کی وجہ سے ہو کیونکہ اس وقت پانی سوکھ بھی جائے تو بھی استسقاء نہیں جاتا جب تک کہ ورم دور نہ ہو، کبھی یہ مناسب ہوتا ہے کہ پہلے پانی خشک کرنے کے لئے دوا دی جائے پھر اسہال لایا جائے۔ (جالینوس)

ذوسنطاریا دست کے بعد عموماً استسقاء عارض ہوتا ہے جب یہ بیماری مستحکم ہو جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی تنگی سانس اور ہاتھ پاؤں کے سرد ہونے کا عارضہ ہوتا ہے، کبھی کھانسی ابھر آتی ہے اور پیشاب پاخانہ بند ہو جاتا ہے اور کبھی شکم پانی سے خالی ہو جاتا ہے اور عضو تناسل متورم ہو جاتا ہے۔ یہ

استسقاء زقی ہے، طبلی میں ریاح خارج ہونے سے آرام ہوتا ہے، استسقاء کی قسموں میں تنگئ تنفس، پیاس، بھوک اور پیشاب کم اور ناغہ دیکر بخار آتا ہے۔ کچھ مریضوں میں پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں جنہیں توڑنے پر زرد رطوبت خارج ہوتی ہے، ورم جگر کا پانی ورم طحال سے پیدا شدہ پانی سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ (جالینوس)

پردۂ صفاق، باریطون اور ثرب کے درمیان رکا ہوا پانی۔ ثرب ایک پردہ ہے جو چربی اور غشاؤں سے مل کر بنتا ہے اور معدہ وامعاء کو محیط ہوتا ہے۔ امعاء باریطون کے نیچے اور ثرب کے اوپر ہوتی ہیں۔

مریض استسقاء کا شکم جب چل جائے تو اس پر تین روز بھی نہیں گذرتا کہ دوبارہ وہ بھر جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ریاح کے سوا اور کونسی چیز ہو سکتی ہے جو اس سرعت سے شکم کو بھردے۔ کیونکہ بدن میں اتنی مقدار میں اس مدت کے اندر پانی نہیں آسکتا اس کا سبب گوشت بھی نہیں ہو سکتا کہ پگھل جائے کیونکہ اس حالت میں گوشت سوکھ کر لاغر ہو جاتا ہے اور یہی حال ہڈیوں اور پٹھوں کا ہوتا ہے چنانچہ یہ ممکن نہیں کہ ان دو میں سے کسی ایک وجہ سے پانی بڑھ جائے۔ (جالینوس)

یہ ایک پوری بحث ہے اسے تفصیل سے معلوم کریں۔ (مؤلف)

حب مسخن کا نسخہ:

اس کے اندر سوجے ہوئے پیٹ والے کا بیٹھنا سب سے زیادہ مفید ہے۔ اس لئے کہ یہ مریض استسقاء کے جسم سے حمام کے مقابلہ میں مادہ کو زیادہ خارج کرتا ہے اور مریض کو اختناقی کیفیت لاحق نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ سرد ہوا جذب کرتا ہے، گرم ہوا جذب نہیں کرتا نہ ہی اس کی طاقت ساقط ہوتی ہے۔ (جالینوس)

میں نے ایک جگہ دیکھا ہے کہ یہ طریقہ منزل سے بے نیاز کردیتا ہے۔ یہ بخار کے لئے بہت عمدہ ہے۔ (مؤلف)

پانی مریض استسقاء کی اس فضا میں اترتا ہے جو صفاق اور احشاء کے درمیان واقع ہے۔

اگر پیشاب کی نالی کا آپریشن کریں تو مثانے میں پیشاب کو داخل ہوتے ہوئے بالکل نہیں پائیں گے۔ امعاء و صفاق کی درمیانی فضا پانی سے ایسے پر ہو گی جیسے کسی مریض استسقاء میں (جالینوس)

گردوں تک پیشاب ورید اجوف سے دو نالیوں کے ذریعہ آتا ہے۔ اس لئے جب جگر کے سدوں کی وجہ سے خون اور پانی معمول کے مطابق سرایت نہ کرے تو لازم ہے کہ امعاء رطوبت سے

بھر جائیں اور اس وقت اس سے تراوش کر کے اس فضاء میں جائے جو احشاء اور صفاق کے درمیان واقع ہے۔ (جالینوس)

جو استقاء جگر کے سخت ہو جانے سے ہوتا ہے وہ استقاء کی ایک اور قسم ہے اور جو نزف یا ردی خون کے رک جانے سے یا شکم کے بعض اعضاء شریفہ سے نزف الدم کے باعث اس شخص کو لاحق ہوتا ہے جو سرد پانی پی لیتا ہے اور آلات بول کی قوت جاذبہ زائل ہو چکی ہوتی ہے تو ان سب میں جگر ورم نہیں ہوتا، البتہ جگر سرد ہو جاتا ہے۔

البتہ جو قسم گردوں کے پیشاب کو جذب نہ کرنے کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے اس میں ایسا ہو سکتا ہے کہ استقاء ہو مگر جگر اپنی حالت طبعی بر قرار ہو۔ (جالینوس)

جن نالیوں کے ذریعہ گردہ جگر سے پیشاب جذب کرتا ہے وہ حدبۃ الکبد سے نکلنے کے بعد ورید اجوف سے مل جاتی ہیں۔ (جالینوس)

استقاء میں خالص پانی پینا اور اس میں غسل کرنا سب سے زیادہ ردی ہے، نمکین اور گندھک آمیز پانی عمدہ ہے کیونکہ یہ طاقت کے ساتھ خشکی پیدا کرتا ہے۔ (جالینوس)

جب جگر میں سخت ورم ہوتا ہے تو اس کے ساتھ پیٹ کی سوجن لازماً ہوتی ہے۔ لیکن جہاں تک طحال کا تعلق ہے میں نے بارہا دیکھا ہے کہ اس میں سخت ورم تو ہو گیا ہے مگر پیٹ نہیں سوجا۔

اگر استقاء میں شک ہو کہ کس نوع کا ہے تو شکم کو ٹھونک کر دیکھیں آواز کس طرح کی آ رہی ہے کیونکہ زقی اور لحمی میں آواز نہیں ہو گی اور طبلی میں آواز ہو گی۔ (جالینوس)

مریض استقاء کے حق میں فصد کھولنا بالعموم مضر ہوتا ہے۔

شاذ و نادر اس سے فائدہ بھی ہو جاتا ہے۔ فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب بدن میں ٹھنڈا یا ردی خون زیادہ محتبس ہو جائے جیسے حیض اور بواسیر وغیرہ کا خون۔

جس شخص کا مزاج حار یابس ہو وہ استقاء ہونے پر سخت خطرہ میں ہوتا ہے کیونکہ بیماری اس کے مزاج کے خلاف ہوتی ہے چنانچہ یہ مریض کے غلبہ طاقت ہی کے باعث لاحق ہوا کرتی ہے۔ لیکن جس شخص کا مزاج بارد رطب ہو وہ حار یابس کے مقابلہ میں کم اور حار رطب کے مقابلہ میں زیادہ ردی ہوتا ہے۔ کیونکہ جس کا مزاج تر ہوتا ہے اس کی تری کی وجہ سے بیماری بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور اس کی حرارت کی وجہ سے جلد شفایاب ہو جاتی ہے۔ لیکن جس کا مزاج بارد رطب ہوتا ہے اس میں حرارت عزیزیہ کے بجھ جانے سے استقاء ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اطباء قدیم و جدید کا تجربہ سے اس بات پر اتفاق ہے کہ استقاء جگر اور طحال کے اورام صلبہ

سے اور حیض وبواسیر کے خون کے بہ افراط جاری ہونے یارک جانے الغرض حد سے زیادہ امتلائی کیفیت سے ہوتا ہے۔ اس کی ایک دوسری قسم حادامراض کی وجہ سے واقع ہوتی ہے جو ردی اور مہلک ہوتی ہے۔

کبھی استسقاء کی ابتداء دستوں سے ہوتی ہے بشرطیکہ بہ افراط ہونے لگیں کبھی اس کی ابتداء مسلسل پرانی کھانسی سے ہوتی ہے اور کبھی اس کی ابتداء جگر کی برودت کی وجہ سے اور زیادہ مقدار میں جسم کے اندر سرد خون کے پیدا ہو جانے سے جو کچے اخلاط کی وجہ سے بنتا ہے ہوتی ہے تاہم بالعموم خاصکر جگر سے اس کے بعد اس کی ابتدا طحال سے ہوتی ہے جبکہ اس کے اندر صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ استسقاء میں اطباء کا کام یہ ہوتا ہے کہ تنقیہ کریں اور جگر کے سدوں کو کھول دیں کیونکہ استسقاء کے حق میں ان غذائیات سے زیادہ نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں جو سدہ پیدا کرتی ہوں۔

مریض استسقاء کو دودھ پلانا طب کے سوفسطائیوں کا فریب ہے خصوصیت سے جب اس کی مقدار ۶۸۰ ,اکلو گرام ہو جیسا کہ کہا گیا ہے۔

لیکن اس سے کم مقدار محل نظر ہے کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ استسقاء کی طبیعت اور اس کے مزاج اور دودھ کے مزاج کو دیکھتے ہوئے بہتر یہ ہے کہ مریض دودھ کے بالکل قریب نہ جائے۔
(جالینوس)

استسقاء لحمی میں ہم مریض کی مالش رومالوں سے کرتے ہیں اور سختی کے ساتھ کرتے ہیں۔ اسے ہدایت کرتے ہیں کہ غبار کی جگہ ریاضت کرے۔ جو ان اشیاء کو برداشت نہیں کرتا اس کے جسم پر ہم مجفف ادویات چھڑکتے ہیں اور جب تک سختی نہیں آجاتی ہے ہم اسے غسل کرنے سے روک دیتے ہیں اور ایسے ہی جب تک ہم کسی عضو کا یہ علاج کرتے ہیں اس کے اندر ترہل پیدا کرتے ہیں۔ (جالینوس)

میرے خیال میں بکری کو الائچی، ایرسا اور توری تلخ کھلائیں۔ چارے میں خشک و ترمازریون شامل کریں۔ بخار کی حالت میں مریض کو کاسنی اور سکر العشر کے ساتھ اس کا دودھ پلائیں اور اس بکری کا پیشاب پلائیں تو یہ اور زیادہ تیز اور عمدہ ثابت ہوگا۔ کیونکہ یہ پانی کو خارج کر دیتا ہے حیرت انگیز اثر رکھتا ہے۔ (مؤلف)

مرنے سے پہلے مریض استسقاء کے شکم کی کھال پھیل جاتی ہے اور ناف ابھر آتی ہے۔ منہ اور مسوڑھوں کے زخموں میں ابھار پیدا ہو جاتا ہے۔

جن عورتوں کو حیض رک جانے سے استسقاء ہوتا ہے ماہر اطباء انہیں فصد کا مشورہ دیتے ہیں ایسے ہی اس شخص کو بھی جسے بالعموم نکسیر یا بواسیر کا خون زیادہ آتا رہا ہو اور رک جانے سے استسقاء

ہو جائے اسے بھی فصد کا مشورہ دیتے ہیں۔ اسلئے کہ ان حالتوں میں فصد سے فائدہ ہوتا ہے مگر فصد قوت کے کمزور ہونے سے پہلے کھولنی چاہئے باقی شکم اور صفاق میں شگاف لگانے کی بات تو یہ مجبوراً اس وقت کیا جاتا ہے جب رطوبت زیادہ ہو جائے اور بیمار بوجھل اور کمزور ہو جائے ایسا زقی میں ہوتا ہے۔ اس قسم میں امعاء اور صفاق کی درمیانی فضا رطوبت سے پر ہوتی ہے۔ (جالینوس)

تیلنی مکھی سے تیار شدہ دوا اصحاب استسقاء کو بہت فائدہ دیتی ہے کیونکہ پیشاب کے ذریعہ بہت سے مادوں کو خارج کر دیتی ہے۔

خون کو خشک کر دینے والی غذائیں جیسے عدس مقشر اسی مریض کے حق میں عمدہ ہے جس کے جسم میں مائی اخلاط موجود ہوں۔ (جالینوس)

کبھی جگر کے کنارے ورم سے پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اسلئے کہ جگر سے گردوں تک پانی سے جانے والی ورید ورم کی وجہ سے چپک کر بند ہو جاتی ہے چنانچہ خون کا پانی امعاء کی طرف پلٹ جاتا ہے۔

استسقاء لحمی تمام قسموں میں سب سے زیادہ شفا سے قریب ہوتا ہے۔ پرانے مریض تک شفایاب ہوتے نظر آئے ہیں۔ انہیں حب ریوند اور اونٹنی کا دودھ پلائیں۔ بخار کے ساتھ ہو تو بکری کا پیشاب ۲۰ ملی لیٹر، عرق عنب الثعلب ہم وزن کے ہمراہ لینے سے پانی کا اسہال ہو جاتا ہے۔ اس سے فائدہ نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ اور اس کا پیشاب پلائیں۔ یہ بخار کا علاج ہے۔ لحمی کے لئے حب سکبینج اور ریوند و سکبینج کے چورن سے کریں یہ ریاح شکم کے لئے بیحد مفید ہے۔

سکبینج ا جز، تخم کرفس ا جز، ہلیلہ ا جز، انجدان نصف جز، حرف نصف جز۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۳ گرام، اثاناسیا اور امیروسیا کے ہمراہ اور دافع ریاح جوارش بزوری عرق بزوری کے ہمراہ۔

شکم خشک ہو تو ہمیشہ اسے نرم کریں اور نرم ہو تو شجرنایادیں۔

کبھی ماءالاصول کے ساتھ روغن ارنڈ دیا جاتا ہے۔

کھانے میں سویا، زیرہ اور آب نخود دیں۔ روغن ارنڈ استعمال کریں تو سر پر روغن بنفشہ بھی رکھیں تاکہ دردسر اور سدوں کا ازالہ ہو بالخصوص جبکہ دردسر بھی ہو۔

حب ریوند میرے خیال میں مفید ہے جس کا نسخہ حسب ذیل ہے:۔

ریوند چینی ڈھائی گرام، عصارہ توری تلخ ۲۸ ،ا گرام، شیر شبرم طسوج، افسنتین سوا دو گرام، حب تیار کریں اور ستعمال کرائیں (یہودی)

اسہال آب کے لئے جوشاندہ کا نسخہ:

تربد ساڑھے ۷ اگرام، شبرم ۷ گرام، ماذریون ساڑھے ۱۰ گرام، افسنتین ساڑھے ۱۰ گرام، اسطوخودوس ساڑھے ۱۰ گرام، ایرسا ساڑھے ۱۰ گرام، قثاء الحمار ساڑھے ۱۰ گرام، ان ادویہ کو ۶۴۰۔ا کلوگرام پانی میں جوش دیں اور جب نصف رہ جائے تو ۱۹۰ ملی لیٹر جوشاندہ ۴۵ گرام شکر سفید کے ہمراہ پلایا جائے۔ (مؤلف)

یا روزانہ تین دن تک عرق قاقلی ۵۸۰ گرام، ۴۵ گرام سکر سفید کے ہمراہ پلائیں، تیسرے دن ۲۴ گرام حرارت ہو تو ساتھ میں آب کاسنی اور آب مکوہ دیں

سردی غالب ہو تو ماء الجبن اور کرفس ۷۰ گرام، تریاق ساڑھے ۱۰ گرام کے ہمراہ دیں ماء الکبریت سے غسل کرائیں جگر سخت ہو تو تضمید کے بعد تحلیل کریں۔ (یہودی)

مسہل آب مرہم کا نسخہ:

روبخج، بیٹ کبوتر، عصارۂ قثاء الحمار، شحم حنظل، ماذریون، شبرم، ایرسا اور افسنتین سب کو بکری کے پیشاب سے گوندلیں اور اس پر تھوڑا روغن سوسن ڈالکر شکم سے چپکا دیں یہ پانی اسہال کرے گا چاہیں تو اس سے حقنہ کریں یہ پانی کا مسہل ہے۔ چاہیں تو بطور فرزجہ استعمال کریں۔

اگر بکری کے چارے میں کچھ قاقلی کچھ ماذریون شامل کر دیں تو اس کا دودھ عمدہ ہو جاتا ہے ان اشیاء کی ضرورت براز کے وقت ہوتی ہے باقی حالات میں ان کی ضرورت نہیں رہتی۔ (مؤلف)

استسقاء زقی کا بہترین علاج:

پیشاب آور دوا دیں، عطوس استعمال کریں، شدید چھینک اسے استسقاء کا ازالہ ہوتا ہے۔ یہ جھٹکے سے پانی کو گردوں کی جانب دفع کرتی ہے اور عمدہ علاج اور تقویت کے بعد پانی کثرت سے خصیوں کی جلد کی جانب بھی اتر آتا ہے۔ لہٰذا ان کے اندر سوئی سے سوراخ کر دیں اور پانی کو رستا ہوا چھوڑ دیں۔

پیاس زیادہ سخت ہو تو روزانہ پونے دو گرام فیل زہرہ، ۱۰۵ ملی لیٹر عرق عنب الثعلب کے ہمراہ دیں یہ پیاس کو کم کر کے ورم کو دور کر دے گا۔ دواء الک سے زیادہ نفع بخش استسقاء کی کوئی اور دوا نہیں ہے اس لئے کہ اس کا اثر حیرت انگیز ہوتا ہے۔ (یہودی)

استسقاء لحمی کی شروعات سب سے زیادہ ہوتی ہے۔

زقی کا سبب یہ ہے کہ جب مکمل غذا ہضم نہیں ہوتی تو جگر ہضم شدہ غذا کو جسم کی جانب صرف لوٹا دیتا ہے۔ نیز غیر ہضم شدہ کو مار ساریقا کے ذریعہ امعاء کی طرف واپس کر دیتا ہے۔ چنانچہ غیر منہضم غذا امعاء ہی کے اندر رہ جاتی ہے۔ اور چونکہ یہاں صفراء کا انصباب ہوتا رہتا ہے جو سوزش پیدا کرتا ہے لہٰذا یہ بخار (گیس) میں تبدیل ہو جاتی ہے اور امعاء سے باہر نکل کر جمع ہوتی رہتی ہے۔ (اہرن)

پھر آخر کیوں مریض استسقاء کا ثفل (براز) بلغمی سے زیادہ گاڑھا اور سخت ہوتا ہے اور کیوں اسے طاقتور اسہال اور زرد پاخانہ ہوتا ہے؟ (مؤلف)

پانی کے اخراج کے لئے ادویہ استعمال کریں تو یہ خیال رکھیں کہ جگر کے لئے نقصان دہ نہ ہو۔ (اُہرن)

جگر کی تمریخ اسی چیز سے کریں جو فائدہ بخش ہو جیسے افسنتین، غافث، کاسنی، عنب الثعلب، سنبل اور ریوند وغیرہ۔ (مؤلف)

زرد آبہ کے اخراج کے لئے انجیر کو روغن حل میں تر کریں اور شب و روز چھوڑ دیں کہ پھر اسے شق کر کے اندر کچھ شحم حنظل رکھیں اور مریض کو دیں۔ ایسا کئی بار کریں شفا ہو گی۔ اس کے بعد نیم گرم پانی دیں اور سہاگہ زیتون سے مالش کریں۔ نیچے سے اوپر تک اعضاء کو پٹی سے باندھ دیں مریض شفایاب ہو گا۔

دیگر:

ماذریون شب و روز سرکہ میں تر کریں پھر سایہ میں خشک کر کے سرکہ کے ساتھ سحق کریں اور قرص بنا کر سائے میں خشک کریں۔ بعد از آں دوبارہ سرکہ میں سحق کر کے پھر سائے میں خشک کریں اور محفوظ کریں بوقت ضرورت یہ دوا، روسنج اور بیٹ کبوتر ہم وزن عرق کاکنج میں گوندھ لیں حب بنا کر شبث اور انیسون کے جوشاندہ کے ہمراہ ساڑھے ۴ گرام استعمال کریں۔

زرد پانی کے لئے ضماد مسہل کا نسخہ:

شحم حنظل سائیدہ ا جز، تربد ۲ جز، فربیون نصف جز، عصارۂ قثاء الحمار ا جز، بیٹ کبوترا جز، روسنج ا جز، ماذریون ا جز، حب النیل ا جز، شبرم نصف جز۔ سب کو یکجا کر کے آب کاسنی کے ہمراہ کھرل

کریں اور اسی میں روغن برسن آسان گونی شامل کر کے شکم سے چپکائیں۔ (مؤلف)

حفظ ماتقدم کے لئے ایک نسخہ:

یہ استسقاء ہو جانے کے بعد زرد آبہ کا مسہل بھی ہے۔ تندرست بھی اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ ہلیلہ زرد ۳۵ گرام، بلیلہ ۳۵ گرام، تربد ۳۵ گرام، نمک ہندی ۳۵ گرام، ماذریون ۳۵ گرام، سب کو شہد میں شامل کریں۔ مقدار خوراک ۹ گرام۔

ایک نسخہ جو طاقت سے پانی کا اخراج کرتا ہے۔

نمک ساڑھے ۳ گرام، مر، فربیون پونے دو گرام انڈے پر رکھ کر استعمال کریں (طبری)

محل نظر ہے کیونکہ ابن سرابیون نے بھی کہا کہ صرف ساڑھے ۳ گرام استعمال کریں۔ (مؤلف)

سکنجبین جو زرد پانی کا اخراج کرتی ہے، ۲ ,۳۲ گرام پانی میں ۳۵ گرام شبرم، ۳۵ گرام ماذریون تین دن تک تر کر کے چھوڑ دیں پھر کوئلے کی ہلکی آگ پر پکائیں یہاں تک کہ ۵۸۰ گرام رہ جائے پھر خوب مل کر صاف کر لیں اور ۲۹۰ گرام نہایت خالص سرکہ اور ۵۸۰ گرام سکر عشر لیں اور صاف کئے پانی میں اتنا پکا لیں کہ پانی نہ رہ جائے اور اس کے لئے قوام بن جائے۔ بعد از آں فرفیون ساڑھے ۴ گرام درصرہ بستہ ڈالیں اور ۳۵ گرام استعمال کریں۔ دوا کے استعمال کے بعد جگر پر مقوی چیزوں کا طلاء رکھیں اور دوسرے دن مقویات استعمال کریں۔ زیادہ حرارت ہو تو کاسنی اور عنب الثعلب جیسی ادویات کے ذریعہ تبرید کریں۔ (مؤلف)

استسقاء کے لئے اونٹنی کے دودھ کا استعمال:

۵۸۰ گرام دودھ دوھ کر ۳۵ ملی لیٹر اسی اونٹنی کے پیشاب کے ہمراہ پلائیں۔ ہضم ہو جائے تو ایک گھنٹہ بعد ۳۵۰ گرام پلائیں یہاں تک کہ اسہال ہو جائے۔ یہ بھی ہضم ہو جائے تو غذا لیں، اس کے بعد اسہال نہ ہو تو دوبارہ دودھ استعمال نہ کریں کیونکہ معدہ کے اندر دودھ کے پنیر بن جانے کا اندیشہ ہوگا اور اسہال ہو اور دودھ کے استعمال سے فائدہ ہو تو دوسرے روز سکنجبین یا حب سکنبیج یا ہلیلہ زرد کے ہمراہ اسے دیں۔ ترشی پیدا کرے تو دو روز ترک کر دیں، پیٹ میں تناؤ محسوس ہونے لگے تو حقنہ کریں، معدہ کے اندر جم جائے تو علاج کریں اور جس دن ترشی پیدا ہو اس دن پانی نہ لیں بلکہ شیریں آمیز شراب استعمال کریں۔ غذا تھوڑی لیں دو دنوں میں صرف ایک بار کھائیں تاکہ خوب صفائی ہو جائے۔ شراب اور مرغی کے شوربہ میں ترکی ہوئی روٹی کھائیں اور اگر تمام پانی صاف

ہو جائے تو کئی بار داغیں تا کہ مرض عود نہ کر آئے اونٹنی کو شیخ، کرفس اور بادیان کا چارہ دیں۔
(مؤلف)

کبھی جگر کا مزاج ایسا فاسد ہو جاتا ہے کہ انجام استسقاء ہوتا ہے۔ یہ کیفیت عرصہ تک بخار دستوں کی آمد نیز جگر کے اوپر چوٹ اور سقطہ کے نتیجہ میں لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ جگر کے اندر ورم حلب پیدا ہو جاتا ہے۔ بالقوہ اور بالفعل سرد غذاؤں کے استعمال نیز شکم کو سخت ٹھنڈک لاحق ہو جانے سے بھی مذکورہ صورت حال پید ہو جاتی ہے۔ (اُھرن)

استسقاء لحمی قوت ہاضمہ کے فساد سے ہوتا ہے جب کیموس عمدہ خون میں تبدیل نہ ہو کر ڈھیلے خون میں تبدیل ہو جاتا ہے چنانچہ تبدیل شدہ خون پورے جسم کے اندر دورہ کرتا ہے تو اس میں ترہل (ڈھیلا پن) پیدا ہو جاتا ہے۔

استسقاء زقی پورے ہضم نہیں کچھ ہضم کے فساد سے ہوتا ہے۔ طبیعت ہضم شدہ مقدار کو روانہ کر دیتی ہے جس سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔ جسم اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے مگر خون کی کمی کی وجہ سے لاغر ہو جاتا ہے۔ باقی غیر منہضم غذا امعاء کی طرف واپس جاتی ہے اور نالیوں سے چپک کر رہ جاتی ہے۔ دفع نہیں ہوتی بلکہ علی الرغم خارج ہوتی ہے۔ کیونکہ مرۂ صفراء جگر پر غلبہ برودت کے باعث کم ہو جاتا ہے۔ اس لئے امعاء پر اس کا انصباب نہیں ہوتا۔ غیر منہضم غذا کے اس مقام پر چپکنے سے ابخرات پیدا ہوتے ہیں جو آنتوں کے منافذ سے نکل کر ثرب امعاء کی جانب اٹھتے ہیں۔ (اُھرن)

بنا بریں اس صورت حال کے اندر براز خارج نہ ہوگا۔ ایسا ہی ہے تو گرمی جگر کی حالت میں آخر استسقاء کیوں ہوتا ہے؟ (مؤلف)

اس صورت حال کی خباثت، لحمی برودت کی وجہ سے استسقاء کے اندر آبیت پیدا کر دیتی ہے۔ (اُھرن)

بہ کثرت اخراج آب کا نسخہ:

فربیون ساڑھے ۳ گرام کھرل کریں اور بیضہ نیمبرشت پر چھڑک کر استعمال کریں۔ (اُھرن)

اگر فساد مزاج کی ابتداء، حیض یا بواسیر کا خون بند ہو جانے سے ہو تو پہلے فصد کھولیں بشرطیکہ کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ خون تیسرے اور چوتھے روز تک نکالیں اور اگر اس کی ابتداء خون زیادہ نکلنے کی وجہ سے ہو تو فصد سے پرہیز کریں۔ ایارج شحم حنظل کے ذریعہ اسہال لائیں اور خشکی اور لطافت پیدا کرنے والی تدبیر اختیار کریں۔ پھٹکری اور گندھک کے چشموں میں بیٹھیں، دوسرے پانی بالخصوص شیریں پانی

کے اندر نہ بیٹھیں۔ ریاضت کریں سب سے زیادہ مفید یہ ہے کہ نہار منہ شربت افسنتین استعمال کریں۔

طویل المیعاد بخاروں، معدہ کی خرابی بہ افراط اخراج خون اور بندش خون کی وجہ سے مزاج بالعموم فاسد ہو جاتا ہے۔ استسقاء کی سبھی نوعیتوں یعنی تینوں قسموں کا فطری علاج یہ ہے کہ حمی میں پیشاب کے ذریعہ زقی میں مسہل آب اور طبلی میں محلل ریاح ادویات کے ذریعہ مادہ کا بہ کثرت اخراج کریں۔

انتشار ریاح کے لئے ضماد کا نسخہ:

بکری کی مینگنی کو پیشاب کے اندر کھرل کر کے شکم پر لیپ کریں اور گائے کا گوبر پانی اور سکنجبین کے ہمراہ گوندھ کر بطور ضماد استعمال کریں۔

طاقتور ضماد کا نسخہ:

نورہ، بورہ ارمنی، ایرسا، کالی زیری، کبریت، اشق، حب الغار، زبیب الجبل، بیٹ کبوتر صحرائی، ضماد تیار کریں۔ یہ مسامات کے ذریعہ پانی کو حیرت انگیز طور پر تحلیل کرتا ہے۔

دیگر:

کبریت زرد، بورہ ارمنی، شبث، اشق، زیرہ، قدرے موم اور علک البطم کے ہمراہ مرہم تیار کریں اور پورے شکم پر رکھیں بیحد طاقتور ہے۔

پانی کا اخراج کرنے والی ادویات:

حب فندیدس ۵۰ عدد، ماہودانہ ۳۰ عدد، فربیون پونے دوگرام، پوست نحاس ۱۴ گرام رب خمز کے ساتھ ملا کر بطور مشروب استعمال کریں۔

اور ماذریون، قثاء الحمار، اور قرنفل سے تیار شدہ دوا مفید ہے۔ یہ پانی کا بری طرح اخراج کرتی ہے۔ شکم خشک ہو اور خشکی بری طرح چمٹی رہے تو گرم حقنے استعمال کریں۔ برعکس ازیں شکم نرم ہو تو اسے خشک کریں تاکہ قوت کی حفاظت ہو سکے۔

اور جب پانی نکل جائے تو تریاق وغیرہ مصلح مزاج ادویات استعمال کریں۔

عورتیں حسب ذیل فرزجہ استعمال کریں:۔

قردمان، نطرون، کمون، زرواند، فودنج، حلبہ، انیسون، جوف التین، روغن سوسن، گرم چشموں

میں مسلسل غسل کریں اور گرم ریت کے اندر خود کو دبائے رکھیں۔ شیریں پانی سے پرہیز کریں۔ حمام کے بغیر چارہ نہ ہو تو اس کے اندر رہ کر نظرون، نمک، خردل اور نورہ وغیرہ کے ذریعہ اپنی مالش کریں۔ کیونکہ نظرون وزیتون کے ذریعہ شکم کی مالش کرنا زقی اور طبلی میں مفید ہے۔ لحمی میں ان ادویات کے ذریعہ مالش پورے جسم کی کیجائے گی۔ بقدر امکان ریاضت کریں۔

خشک مالش دھوپ کے اندر کرنی چاہئے فی الجملہ تدبیریں خشک ہونی چاہئے۔

کھانے میں نمکین مچھلی، خردل، لہسن، کبر، کراث اور پرانی لطیف شراب دیں۔ مریض پیاس کو برداشت کرے اور جس قدر ممکن ہو پانی تھوڑا پئیں اور ہو سکے تو بالکل پرہیز کریں اور شراب پر اکتفاء کریں لیکن اگر ہمراہ بخار ہو تو مذکورہ تدبیر ممکن حد تک ہی استعمال کریں۔

استسقاء طبلی میں مسہل اور قوی مدر بول زیادہ نہ استعمال کریں کیونکہ اس سے ریاح کے اندر اضافہ ہوگا، بس اس بات کا التزام کریں کہ ریاح اندر اور باہر سے خارج ہو جائے پورے شکم پر خالی پچھنے لگائیں۔ (بولس)

استسقاء کے لئے مالش عمدہ اور حمام ردی ہے ضروری ہو تو شکم اور پہلوؤں کو نظرون کے ذریعہ مالش کریں۔ بخار کے ساتھ استسقاء ہو اس کے لئے آب کاسنی و شاہترہ پر اکتفاء کریں اور مسہل نرمی سے دیں اس لئے کہ یہ استسقاء شکم میں ورم حار کی وجہ سے ہوتا ہے اور حار مسہل ادویہ سے بیماری بڑھ جاتی ہے۔ (اسکندر)

استسقاء کے مریض کو تازہ دودھ دیں۔ (چرک ہندی)

ماء الجبن ۵۸۰ گرام میں ساڑھے ۷ گرام پسا ہوا تربد اور ساڑھے ۳ گرام نمک اندرانی آہستہ سے جوش دیں حتی کہ سارا اجھاگ دور کر لیا جائے پھر صاف کر کے بقدر ۵۸۰ گرام لیں پھر مقدار کو بڑھا کر دوگنا کریں۔ اس پانی کا اخراج ہوگا اور گرمی پیدا نہ ہوگی۔ سب سے بہتر یہ ہے کہ ماء الجبن اونٹنی کے دودھ سے نہ ملے تو بکری کے دودھ سے تیار کریں۔ (مؤلف)

ایرسا خشک ساڑھے ۷ گرام یا اس کا بہت سارا پانی گائے کے گوبر یا بکری کی مینگنی کے ساتھ ملا کر لیپ کریں۔ جگر کی تقویت اور پانی کے اسہال کی تدبیر کریں۔ (شمعون)

عمل بزل کی ضرورت تو حسب ذیل طریقہ استعمال کریں۔ ایک بڑی سوئی کے ذریعہ یکبارگی سوراخ کریں۔ (مؤلف)

استسقاء لحمی جلد شفایاب ہوتا ہے اور زیادہ آسان ہے۔

اس کا علاج حب سکبینج اور غاریقون و نمک ہندی سے کریں۔ جلد شفایاب ہونے میں استسقاء

زقی اس سے قریب تر ہے مگر زیادہ دشوار ہے۔

علاج مذکورہ بالا ہی ہے بیماری کا سبب فساد مزاج حار ہو تو اس کے لئے سب سے مفید نسخہ حسب ذیل ہے:

طبیخ ہلیلہ زرد و خیار شنبر، عرق مکو، سکر، بول بز، شیر بز اور طبلی چونکہ علاج بالکل قبول نہیں کرتا اسلئے ہم نے اس پر کلام نہیں کیا ہے۔ (صاحب اختصارات)

طبلی کا علاج:

مخرج ریاح شیاف کا حمول کریں، تکمید کریں، ماء الاصول پلائیں اور وہ غذائیں بالکل ترک کر دیں، جو ریاح پیدا کرتی ہیں شکم کی مالش کریں، بیماری اصل میں ریاح کے اجتماع سے ہوتی ہے جنہیں شکم سے نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے جیسا کہ پیشاب کے مجتمع ہو جانے سے استسقاء زقی ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)

شیر شبرم، مئے پختہ کو جوش دیں یہاں تک کہ گاڑھا ہو جائے۔ بعد از آں چنے کے برابر گولیاں تیار کر لیں۔ مقدار خوراک کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد دو سے تین گولیاں تمام حالات میں دیں۔ غذا کے ساتھ گولیوں کی شمولیت سے کوئی نقصان نہیں ہے۔ اس سے پانی کا بری طرح اخراج ہوگا۔ اس باب میں نہایت عجیب الاثر ہے۔ (ابن ماسویہ)

طبیخ استسقاء:

ہلیلہ زرد ۳۵ گرام، تربدے گرام، سوسن آسمانجونی ۷ گرام سب کو ۴۰ء۷ اکلو گرام پانی میں جوش دیں اور جب ۵۸۰ گرام رہ جائے تو صاف کر کے پونے دو گرام غاریقون کے ہمراہ استعمال کریں تیر بہدف ہے۔ (مؤلف)

استسقاء طبلی کا سبب یہ ہے کہ جو کیلوس جگر میں جاتا ہے برابر ریاح کے اندر تبدیل ہوتا رہتا ہے۔ یہ حرارت جگر کی شدت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (یوحنا نحوی در شرح نبض صغیر)

بیماری پر نظر رکھیں کیونکہ پیاس بیماری کی حد تک نہیں ہوا کرتی ہے۔ ہم نے سوء مزاج کبد کے کچھ مریضوں کو دیکھا ہے کہ ان کے اندر زبان کی سرخی سخت پیاس، التہاب اور بخار کی علامات ظاہر ہوئیں مگر کچھ ایسے مریضوں کو بھی دیکھا ہے جنہیں استسقاء طبلی تو تھا مگر حرارت جگر کی کوئی بھی علامت موجود نہ تھی۔

کبھی اس کے ہمراہ پانی سفید ہوتا ہے لیکن شکم میں حرارت زیادہ اور حاصل شدہ پانی تھوڑا ہو تو بخار اور ریاح بن سکتا ہے خصوصیت سے جبکہ شکم پر مٹی زیادہ ہو یا بر عکس حالت ہو لہٰذا گفتگو مکمل کر لیں۔ (مؤلف)

مصفی خون یہ تین چیزیں ہیں۔

پتہ صفراء کو جذب نہ کرے تو یرقان ہوتا ہے اور طحال سوداء کو جذب نہ کرے تو سیاہ یرقان ہوتا ہے اور گردے خون کی مائیت کو جذب نہ کریں تو استسقاء لحمی ہوتا ہے کبھی خون آبی بن جاتا ہے اس کے اسباب حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ جگر کی کسی بیماری کے سبب خون کی نوعیت مکمل نہیں ہوتی۔

۲۔ گردوں کی قوت جاذبہ کا ضعف یا سدہ کی موجودگی۔

۳۔ مائی غذاؤں کا استعمال۔

۴۔ رگوں کی قوت دافعہ کا ضعف اس حد تک کہ جمع شدہ مائیت دفع نہ ہو سکے۔

۵۔ جلد کا کثیف ہو جانا اور تحلیل کا رک جانا۔ (جالینوس)

انہی اسباب کے تحت استسقاء ہوتا ہے علامات سے امتیاز پیدا کریں۔ (مؤلف)

کبھی استسقاء لحمی میں جگر کے اندر کوئی بیماری نہیں ہوتی مگر استسقاء ہوتا اس لئے ہے کہ گردے خون کی مائیت کو جذب نہیں کرتے تو علامت پیشاب کی قلت اور بھوک کا بر قرار رہنا ہے۔ لیکن بھوک کم اور رنگ خراب ہو، قبل ازیں سوء مزاج اور کیلوسی دست آ رہا ہو تو بیماری کا سبب برودت جگر ہوگا۔ (مؤلف)

استسقاء کا اولین علاج یہ ہے کہ جگر اور سارے احشاء کے اندر موجود ورم صلب کو دور اور اسہال ادرار بول اور ضمادوں کے ذریعہ شکم سے رطوبتوں کو تحلیل کر دیں۔ (اغلوقن)

مریض استسقاء کو ایسا مسہل دینا لازم ہے جو تھوڑے تھوڑے پانی کو نرمی کے ساتھ خارج کرے یکبارگی اخراج نہ کریں کہ یہ مہلک ہے۔

دو مسہلوں کے درمیان بادام تلخ کا قرص اور ایسی دوائیں دیں جو سدوں کو کھول دیں۔

میں توماذریون، نحاس سوختہ، انیسون ہموزن مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام کے ذریعہ پانی کا اخراج کرتا ہوں چنانچہ نرمی کے ساتھ اخراج ہو جاتا ہے۔ مریض کو گرم پانی پلائیں۔ غذا میں بکری اور میمنے کا بھنا اور کڑاہی میں پکا ہوا گوشت اور پہاڑی گوریئے اور لطیف پرندوں کا گوشت دیں کیونکہ یہ خشک ہوتا ہے چکاوک کا گوشت بہتر ہے۔ (فیلغ غورس)

استسقاء کے ساتھ بخار نہ ہو تو ہر قسم میں کلکلانج حب ماذریون ماء الاصول کے ہمراہ کلکلانج صغیر بارد کے ساتھ دیں۔ (صاحب تذکرہ)

مریض استسقاء جب بہت کمزور ہو تو حسب ذیل نسخہ سے تیار شدہ ضماد کے ذریعہ اسہال لائیں:۔

شحم حنظل، شبرم، ماذریون، حب النیل، سقمونیا، تربد، مرارہ گاؤ، توری تلخ، ایرسا، میعہ سائلہ، فربیون، موم اور روغن کے ہمراہ ضماد تیار کریں۔ (ابن ماسویہ)

یہ بیحد خراب ہے کیونکہ بطور مشروب استعمال کرنے کے مقابلہ میں ضماد کا استعمال حرارت زیادہ پیدا کرتا ہے۔ (مؤلف)

ماہودانہ، چوزہ اور لبلاب یا چقندر وغیرہ کے ساتھ پکا کر کھلایا جائے تو پانی کا اخراج ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

تین عدد تیلنی مکھی کے سر اور پر کاٹ کر پھینک دیں، جسموں کو ماء العسل میں حل کریں اور مریض کو حمام میں داخل کر کے اسے پلائیں اور بیمار کو حمام میں داخل کر کے پلائیں، اور بطور سالن، روٹی کے ساتھ کھلائیں۔ (کتاب ماء الشعیر)

مریضان استسقاء کے حق میں حمام یابس سے زیادہ مفید کوئی چیز اور نہیں ہے کیونکہ اس سے بہت ساری رطوبت خارج ہو جاتی ہیں۔ دل گرم یا کمزور نہیں ہوتا اسے تقویت ہوتی ہے اس لئے کہ ایسی صورت میں دل کے اندر ٹھنڈی ہوا رک جاتی ہے۔ (روفس)

بیمار کو سیدھا کھڑا کریں اور خادموں کو اس کے پیچھے کھڑا کر کے حکم دیں کہ پسلیوں کو دبائیں اور نچوڑ کر پانی کو ناف کے نیچے کی طرف مائل کریں۔ بیمار کھڑا نہ ہو سکے تو کرسی پر بیٹھائیں اور اگر اس کی بھی سکت نہ ہو تو علاج عمل بزل کے ذریعہ نہ کریں۔ کیونکہ یہ علاج انہی مریضوں کا کیا جاتا ہے جس کے اندر طاقت بہتر ہوتی ہے۔

اگر استسقاء امعاء کی وجہ سے ہو تو تین انگلی ناف کے نیچے شگاف کریں اور اگر جگر کی وجہ سے ہو تو ناف کے بائیں جانب شگاف کریں اور اگر تلی کی وجہ سے ہو تو دائیں جانب شکم کی جلد چیریں اور خیال رکھیں کہ پردۂ صفاق میں شگاف نہ ہو پھر جلد کو صفاق سے شگاف کے مقام سے تھوڑا نیچے ہٹائیں پھر اس کے اندر ایک چھوٹا سا سوراخ اس طرح کریں کہ صفاق کے سوراخ کے نیچے تک ہو جائے کیونکہ اس حالت میں جب نلکی نکالیں گے تو پانی رک جائے گا کیونکہ جلد صفاق سے مل جائے گی اس لئے کہ دونوں شگاف آمنے سامنے نہیں ہیں۔ پھر اس میں پیتل کی نلکی داخل کر دیں اس سے

نکلے گا مگر یہ اندازہ ہو، کیونکہ خطرناک ہے۔ فارغ ہو جائیں تو مریض کو چت لٹادیں اور طاقت واپس لانے کی تدبیر کریں اور جب تک پانی نکلتا رہے نبض ٹٹولتے رہیں مبادا مریض کمزور نہ ہو ذرا بھی کمزوری کا احساس ہو تو پانی روک دیں۔ (نطیلس)

پانی ایک یا دو بار اتنا نکالیں کہ بیمار تھوڑا ہلکا ہو جائے بقیہ کے اخراج کے لئے مسہل آب اودیات استعمال کریں، اور زقی کے لئے ریت میں دفن کرنا، پیاسا رکھنا اور خشکی پیدا کرنے والی غذائیں دینا مناسب ہے۔ گاہ ہم نے معدہ و جگر اور تلی پر اور ناف کے نیچے باریک مکواۃ داغ دیا ہے۔ (بولس)

استسقاء کی بدترین قسم لحمی ہے کیونکہ اس میں جگر، رگوں اور گوشت سب کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور ایک عجیب و غریب صورت حال پیدا ہو جاتی ہے جس سے تیسرا ہضم متاثر ہو جاتا ہے۔

جب بخار دیر تک رہ جائے تو زیادہ تر استسقاء ہو جاتا ہے۔ (حنین)

تجربہ سے دیکھا ہے کہ لحمی کا شفایاب ہونا زیادہ آسان ہے۔ (مؤلف)

جب معدہ میں سوء مزاج بارد رطب حد سے زیادہ پیدا ہو جائے تو جگر پر جو کیلوس وارد ہوتا ہے اس کے خام رہ جانے اور اس کی برودت کی وجہ سے استسقاء لحمی پیدا ہو جاتا ہے۔

بخار کے ساتھ استسقاء کا ہونا نادر اور مہلک ہوتا ہے۔

سکنجبین کے ہمراہ شاہترہ پینا بخار اور جگر کے سدوں میں مفید ہے۔ (حنین)

جنین اپنی ناف کے ذریعہ پیشاب کرتا ہے اگر نال نہ کاٹیں تو ہمیشہ وہ ناف ہی کے ذریعہ پیشاب کرے۔ (صاحب کتاب القوابل)

اس بیان کے اندر آپ کو اپنا مطلوب ملے گا۔ (مؤلف)

خربق ابیض کا شیاف بہت زیادہ پانی خارج کرتا ہے۔ (القوابل)

گردوں کے سخت ورم سے ایک قسم کا فساد مزاج اور استسقاء پیدا ہوتا ہے۔ جن کا علاج ہم نے گردوں کے باب میں بیان کیا گیا ہے۔

اگر استسقاء کے ہمراہ بخار ہو تو عرق عنب الثعلب، کرفس، لک مغسول کے ساتھ قاقلی، ریوند، زعفران، ہلیلہ زرد استعمال کریں۔ کاسنی تلخ ان سب سے زیادہ مفید ہے اور گرم ضماد استعمال نہ کریں، نہ ہی گرم معجون اور گرم دوا استعمال کریں کیونکہ اس سے پیاس بڑھے گی اور احشاء میں گرمی پیدا ہو گی اور ورم بڑھ جائے گا۔

گرم امراض کے بعد پیدا ہونے والا استسقاء جگر کے اندر فلغمونی ہی پیدا کر سکتا ہے۔ اس کا علاج مشکل ہوتا ہے اس لئے نہ گرم نہ سرد بلکہ معتدل اور اغلب پہلو کے اعتبار سے علاج اختیار کریں۔

استسقاء کی دو قسمیں ہیں۔ ایک اس وقت پیدا ہوتا ہے جب پورے جسم کے اندر بہت زیادہ ثقیل خون جمع ہو جاتا ہے۔ جگر کے اندر برودت حسب ذیل اسباب کے تحت پیدا ہو جاتی ہے:-

ا۔ ورم صلب۔

۲۔ فساد مزاج۔ ناوقت ٹھنڈا پانی پینے سے اچانک پیدا ہو جائے۔

۳۔ کسی دوسرے عضو کی شرکت سے۔

۴۔ حد سے زیادہ استفراغ ہو جائے۔

گاہ حاد امراض کے بعد اور بخار جب طویل ہو جائے تو استسقاء پیدا ہوتا ہے۔

ناف کے آس پاس اور پشت کے مہروں کا مزمن درد مسہل ادویات نیز دیگر اخراجی تدابیر سے دور نہ ہو تو انجام اس کا استسقاء ہوتا ہے۔

ورم جگر سے پیدا شدہ استسقاء میں کھانسی، ہزال اور پاخانہ خشک ہوتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ نفث الدم بھی ہو تو بیمار قریب الموت ہوتا ہے کیونکہ اس وقت پھیپھڑا پانی سے بھر جاتا ہے جس سے موت جلد طاری ہوتی ہے۔

اگر استسقاء ورم کی وجہ سے ہو تو ضمادوں اور دواؤں سے ورم کو تحلیل کرنے کی تمام تر کوشش کریں۔ ورم کی کوئی علامت نہ ہو تو خشکی پیدا کریں۔

زقی میں اگر دوا پینے کا موقعہ نہ ہو تو قدرے قدرے عمل بزل لیکن لحمی یکایک ہو تو فصد کریں، خصوصیت سے جب حیض یا بواسیر کے رک جانے یا امتلائی سبب سے ہو۔ بعد از آں ریاضت، خشک غذاء اور سارے استفراغات کو عمل میں لائیں۔ لحمی کے مریض کو مٹی یا نرم ریت پر چلنے کا حکم دیں۔ ایک خادم پنڈلیوں کو اینٹھے اور جسم کی مالش کرے دھیرے دھیرے تاکہ بخار نہ ہو کیونکہ بہت سی رطوبات خارج ہوں گی بقیہ ہضم ہو جائیں گی۔ ریاضت کے بعد انہیں ریت میں دفن کریں، دھوپ میں پسینہ لائیں، آفتاب کی کرن یکساں گرم کرے گی اور اندر تک خشک کرے گی۔ سر ڈھانک کر پورا جسم دھوپ کیلئے کھول دیں یہ رطوبات کو جذب کرنے کے لئے طاقتور علاج ہے۔ حمام سے پرہیز کریں کیونکہ یہ تری پیدا کرتا اور بدن کو ڈھیلا کرتا ہے۔

جسم پر لگی ہوئی مٹی کو نمکین پانی سے دھوئیں اور گرم چشمے استسقاء کو تحلیل کرتے ہیں خواہ وہ کامل کیوں نہ ہو۔ تنکاری اور زاجی چشمے سب سے زیادہ بہتر ہوتے ہیں۔

بادیان، کرفس، نانخواہ جیسے بزورات شامل کئے گئے ہوں مگر کم مقدار میں ہوں۔ یہ روٹی

آب نخود کے ہمراہ کھلائیں۔

علاوہ ازیں مدر بول اشیاء کھانے میں مثلاً بلیون، چقندر اور قلفوظ، برن و بکری کا بھنا ہوا گوشت لیں۔

استسقاء طبلی میں روٹی اور سالن کے اندر خصوصیت سے مصالحہ زیادہ ہونا چاہئے۔ سبزیوں اور غلہ سے پرہیز کریں۔ پرانی شراب شاذونادر لیا کریں۔ اس لئے کہ وہ مدر بول اور مسخن ہوتی ہے۔ پیاس برداشت کرلینا بہتر ہے۔

استسقاء کا شافی علاج:

استسقاء کی ابتداء میں کثرت رطوبت اور ضعف قوت سے پہلے قئے کریں۔

پانی زیادہ ہو جائے تو مسہل آب اور مدر بول ادویات عمدہ ہوتی ہیں۔ تورئی تلخ پانی کو خوب تحلیل کرتا ہے۔ اس باب میں اس سے بہتر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ یہ ایک دوا قنطس نامی ہے۔ نہیں معلوم کہ تورئی تلخ ہے یا کوئی اور چیز۔ مقدار خوراک ۱۳ ابولسات بطور مشروب، عصارہ۔

قاقلی، آب قاقلی ۱۹۰ گرام، سکر عشر ۳۵ گرام کے ہمراہ نیز آب اسقندار ایا آب کا کنج کا اثر ایسا ہی ہے۔ گاہ مریض کو عصارۂ سوسن آسمانگونی دیتے ہیں۔ تانبے کے ذرات، شراب بقدر اور قوی ۰۵ ۴ گرام بھی دیتے ہیں۔ البتہ آخری دوا معدہ کے لئے خراب ہوتی ہے۔ اس لئے ساتھ کوئی مقوی معدہ دوا بھی دیں۔ عصارہ قثاء الحمار پانی کا بری طرح اخراج کرتا ہے۔ اسی طرح سقمونیا اور وہ شراب بھی جن کے اندر حنظل تر کیا گیا ہو۔ ان سب سے افضل ماذریون ہے۔ جسے سرکہ میں خیساندہ کیا گیا ہو۔ شبرم اور فربیون ساڑھے ۴ گرام ماء العسل کے ہمراہ استعمال کرنے سے پانی کو بری طرح تحلیل کرتا ہے۔ اشق ۹ گرام ماء العسل کے ہمراہ نیز سکنجبین، تخم انجرہ مقشر، آب شہد کے ساتھ پلایا جائے تو پانی خارج کرتا ہے۔ (ابن سرابیون)

اس کے استعمال سے حلق کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے، اس لئے استعمال کے وقت حلق سے مس نہ ہونا چاہئے واضح رہے کہ بازار میں قیندس پایا جاتا ہے نہیں معلوم کہ یہ کیا ہے مگر اس کا عمدہ ہونا معروف ہے۔ میرے اندازہ کے مطابق یہ سب سے زیادہ مفید ہے۔ لہٰذا اس کا تجربہ کریں۔ شیر شتر بھی موزوں ہے۔ سکنجبین کے ہمراہ پلائیں بزل کا استعمال طاقتور اور شاداب جسم والے مریضوں میں کریں۔ (مؤلف)

استسقاء سے پہلے ایک حالت ہوتی ہے جسے فساد مزاج کہئے اس میں حسب ذیل عوارض ملتے

ہیں۔ پورا بدن خصوصیت سے ہاتھ پاؤں لاغر ہو جاتے ہیں، چہرہ کا تہبج اور سفیدی یا زردی مائل ہو جانا، زیادہ بھوک، ہاضمہ فاسد، سستی و استرخاء، کبھی طبیعت کھل جاتی اور کبھی بند ہو جاتی ہے، پیشاب و پسینہ ہوتا ہے اور شکم میں ریاح زیادہ، مراق میں نفخ شدید، جسم میں زخم ہو جائیں تو مندمل بالکل نہیں ہوتے، امتلاء اور خون کی بندش سے یہ صورت حال پیدا ہو اور مریض اخراج دم کا عادی رہا ہو تو فصد کھولیں۔ دوبار، سہ بار، چہار بار پھر بھی حالت برقرار ہے تو کئی بار ایارج کا مسہل دیں پھر تدبیر لطیف، ادرار بول اور ہو سکے تو قئے کرائیں۔ خیال رہے کہ مسلسل اسہال، ادرار بول، تدبیر لطیف، معدہ کے لئے قلیل مقدار میں عمدہ غذاؤں کو استعمال کرنے سے فضلہ مجتمع نہ ہو، الا یہ کہ نزف الدم کی وجہ سے مزاج فاسد ہو گیا ہو۔ ایسی حالت میں سستی پیدا کرنے والی تدبیر سے کام لیں۔ (سرابیون)

عمدہ دوا کا نسخہ:

چند دنوں کے اندر پیشاب کے ذریعہ پانی کا اخراج کر دیتا ہے۔ اسے اس استسقاء میں استعمال کریں جس میں بخار نہ ہو۔

نانخواہ، ابہل، اجوائن، نمک، طبرزد، بطور مشروب استعمال کریں۔ (چرک)

حب مرتضیٰ:

استسقاء کا مریض صحت کی جانب سے ناامید ہو جائے تو حب مرتضیٰ نہایت عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ نسخہ حسب ذیل ہے:۔

نسخہ:

نحاس سوختہ، بیٹ کبوتر، سداب خشک ہر ایک ۱۴ گرام، فربیون ۷ گرام، حب تیار کریں۔
مقدار خوراک عرق مکوء کے یا گرم پانی کے ہمراہ ساڑھے ۳ گرام۔ (حنین)

پیشاب کی نالیاں جو ناف تک جاتی ہیں وہ مقعر جگر سے ملتی ہیں اور جو گردوں کی طرف جاتی ہیں وہ ورید اجوف سے ملتی ہیں۔ اس لئے جب جگر میں ورم صلب یا حار کی وجہ سے سدہ ہوتا ہے تو زیادہ ترمائیت اسی راہ سے خارج ہوتی ہے۔ (مؤلف)

جس شخص میں حجاب اور معدہ کے درمیان سنگین بلغم موجود ہوتا ہے اور وہ جب رگوں کے ذریعہ مثانہ کی راہ لیتا ہے تو مرض تحلیل ہونے لگتا ہے۔ (بقراط)

اس میں شک ہے کیونکہ بلغم یہاں واپس ہو گا تو نیچے اتر کر عانہ تک آئے گا۔ اس لئے بلغم کیلئے

رگوں میں داخل ہونا ممکن نہ ہو گا جیسے استسقاء میں رقیق آبی رطوبت داخل ہو کر پیشاب کی راہ خارج ہو جاتی ہے۔(جالینوس)

یہ تبصرہ درست ہے جالینوس کا خیال ہے کہ پانی تراوش پاکر رگوں اور آنتوں تک پہونچتا ہے۔ ممکن ہے بقراط نے یہاں بلغم سے مراد پانی لیا ہو کیونکہ وہ استسقاء کے سلسلہ میں لفظ بلغم کو بڑی کثرت سے استعمال کرتا ہے۔(مؤلف)

پیشاب کی تمام نالیوں کو چیر کر جانور کو ایک مدت تک چھوڑ دیں اور جب انداز ہو جائے کہ کام پورا ہو گیا ہے تو اس شگاف کو کھولیں جو کوکھ میں ہے اور دیکھیں تو مثانہ میں کچھ نہیں پائیں گے اور امعاء و صفاق کے مابین جگہ پیشاب سے پر ہو گی۔ ایسا لگے گا جیسے اس جانور کو استسقاء ہو گیا ہو۔
(جالینوس)

درحقیقت صفاق کے نیچے پیشاب کا امتلاء دونوں نالیوں کے چیرنے سے ہوا کرتا ہے اس لئے نہیں ہوتا کہ پیشاب دوسری نالیوں کی طرف پلٹ گیا ہے۔ یہ صورت حال اگر بندش کی وجہ سے ہوتی ہے تو پھر جالینوس کی یہ بات درست ہے کہ نالیاں پیشاب کو گھما دیتی ہیں۔ لیکن اس وقت ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ استسقاء کی کوئی قسم مذکورہ بالا دونوں نالیوں کے اندر پیدا ہو گئی ہو۔ تاہم استسقاء کے مریض چونکہ کہتے ہیں اس لئے یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ نالی نہ بھی پھٹی ہو تو بھی پانی صفاق کے نیچے داخل ہو رہا ہو گا۔

جب بھی گردوں سے پتھری نکلنے کے بعد استسقاء ہو اور پیشاب کی مقدار کم ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں نالیوں میں سے کوئی ایک پھٹ گئی ہے اور جب گردوں میں ورم یا زخم کے بعد استسقاء ہو تو اس کا یہ مطلب ہے کہ پیشاب کی نالیاں بند ہو گئی ہیں اور پانی پلٹ گیا ہے جیسا کہ بچوں میں ہوتا ہے۔ اس کے متعلق تفتیش کرنے کی ضرورت ہے کہ کیوں ایک بار پانی پورے بدن میں سرایت کرتا ہے اور کبھی جسم کے اندر ہی یکجا ہو کر رہ جاتا ہے۔ باقی جسم کے اندر سرایت کرنے والا صرف خشک خون ہی ہوتا ہے کیونکہ استسقاء زقی کے مریضوں کو دیکھا جاتا ہے کہ حالت صحت کے برعکس ان کا گوشت سخت اور جسم کمزور اور لاغر ہوتا ہے۔(مؤلف)

استسقاء لحمی جگر اور گوشت کے اندر ہاضمہ کے ضعف کی وجہ سے ہوتا ہے۔

استسقاء لحمی اس وقت ہوتا ہے جب بدن میں پگھلاؤ کے باعث بلغم کی کثرت ہو جاتی ہے۔
کبھی یہ صورت حال فقط عروقی اخلاط کے اندر پیدا ہوتی ہے۔

گداختہ چیز کبھی شکم کی طرف انصباب کرتی ہے اور کبھی پسینے کے ذریعہ باہر ہو جاتی ہے لیکن

جو اخلاط عروق میں ہوتے ہیں گداز کے بعد یہ آبی پیپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور دونوں گردے اس مائیت کو عروق سے صاف کردیتے ہیں۔ اگر گردے طاقتور ہوتے ہیں تو مثانے کی طرف اسے مسلسل دفع کرتے رہتے ہیں اور کمزور ہوتے ہیں تو دو باتوں میں سے ایک بات ہوتی ہے یا تو عروق اسے شکم کی طرف دفع کردیتی ہیں جس سے یکایک استسقاء لحمی پیدا ہو جاتا ہے۔

اور اسی مقالہ کے اندر اس نے کہا ہے کہ اگر دونوں گردے زائد کو جاری نہ کرسکیں تو اخیر میں دو صورتیں ہوتی ہیں یا تو عروق اس کا دفیعہ شکم کی طرف کردیتی ہیں یا پورے بدن کی طرف رواں کردیتی ہیں اور یکایک اس کے ہمراہ استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ (السادسۃ من العلل والاعراض)

ظاہر ہے کہ یہاں استسقاء سے مراد لحمی ہے کیونکہ اس نے عروق کا معنی وہ نالیاں لیا ہے جو تراوش نہیں کرتیں۔ (مؤلف)

یہ اس نظریہ کی تردید ہے کہ جگر میں سوء مزاج حار یا بارد ہو تو کیلوس کو ترش یا دخانی بنادیتا ہے۔ (مؤلف)

مریض استسقاء کو عمل بزل کے بعد بخار ہو جانا بری علامت ہے۔ یہ اس کے ہلاک ہو جانے کی علامت منذرہ ہے۔ (الفصول السادسہ)

استسقاء زقی خالص اور طبلی دبانے سے دبتا نہیں اس لئے دونوں میں پورے طور پر فرق نہیں کیا جاسکتا مگر یہ کہ پہلے شکم پر امتحان بالقرع کے ذریعہ طبلی آواز سنی جائے یا بیمار کو ایک کروٹ پر پھر دوسری کروٹ پر لٹا کر پیٹ میں موجود پانی کی آواز پارچہ سنی جائے۔ (النبض الثانیہ)

ان دونوں کے مابین سب سے زیادہ واضح علامت فارقہ یہ ہے کہ استسقاء طبلی میں مریض کو پیٹ پھولے ہوئے ہونے کے باوجود بہت زیادہ ہلکا محسوس ہوگا جب کہ زقی میں پیٹ بھاری ثقیل محسوس ہوگا۔ (مؤلف)

جب انسان کو استسقاء ہوتا ہے تو شکم کی رگیں سبز باقلی کے مانند ظاہر ہو جاتی ہیں۔ (یہودی)

اور جب جگر متورم ہوتا ہے تو وہ ورید مسدود ہو جاتی ہے جن سے پانی گردوں کی طرف جایا کرتا ہے لہٰذا آنتوں کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ (النبض الثانیہ)

استسقاء زقی میں امتحان بالقرع کرنے پر رطوبت کی آواز سنی جاتی ہے۔

اور طبلی میں ہوا کی آواز صاف سنی جاتی ہے اور جس میں پورے بدن میں سوجن ہوتی ہے وہ لحمی ہے۔ طبلی غذا کے ہوا میں تبدیل ہو جانے سے ہوتی ہے، اور کبھی بادی غذاؤں سے پیدا ہوتی ہے، (جوامع الاعضاء الآلمہ۔ پانچواں مقالہ)

173

اسی لئے بقراط نے کہا ہے کہ جس کے ناف کے آس پاس درد ہو اور تکمید وغیرہ سے کم نہ ہو اس کا انجام استسقاء یابس ہے۔ کیونکہ یہ غلیظ یا کثیر ہوا کی دلیل ہے جو نہ تحلیل ہوتی ہے اور نہ خارج ہوتی ہے۔ مصنف کہتا ہے استسقاء زقی بہ کثرت پانی پینے اور سبزیاں کھانے سے پیدا ہوتا ہے اور جو لیسدار رطوبت کی کثرت سے پیدا ہو وہ لحمی ہوتا ہے۔

تازہ گوشت کے دھوون جیسا دست جگر کے بارد اور حار درد میں ہوتا ہے لیکن حار میں یہ عارضہ ابتداء میں ہوتا ہے جس کے ساتھ پیاس و بخار ہوتا ہے اور بھوک زائل ہو جاتی ہے پھر اس کے بعد سخت اختراق کی وجہ سے گاڑھا سیاہ خون آتا ہے۔ لیکن بارد کی صورت میں ابتداء میں بھوک زیادہ اور پیاس کم ہوتی ہے پھر اخیر میں خلط کے ردی ہو جانے سے جب بیمار کو بخار ہوتا ہے تو بھوک بھی زائل ہو جاتی ہے۔ (مؤلف)

استسقاء یا تو تغیر کے طور پر ہوتا ہے یا حرارت سے اور اس کی پیدائش جوہر کی تحلیل کے طور پر ہوتی ہے جیسا کہ حمیات حارہ میں ہوتا ہے۔ (ایضاً)

یہ قسم اس وقت عارض ہوتی ہے جب جگر میں ورم حار یا سوء مزاج حار لاحق ہو اور تحلیل کے طور پر بڑھتی ہے یعنی خون کے پیدا ہونے کے وقت وہ کیموس کی رطوبت کو تحلیل کرتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ ایسے مریضوں کے خون میں مائیت کم ہوتی ہے اور شکم کے سوا ان کے تمام اعضاء سوکھے اور طبعی حالت سے زیادہ سخت گوشت والے ہوتے ہیں اور یہ درست ہے کہ خون کی مائیت جگر کے مزاج حار کے ہمراہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ جگر سے کیلوس کی مائیت زیادہ تحلیل ہو جاتی ہے اور وہ کسی طرح گردوں کی طرف نہیں جاتی بلکہ شکم کی طرف چلی جاتی ہے۔ یہ بات محل نظر ہے۔ (مؤلف)

استسقاء میں ہفتے میں ایک روز ہلیلہ ۱۶۰ ,اکلو گرام کے ہمراہ اونٹ کا پیشاب پلائیں۔ یہ پانی کو دور کردے گا ورنہ ممکن ہو تو سکنجبین پلائیں۔ یہ پانی کو سب سے زیادہ دور کرنے والی چیز اور اس کے دونوں پاؤں اور ورم کی روغن زیتون و بورہ ارمنی سے مالش کریں یہ عمدہ تدبیر ہے۔

(کتاب کریمان سے ماخوذ)

استسقاء زقی میں بیمار شیر شتر اس کے پیشاب سمیت پلائیں۔ ۸۰۰ گرام دودھ اور ۳۵ گرام پیشاب اور تھوڑا چلے پھرے پھر سو جائے۔ اس کی مقدار بڑھاتے ہیں یہاںتک کہ اس کی مقدار ۳ لیٹر دو سو گرام ہو جائے۔ اگر اس سے اسہال ہونے لگے تو ۳۵ گرام ہی پر نہ رہ جائیں ہاں اسہال نہ ہو تو پھر نہ پلائیں کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اس کے موافق نہیں آرہا ہے اور اس میں بلیلہ اور شکر کی آمیزش کردیں۔

اور اگر روزانہ دو بار ہو سکے تو ٹھیک ہے ورنہ شراب لطیف یا پانی میں مالیدہ روٹی اور مرغی کا گوشت کھلائے۔ اگر کمزوری ہو تو ایک روز تیتر اور ایک روز روٹی اور ماقا یا بس طلاء ممزوج میں بھگو کر دیں اور جب پلاتے ہوئے دو ہفتے ہو جائیں اور پورا پانی نکل جائے تو شکم پر داغ دیں تاکہ اس کے بعد پھر پانی قبول نہ کرے اور اس میں دس روز سے زیادہ تاخیر نہ کریں۔

استسقاء جگر کے یرقان یا لمبے پیہم بخار یا بکثرت سرد پانی پینے یا بد ہضمی کی کثرت سے ہوتا ہے۔ عمل کئی استسقاء لحمی میں مفید ہوتا ہے اور کبھی زقی میں بھی مفید ہوتا ہے۔ میں نے اپنے تجربہ میں پایا ہے کہ یتوعات کی تیزی کو سرکہ اور سفرجل توڑتا ہے اور بخار کے ساتھ استسقاء کی صورت میں اسہال لانے میں سب سے زیادہ مؤثر دواء ہے۔ سفرجل کے ٹکڑے تین روز سرکہ میں تر کر کے اس کے ہموزن نئے مازریون کے ہمراہ پیسا جائے اور اتنا باریک کیا جائے کہ وہ آپس میں مل جائیں اور اس کو ۳۵ ملی لیٹر سرکہ میں ۲۰۰ گرام شکر ڈال کر پکایا جائے یہانتک کہ شہد کی مانند گاڑھا ہو جائے اور اس میں سب ادویہ کو معجون بنا کے محفوظ رکھ لیا جائے اور بقدر ضرورت استعمال کیا جائے۔ مریضان استسقاء کو صبر سے اسہال کرانے سے پرہیز کیا جائے کیونکہ اس کا اثر ضعف معدہ و جگر کے لئے خاص ہے۔ (جورجس)

ہمیں جس شخص پر استسقاء کا ڈر ہوتا ہے اسے غسل کرنے سے روک دیتے ہیں۔ (ابیذیمیا)

جبن (پنیر) مستسقی کو کسی بھی حالت میں فائدہ نہیں کرتی بلکہ اسے زبردست نقصان پہنچاتی ہے کیونکہ یہ جگر کی نالیوں اور سدوں میں چپک جاتی ہے۔

مبتلاء استسقاء پر عمل بزل کرنے سے پانی کی مقدار بہت جلد کم ہو جاتی ہے کیونکہ شکم اس سے پر ہوتا ہے لیکن تین روز بھی نہیں گذرتا کہ پھر دوبارہ بھر جاتا ہے۔ (کتاب النجح)

ایک شخص موسم گرما میں ایک جگہ کام کرتا تھا اور اسے ٹھنڈا پانی نہیں ملتا تھا بلکہ کھانے کے قبل اور بعد گرم پانی پیتا تھا جب کچھ زمانہ گذرا تو اسے طویل بخار ہوا پھر اس کا مزاج فاسد ہو گیا۔

(فیلغریوس۔ مداواۃ الاسقاع)

یہ جاننا ضروری ہے کہ گرم پانی شکم کو بڑھا دیتا ہے کیونکہ وہ پیاس کو تسکین نہیں دیتا اور خصوصیت سے جب آدمی زیادہ تھکا ہوا ہو کیونکہ وہ اسے گرم کر دیتا ہے اور اس کا جوف بڑا اور مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کو گرم پانی پینے کی مجبوری آجائے تو غذا ترش لینی چاہئے اور اسے سکنجبین کے ہمراہ آمیزش کر لینی چاہئے۔ مصنف کے کلام سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ استسقاء کے مریض کو

حرارت کی صورت میں جب مازریون کئی بار استعمال کرائیں اور کئی بار فصد بھی کریں۔ مصنف نے استسقاء کے سلسلے میں اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ اس نے ایک بگڑا ہوا استسقاء کا مریض دیکھا جس سے ناامیدی ہو چکی تھی اور جب میں نے اس کے پاخانہ کو نضج شدہ اور درست پایا تو اس کے علاج کے لئے تیار ہو گیا، کیونکہ میں سمجھ گیا کہ حرارت عزیزیہ برقرار ہے اور میں نے وقفوں سے کئی بار اسے مسہل آب دیا اور پھر پیشاب آور دوائیں دیں جس سے وہ شفایاب ہو گیا۔ (مؤلف)

اس میں ایسی بات نہیں جس پر سب کا اتفاق ہو۔ مبتلائے استسقاء کو شیرہ شبرم کے حبوب شراب پختہ سے معجون کر کے دینا چاہئے اور جب بقدر ضرورت اسہال ہو جائے تو اسے رب حصرم اور امبرباریس دیں اور صندلین کے ہمراہ ایسی چیزیں دیں جو اس کی آنتوں اور جگر کی قوتوں کو واپس لائے۔

عمل بزل کے لئے سب سے محفوظ زمانہ موسم ربیع اور سب سے خطرناک موسم گرما ہوتا ہے۔ (مؤلف)

مبتلائے استسقاء کے لئے انطلاق بطن جب تک کہ ان کی قوت نہ گرے مفید و بہتر ہوا کرتا ہے۔ دستوں کو روکنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کبھی کبھی طاقتور نوجوانوں کے علاج کے لئے صرف اسہال کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس وقت ان کے احشاء کو ادویہ وضمادات سے قوت پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ان کے پیٹ نہ چل رہے ہوں یعنی دست نہ ہو رہے ہوں تو دست لانے اور احشاء کو ادویہ وضمادات سے تقویت پہنچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ استسقاء لحمی کے لئے سب سے عمدہ مسہل حب ریوند اور زقی کے لئے حب مازریون ہے۔ پھر جسے بخار نہ ہو دواء الکرکم، دواء لک وکلکلانج وغیرہ اور ماء الاصول دیں اور جسے بخار ہو آب کاسنی ومکوء اور سکنجبین دیں اور شکم کے اوپری حصہ کا اسہال مکروہ اور اندر کا مستحب ہے کیونکہ اس سے سقوط قوت کا اندیشہ ہوتا ہے اور یہ قوت کو بڑھاتا ہے۔ (تجارب المارستان)

اگر بخار کے ہمراہ استسقاء ہو تو مسخنات چھوڑ کر مبردات کا التزام کریں جیسے آب کا کنج ومکوئے اور کاسنی والائچی اور لک مغسول، ریوند، ہلیلہ زرد اور طرخشقون۔

معجونات حارہ سے پرہیز کریں کیونکہ وہ مسخن ہوتے ہیں اور احشاء کے ورم اور فساد میں اضافہ کرتے ہیں۔

جو استسقاء حاد بیماریوں کے بعد پیدا ہوتا ہے اس کا سبب جگر کا ورم حار ہوتا ہے اور اس کی شفا دشوار ہوتی ہے لیکن اس کی تبرید ضروری ہے کیونکہ اعتدال کے ساتھ خون پیدا کرنا مزاج جگر کا خاصہ ہے اور جب اعتدال سے بخار کی طرف ہٹ جاتا ہے تو صالح خون نہیں پیدا کرتا اور ان کی بات پر توجہ

نہیں دینی چاہئے جو قائل ہیں کہ جب استسقاء کی سبھی قسموں میں تسخین وتخفیف کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ میں نے اچھے خاصے مریضوں کو مبردات کے ذریعہ استسقاء سے شفاپاتے دیکھا ہے۔(سرابیون)

مازریون ۴۰۰ گرام، ۴۰۰ ملی لیٹر، سرکہ اور ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکایا جائے یہانتک کہ ۲۰۰ ملی لیٹر رہ جائے پھر اسے صاف کر کے اس پر ۲۰۰ ملی لیٹر شکر ڈالکر اتنا پکایا جائے کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر اس میں سے بخار زدہ کو ۳۵ گرام لیکر اسی کے برابر پانی کے ساتھ پلایا جائے اور اگر دست ہونے لگے تو اس کے بعد شربت سفرجل پلایا جائے اور جگر پر مبرد و مقوی ضماد کیا جائے

اور اگر چاہیں تو ایسے مریضوں کے لئے اونٹنی کے دودھ سے ماء الجبن تیار کریں اور سکنجبین کے ساتھ پلائیں، اس کا حیرت انگیز اثر ہوگا، اور اگر بکری کے دودھ سے تیار کریں تو عمدہ ہے لیکن اول الذکر کا ماء الجبن افضل ہے۔ اونٹنی کو رازیانہ اور کاسنی چارے میں دیں اور اس کے دودھ سے تیار ماء الجبن شکر کے ساتھ پلائیں اور اگر چاہیں تو الائچی اور عشر بھی دے سکتے ہیں۔

میں نے وشجانی کو اونٹنی کا دودھ شکر عشر کے ساتھ پلایا تو بقدر ضرورت اسہال ہوا اور شفایاب ہو گیا اس سے پہلے اس نے ماء البقول اور امبر باریس بہت دنوں پیا تھا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔

اگر بخار نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ، کلکلانج اور مازریون پلائیں اور میں نے دیکھا ہے کہ بولس استسقاء کے مریضوں کے اسہال کے لئے اکثر تخم مازریون پر اعتماد کرتا ہے اور اسے بکرا کا نام دیتا ہے، وہ اسے شربتوں اور حبوب کی شکل میں استعمال کرتا ہے۔(ساھر)

جب شدید بخار کے ساتھ استسقاء ہو تو اسی تخم اور سکر عشر سے گولی تیار کر کے ماء الجبن، جلاب و سکنجبین اور آب کاسنی ومکوء کے ہمراہ استعمال کریں۔(مؤلف)

اگر کسی انسان کو استسقاء ہو اور اس کے عروق کی مائیت اس کے شکم کی طرف رواں ہو جائے تو اس سے اس کی بیماری اچھی ہو سکتی ہے۔(الفصول السادسۃ)

یہ استفراغات کی ایک شکل ہے جو اس کی اپنی ذات کی وجہ سے ہوتا ہے۔(جالینوس)

میں نے استسقاء کے اچھے خاصے مریضوں کو دیکھا کہ ان کو دست و اسہال ہوئے اور شفایاب ہو گئے لہٰذا ضروری ہے کہ دست روکا نہ جائے الا یہ کہ ضعف پیدا ہو جائے کیونکہ اسی میں ان کی شفا ہے اور عروق کے سلسلے میں بقراط کے قول کا مطلب یہ ہے کہ پانی آنتوں کی طرف لوٹ جائے۔(مؤلف)

مریضان استسقاء کی پیاس کے لئے سب چیزوں سے زیادہ مفید سرکہ ہے کیونکہ ان کی پیاس رطوبت کے ساتھ حرارت کی وجہ سے ہوتی ہے اور سرکہ حرارت کو مٹاتا اور اپنی قوت تویہ سے

تجفیف کرتا ہے۔ (المفردات)

ان دونوں پراعتماد اور بھروسہ کرنا چاہئے اور جس قدر ممکن ہو خالص سرکہ سے کام لیا جائے کیونکہ زیادہ پانی مل جانے سے سرد اور تر ہو جاتا ہے لیکن خالص پلانے پر استسقاء زقی میں اسہال پر بھروسہ ہونا چاہئے کیونکہ اگر امعاء کے لفائف میں رطوبت موجود ہو تو شکم بہت بڑھ جائے گا اور اگر شکم سے برابر دست جاری ہو تو شکم پر ضماد کریں اور یہ ضروری ہے کہ یکبارگی زیادہ اسہال نہ لائیں۔ اس لئے کہ قوت گر جائے گی، بلکہ تھوڑا تھوڑا اسہال لائیں اور استسقاء زقی کے سلسلے میں جو بخار اور ضعف قوت سے ہمراہ ہو، ہمارے دوست شیخ کی تدبیر یاد رکھیں، اسے بکری کے بچے کا بھنا ہوا گوشت اور چکادک اور تیہو جیسے پرندے کا گوشت اور خشکاری روٹی، قرص مصوص اور لطوم کھلائیں اور مسور کی دال سرکہ کے ہمراہ دیں۔

اور اس کی قوت کی حفاظت کے لئے اس میں وسعت کریں اور میں نے اسے کبھی شوربے کی اجازت نہیں دی لیکن جس روز دواء پلانے کا ارادہ کیا اس دن دواء سے پہلے اور بعد زیریاج میں اسے اس کی اجازت دی۔ دوا سے پہلے اسلئے کہ اس کا فعل زیادہ موافق ہو اور بعد میں اس لئے کہ مریض کی پیاس بڑھ نہ جائے اور میں نے اسے حکم دیا کہ اسے درمیانی صاف سرکہ کے ساتھ کھائے اور مندرجہ ذیل دوا بہ طور مسہل دیا:-

ہلیلہ زرد ساڑھے ۲۴ گرام، شاہترہ ۱۴ گرام، افسنتین ۷ گرام، غافث ۷ گرام، چوب کاسنی تازہ ساڑھے ۳ گرام، سنبل الطیب ساڑھے ۳ گرام، تخم کاسنی ۷ گرام۔ انہیں ۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکایا جائے یہانتک کہ ۴۰۰ ملی لیٹر رہ جائے اور اس میں ۳۵ گرام شکر اور شربت آمیز کر دیا جائے۔

اور نیز اس حب کے ہمراہ، شیر شبرم اور اس کے برابر شکر بستہ میں کھانے سے قبل دیا کرتا ہوں اور کبھی دوگنا انجیر کے گودے سے اسے بستہ کر دیتا ہوں اور اسے ۵۰۰ یا ۷۵۰ ملی گرام دیا کرتا ہوں اور اس کے بعد رب حصرم اور ریباس پلاتا ہوں اور اس کے جگر پر بارد ضماد کرتا ہوں اور حب قندس اور سرکہ میں تر کئے ہوئے مازریون سے شکم پر مستعمل ضماد گل ارمنی، سرکہ، پانی، آرد جو، جاورش، گائے کے گوبر اور بکری کی مینگنی اور بلوط و انگور کی راکھ اور کبھی بورق اور ہڑتال کا سرکہ کے ہمراہ ضماد تیار کیا جاتا ہے اور بخار ہو تو جگر پر ضماد صندل استعمال کیا جائے اور ضماد صندل جگر کے کنارے اور ضماد محلل ناف اور شکم پر شربت ورد میں مازریون ترکر کے استعمال سے بھی اسہال کرایا جاتا ہے اور کبھی اس میں شیر شبرم شامل کر دیا جاتا ہے اور اس کے لئے میووں میں سوکھی انجیر اور بادام و شکر شامل کیا جاتا ہے اور اسے پیاس برداشت کرنے کا حکم دیا جائے اور یہ کہ اپنے منہ میں ایسی چیز

رکھے جس سے پیاس نہ لگے اور پیاس زیادہ ہونے پر پانی میں سرکہ ملا کر دیا جائے۔ برگ مازریون کو باریک کر کے چھانا اور انجیر کی شہد سے گوندھا جائے اور اسے کھانے سے پہلے اور بعد دیا جائے۔ حاصل یہ کہ اسے ایک روز کے لئے بھی بغیر نفص کے نہ چھوڑا جائے۔ (مؤلف)

عمدہ مسہل:

آب کاسنی تازہ میں مازریون ۷ گرام، ہلیلہ اصفر ۳۵ گرام شامل کر کے پلایا جائے یا ۳۵ گرام ہلیلہ زرد اور ۷ گرام مازریون کو ۸۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکایا جائے یہانتک کہ ۲۰۰ ملی لیٹر رہ جائے پھر صاف کر کے آب کاسنی ۳۵ ملی لیٹر کے ساتھ پلایا جائے۔

یہ جاننا چاہئے کہ امبر باریس وغیرہ سے جو اقراص تیار کئے جاتے ہیں، کا استعمال قبض کی صورت میں خراب ہوتا ہے اسلئے حتی الامکان مسہل دیں۔

طلاء عجیب:

سڑی مینگنی اور سعد و تین سرکہ اور پانی کے ساتھ لیکر شکم پر لیپ کیا جائے۔ بید سادہ یا جھاؤ کی شاخوں کو نچوڑ کر اس سے لیپ کیا جائے۔

دوسرا طلاء اس کے لئے جو اس کی سکت رکھتا ہو۔ یہ ایک قوی مجفف ہے۔ سعد، اذخر ایک ایک حصہ مُر، رسوت، گلسرخ، سنبل، گل ارمنی، نطرون ملا کر لیپ کیا جائے اور یہ خیال رکھنا چاہئے کہ ان میں قابض دواء نہ ہو کیونکہ وہ بدن کے سوراخوں کو بند کر دے گی اور دوا سکھانہ سکے گی، اسی طرح کی خاصیت خوشبو کی وجہ سے ایسے سعد اور سنبل میں کسی قدر ہے بلکہ بکری کی مینگنی، گائے کا گوبر، بورق، جو کا آٹا اور مٹر کا آٹا وغیرہ استعمال کریں جو قبض کے بغیر تجفیف کرے۔

ریاضت اور غسل کے بعد یکایک زیادہ سرد کثیر پانی پینے سے اس شخص میں استسقاء پیدا ہو جاتا ہے جس کا جگر بہت گرم نہ ہو اور شیریں لیسدار اشیاء کے کھانے سے استسقاء ہو جاتا ہے لیکن لیسدار نہ ہو تو کم سدے پیدا ہوتے ہیں۔

فاسد المزاج اور مبتلائے استسقاء کے شکم کو روغن سے مالش کرنا ممنوع ہے کیونکہ وہ بدن اور ان مقامات میں استرخاء پیدا کرتا ہے۔ (اسحاق)

جلد شکم اور اس کے آس پاس کو استسقاء میں تجفیف اور تقویت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ یہ عرض مہلک نہ بن جائے۔ (مؤلف)

مبتلائے استسقاء کی حالت میں انطلاق بطن سے ہی سدھار آتا ہے، اور اونٹنی کا دودھ استسقاء

حار کے لئے بہت مفید ہے۔ اسے ۴۰۰ سے ۸۰۰ ملی لیٹر تک بالکل تازہ حالت میں ساڑھے ۷ اگرام شکر کے ساتھ پیا جائے۔

زرد پانی کے لئے ایک مفید حب کا نسخہ:

پوست بخار کمافیطوس، قنطوریون صغیر، غاریقون، مقدار خوراک ساڑھے ۵ گرام اور جب استقاء میں پاخانہ پکا ہوا دیکھو تو اس کا علاج کرو، کیونکہ اسکی حرارت عزیزہ طاقتور اور بر قرار ہے۔

اور اسے بکری، بکری کے بچے اور قطاء و گوریا اور چکور، شقائین کا بھنا کباب کیا ہوا گوشت دیا جائے اور عمدہ پرانی شراب دیجائے اور ریاضت کریں۔ (فیلغریوس)

شحم حنظل ۷ گرام، سنبل ۷ گرام، مر ۵۰۰ ملی گرام، ہلیلہ زرد پونے دو گرام فلفل سیاہ کے برابر گولیاں تیار کی جائیں اور ۳۵ گرام دی جائیں۔ یہ پانی کو حیرت انگیز طور پر دستوں کی شکل میں نکالتی ہیں۔ (طبیب نامعلوم)

شحم حنظل ۵۰۰ ملی گرام، ہلیلہ زرد پونے دو گرام، تربد پونے دو گرام، غاریقون پونے دو گرام، حب شبرم ۱۲۵ اگرام۔ سب کو آب کاسنی میں جمع کیا جائے یہ مقدار ایک خوراک کی ہے۔ (مؤلف)

دوسرا انہایت عمدہ نسخہ:

شیر شبرم ۵۰۰ ملی گرام، غاریقون پونے دو گرام، گل سرخ پونے دو گرام، تربد ساڑھے تین گرام سنبل ۵۰۰ ملی گرام، عصارہ افسنتین ۵۰۰ ملی گرام۔ یہ مقدار ایک خوراک کی ہے ان دواؤں کو عرق مکوئے میں جمع کیا جائے۔

عمدہ سکنجبین کا نسخہ:

ماذریون ۳۵ گرام، چوب شبرم ساڑھے ۷ اگرام کو چار سو ملی لیٹر سرکہ میں ڈال کر تین روز تک چھوڑ دیا جائے پھر اس میں ۴۰۰ گرام شکر اور ۴۰۰ ملی لیٹر عرق گلاب ڈالکر اتنا پکایا جائے کہ گاڑھا ہو جائے اور پھر استعمال کیا جائے۔

نسخہ دیگر:

قرومانا پر مشتمل ہے اور چاہو تو شیر شبرم ۵۰۰ ملی لیٹر ۳۵ گرام سکنجبین میں حل کر کے پلائیں۔

معجون جو حرارت کو ہیجان میں نہیں لاتا اور ماء البقول کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔

تخم کاسنی ۳۵ گرام، تخم کشوث ۳۵ گرام، عصارۂ طرخشقون مجفف ۷ گرام، عصارۂ امبر باریس ساڑھے ۵۲ گرام، لک مغسول ساڑھے ۱۷ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۱۷ گرام، عصارۂ افسنتین ساڑھے ۲۴ گرام، عصارۂ قثاء الحمار ساڑھے ۱۷ گرام، شحم حنظل ساڑھے ۱۷ گرام، غاریقون ساڑھے ۲۴ گرام بید سادہ کے ساتھ جمع کیا جائے اور ماء البقول کے ہمراہ پلایا جائے۔

یہ کلکانج سے بہتر ثابت ہوتا ہے اور حرارت کو نہیں ابھارتا اور جگر کا تنقیہ کرتا ہے اور تقویت جگر کے ساتھ دستوں کے ذریعہ پانی خارج کرتا ہے۔

نسخہ دیگر بخار کے ہمراہ پیدا شدہ استسقاء کے لئے:

تخم کشوث ۳۵ گرام، تخم بادیان ساڑھے ۲۴ گرام، انیسون ساڑھے ۱۷ گرام، غاریقون ۲۱ گرام مازریون ۳۵ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۱۷ گرام، عصارہ غافث ساڑھے ۱۷ گرام، بادام ساڑھے ۱۰ گرام تلخ سب کو شہد میں یکجا کیا جائے اور ماء الاصول پلایا جائے۔

نسخہ جو مسہل آب ہے اور معدے کو کوئی نقصان نہیں پہنچاتا:

عصارۂ قثاء الحمار پونے دو گرام پلائیں یا اس کی جڑ کا پوست ۱ گرام یا یہ پوست شربت میں پکا کر پلایا جائے اور ماہو دانہ چوزے کے ساتھ پکا کر اس کا شوربا پلایا جائے یا مولی کے پتے کا عرق ۱۰۵ ملی لیٹر پلایا جائے۔ (جوامع ابن ماسویہ)

اگر معدے کا عمل ہضم قطعاً باطل ہو جائے تو انجام استسقاء طبلی ہوگا اور اگر معدے کا ہضم نامکمل طور پر باطل ہو جائے تو استسقاء زقی ہوگا اور جب سارے اعضا کے ہاضمہ کا عمل باطل ہو جائے تو استسقاء لحمی ہو جاتا ہے۔ (العلل والاعراض)

زقی میں خاص کر تقویت جگر پر توجہ دیں اور طبلی میں معدے کی طرف اور لحمی میں سارے اعضاء کی تقویت و تجفیف کی طرف۔ (مؤلف)

ایک عجیب حب کا نسخہ:

شبرم یا کسی جانور کا دودھ اور اسے برابر شکر پانی میں حل کر کے اسے بستہ کر دیں یا بقدر نخود حب تیار کریں اور دو یا تین یا چار حب روزانہ کھانے سے پہلے اور بعد دیں، اور اگر اس سے اچھی طرح استفراغ مادہ مقصود ہو تو نو عدد گولی دیں۔ (قرابادین ابن سابور اوسط)

جن نالیوں سے جنین کا پیشاب ناف تک آتا ہے وہ مقعر جگر سے وابستہ ہوتی ہیں کیونکہ جنین اس کے آس پاس کی عروق سے غذا حاصل کرتا ہے اور جنین کی غذا مقعر جگر میں پہلے جاتی ہے کیونکہ جنین کی تدبیر ابتداء میں نباتات کے مانند ہوتی ہے گویا اس کی غذا اس تک اس کی ناف سے پہنچتی ہے اسلئے اسے دبانا ضروری ہوتا ہے اور جنین میں پیشاب انہیں میں جاری ہوتا اور جب ناف کاٹ دیجائے اور زخم بھر جائے تو اگر پیشاب کی نالیوں میں کوئی آف لاحق ہو جائے تو ان میں شکم کی باریک جلد تک پہونچتی ہے۔

یہ جان لینا چاہئے کہ مبتلائے استسقاء کے لئے سونا برا اور بیدار رہنا بہتر ہوتا ہے، اس لئے کہ بیداری زبردست مجفف ہوتی ہے اور سونے کا عمل خاص کر شکم پری کی حالت میں شکم کو بڑا کرتا ہے۔ (مؤلف)

جالینوس سے منسوب کتاب السموم سے ماخوذ:

استسقاء کے مریض کو اشنان فارسی ساڑھے ۱۰ گرام پلانے سے دست اور پیشاب کی راہ سارا پانی باہر نکل جاتا ہے۔

استسقاء کا عارضہ ترملکوں میں ہوتا ہے اور جب اس کے ساتھ رنگ زرد یا سفید ہوتا ہے تو آفت جگر میں موجود ہونے کی نشانی ہوتی ہے اور سبز یا سیاہ ہوتا ہے تو تلی میں۔ (الاہویۃ والبلدان)

جو مریض ایرسا کا عصارہ پیتا ہے زبردست خطرے میں ہوتا ہے۔ (جورجس)

اور جب بخار کے ساتھ استسقاء ہوتا ہے تو عرق مکوئے، مغز خیار شمبر اور کاسنی اور بکری کے پیشاب سے علاج کرتے ہیں اور یہ کامیاب نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ پلاتے ہیں کیونکہ اونٹنی کا دودھ استسقاء میں مفید ہے، اور اسے اُسی اصول پر پلایا جائے کہ مریض دوپہر کو کھائے اور شام کو نہ کھائے اور سویرے ۴۰۰ ملی لیٹر دودھ دوہتے ہی اس کے پیشاب کے ساتھ پیئے اور دو گھنٹہ انتظار کرے، اگر اسہال ہو تو دوبارہ پیئے اور روزانہ بڑھاتا جائے یہانتک کہ ۲۰۰ ملی لیٹر دوبار میں روز پیئے اور اگر ترش ڈکار آئے تو دوبارہ نہ پیئے اور نہ کھانا کھائے اور نہ سرد پانی پیئے، بلکہ اس کے معدے کی تکمید کی جائے اور جب تک پیشاب نہ ہو کھانا نہ کھائے اور اگر پیٹ تن جائے تو اسی وقت حقنہ کردیا جائے اور جسے اسہال ہو اور ضعف لاحق ہو جانے کا اندیشہ ہو اس کو اس کے ہمراہ ایسی گولی استعمال کرائی جائے جو پانی کو باہر نکالے اور سرد پانی میں غسل سے پرہیز کرے اور اگر اس کے سر میں حرارت محسوس ہو تو روغن بنفشہ رکھیں اور چوزے وزیرباج اور گوشت کھائے اور رقیق نبیذ پیئے۔ (الاہویۃ والبلدان)

اگر پیاز اور لہسن وقت سے استعمال کیا جائے تو کچھ صورتوں میں استسقاء کے مریضوں کو فائدہ پہونچتا ہے اور پنیر انہیں سخت نقصان کرتی ہے، اور سدے پیدا کرتی ہے۔ ایسے مریضوں کے علاج کی غایت یہ ہوتی ہے کہ ان کے جگر کے سدوں کو کھول دیا جائے۔

مریض استسقاء کی موت کے وقت اس کا پیٹ بہت بڑا ہو جاتا ہے اور شکم کی جلد تن جاتی ہے، منہ سے بدبو آتی ہے اور شکم میں موجود رطوبات کی خرابی کی وجہ سے اس میں زخم ہو جاتے ہیں۔

استسقاء بالخصوص استسقاء لحمی میں شیریں پانی میں غسل کرنا ممنوع ہے۔ رومال سے سوکھی مالش اور سوکھی مٹی کی جگہ میں محنت کا التزام کریں۔ (ابیذیمیا)

گائے کا گوبر عمدہ تجفیف کرتا ہے، اسے سرکہ اور پانی میں خوب پکائیں پھر اس میں اس کی چوتھائی کبریت شامل کریں اور شکر کو ضماداً استعمال کریں اور پوست نحاس ساڑھے ۴ گرام لیکر لب خبز سے آمیزہ کریں اور پھر اس سے حب تیار کر کے استعمال میں لائیں یہ پانی کو بڑی قوت سے جذب کرتا ہے۔ اور تخم ساڑھے ۴ گرام اسی کے برابر کبوتر کی بیٹ اس کے چوتھائی شراب اور نمک ہندی کا استعمال کرائیں عجیب فائدہ کی چیز ہے اور اس میں روغن زیتون اور نمک ملالیا جائے اور مریض سر ڈھانک کر دھوپ میں زیادہ چلے پھرے۔ ان کے ٹخنوں کے پاس سوراخ کر کے حجامت بالشرط لگائیں۔ کرسی پر بیٹھائیں اس سے بہت زیادہ پانی بہ شکل اسہال خارج ہوگا (المیامر)

مرز ردپانی کے لئے مفید ہے ایسے ہی اشق ہے۔ شرباً استعمال کیا جائے یا طلاءً۔ (ابو جریج)

میں نے ایک مریض پر مندرجہ ذیل تدبیر اختیار کی تو بڑا فائدہ ہوا۔ چار روز پر

آب قاقلی ۴۰۰ ملی لیٹر، شکر ۳۵ گرام کے ساتھ پلائیں اور اسی اثناء میں امبر باریس، ریوند اور لک کے قرص دیں اور جگر کو مقوی ادویہ سے ضماد کیا جائے، مریض کو ورزش کرائی جائے، اور کم شراب پینے کی اجازت دی جائے اور اگر ترالائچی نہ مل سکے تو سوکھی استعمال میں لائیں اور شاہترہ اور کچھ مازریون کوٹ پیس کر دیں (مؤلف)

ایک قوی شیاف جو بہت زیادہ پانی خارج کرتا ہے، خربق سفید سے حمول کیا جائے، قثاء الحمار، شحم حنظل، مازریون اور شبرم سے شافہ تیار کیا جائے، اسی طرح تازہ حنظل یا قثاء الحمار سے شکم کی مالش کرنا یا دونوں پاؤں میں تازہ حنظل سے مالش کرنا پانی کو دستوں کی شکل میں لاتا ہے اور یہ ضعف کمزوری لاحق ہونے کی صورت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ انہی دواؤں کا جوشاندہ بھی بہ طور حقنہ استعمال کیا جائے تو پانی کے دست آتے ہیں۔ (مؤلف)

جو نالیاں ماساریقا سے جگر تک جاتی ہیں وہ جانب مقعر سے وابستہ ہوتی ہیں۔ اس لئے جب

جانب محدب میں حار ورم یاسدہ ہو تو بہت سی مائیت اس میں سرایت کر کے مراق تک پہونچ جاتی ہے بدن لاغر ہو جاتا ہے اور اس میں کچھ ہی مائیت سرایت کرتی ہے کل کی کل نہیں کرتی اس لئے یہ نالیاں پورے طور پر مسدود نہیں ہوتیں بلکہ جزوی طور پر ہوتی ہیں اور اس کا اندازہ اس کی کثرت سے کیا جاتا ہے جو یہانتک نفوذ کرتی ہے۔ جانب محدب کی بہ نسبت جانب مقعر نالیاں زیادہ کشادہ ہوتی ہیں جب تک قوت جاذبہ صحیح وسالم ہوتی ہے آنتوں کی طرف اس کا لوٹنا ممکن نہیں ہوتا الایہ کہ فم معدہ اور ماساریقا میں کوئی تیز دوا سوزش پیدا کرے یا جب آگے جانے کا راستہ بالکل بند ہو، اور اسی لئے ہم استسقاء زقی میں دیکھتے ہیں کہ جب شکم کا تناؤ سخت ہو جاتا ہے تو طبیعت قوت مدبرۂ بدن پیچھے رہ جاتی ہے اور کبھی کبھی وہ ابتداء ہی سے ڈھیلی ڈھالی رہتی ہے۔

مٹی کھانے سے اور بیحد بھوک سے بدن لاغر ہو جاتا ہے اور دونوں پاؤں میں ورم ہو جاتا ہے کیونکہ مٹی بدن کو غذا حاصل کرنے سے روک دیتی ہے جس سے حرارت عزیزیہ کمزور ہو جاتی ہے اور مٹی کھانے سے غذا کی نالیوں کے سدے کی وجہ سے غذا رک جاتی ہے۔ (کتاب مابال)

ایک بہت عجیب جوارش کا نسخہ:

مصطگی، سنبل الطیب، گل سرخ، ریوند اور لک ہم وزن سرکہ میں ترکیا ہوا مازریون دو جزء غاریقون اور تربد ایک جزء، سب کو سفرجل کے گودے، سرکہ وشہد میں یکجا کر لیا جائے۔ (مؤلف)

انجیر روغن کنجد میں ایک رات ترکی جائے پھر اس کے وسط میں شیر شبرم ۵۰۰ ملی لیٹر رکھا جائے اور پھر استعمال میں لایا جائے یا ۱۲۵ گرام چوب شبرم یا ایک گرام تخم حنظ۔ کیونکہ یہ ماء خالص کا دست لائے گی اور شفا بخشے گی۔ (مؤلف)

زقی میں پانی کو دستوں کے ذریعہ خارج کریں اور اس بیچ جگر کے سدوں کو کھولنے پر توجہ دیں اگر بخار ہو تو سمجھیں کہ سدہ ورم کی وجہ سے ہے اور بخار نہ ہو تو سمجھیں کہ اس میں کسی چیز کے چپکنے کی وجہ سے ہے اور اگر زیادہ عرصہ سے ہے تو ورم کی وجہ سے ہے اور وہ شفایاب نہیں ہوگا یہ یاد رکھنے کی بات ہے کیونکہ یہ مائیت ایسا پانی ہے جو سدوں کی وجہ سے سرایت نہیں کرپاتا۔ (مؤلف)

زرد پانی جو بخار کے ہمراہ ہو کو دستوں کی شکل میں خارج کرنے کے لئے ہلیلہ زرد کو جزء اعظم بنانا چاہئے کیونکہ ان پانیوں کو نکالنا اس کی خاصیت ہے۔ بخار نہ ہو تو سکبینج کو جزاعظم بنائیں۔ اور یکبارگی پانی اسہال کے ذریعہ نہ خارج کریں کیونکہ اس سے جگر کمزور ہو جائے گا بلکہ تھوڑا تھوڑا متواتر خارج کریں۔

جوف انجیر میں شحم حنظل رکھ کر کھانا اچھا دست لاتا ہے دو یا تین کھلائیں۔ (اھرن)
ہلیلہ زرد تین روز جوش دیئے ہوئے پانی میں تر کیا جائے مقدار خوراک ۷ گرام یہ باتفاق قوی درجے کی دوا ہے۔
استسقاء لحمی میں ادرار بول کو خاص اصول بنانا چاہئے کیونکہ اس اصول سے بہ نسبت اسہال زیادہ تنقیہ کرتا ہے۔
اور زقی میں ادرار بول سے تقریباً کوئی بڑا فائدہ نہیں ہوتا اور طبلی ہمیشہ بہت بڑا نہیں ہوتا کیونکہ اس کے زیادہ ہونے سے زقی ہو جاتا ہے اور زقی زیادہ سخت اور صاف رنگ کا ہوتا ہے۔ (مؤلف)
قرص امبر باریس جسے میں نے استعمال کیا ہے۔

قرص:

عصارۂ امبر باریس، لک مغسول، ریوند چینی، گل سرخ، عصارۂ طرخشقون خشک، تخم کاسنی، تخم کشوث سے قرص تیار کیا جائے۔ میں غافث اور افسنتین و سنبل کی شمولیت کو بہترین نہیں مانتا کیونکہ یہ پانی جامد کر دیتی ہیں اور تسخین کرتی اور پیاس لاتی ہیں۔
غاریقون جگر اور گردوں کے سدوں کو کھولتا ہے۔ (جالینوس)
یہ مریضان استسقاء کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ (مؤلف)

ایک عجیب مسہل کا نسخہ:

قیندس پکایا جائے، یا اس میں ثابت سالم انجیر تر کی جائے اور ایک انجیر کھلائی جائے۔ (مؤلف)

ایک عمدہ طلاء کا نسخہ:

مغربال یکجزء، توبال نحاس یکجزء، گائے کا گوبر یکجزء سوکھا ہوا، آرد جواجز، بورق اجز، سوسن اجز، گل ارمنی نصف جز۔ پانی کے ساتھ ملا کر شکم پر طلاء استعمال کیا جائے۔
اور اس سے طاقتور وہ ہے جو چونہ، بورق تخم حنظل اور آرد کرسنہ سے تیار کیا جاتا ہے۔
مریضان استسقاء کو پانی کا اسہال کرایا جائے تو اس سے انہیں بڑا فائدہ ہوتا ہے بشرطیکہ ان کے اندر مائیت ہو، (جالینوس)
یکبارگی زیادہ اسہال نہ کرایا جائے کیونکہ اس سے استسقاء لحمی میں زیادہ عمل بزل کے عوارض جیسے عوارضات لاحق ہوتے ہیں۔ قوت اور بھوک کم ہو جاتی ہے۔ جگر زیادہ کمزور ہو جاتا ہے اور پہلے

سے زیادہ پانی جمع ہونے لگتا ہے۔(مؤلف)

شکم سے مائیت نکل جانے سے نمایاں طور پر ہلکا پن محسوس ہوتا ہے اور بے چینی و بوجھ کم ہو جاتا ہے۔(جالینوس)

تنگئ تنفس کی شکایت کم ہو جاتی ہے۔(مؤلف)

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ ایسے مریضوں میں فصد نہیں کھولنی چاہئے کیونکہ ان میں خون تھوڑا ہوتا ہے اور ان کے اعضاء میں غذائی اجزا کم ہوتے ہیں۔اس لئے کہ ان کے جگر میں سدے ہوتے ہیں اور بہت زیادہ خون نفوذ نہیں کرتا بالخصوص ان مریض میں جو بہت کمزور ہوتے ہیں کیونکہ فصد اور صفراء کے اسہال سے انہیں بڑا نقصان ہوتا ہے۔(مؤلف)

اگر استسقاء کے ساتھ بخار ہو تو مسہل صفراء نہ استعمال میں لائیں بلکہ صفراء کی حدت کو کم کرنے والی ادویہ استعمال کریں۔

تمام مجفف حبوب کے آٹے جو خصوصیت سے مجلّی ہوتے ہیں، مائیت کا اسہال کرتے ہیں جیسے آردجو، باقلی، ترمس، نخود اور کسب۔ان سے مریض کو ضماد کیا جائے۔(مؤلف)

میں نے استسقاء کے ایسے مریضوں کو دیکھا ہے جو خالص مٹی سے اپنے شکم کو لیپتے ہیں اور فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

بکری کی سوختہ وغیرہ سوختہ مینگنی برابر اطباء استعمال کرتے ہیں اور یہ بہت مؤثر ہے اور جب اسے سوختہ کر دیا جائے تو اس کی لطافت بڑھ جاتی ہے اور زیادہ حرارت نہیں بڑھتی اور میں اس میں آردجو کی آمیزش کرتا ہوں۔

گائے کے گوبر سے مستسقی کو لیپ کیا جائے اور دھوپ میں لٹایا جائے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے اور ضروری ہے کہ گائے سوکھی انجیر کھاتی ہو۔

حلزون بری کا گوشت خوب باریک کر کے اس سے مستسقی کے شکم پر لیپ کیا جائے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ یہ بہت زیادہ تجفیف کرتا ہے۔

حلزون کو میتھی کے ہمراہ کھرل کیا جائے اور مستسقی کے شکم پر رکھا جائے تو بہت زیادہ رطوبت کو چوستا ہے، لیکن اسے بالکل صاف کرنا دشوار ہوتا ہے۔(جالینوس المفرد)

اسارون صاحب استسقاء کے لئے عمدہ ہے۔انجیر استسقاء کے لئے عمدہ ہے، ہرن کی مینگنی اطباء کے کلام کے مطابق مستسقی کیلئے عمدہ ہے اور یہ خوشبودار ہوتی ہے۔(دیقوریس)

اگر خس بری کا دودھ دھوپ میں سکھا کر مٹی کے برتن میں رکھا جائے تو اس کی طاقت

افیون کی طاقت کے برابر ہوتی ہے۔ اور اسے پونے دو گرام کی مقدار میں سرکہ کے ساتھ ملے ہوئے پانی کے ہمراہ پینے سے پانی کا اسہال ہوتا ہے۔ (مؤلف)

یہ اس صورت میں بہتر ہوتا ہے جبکہ تیز حرارت موجود ہو۔

اور مرزنجوش کا جوشاندہ پینا مستسقی کے لئے بہت موافق ہے اور ادرار بول کرتا ہے۔ (مؤلف)

پانی کا اسہال لانے میں کماشیر بے مثال ہے اور یہ فرفیون سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

(ماسرجویہ)

حرارت وسدۂ جگر اور بخار کے ساتھ استسقاء کے لئے سکنجبین کے ہمراہ آب کشوث سے زیادہ بڑھ کر کوئی فائدہ بخش دوا نہیں ہے کیونکہ وہ پانی کا اسہال اور ادرار بول کرتا ہے اور سدوں کو کھول کر جگر اور معدے کو تقویت دیتا ہے۔ (طبیب نامعلوم)

بکری اور گدھی سے دودھ کا ماء الجبن مبتلا استسقاء کے اسہال کے لئے بہت مؤثر ہے اور گدھی کا اسمیں زیادہ مؤثر ہے، یعنی حرارت کے ساتھ مستسقی کے اسہال میں اور گرمی میں اور شدت حرارت کے ہمراہ پرہیز کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ جگر کے سدوں کو کھولتا ہے اور اسے اس کے اعتدال پر واپس لاتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اسے جوش دیا جائے اور اس کا مکھن نکال دیا جائے پھر اس میں نمک ہندی ڈال کر دیا جائے اور اس سے مؤثر یہ ہے کہ قثاء الحمار پلایا جائے کیونکہ وہ بہت مؤثر ہے تسخین کے بغیر بہت سا پانی خارج کر دیتا ہے۔ (روفس)

سکبینج پانی کا اسہال کرتا ہے۔ (حور)

مسہل آب:

شبرم، مازریون، ماہودانہ، الایچی، روسختج، فرفیون، قثاء الحمار، قنیدس، سکبینج اور ہلیلہ زرد ہے۔

(مؤلف)

مولی کا عرق پینے سے بڑی قوت سے پانی خارج ہوتا ہے (الفلاحۃ)

قنطوریون صغیر زبردست طریقہ سے پانی کا اسہال کرتا ہے۔ قطا کا گوشت استسقاء کے لئے عمدہ ہے۔ (حور)

کوئی کمزور انسان مستقل سرکہ پیتا ہو تو اسے استسقاء ہو جائے گا مگر یہ کہ اس کے بعد سخت محنت کرتا ہو۔ (روفس)

دست کی زیادتی سے بدن کی حرارت کم ہو جاتی ہے اور استسقاء ہو جاتا ہے۔

(الاہویۃ والبلدان)

میں استسقاء حار کی صورت میں قلت حرارت سے زیادہ اسہال کو اہمیت دیتا ہوں اور بہتر سمجھتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ قوت کے لئے کم جالی سے لیکن زیادہ دستوں کا آنا بھی بری علامت ہے۔ (مؤلف)

استسقاء کی دو قسموں زقی اور طبلی میں بدن لاغر ہو جاتا ہے لیکن لحمی میں قربہ ہو جاتا ہے۔ (روفس)

ان دونوں قسموں میں بدن کی طرف غذا کا نفوذ کم ہوتا ہے اور اسی طرح میرا اندازہ ہے کہ جگر میں اور بالخصوص محدب جانب میں بہت سا سدہ ہوتا ہے، لیکن لحمی میں جگر ورم اور سدوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اس میں مزاج بارد کے سوا کوئی آفت نہیں ہوتی اور جب غذا کما حقہ نفوذ نہیں کرتی تو کچھ پانی یہاں یعنی جگر کے مقعر جانب سے نکل کر ناف کی جانب چلا جاتا ہے کیونکہ جو عروق جنین کی ناف سے اور ماء سے متصل ہوتی ہیں وہ اس کے جگر کے مقعر جانب میں تقسیم ہوتی ہیں اور اگر ناف چھدی رہے تو اس سے اپنا فاضل پیشاب خارج کرے گا جو رہ جاتا ہے لیکن چونکہ باہر سے بند ہوتی ہے اس لئے پیشاب اس فضاء میں جاتا ہے جو امعاء و صفاق کے درمیان ہے۔ (مؤلف)

دواء لک اکبر استسقاء لحمی کو پیشاب جاری کر کے دور کرنے میں عجیب طور سے مؤثر ہے۔ اس کی قوت چالیس سال تک باقی رہتی ہے اور تیاری کے چھ مہینے بعد استعمال کی جاتی ہے۔ نسخہ مندرجہ ذیل ہے۔

نسخہ:

لک مغسول ۶ گرام، بادام تلخ ۶ گرام، لونگ ۶ گرام، زرنباد ۶ گرام، دار چینی ۶ گرام، مجیٹھ تلخ، زوفا خشک ۳ گرام، مر ۳ گرام، سنبل ۱۰ جز، زراوند مدحرج ۷ گرام، جنطیانا ۷ گرام، ایلوہ ۳ گرام، دوقو ۱۰ گرام، تخم کرفس کوہی ۱۰ گرام، زیرہ کرمانی ۱۰ گرام، زنجبیل ۱۰ جز، اسارون ۶ جز، زعفران ۲ جز، فوۃ الصبغ ۱۲ جز، سلیخہ ۵ جز، حب بلساں ۵ جز، مصطگی ۵ جز، قصب الزریرہ ۵ جز، زیرہ ۵ جز، ایرسا ۱۵ جز، جعدہ ۳ جز، زراوند طویل ۳ جز، کلی اذخر ۳ جز، قسط ۹ جز، فلفل ۹ جز، ساسالیوس ۳ جز، روغن بلساں ۷ گرام ساری دواؤں کو حسب معمول شہد میں یکجا کر لیا جائے اور تیاری کے چھ ماہ بعد استعمال میں لائیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ (اُهرن)

اچھا حب ریوند سدوں کو کھولتا ہے اور استسقاء لحمی کے لئے بھی عمدہ دوا ہے۔

نسخہ:

ریوند چینی ۳۵ گرام، لک ساڑھے ۱۷ گرام، ماذریون ساڑھے ۵۲ گرام، سنبل ساڑھے ۱۰

گرام، غاریقون ۳۵ گرام، بسفائج ۳۵ گرام، عصارۂ غافث ساڑھے ۷ اگرام مصطگی ۷ گرام حسب معمول گولیاں نکالیں۔ مقدار خوراک پونے ۹ گرام۔

استسقاء طبلی میں بکری کی مینگنی پوست نحاس کے ہمراہ شکم پر لیپ کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔(اُھرن)

اس میں یہ ضروری ہے کہ مسخن و محلل ریاح تخم پلائیں اور ان سے لیپ بھی کریں اور ایسے شیاف کا حمول کریں جو ریاح خارج کرے اور حار تخم پلائیں تا کہ اس کی حرارت سے جگر میں پوری قوت واپس آجائے اور پھر ان کی لطافت سے ابھارہ تحلیل ہو اور بادی غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔ (مؤلف)

اس میں شک ہے اس لئے یہ نہیں ہو سکتا کہ جگر کی نالیوں میں ورم ہو اور بخار نہ ہو اور ورم حار پرانا نہ ہو، اور ہم طویل المدت دست کے ساتھ بغیر بخار کے استسقاء دیکھتے ہیں تو صحیح بات یہ ہو گی کہ یہاں ورم بارد ہو گا۔ جب اسے دست کے ہمراہ دیکھو تو غذا انفوذ کرنے والی ادویہ کا التزام کریں اور سخت یبوست کے ساتھ ہو تو مبرد جگر ادویہ کا التزام کریں۔ (مؤلف)

مستسقی کے رنگ کا جائزہ لو تا کہ اصل بیماری پر استدلال کر سکو کہ وہ جگر میں ہے یا تلی میں؟ جگر کی بیماری میں رنگ زرد سفید ہوتا ہے اور تلی میں زرد سیاہ۔ (تفسیر ابیذ یمیا)

اس کے علاوہ بقیہ دیگر علامات سے مدد لو اور ان تمام اعضاء کو بہ غور دیکھو جس سے یہ ہو سکتی ہے جیسے آنتیں، گردے، بواسیر پھر اس عضو کا قصد کرو جو بیمار کی جڑ ہو۔ (مؤلف)

مندرجہ ذیل چیزیں ذہن میں ہونا چاہئیں دیکھو کہ گردے یا رحم وغیرہ سے ہے تو کیا علامت ہوتی ہے اور تمہارا ارادہ سبب اول کو جاننے سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے پھر کئی بار میں پانی نکالنے کا قصد کرو اور اس درمیان میں استسقاء کے سبھی اسباب کو سامنے رکھو کہ وہ قعر جگر سے ہوا ہے یا حدبہ جگر سے یا تلی یا گردوں سے یا خون نکلنے سے یا بند ہونے سے یا ریاضت کے بعد سرد پانی پینے سے۔ (مؤلف)

ایک شخص کو میں نے دیکھا جو موسم گرما میں نصف دن محنت کرتا تھا اور اسے پسینہ ہوتا تھا اور اس اذیت میں ایک ماہ رہتا تھا۔ اس نے ٹھنڈا پانی پینا چاہا اور ایک دفعہ میں بہت زیادہ پی گیا اور کئی بار پیا اور اسے تین روز کے اندر استسقاء لحمی ہو گیا۔ لہٰذا اس نے دواء الکرکم کبیر سے اس کا علاج کیا تو دس روز میں اچھا ہو گیا۔ (مؤلف)

مریضان استسقاء کا کھانا ثرید تر سبزیاں اور پیاس آور نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ضروری ہے کہ ان کے کھانے پرندے اور شکار کے تر گوشت ہوں لیکن مزاج میں نہیں۔ بلکہ چبانے میں آسان

ہوں۔ پیاس نہ پیدا کریں۔ پینے کے لئے یا تو سکنجبین دیں یا جسے حرارت نہ ہو قوی سخت شراب دیں۔
(مؤلف)

غشاء سفالکی جنین کی ناف تک ہوتی ہے اور پیدائش کے وقت تک جنین کا پیشاب اسی میں جمع ہوتا رہتا ہے۔

جنین کی ماں سے دو رگ اور دو شریانی جنین تک آتی ہیں اور اس کے جگر سے متصل ہوتی ہیں اور ان عروق کے مابین ایک چھید ہوتا ہے جسے اصحاب تشریح عصب البول کا نام دیتے ہیں۔ یہی مثانے کی گہرائی سے پیشاب نکال کر غشاء لفائفی میں ڈالتا ہے اور یہی چاروں عروق مصب البول کو لاغر کرتی ہیں اور یہ اسلئے کہ جنین کے بدن سے پیشاب کا ناف کی طرف نہ نکلنا ذکر اور قبل کی نسبت بہتر اور وافر ہوتا ہے۔

غور کرنا چاہئے کہ کیسے جنین کا پیشاب جب تک وہ رحم میں رہتا ہے عنق مثانہ سے نہیں نکلتا اور جب تک رحم میں رہتا ہے کس طریقے سے اس نالی سے پیشاب کو پھیرنے میں اور پورے پیشاب ناف کی طرف واپس کرنے میں مدد کرتا ہے تاکہ اس نالی سے نکلے جسے معب البول کے نام سے جانا جاتا ہے اور غشاء لفائفی کی طرف انصباب کرے۔

جب تک جنین شکم میں رہتا ہے مثانے کے دو منفذ ہوتے ہیں ایک عنق مثانہ میں اور دوسرا اس کے نیچے اور یہی مصب البول ہے۔ (منافع الاعضاء)

ایارج فیقرا کی یہ صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ استسقاء کے مریضوں کے لئے عمدہ دوا ہے اور جیسا کہ اپنے کلام کے دوران بیان کیا ہے اور اس کا بہتر نسخہ یہ ہے۔

نسخہ:

گل سرخ، سنبل، مصطگی، اسارون، حب بلساں ہموزن اور اس کے نصف ایلوا ہے اور التاسعۃ میں ارخیجانس سے نقل کیا ہے کہ پوست نحاس زبردست مدر بول ہے بشرطیکہ ساڑھے ۴ گرام لباب خمز کے ہمراہ باریک پیس کر ایک حب بنا دیا جائے۔ (المیامر)

مریضان استسقاء کو پانی نکلنے کے بعد داغنا دوبارہ پانی آنے سے روکتا ہے۔ (المسائل)

استسقاء کے علاج میں بقائے قوت ملحوظ نظر رہے۔ میں نے ایک بوڑھے مریض کا علاج کیا جسے پانی تھا اور میں سوچتا تھا کہ وہ شفایاب نہیں ہوگا اس کے پانی میں حدت تھی، اور میں نے اسے مازریون پلایا پھر چند روز رک گیا اور پھر پلایا اور وہ اچھا ہوگیا اور اس کے خصیے کی تھیلی پانی سے بھر کر بہت

بڑی ہو گئی تھی۔ (مؤلف)

جب عملی بزل کرنا ہو تو دوبارہ تک کیلئے شکم کو چوڑی پٹیوں سے خوب باندھ دو، اس لئے کہ ایسے نہ پیٹ بڑا ہو گا اور نہ دوبارہ ایسی حالت پر آئے گا کہ اپنی قلت یا حرارت کی وجہ سے پانی میں حمرت پیدا ہو۔ مریض استسقاء اپنے یا اپنی نبض کو گرم نہ محسوس کرے۔ اس میں مسخن ادویہ کو آزماؤ اگر اسے نقصان نہ کرے تو اس سے اس کا علاج کرو۔ (سفاوس)

مدر بول سے زیادہ کام لو اور استسقاء میں کچھ وقت کے بعد ایسے نرم مسہل کا استعمال کرو جس سے جگر پر کوئی زور نہ پڑے۔ (مسیح)

اس کا مطلب ہے کہ اسہال کی قوت سے جگر پر زور پڑتا ہے۔ (مؤلف)

دوا میں ایسی قوت نہ ہو جس سے جگر کو نقصان ہو اور حمام میں تعریق کرو اور شکم کو بورق اور کبریت سے مالش کرو اور گائے کے گوبر اور بکری کی مینگنی سے ضماد کرو۔ اونٹنی کے دودھ سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے۔ تمام کھانے پینے کی چیزیں چھوڑ کر کچھ دنوں تک اسی پر اکتفا کیا جائے۔ (مسیح)

اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس روز شام کو نہ کھائے جس روز اونٹنی کا دودھ وغیرہ پینے کا ارادہ ہو اور بھوکا رہ جائے اور سویرے ۱۰۵ ملی لیٹر دودھ پئے، اور دو گھنٹے انتظار کرے پھر ظہر تک تین بار پئے اور اگر تین بار دودھ کی مقدار میں دست ہو جائے تو بہتر ورنہ یہ حب استعمال کرے۔

حب کا نسخہ:

ساڑھے ۳ گرام ہلیلہ، ساڑھے ۱۰ ملی لیٹر سکنجبین اور ۲۵۰ ملی گرام سقمونیا آب کاسنی کی مدد سے گوندھا جائے بشرطیکہ بخار ہو ورنہ آب کراث سے۔ مقدار خوراک ۸ گرام سے ۶ اور ۴ گرام تک۔

اور ایک روز دوا پئے اور ایک روز نہ پئے اور ہو سکے تو بھوکا رہے نہ کچھ کھائے اور نہ پئے، اگر نہ رہا جائے تو عصر کے وقت ۳۱۵ گرام روٹی چنا اور شبث کے شوربے کے ساتھ لے اور سکنجبین آمیز پانی پئے، اور جب پانی کم اور ہلکا ہو جائے تو تیسرے دن عمل بزل کے بعد تین جگہ لمبائی میں اور تین جگہ چوڑائی میں داغا جائے جو سینے کی ہڈی سے پیڑو تک ہو اور اس کے بعد دس روز تک بھوک اور پیاس کی تدبیر کا التزام کیا جائے اور اس کے بعد وسعت نہ دی جائے اور نہ غذائیں بڑھا کر دی جائے، مریض شفایاب ہو جائے گا۔

اور اگر دودھ کی وجہ سے کسی دن بوجھ اور ترش ڈکار پیدا ہو جائے تو دوسرے روز اسے نہ پئے، اور اسے مسہل حقنہ کیا جائے اور اس کے شکم کو تکمید کی جائے یہاں تک کہ بھاری پن دور ہو جائے۔ (مسیح)

استسقاء کا ایک مریض کسی دیہات میں گیا جہاں اسے دودھ کے سوا کوئی کھانی پانی نہیں ملتا تھا جب اسے بھوک پیاس لگتی تو دودھ ہی پیتا تھا جس سے وہ بالکل شفایاب ہو گیا۔

اور انجیر میں شحم حنظل ڈال کر استعمال کرنا مفید ہے اور اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے کہ اسہال بدن کے بعد اوپر سے پیڑو تک کس کر باندہ دیا جائے۔

اور لحمی میں اس سے فائدہ ہوتا ہے کہ بدن کو شراب، روغن زیتون اور بورق سے مالش کیا جائے اور کس کر باندھ دیا جائے۔ اس لئے یہ لاغری لاتا ہے۔

مریضان استسقاء کیلئے تریاق کا نسخہ:

بیمار سویرے حمام میں داخل ہو جس کا پانی کبریت یا بورق آمیز ہو اگر گرم ہو و بہتر ورنہ حمام میں جب اس کی جلد نرم اور گرم ہو جائے تو کبریت و بورق اور زیتون سے مالش کی جائے اور جب بہت پسینہ ہو جائے تو ایسے پانی سے غسل کرے جس میں کبریت اور بورق ڈالا گیا ہو اور یہ دن کے وقت ہونا چاہئے پھر حمام سے نکل کر ۲۵۰ ملی گرام تریاق ایسے پانی کے ساتھ پئے جس میں پودینہ اور کرفس جوش دیا گیا ہو اور عصر کے وقت روغن زیتون یا روغن کنجد کے ساتھ شوربا پئے یا تیتر کا شوربا، گوشت نہ کھائے اور سکنجبین یا رقیق شراب پئے۔ تین ہفتے طلا کیا جائے۔

نسخہ طلاء:

بکری کی مینگنی اور پہاڑی گائے کا سوکھا گوبر لے کر اس پر اس کے نصف کبریت ڈال دیا جائے اور سرکہ کے ساتھ لیپ کیا جائے۔

کلکلانج بارد ساڑھے ۷ اگرام، ماذریون ساڑھے ۷ اگرام سرکہ میں تر کے سکھایا ہوا غاریقون ساڑھے ۷ اگرام، ہلیلہ ساڑھے ۷ اگرام، تربد ساڑھے ۷ اگرام، عصارہ افسنتین ساڑھے ۱۰ اگرام، تخم کاسنی ۷ گرام، تخم خیار ساڑھے ۳ گرام، رب السوس ساڑھے ۱۰ اگرام، ترنجبین ۳۵ گرام۔

پانی میں پکایا جائے یہاں تک کہ شہد بن جائے اور اسی سے گوندہ دیا جائے اور ۷ گرام کے بقدر استعمال کرایا جائے۔

کلکلانج ساڑھے ۷ اگرام، برگ ماذریون سائیدہ ساڑھے ۷ اگرام، غاریقون ساڑھے ۱۷ گرام، ہلیلہ زرد ساڑھے ۷ اگرام، سکنجبین ساڑھے ۷ اگرام، ایرسا ساڑھے ۱۰ اگرام، ریوند ۷ گرام، عصارہ غافث ۷ گرام، سنبل ۷ گرام، انیسون ۷ گرام، شہد سے گوندھیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰

تا ۱۴ گرام ہے۔

مازریون سرکہ میں ترکر کے اس میں جوش دے کر صاف کیا جائے اور اس پر شکر ڈال دیا جائے اور پکا کر قوام بنالیا جائے اور استعمال کیا جائے۔

اور چاہو تو ۳۵ گرام مازریون ۴۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکاؤ یہاں تک کہ ایک تہائی رہ جائے پھر صاف کرو اور اس پر ۲۰۰ گرام املی لیٹر پانی ڈال کر سب کو پانی سے دھولو اور اسے ۴۰۰ ملی لیٹر سرکہ اور ۱۲۰۰ گرام شکر پر ڈال دو اور اسے خوب جوش دو یہاں تک کہ اس کا قوام تیار ہو جائے پھر اس کو استعمال کرو۔ اس کے لئے حب قندس اور حب طاثر تیار کرو۔

اور یہ دیکھا جائے کہ اس کے لئے ادرار بول زیادہ آسان ہے۔ یا اسہال اور پھر اسی کا التزام کیا جائے۔ اسہال کے بعد رب سفرجل اور حصرم وغیرہ دیا جائے اور ادرار بول کے بعد فربہ مرغی کا شوربا دیا جائے پھر اس سے جو حرارت پیدا ہو اس کو اس نسخہ سے بجھایا جائے۔

نسخہ:

گلسرخ ۷ گرام، امبرباریس ۲۱ گرام، سماق ۷ گرام، تخم خیار ساڑھے ۳ گرام، کاسنی ساڑھے ۳ گرام، صندل ساڑھے ۳ گرام، کافور پونے دو گرام اس کا تہائی رب سفرجل سادہ ترش کے ساتھ استعمال کرایا جائے اور اس دوران حب قندس مقشر سے ترنجبین کے ساتھ یا شکر عشر ہموزن کے ساتھ طلاء کیا جائے۔ مقدار خوراک ڈھائی گرام سے ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔

طاثر صاف کیا ہوا اور دوقو ہر ایک ساڑھے ۳ گرام، ۵۰۰ ملی گرام کتیرا۔ ایک خوراک کی گولی تیار کیا جائے۔

میں نے طبلی میں شکم کو دیکھا ہے کہ کم بوجھل ہوتا ہے اور کم ہلتا ہے جیسے کہ پھولا ہوا مشک ہو، اور زقی میں حرکت کرتا اور ہلتا ہے۔ یوحنا نحوی نے بھی اپنی نبض صغیر کی تفسیر میں ایسے ہی فرمایا ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ اس کے مریض ڈکار لینا چاہتے ہیں۔ ان کا ڈکار سے بڑی راحت ملتی ہے، اور میں نے اسے ہمیشہ سرخ پانی کے ساتھ پایا اور ضرورت سے زیادہ کھانے پر اس کے مریض کی حالت بری ہو جاتی ہے اور ان کی دونوں کوکھ اور شکم میں خشک چبھن ہوتی ہے اور مسہل سے انہیں زیادہ آرام نہیں ہوتا۔ اور جلد ہی ان کی موت ہو جاتی ہے، اور ان کی نبض عظیم ہوتی ہے لیکن صرف طاقت کی وجہ سے نہیں بلکہ سانس پھولنے اور تنگ ہونے سے ہوتی ہے جیسے امتلائی کیفیت میں نبض ہوتی ہے۔

استسقاء برودت جگر کے بغیر نہیں ہوتا اور بخار کی وجہ سے آنتوں اور خود جگر کے جرم سے تراوش کر کے پانی نکلتا ہے اور ضعف دافعہ کی وجہ سے اعضاء قبول کر لیتے ہیں۔
(مرض(۱) کتاب الاستسقاء)

یہ سب بکواس ہے جالینوس نے کئی کتابوں اور الاعضاء الآلمہ اور العلل والاعراض میں کہا ہے کہ جب جگر خون پیدا کرنے سے کمزور ہوتا ہے تو گوشت کے پانی جیسا دست ہوتا ہے یہ استسقاء میں ہمیشہ نہیں ہوتا۔ اگر جگر خون پیدا کرنے میں کمزور ہو۔ (مؤلف)

ہمارے بیمارستان کے ساتھیوں کا اس پر اتفاق ہے کہ استسقاء معدے و جگر کے فساد کے بغیر نہیں ہوتا اور ماء الاصول کے ساتھ امیر روسیا پلاتے ہیں اور جس قدر ہو سکے ان کا کھانا، پانی کم کر دیتے ہیں۔ (المارستان)

پانی نکل جانے کے بعد داغنے سے تخفیف ہوتی ہے اور جھلی سکڑ جاتی ہے اور پانی دوبارہ نہیں جمع ہوتا۔ اس چیز کو ہم نے تجربے سے حاصل کیا ہے۔ (المسائل)

تخم خربزہ، تخم خیار، رب السوس، ہر ایک ۳۔ ۳ اور تیلنی مکھی (ذراریح) ایک عدد ہر خوراک میں دی جائے۔

انیسون، اسارون، فوۃ (مجیٹھ)، ابہل اور ذراریح لے کر پلائیں۔ جالینوس کے قول کے مطابق۔ (جالینوس)

عجلانیہ نامی قرص جو استسقاء میں بہت مفید ہے کا نسخہ:

ریش، عروق شبرم، ہلیلہ زرد ہموزن ریشم کے کپڑے میں چھان لیں اور عرق کاسنی میں گوندھیں اور کھرل میں رکھ کر ۵۰۰ ملی گرام کے قرص تیار کر لیں اور روزانہ ایک قرص ۷ گرام شکر سفید کے ساتھ استعمال کریں۔ (بختیشوع)

ہلیلہ ۷ گرام، شبرم ۲۵ ملی گرام، عرق کاسنی ۵۰۰ ملی گرام، تربد ۵۰۰ ملی گرام، رب السوس ۵۰۰ ملی گرام۔ یہ ایک قرص کا نسخہ ہے۔ (مؤلف)

مریض استسقاء کے شکم میں کیا ہے اسے ہم صرف ٹٹول کر ہی جان سکتے ہیں کہ پانی ہے یا ہوا؟ لیکن ہم لحمی پر اس سے استدلال کرتے ہیں کہ انگلی دھنسانے سے وہ جگہ اندر رہ جائے اور طبلی اور زقی میں اپنی جگہ نہیں رہتی اور ان دونوں میں ایسے فرق کیا جاتا ہے کہ طبلی میں امتحان بالقرع

---

(۱) دوسرے نسخوں میں بھی یہ لفظ اسی طرح ہے لیکن غالباً لفظ سر جیس ہے۔

کرنے پراس سے طبل جیسی آواز آتی ہے اور زقی میں جب ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پلٹا جائے تو رطوبت کے ہونے کی آواز آتی ہے۔ (النبض)

اسارون استقاء کے لئے عمدہ دوا ہے۔

اگر اسارون ساڑھے ۱۳ گرام ۴٫۳۲۰ کلو گرام رس میں دو مہینے چھوڑ دیا جائے پھر مروق کر کے اس سے پلا جائے تو استقاء میں فائدہ دیتا ہے۔

بیخ اذخر ساڑھے ۴ گرام اسی کے برابر فلفل کے ساتھ کچھ روز استعمال کریں۔

اشقال اور اسی کے برابر نمک سائیدہ نہار منہ ۵ گرام استعمال کیا جائے تو اسہال اور ادرار بول کرتا ہے اسی لئے استقاء میں بہت مفید ہے۔

شربت عنصل استقاء کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

شربت اسطوخودوس شکم کی غلظت کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

اسطوخودوس پورے اندرونی اعضاء کو تقویت دیتا ہے۔ (جالینوس)

ہینگ سوکھی انجیر کے ساتھ استعمال کرنا استقاء کے لئے مفید ہے۔ فنجنکشت کے پھل کا شربا استعمال استقاء کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

ابتداء استقاء میں انسان کا پیشاب پینے سے فائدہ ہوتا ہے۔

بکری کا پیشاب سنبل الطیب کے ہمراہ روزانہ کسی بھی ابوبوسن کے ساتھ پینے سے استقاء لحمی کو پیشاب اور اسہال کے ذریعہ کم کرتا ہے۔

۳۵ گرام بیخ جاوشیر دوگنا شراب میں ڈالکر دو ماہ چھوڑ دیں اور پھر پلائیں تو استقاء کو فائدہ کریگا اور تخم گزر بری پینے سے استقاء میں بہتری آتی ہے۔ (دیسقوریدوس)

جعدہ پکا کر پینے سے استقاء کو فائدہ کرتا ہے (دیسقوریدوس)

جوان مرغی کا شوربا ایسے مریضوں کے لئے عمدہ غذا ہے۔ (دیسقوریدوس۔ جالینوس)

میں نے اس کا تجربہ کیا ہے مریض کی غذا کے لئے اس پر اعتماد کرنا چاہئے کیونکہ یہ ادرار بول کے ساتھ جگر کو درست کرتا ہے۔

اور اگر استقاء کے ساتھ حرارت ہو اور استقاء کے موافق ادرار بول کرنا ہو تو خوشبودار تخموں کے ساتھ دن میں کچھ روٹی اس شوربے کے ساتھ کھلاؤ اور اسے پلاؤ۔ وہ پیشاب کا ادرار کرے گا اور اس کے مزاج کو سدھارے گا۔

روغن زیتون کی تلچھٹ جلد پر چپڑی جائے اور اس سے مستقی کے شکم کو ضماد کیا جائے، سوجن کم ہو جائے گی۔

گائے کا گوبر مستقی کے شکم پر طلاء کر کے دھوپ میں سلایا جائے تو زبردست فائدہ ہوتا ہے۔(مؤلف)

کیڑے کے شکل کا کف دریا بنفشی رنگ کا ہو تو استسقاء کو درست کرتا ہے۔ نخود سیاہ کا جوشاندہ استسقاء کے لئے مفید ہے، ساحل سمندر کی ریت میں دفن ہونا استقا کے لئے مفید ہے۔(جالینوس)

میں نے اصحاب استسقاء کو دیکھا ہے خالص مٹی سے اپنے شکم کو لیپتے ہیں اور اس سے بڑا فائدہ حاصل کرتے ہیں بری انگور کی جڑ پانی میں پکائیں اور آب دریا سے تیار ۲۷ ملی لیٹر شراب کے ہمراہ پلائیں یہ پانی کا دست لائے گا اور استسقاء کو فائدہ پہنچائے گا۔(جالینوس)

دیقورس کہتا ہے کہ یہ خاص استسقاء کے لئے پلایا جائے۔(سمرنیون)

کماذریون تازہ استعمال کیا جائے یا اس کا جوشاندہ دیا جائے۔ استسقاء کی ابتداء میں فائدہ کرتا ہے اور اس کا شربت بھی یہی کام کرتا ہے۔(دیسقوریدوس)

کرم کلہ کا رس یا اس کا جوشاندہ اور نطرون وایرسا اور شراب پانی کا اسہال کرتے ہیں۔ (دیسقوریدوس)

بارتنگ کھانا استسقاء کے لئے فائدہ کرتا ہے۔(دیسقوریدوس)

مرزنجوش کے جوشاندہ کے ہمراہ مسور پکا کر پینے سے ابتداء استسقاء میں فائدہ ہوتا ہے۔

روغن زیتون کے ہمراہ نمک کی مالش استسقاء سے عارض بلغمی اورام کے لئے عمدہ چیز ہے۔ (دیسقوریدوس)

برگ مازریون ۱، اور افسنتین ۲، آب کاسنی سے گوندھیں اور حب بنا کر بخار کے ساتھ استسقاء کے لئے ساڑھے ۱۰ گرام، ۳۵ ملی لیٹر ماء القاقلی کے ساتھ پلائیں۔

شربت مازریون استسقاء کے لئے مفید ہے۔ بدیغورس نے فرمایا کہ اس کی خاصیت زرد پانی کا اسہال ہے۔(مؤلف)

آب دریا کی بھاپ استسقاء کے لئے مفید ہے۔(دیسقوریدوس)

حب مازریون پانی کا دست لاتا ہے۔ توبال نحاس کا ماء العسل کے ساتھ شربا استعمال مسہل آب ہے۔(بولس)

سعد اصحاب استسقاء کے لئے مدر بول ہے۔(دیسقوریدوس)

ایرسا کی خاصیت پانی کا اسہال کرنا ہے۔(دیسقوریدوس)

بیخ سوسن آسمانجونی کوٹ کر ساڑھے ۴ گرام ۵ ۳ یا ۰ ۷ گرام کی مقدار سے پیا جائے تو پانی کا اسہال کرتا ہے۔(بدیغورس)

حجاز سے درآمد شکر نمک اندرانی کے مشابہ ہوتی ہے اور سکر عشراو نٹنی کے دودھ کے ہمراہ استقاء کے لئے مفید ہے۔(ابن ماسویہ)

سداب، انجیر فربہ کے ساتھا ستقاء لحمی میں ضماد کیا جائے اور انجیر کے ہمراہ اس کا جوشاندہ بھی پیا جائے نیز اس کے لئے شراب کے ساتھ پکایا جائے یہاں تک نصف رہ جائے۔(ابن ماسویہ)

حب کا کنج سرخ پھولوں والی جسے استقاء ہو ۱۲ حبہ دیا جائے اس سے زیادہ نہیں، یہ پیشاب لا کر عجیب تنقیہ کرتا ہے۔(دیسقوریدوس)

مولی کا ضماد کرنا استقاء کے لئے مفید ہے۔(دیسقوریدوس)

فرفیون کا خاصہ زرد پانی میں فائدہ پہنچانا ہے۔پودینہ انجیر کے ساتھ کھانا استقاء کے لئے مفید ہے۔(بدیغورس)

سیپ کو اس کے گوشت سمیت کوٹ پیس کر مستقی کے شکم پر ضماد کیا جائے اور اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ خود الگ ہو کر گر جائے مفید ہے یہ اس وقت جدا ہو گا جب رطوبت سوکھ جائے گی۔(ابن ماسویہ)

اگر سیپ کو اس کے گوشت سمیت کوٹ کر مستقی کے شکم پر دس روز رکھ دیا جائے یہاں تک کہ خود سے گر جائے تو زبردست تخفیف کرے گا۔

قصب الزیرہ ادرار بول کرتا ہے اس لئے اگر تیل یا تخم کرفس کے ہمراہ آمیز کر دیا جائے تو استقاء کو فائدہ کرے گا۔(جالینوس)

قنفذ کا نمکدار گوشت سکنجبین کے ہمراہ پینے سے استقاء لحمی اور آغاز استقاء میں فائدہ ہوتا ہے۔(دیسقوریدوس)

اور احشاء کی طرف رطوبت کے سیلان کو ختم کر دیتا ہے۔(دیسقوریدوس)

اس میں تخفیف کی قوت ہے اس لئے آغاز استقاء میں مفید ہے۔بیخ قثاء الحمار ۲۰۰ گرام لیں اور باریک کریں ۲۰۰ لیٹر مصری شراب میں ڈال دیں اور مستقی کو تین روز نہار منہ ۸۱ گرام دیں یہاں تک کہ ورم بالکل سکڑ جائے۔(بولس)

خشک انجیر استقاء کے لئے عمدہ ہے۔(دیسقوریدوس)

انجیر شراب میں پکا کر افسنتین اور آرد جو ملا کر ضماد کرنے سے استقاء میں فائدہ ہوتا ہے۔
(دیسقوریدوس)

بادیان کسی مدر بول دوا کے ساتھ آمیز کر کے کثرت ادرار کے سبب استقاء میں فائدہ کرتا ہے۔(دیسقوریدوس)

عیسائی زیتون اور گاجر بہمن سے جو کھانا تیار کرتے ہیں اور جسے اہل فارس بھی استعمال کرتے ہیں۔استقاء کو فائدہ دیتا ہے۔(دیسقوریدوس)

سرکہ کی گرم بھاپ استقاء میں فائدہ کرتی ہے۔(دیسقوریدوس)

صاحب استقاء کو سرکہ سے چپڑنا مفید ہے۔(دیسقوریدوس)

خربق سیاہ آرد جو اور شراب شامل کر کے اس سے استقاء میں ضماد کیا جائے۔(ابن ماسویہ)

جب جگر میں سخت ورم کا عارضہ ہو تو استقاء ہو جاتا ہے اور جو استقاء حاد بیماریوں کے بعد ہوتا ہے وہ خراب اور مہلک ہوتا ہے۔(روفس)

استقاء کے لئے ایک حب کا نسخہ:

لک مغسول، ایرسا سوختہ، ریوند، زعفران، مصطگی، نمک ہندی، عصارۂ غافث، عصارۂ افسنتین سب کو پیس کر ایک کیا جائے۔ حرارت زدہ کے لئے آب مکوء کے ساتھ اور برودت زدہ کے لئے ماءالاصول کے ساتھ گولی بنائی جائے۔ مقدار خوراک پونے ۹ گرام ہے۔ برودت زدہ کو ایرسا کے جوشاندہ کے ساتھ اور حرارت زدہ کو آب قاقلی کے ساتھ دیا جائے۔

نسخہ مسہل آب:

فلفل ساڑھے ۳ گرام، ایرسا ساڑھے ۱۰ گرام، زنجبیل پونے دو گرام، بیخ انجدان ۷ گرام، مصطگی ساڑھے ۳ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام، بادیان ساڑھے ۳ گرام، بیخ اذخر ساڑھے ۳ گرام، مرارہ ثور ۷ گرام، بہمن سفید ۷ گرام، بہمن سرخ ۷ گرام، غاریقون ساڑھے ۱۰ گرام۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ماء قاقلی کے ہمراہ۔(طبیب نامعلوم)

حمام اور ریاضت کے بعد زیادہ پانی پینے سے استقاء ہو جاتا ہے۔ میٹھی، ترش اور لیسدار چیزیں کھانے سے تمام احشاء ہیجان میں آجاتے ہیں اور سدے ہو جاتے ہیں۔ایسے میں تیل کی مالش بالکل نہ کی جائے کیونکہ اس سے احشاء نرم ہو جاتے ہیں۔(اسحاق)

مریضان استقاء کی حالت بہتری کی طرف نہیں لوٹتی مگر یا تو طبیب کی حذاقت کا نتیجہ ہوتا

ہے یا مریضوں کا انطلاق بطن سبب بنتا ہے۔

اونٹنی کا دودھ استسقاء حار کے لئے بہت مفید ہے ۴۰۰ ملی لیٹر سے ۸۰۰ ملی لیٹر تک تازہ اسی وقت ساڑھے ۷ اگرام سکر العشر کے ساتھ پلائیں۔ (ارخیجانس)

استسقاء کے لئے ایک مفید نسخہ:

برادۂ نحاس، کمافیطوس، قنطوریون صغیر، غاریقون سے حریرہ بنادیا جائے۔ اس لئے کہ یہ بہت اچھی طرح سرایت کرتا ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہے۔ کئی بار میں استعمال کرایا جائے۔

اگر بیمار کا پاخانہ پختہ ہو تو اس کا علاج کرو کیونکہ اس کی حرارت عزیزیہ برقرار ہے ورنہ نہیں اور ان کو بکری و بکری کے بچہ، قطاء گوریا، چکور کا کباب کیا اور بھنا ہوا گوشت کھلائیں۔

(کتاب فیلغریوس)

استسقاء کے ایک موثر نسخہ:

شحم حنظل اور سنبل ہموزن، مر ۱۰، ہلیلہ ۵ سے فلفل کے برابر حب تیار کریں اور سات عدد نہار منہ دیں۔ پانی کا دست لائے گا اور بہت سا بوجھ اتار دے گا۔ (نامعلوم)

فرفیون ۳ جز، بیخ سوسن آسمانجونی ۱۰ جز، تربد ۱۰ جز، مازریون ۵ جز، نحاس سوختہ ۱۰ جز، شبرم ۵ جز، غاریقون ۵ جز، ریوند چینی ۱۰ جز، مصطگی ۱۰ جز۔ مکوء اور کاسنی کے رس سے یا قاقلی کے پانی یا سکنجبین سے حب بنایا جائے۔ (کتاب الجامع سے مستفاد)

استسقاء کے مفید نسخہ:

ایارج فیقرا ۳ جز، تربد ۴ جز، لک مغسول ۷ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۵ گرام، نمک ہندی ساڑھے ۵ گرام، غافث ساڑھے ۱۰ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام، تخم کرفس ساڑھے ۳ گرام، بیخ اذخر ساڑھے ۳ گرام، ہلیلہ زرد ساڑھے ۱۰ گرام سب کو کوٹ پیس کر عرق مکوء میں گوندھ کر حب تیار کیا جائے۔ مقدار خوراک ۷ گرام نیم گرم پکے ہوئے پانی کے ہمراہ۔

استسقاء کے لئے دیگر نسخہ:

ہلیلہ، املی، آلو بخارا، شاہترہ، تربد، بیخ سوسن آسمانجونی۔

استسقاء کے لئے ایک مؤثر سکنجبین:

سرکہ شراب صاف عمدہ ۴۰۰ ملی لیٹر، قاقلی کا نچوڑا ہوا پانی ۴۰۰ ملی لیٹر اور ماء الاصول ۴۰۰ ملی لیٹر وایرسا ۴۰۰ گرام، سکر عشر ۴۰۰ گرام۔ سب کو ایک صاف ستھری ہانڈی میں رکھ اتنا پکائیں کہ قوام بن جائے اور اس کا جھاگ اتار کر پئیں، اور اگر مزید قوی درجے کی بنانا چاہیں تو ۴۰۰ گرام میں ساڑھے ۷ اگرام مازریون اور ساڑھے ۷ اگرام تربد کا اضافہ کرلیں۔ (استخراج)

ایک اور قوی سکنجبین کا نسخہ:

۴۰۰ ملی لیٹر سرکہ میں بیخ قثاء الحمار، تربد، مازریون، نحاس سوختہ ہر ایک ۳۵ گرام، ۲۰۰ ملی لیٹر صاف شراب میں ایک شب و روز بھگوئیں پھر ہلکی آنچ پر کئی بار جوش دیں پھر صاف کرلیں اور ۶۰۰ ملی لیٹر خالص سرکہ بڑھا دیں اور ۴۰۰ ملی لیٹر آب ایرسا، ۴۰۰ گرام سکر العشر اور پکا کر جھاگ اتار لیں یہاں تک کہ قوام بن جائے اور پھر اس شربت کے ہر ۴۰۰ گرام کے لئے ساڑھے ۴ گرام فرفیون لیں اور کسی کپڑے میں رکھ کر ملائیں یہاں تک کہ پورا حل ہو جائے۔ مقدار خوراک ۱۰۵ سے ۱۴۰ ملی لیٹر تک طاقت کے مطابق۔ (مؤلف)

مسہل آب ضماد:

شحم حنظل ۷۰ گرام، بیخ حنظل ۷۰ گرام، شبرم ۷۰ گرام، مازریون ۷۰ گرام، عاقر قرحا ۷۰ گرام، سقمونیا ۷۰ گرام، تربد ۱۰۵ گرام، مر ۷۰ گرام، ایلوا ۷۰ گرام، مرارۃ البقر ۳۵ گرام، بیخ خطمی ۳۵ گرام، قردمانا ساڑھے ۷ اگرام، حماما ساڑھے ۷ اگرام، قثاء الحمار ۳۵ گرام، میعہ سائلہ ۷۰ گرام، شونیز ساڑھے ۲۲ گرام، اصل السوسن آسمانی جونی ۱۰۵ گرام، گائے چرندہ کا گوبر ۱۷۵ گرام، مویزج ۳۵ گرام، بورق احمر ۵، نمک ۵، صمغ صنوبر ۳۵ گرام، پوست بیخ کبر ۳۵ گرام، اکلیل الملک معاذ ۱۰، روغن کنجد میں ترکردہ انجیر ۲۰ عدد، شحم بط ۷۰ گرام، شحم دجاج ۷۰ گرام۔ (مرغی)، شحم عجل (بکرے) ۷۰ گرام، موم سفید ۲۰۰ گرام، ان میں سے جو پگھلے اسے پگھلا کر سب کو ایک کیا جائے اور شکم پر ضماد کیا جائے۔

مازریون، شبرم، حب نیل، تربد، حنظل، فرفیون، بیخ سوسن سب کو روغن سوسن کی قیروطی سے ایک کیا جائے اور شکم پر لیپ کیا جائے۔ (استخراج مختصر)

ایک مسہل آب دوا جو بہت زیادہ پانی کا اسہال کرتی ہے اس وقت استعمال کریں جب حرارت

اور بخار نہ ہو۔

آب بیخ سوسن ۳۵ گرام، بکری کا پیشاب ۷۰ گرام، ایلوا کا خیساندہ ۳۵ گرام، اس کبوتر کی بیٹ جو قرطم کھاتا ہو ۴۰۰. اکلوگرام، سب کو ملا کر صاف کر لیا جائے اور پھر اس میں ساڑھے ۳ گرام زعفران شامل کر کے پیا جائے۔ یہ بہت زیادہ پانی کا اسہال کرے گا۔

جب مریض دوا نہ پی سکے تو ضمادوں کا استعمال کیا جائے۔ استسقاء لحمی کے بیمار کو سرخ بکری کا پیشاب سنبل کے ہمراہ پلائیں، یہ استسقاء لحمی کے لئے بہت مفید ہے۔

ایک مسہل آب دوا جو معدہ کے لئے مضر نہیں ہے۔

عصارہ قثاء الحمار ڈیڑھ گرام پلائیں اور اس کی جڑ کا چھلکا ۵۰۰ ملی گرام پلائیں۔ اسے شراب میں پکا کر پلائیں۔

استسقاء کے لئے ایک عمدہ ضماد:

آرد جو پکائے ہوئے کے ہمراہ خربق سیاہ کا ضماد تیار کر کے استعمال میں لائیں۔

ایک مسہل آب دوا:

گھاس جن کا نام ماہو دانہ ہے، چوزے، لبلاب اور سفرجل کے ہمراہ پکائیں اور کھائیں اور مولی کے پتے کا رس، اور آب قاقلی ۱۴۰ گرام برابر، برابر پلائیں۔

کھارے سوتے کا پانی اور نمک سے تیار کیا ہوا پانی مریض کے لئے مفید ہے، بالخصوص اگر اس میں کچھ دیر تک رہیں۔ (جالینوس)

تجربہ اور کتابیں شاہد ہیں کہ جب جگر میں پیپ پیدا ہوتی ہے تو مندرجہ ذیل راستوں کی طرف انصباب کر سکتی ہے۔ یا تو آنتوں کی طرف یہاں تک کہ ان کی جڑ کے نزدیک ہونے کی وجہ سے شکم کی جھلی کو چھید دیتی ہے۔ اور یہ پیپ باہر آتی ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ جگر سے صفاق اور امعاء کے درمیان تک نالیاں ہیں اور یہ کہ بچہ ناف سے بھی پیشاب کرتا ہے۔ (مؤلف)

پیاس برداشت کرنا۔ گرم ریت میں دفن ہونا، یابس غذائیں۔ ورزش کی پابندی اور نمک کا پانی اس بیماری سے نجات دیتا ہے۔ (فلیغریوس)

جب معدے کا ہضم بالکل باطل ہو جاتا ہے تو انجام کار یا تو زلق الامعاء ہوتا ہے یا استسقاء طبلی۔ اور جگر کا ہضم باطل ہونے سے استسقاء زقی ہوتا ہے اور تمام اعضاء کا ہضم باطل ہونے سے

استسقاء لحمی ہوتا ہے۔ (العلل والاعراض)

استسقاء طبلی ہضم اول کے فساد سے ہوتا ہے اور زقی ہضم ثانی کے فساد سے جو جگر میں انجام پاتا ہے اور لحمی ہضم ثالث کے فساد سے جو غاذی کو مغتذی کے مشابہ کرتا ہے، نہیں بلکہ کبدی سے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جالینوس نے بھی فرمایا ہے کہ جب اخلاط پگھلتے ہیں اور گردے ان کی پیپ جذب کرنے سے بے بس ہو جاتے ہیں اور امعاء کی طرف بھی انصباب نہیں کرپاتا تو یکایک استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ پورے جسم میں پھیل جاتا ہے۔ اس سے پہلے تھکان یا بخار ہوتا ہے اور استسقاء یکایک پیدا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جب گردے کی قوت جاذبہ باطل ہو جاتی ہے اور سوء مزاج بارد کے سبب سے کمزور ہو جاتی ہے تو غذا کی مائیت پورے بدن میں پھیل جاتی ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

اس حالت میں استسقاء لحمی ہوتا ہے، استسقاء زقی میں پیٹ کو حرکت دیا جائے تو پانی کی آواز کی لہر سنائی دیتی ہے اور طبلی میں امتحان بالقرع کرنے پر طبل کے مانند ہوا کی آواز سنائی دیتی ہے۔ ہوا کی آواز پانی کی آواز سے جداگانہ ہوتی ہے۔ لحمی میں پورے بدن میں سوجن ظاہر ہوتی ہے اور سب سے پہلے پیروں میں سوجن آتی ہے اور کبھی طبلی کے پیدا ہونے میں بادی غذائیں معاون ہوتی ہیں اور زقی سبزیوں سے اور زیادہ پانی پینے سے ہوتا ہے۔ اور لحمی جگر کی برودت اور کھانوں کی غلظت ولزوجت سے پیدا ہوتا ہے۔

استسقاء یا تو سردی سے پیدا ہوتا ہے اور اس کی پیدائش تغیر کے طور پر ہوتی ہے یا حرارت سے جو تحلیل جوہر کے طور پر ہوتا ہے جیسا کہ حاد بخاروں میں عارض ہوتا ہے۔ (مؤلف)

قرابادین سابور الاوسط میں مذکور حب سرجیس کا نسخہ جو مسہل آب ہے۔

جو شاندہ مازریون یا اس کا دودھ یا شیر دار پودوں میں سے تم جو دودھ چاہو اور اسی کے ہموزن شکر پانی میں حل کرو اور اس میں جوشاندہ شامل کرو۔ اور آگ پر گاڑھا کرکے چنے کے برابر حب تیار کرو۔ مقدار خوراک دو یا تین گولی کھانے سے پیشتر مابعد میں۔ اس سے بھی کم روزانہ تھوڑا تھوڑی مقدار میں دے سکتے ہیں۔ یہ مجرب نسخہ ہے۔

مستسقی میں پانی امعاء اور صفاق کے مابین یکجا ہوتا ہے یہ بات محل نظر ہے کیونکہ میں نے کئی جگہ دیکھا ہے کہ پانی شکم کی جھلی اور صفاق کے درمیان یکجا ہوتا ہے۔

اگر تم پیشاب کی نالی کو کاٹ دو تو مثانے کو بغیر پیشاب کے خالی پاؤ گے اور جب بدن سے پانی

آئے گا تو امعاء اور صفاق کے درمیان بھرے گا جیسا کہ استسقاء میں ہوتا ہے۔ (القری الطبیعہ)

جب تلی سیاہ خلط کو جذب کرنے سے کمزور ہو جاتی ہے تو بدن کا خون سوداوی ہو جاتا ہے اور گردے خون کی مائیت کو اپنی خاصیت کی وجہ سے جذب کرنے لگتے ہیں۔

میرا قول ہے کہ گردے کے اس مائیت کو جذب کرنے سے کمزور ہو جانے کے سبب پورا خون آبی ہو جاتا ہے اور اس سے استسقاء ہوتا ہے، جیسے سوداء کے عدم انجذاب سے یرقان سیاہ اور صفراء کے عدم انجذاب سے یرقان زرد ہوتا ہے۔ (جالینوس۔ القوی الطبیعہ)

ایک عجیب مسہل آب جو مقوی معدہ و جگر ہے قابل اعتماد دوا ہے:

۱۲۰۰ ملی لیٹر تیز و ترش شراب کے سرکہ میں تربد، غاریقون، مازریون اور ایرسا ہر ایک ساڑھے ۵۲ گرام بھگو کر ایک شب و روز چھوڑ دیا جائے پھر ۴۰۰ ملی لیٹر پانی کے ساتھ پکایا جائے یہاں تک کہ پانی اور ۴۰۰ ملی لیٹر سرکہ رہ جائے پھر سرکہ کو صاف کر کے اس میں اس کے ہموزن سکر عشر ڈال دیا جائے اور اسے اتنا پکایا جائے کہ قوام ہو جائے اور پھر اس شربت کے ہر ۴۰۰ ملی لیٹر کے لئے ساڑھے ۵۲ گرام فرفیون اور شیر شبرم لیا جائے اور پگھلائے جائیں یہاں تک کہ سب حل ہو جائیں اور ہر ۴۰۰ ملی لیٹر شربت کے لئے سنبل ریوند چینی، مصطگی، عود خام ہر ایک ۳۵ گرام لیا جائے اور ایک پوٹلی میں باریک کر کے اس میں خوب آلودہ کر دیا جائے پھر پوٹلی کھول کر اس میں ڈال دیجائے اور وقت ضرورت ۳۵ گرام استعمال کیا جائے۔ یہ عجیب نسخہ ہے۔

سرکہ عنصل کا ہونا چاہئے اور عنصل کے سرکہ کی صفت یہ ہے کہ فی ۴۰۰ ملی لیٹر ۳۵ گرام عنصل ڈال دو اور بیس روز اسی میں چھوڑ دو پھر اسے نچوڑ لو اور صاف کر لو۔ اور جب یہ شربت پلاؤ تو جگر کو سنبل، صندل اور ورد و غیرہ مقوی ادویہ سے ضماد کرو۔ (مؤلف)

سکنجبین مختصر کا نسخہ:

۴۰۰ سو ملی لیٹر سکنجبین میں ۲۱ گرام فرفیون، شیر شبرم وغیرہ اور ریوند، مصطگی، عود اور سنبل ہموزن لے کر نرم آگ پر پکائیں پھر اس میں سے ۳۵ گرام پلائیں اور جگر پر ضماد کریں۔

قبۂ جگر میں ورم ہونے پر ورم بڑا ہو تو عسر البول اور چھوٹا ہو تو قلت البول ہوتا ہے کیونکہ جو رگ پانی کو جذب کر کے گردوں تک پہنچاتی ہے اس میں ورم ہو جاتا ہے اور اس کی قوت بھی باطل ہو جاتی ہے اور بدن کا پانی آنتوں کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ (یہودی)

انہیں تینوں سے استسقاء زقی کے اسباب کا علم ہوتا ہے۔ بچے جب تک ناف نہ کاٹی جائے اس سے پیشاب کرتے ہیں۔ میسوسن نے کتاب القوابل میں اس کا ذکر کیا ہے جو درست ہے۔

اور اس سبب سے کہ جب حدبۂ الکبد میں ورم ہو تو وہ رگ کمزور ہو جاتی ہے جو خون کی مائیت جذب کرتی ہے اور اس سبب سے کہ رگوں کے اوپر کی یہ نالیاں جو خون کو گردوں کی طرف جذب کرتی ہیں وہ جگر کے محاذب ہوتی ہیں اور جب یہ علم ہو گیا کہ جب اس عضو کا مزاج فاسد ہو جائے اور اس میں ورم ہو جائے ورم حار ہو یا بارد ہو تو ان عروق کا خون کی مائیت کو جذب کرنا کمزور ہو جاتا ہے۔ اور جب ایسا ہے تو خون کی مائیت زیادہ تر ان نالیوں میں صفاق اور شکم کی جھلیوں تک نفوذ کرتی ہے اور اگر ورم بارد یا فساد مزاج کی وجہ سے ہو تو یہ مائیت بہت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ اس وقت خون آبی ہوتا ہے اور بہت جلد استسقاء اور پانی کا اسہال ظاہر ہو جاتا ہے اور ان نالیوں میں پانی جگر تک پھر اس سے امعاء کی طرف مسہل آب ادویہ سے اور گردوں کی رگوں کی طرف مدر بول سے لوٹتا ہے۔ اور طبلی اس مائیت کی قلت سے ہوتا ہے کیونکہ وہ اس وقت بخار بننے کے لئے تیار ہوتی ہے خصوصیت سے جب مزاج بہت گرم ہو لیکن اگر یہ مائیت زیادہ ہو تو اس میں تکاثف اور دوبارہ پانی بننے کا امکان نہیں ہوتا لیکن کمی اس وقت ہوتا ہے جب جگر کا جملہ مزاج آبی خون پیدا کرتا ہو اور اس سے گردہ وہی لیتا ہے جو غیر ضروری نہ ہو اور بقیہ خون آبی رہ جاتا ہے اور مواد بدن میں تقسیم ہوتا ہے اور جسم میں مائی غذا کا نفوذ ہوتا ہے اور جب یہ اعضاء پر زیادہ ہو جاتا ہے تو وہ نرم ہو جاتے ہیں اور ان کے پاس جو غذا آتی ہے اسے ہضم بھی نہیں کرتے اور مائیت بر قرار رہ جاتی ہے۔ (مؤلف)

استسقاء حار کے لئے بکری کا پیشاب ۲۰ ملی لیٹر عنب الثعلب کے ہمراہ جو اسی مقدار میں ہو پلاؤ۔ اگر کامیابی نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ اور پیشاب پلاؤ۔ اور جب سخت گرمی نہ ہو تو حب ریوند، مازریون اور دواء الکرکم استعمال کرو۔ اور اگر شدید پیاس ہو تو روزانہ فیلزہرہ پونے دو گرام، عرق عنب الثعلب ۱۰۵ ملی لیٹر کے ساتھ پلاؤ۔ اس طرح پیاس سے تسکین ہو گی اور ورم دور ہو جائے گا۔ (یہودی)

مازریون زرد پانی باہر کرتی ہے، کو مدبر کرنے کا طریقہ:

مازریون ایک شب و روز سرکہ میں بھگویا جائے اور اس میں سے ساڑھے ۳ گرام لیا جائے اور نحاس سوختہ ا گرام، فرفیون ۲۵۰ ملی گرام، کبوتر کی بیٹ اس کے مثل، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام اسے سرکہ میں گوندھا جائے اور حب تیار کیا جائے۔ یہ مقدار خوراک کی ہے۔ اس میں پونے دو گرام ریوند چینی کا اضافہ کیا جائے۔ (مؤلف)

مرہم جو پانی بر آمد کرتا ہے جیسا کہ میں نے دیکھا ہے۔

نحاس سوختہ، شحم حنظل، کبوتر کی بیٹ، بکری کی مینگنی سب کو بکری کے پیشاب میں یکجا کیا جائے اور پھر اس سے طلاء کیا جائے۔ یہ پانی کا اسہال کرتا ہے اور ضروری ہے کہ جو اس کے لئے مستعد ہو وہ طین، اشنان، فحم اور سعد سے پرہیز کرے کیونکہ یہ جگر میں سدوں کا باعث ہوتے ہیں۔ انجام کار استسقاء ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جالینوس نے نوادر تقدمۃ المعرفۃ میں ایک عورت کی تدبیر کا ذکر کیا ہے جسے پرانا نزف ابیض تھا اور یہ تدبیر اصحاب استسقاء کے لئے عمدہ ہے۔ انہیں مسہل آب سے اسہال کرایا جائے پھر کچھ دن طاقتور مدر بول دیا جائے پھر تیسرے دن کے بعد مسہل دیا جائے اور اس کے دوران مدر بول دیا جائے اور دلک قوی کی جائے اور ریاضت کرائی جائے اور گرم ریت میں دبایا جائے اور حمام یابس اور مجفف طلاؤں کا استعمال کرایا جائے اور کھانا پانی کم دیا جائے اور مجفف غذائیں جیسے مسور کی دال چھوٹے پہاڑی پرندوں اور چکور وغیرہ کا گوشت دیا جائے۔ (مؤلف)

بیداری احشاء میں خشکی پیدا کرتی ہے اور نیند تری۔ (حیلۃ البئر۔ جالینوس)

جسے استسقاء ہو اور کھانسی آنے لگے اس کی موت ہو جاتی ہے جن کے چہرے یا بدن یا بائیں پاؤں میں سوجن ہو اور اس بیماری کی ابتداء میں اسے ناک میں خارش کا عارضہ ہو جائے اس کی موت دوسرے یا تیسرے روز ہو جاتی ہے۔ (حیلۃ البئر جالینوس)

گائے کے خشک گوبر کو جلا کر استسقاء کے لئے پلانا بہت مفید ہے۔ (تریاق الی قیصر)

اگر مستسقی کو ساڑھے ۱۰ گرام اشنان فارسی پلایا جائے تو پیشاب اور اسہال کے ذریعہ پانی اتارتا ہے۔ (سموم کے سلسلے میں جالینوس سے منسوب مقالہ)

حب مسخن جس کی منفعت قدماء کے ہر علاج میں استسقاء کے لئے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ انہیں بہت زیادہ استفراغ کرائیں غشی لاحق نہ ہونے دیں اور نہ تنفس بارد ہونے دیں۔

استسقاء اکثر تر ملکوں میں ہوتا ہے۔ اگر استسقاء کے ہمراہ رنگ زرد سفید ہو تو فساد جگر میں اور اگر سیاہ ہرا ہو تو تلی میں ہونے کا اشارہ ہے۔ (الاہویۃ البلدان)

اکثر یہ مرض آنتوں کے پرانے زخموں سے ہوتا ہے اور اس سے ہونے والا درد جگر تلی کی بہ نسبت زیادہ تیز ہوا کرتا ہے۔ (کتاب العلامات۔ جالینوس)

جو ایرسا کا نچوڑا رس پیتا ہے زبردست خطرے میں ہوتا ہے۔

ہم جب اس کے ساتھ حار عوارض دیکھتے ہیں تو اس کا علاج خیار شنبر ،ماء عنب الثعلب، کا کنج اور بکری کے پیشاب سے کرتے ہیں اور اگر کامیابی نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ مع پیشاب کے پلاتے ہیں اور اگر بغیر حرارت ہو تو اس کا علاج حب سکنجبین ،جوارش ایرسا، جو شاندہ اذخر، اونٹنی کے دودھ اور پیشاب سب سے کرتے ہیں اور اخیر میں داغتے ہیں۔ (جورجس)

اونٹنی کا دودھ زردپانی کے لئے مفید ہے اسے اس انداز پر پیا جائے۔ تازہ دوہا ہوا دودھ ۴۰۰ ملی لیٹر ۷۰ ملی لیٹر پیشاب کے ساتھ پلائیں اور وہ رات میں بھوکا سویا ہو اور ایک روز پہلے دوپہر کو کھایا ہو۔ پھر دو گھنٹہ انتظار کرے، اگر اسہال ہو تو ہر دن دوبارہ لے اور زیادہ کرتا جائے۔ اور اگر اس کا شکم رک جائے، قبض ہو جائے اور ثقل اور ترش بخار آئے تو اسی وقت حقنوں سے اس کا علاج کریں، اور اس دن پھر اسے دودھ نہ پلائیں اور اس رات اس کے معدہ کی تکمید کریں، جب دیکھیں کہ روزانہ اسہال ہوتا ہے اور وہ اپنے کو ہلکا محسوس کرتا ہے تو اس کے ساتھ حب استسقاء لے اور دودھ میں زیادتی کرتا جائے اور ٹھنڈا پانی پینے اور اس سے غسل کرنے سے پرہیز کرے۔ اور اگر سر میں حرارت محسوس کرے تو اس پر بنفشہ رکھے اور زیرباج کھائے اور رقیق شراب ممزوج پیے گوشت نہ کھائے۔ (جورجس)

عمل فصد استسقاء کے لئے اکثر مضر ہوتا ہے اور شاذونادر کبھی مفید بھی ہو جاتا ہے مفید اس وقت ہوتا ہے۔ جب بیماری حیض یا بواسیر وغیرہ کا خون بند ہونے سے ہوتی ہے۔

حار یابس مزاج کو استسقاء ہو تو وہ سخت خطرے میں ہوتا ہے۔ لیکن بارد تر کو حار یابس سے کم خطرہ ہوتا ہے اور حار رطب مزاج والے سے زیادہ ہوتا ہے، کیونکہ حار رطب مزاج میں شفا آسان ہے اس لئے کہ اس کے مزاج کی رطوبت کی وجہ سے اس کا اس بیماری میں پڑنا آسان ہوتا ہے اس لئے اس میں تاخیر نہیں ہوتی الا یہ کہ کسی قوی سبب کی وجہ سے ہو اور حرارت کی وجہ سے اس کی شفا آسان ہوتی ہے لیکن بارد رطب مزاج کو یہ بیماری حرارت عزیزیہ کے بجھ جانے سے ہوتی ہے۔ اور حار یابس مزاج والے کو اس بیماری میں کوئی قوی سبب ہی ڈالتا ہے۔

اور زیادہ تر استسقاء جگر اور تلی میں سخت ورم کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی حیض اور بواسیر کے رکنے سے بھی ہوتا ہے اور استفراغ مفرط اور امراض حار سے بھی ہوتا ہے۔

جو استسقاء امراض حار سے ہو وہ ردی اور خبیث ہوتا ہے اور دائمی کھانسی کے سبب ہوتا ہے اور بہت زیادہ دست ہو جانے کے بعد عموماً ہوتا ہے۔ (ابیذیمیا)

پیاز لہسن ایک وقت میں استعمال کئے جائیں تو ضروری ہے کہ مستسقی کو بعض حالات میں فائدہ ہو جائے۔ لیکن پنیر ان کے لئے ہمیشہ سخت مضر ہوتی ہے کیونکہ یہ جگر کی نالیوں میں بیٹھ جانے اور

اسے بند کرنے میں سب چیزوں سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ ایسے میں علاج کا مقصد ان کے جگر کے سدوں کو کھولنا ہوتا ہے۔ (ابیذیمیا)

مستسقی کو جو کی روٹی دینی چاہئے اور اگر اسے اس کی عادت نہ ہو تو خوب چھانا ہوا الباب ہونا چاہئے اور اس سے بہتر چنے کی روٹی ہے یا دونوں آمیز کر دیئے جائیں اور اس کا سالن بھی وہی ہونا چاہئے جو سدوں کو کھولے اور تلطیف وادرار بول کرے۔ (مؤلف)

استسقاء لحمی میں سخت رومال سے کڑی مالش کی جائے اور بہت سی دھول مٹی کی جگہ میں ریاضت کرائی جائے اور مجففات سے اس کے بدن کو طلاء کرایا جائے اور اسے شیریں پانی میں غسل سے پرہیز کرایا جائے۔

جب مستسقی کی موت کا وقت ہوتا ہے واس کی جلد تن جاتی ہے اور ناف ابھر آتی ہے اور بدن کی فاسد رطوبات کی وجہ سے منہ میں زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔ (ابیذیمیا)

ماہر اطباء اس مستسقی کے لئے فصد کا مشورہ دیتے ہیں جو حیض یا بواسیر یا نکسیر کے خون کے رک جانے سے ہوتا ہے جس کی اسے عادت رہی ہو لیکن ضروری ہے کہ قوت کے انحلال اور سقوط سے پہلے ہو۔ (جالینوس)

اور "مساعدۃ الطبیب للمریض" میں فرمایا ہے کہ مستسقی اگر حمام کرنا چاہے تو اسے اس کی اجازت مت دو۔ (جالینوس)

یعنی میٹھے پانی سے۔ (مؤلف)

استسقاء لحمی میں مسہل بلغم اور ایسا غرغرہ بھی استعمال کیا جاتا ہے جو بلغم نکالتا ہو کیونکہ یہ خلط پورے بدن میں پھیلا ہوتا ہے لیکن زقی میں ہم وہی پلاتے ہیں جو پانی نکالے۔ (کتاب الاخلاط)

میری رائے میں یہ بالکل درست ہے، زیادہ تر استسقاء جگر کے سخت ورم کے بعد ہوتا ہے، اور جگر میں سخت ورم اس فلغمونی کے بعد ہوتا ہے جو پختہ نہیں ہو پاتا اسقیروس کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور صلابت اور ورم زیادہ تر محدب حصہ میں ہوتا ہے اس لئے وہ سب سے تنگ ہوتا ہے اور اس میں اخلاط زیادہ گرم اور زیادہ متکاثف ہوتے ہیں اور خون کی مائیت دو جگہ سے منفصل ہوتی ہے۔ ایک ناف تک نفوذ کرتی ہے اور دوسری مثانے تک جیسا کہ ہم بچوں کی ناف میں جب تک کاٹی نہ جائے دیکھتے ہیں اور یہ نالیاں جن سے ناف تک نفوذ ہوتا ہے جوف جگر میں ہیں اور لیکن مثانے تک عرق عمیق سے ہوتا ہے اور اسی لئے وہ اس کی وجہ سے تنگ ہونے سے بعید تر ہوتی ہے کیونکہ یہاں ہمیشہ ورم کم ہوتا ہے اور جب اوپر شدت ورم سے تنگ ہو جاتا ہے تو طبیعت سے کشادہ کر دیتی ہے تاکہ

فضلہ مائیہ کو جدا کر سکے، لہٰذا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ جنین میں ہوتا ہے اور پانی صفاق اور شکم کی جھلیوں کے درمیان یکجا ہوتا ہے جیسے جنین میں جمع ہوتا ہے۔

کوئی اعتراض کر سکتا ہے کہ یہ پانی امعاء کی طرف کیوں واپس نہیں ہوا؟ اُس کا جواب یہ ہے کہ قوت طبیعہ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ اسے اپنے فعل کے برعکس پلٹ دے کیوں کیلوس امعاء کی طرف نہیں لوٹا؟ اور ایسے ہی پت اور سوداء بلکہ قوی کی شان اخلاط سے خون کی تنفید ہے۔

اور کبھی کبھی جگر کی برودت یا ورم حار کے ساتھ نہیں ہوتا بلکہ ورم حار سے ہمیشہ زقی ہی ہوتا ہے۔ اور طبلی ان دونوں کے مابین ہوتا ہے کیونکہ طبلی زقی کے مانند ہوتا ہے، لیکن اس وقت ہوتا ہے جب وہ مادہ تھوڑا ہو جو صفاق اور مراق کے درمیان آتا ہے احشاء کی حرارت اسے برداشت کرنے کی قوت رکھتی ہے لیکن اگر زیادہ ہو تو اس کے ساتھ یہ قدرت نہیں رکھتی کہ ہوا بنائے۔ (مؤلف)

جو استسقاء امراض حارہ سے ہو وہ ردی ہے کیونکہ مریض شدید بخار سے آزاد نہیں ہوتا یا سخت تکلیف ہوتی ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس استسقاء کی ابتداء اکثر دونوں کوکھ اور قطن سے ہوتی ہے اور کبھی جگر سے ہوتی ہے اور جس استسقاء کی ابتداء پشت کے ہموار پست حصے سے ہوتی ہے وہ ورم اور ماساریقا کے ضعف سے ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کے ساتھ دست کی بیماری ہوتی ہے کیونکہ غذا جگر تک نفوذ نہیں کرتی اور اس لئے کہ یہ جگہ متورم گرم ہوتی ہے اور کبھی اس میں پت اور پیپ پیدا ہو جاتی ہے جو آنتوں میں سوزش پیدا کرتی ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہو اس کے دفعیہ پر ابھارتی ہے۔ اس لئے اس دست سے نہ درد کم ہوتا ہے اور نہ پیٹ پچکتا ہے۔

اور جو استسقاء جگر سے ہوتا ہے اس میں کھانسی ہوتی ہے جس میں کچھ نکلتا نہیں ہے اور اس کا پاخانہ سوکھا ہوتا ہے اور اسے شکم میں ورم کا عارض ہو جاتا ہے اور مختلف مزاج پیدا ہو جاتے ہیں اور کھانستا ہی رہتا ہے کیونکہ جگر کا ورم حجاب کو دباتا ہے تو کھانسی اٹھتی ہے۔ مریض سوچتا ہے کہ کھانسی سے تخفیف ہو جائے گی اور جب ایک بار کھانستا ہے تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ کھانسنے سے اس وقت فائدہ ہوتا ہے جب پھیپھڑوں کے اجسام میں تنگی سے کھانسی آتی ہے اور کھانسے سے کچھ نکلتا ہے۔ ایسے استسقاء میں پاخانہ بھی خشک ہوتا ہے۔ (تقدمۃ المعرفۃ)

جس شخص کی ناف کے آس پاس درد اور اینٹھن اور پشت کے زیریں ہموار حصے میں درد ہوتا ہو اور کسی مسہل دوا وغیرہ سے کم نہ ہوتا ہو تو اس کا انجام استسقاء یابس ہوتا ہے کیونکہ اینٹھن یا تو شدید سوزش سے ہوتی ہے یا جامد ہوا سے اور جب یہ اینٹھن زیادہ روز رہ جاتی ہے اور مسہل وغیرہ سے درست نہیں ہوتی تو اس جگہ سوء مزاج بارد غالب ہو جاتا ہے اور یہ مزاج جب زیادہ دن رہ جاتا ہے تو

نتیجہ استسقاء طبلی کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

استسقاء زقی استسقاء طبلی سے زیادہ برودت کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

کسی انسان میں استسقاء ہو اور اس کا پانی اس کے عروق میں شکم تک جائے تو اس سے اس کا مرض دور ہو جاتا ہے۔ (الفصول)

بقراط کا یہ قول کہ اس سے پانی عروق میں شکم کی طرف جاری ہوتا ہے۔ سے مراد یہ ہے کہ پانی شکم تک رواں ہوتا ہے اور اس سے نالیوں کے ذریعہ نکلتا ہے۔ تراوش کر کے نہیں جیسا کہ ایک جماعت کا خیال ہے۔ (مؤلف)

جس شخص کو زرد پانی ہو جیسے ہم اسے پانی نکالنے کے لئے دوا دیتے ہیں تو فائدہ ہوتا ہے ایسے ہی اس کی ذات کی طرف سے ہو تو فائدہ ہوتا ہے۔

اور استسقاء میں اطباء داغنے سے زیادہ تنقیہ سے کام لیتے ہیں۔

اور بہت زیادہ پانی نکالنا موت کو دعوت دینا ہے کیونکہ انہیں پہلے غشی ہوتی ہے پھر اسی قوت کے ضعف پر رہ جاتے ہیں اور پھر طاقت بحال نہیں ہوتی۔

ایک دوسرا سبب یہ ہے کہ جب تک پیٹ میں پانی رہتا ہے وہ سخت ورم کے بوجھ کو برداشت کرتا ہے اور جب پانی نکل جاتا ہے تو جگر لٹک جاتا ہے اور اپنے ساتھ حجاب کو بھی نیچے لٹکا دیتا ہے اور ایسے ہی سینے کے اندر کے احشاء کو بھی۔

جب صاحب بلغم ابیض کے مریض کو زبردست دست ہوتا ہے تو اس کی بیماری درست ہو جاتی ہے۔

جس کا جگر پانی سے بھر جائے پھر یہ پانی غشاء باطن کی طرف پھوٹ پڑے تو اس کا شکم پانی سے بھر جاتا ہے اور اس کی موت ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

پانی کے بلبلے دوسرے اعضاء سے زیادہ جلد جگر کی طرف جاتے ہیں اور یہ بلبلے غشاء الکبد میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی ہم ذبح کئے جانور میں یہ بلبلے دیکھتے ہیں تو اگر بعض اوقات اس پانی کا انصباب اتفاقیہ فضاء ثانی کی طرف ہو جو حجاب کے نیچے ہے۔ اور یہ فضاء وہی ہے جس میں استسقاء کا پانی فراہم ہوتا ہے اور یہ پانی تیز ہو تو وہ سڑاند کا باعث بن جاتا ہے اور کبھی اسے نکالنا ممکن ہوتا ہے جسے پانی شگاف کر کے اور اسہال کے ذریعہ نکال دیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

چرندہ گائے کا گوبر لے کر خوب سکھایا جائے اور سرکہ کے ساتھ پیسا جائے اور اس پر کبریت جسے آگ نہ پہنچی ہو اس کے چوتھائی برابر شامل کر کے شکم پر ضماد کیا جائے۔

یا بکری کی مینگنی پیشاب کے ساتھ پکا کر شکم پر طلاء کی جائے یہ مستسقی کا زیادہ تنقیہ کرتی ہے، یا اسے حسک کا پتہ اور جزِ شراب کے ساتھ پلائیں یا اسے بستانی کاسنی پلائیں یا اسے بکری کا پیشاب ۷۲ گرام، ساڑھے ۴ گرام سنبل کے ساتھ پلائیں جو نیم گرم ہو، یا اسے تین روز شراب میں نتھارا ہوا اقثاء الحمار پلائیں یا اسے ۷۲ گرام گلسرخ پلائیں اور بڑھاتے جائیں یہاں تک کہ ۸۱ گرام تک پہنچے یا پوشت نحاس ساڑھے ۴ گرام باریک پیس کر لباب خبز کے ساتھ آمیز کریں اور اس سے گولی تیار کریں پھر استعمال میں لائیں۔ یہ پانی کو قوت سے اتارے گا، یا اسے ساڑھے ۴ گرام نحاس سوختہ اور ساڑھے ۴ گرام کبوتر کی بیٹ کچھ نمک اور سداب اور کسی شربت کے ہمراہ پلائیں۔ صاحب استسقاء کو نمک اور روغن زیتون سے مالش کی جائے اور دھوپ میں زیادہ چلے پھرے اس حالت میں کہ سر ڈھکا ہو اور ران کے ٹخنوں کے پاس حجامت بالشرط رکھیں اور انہیں کرسی پر بیٹھائیں تو ان جگہوں سے بہت سی رطوبات خارج ہو جائیں گی۔ (الميامر)

پانی صفاق اور امعاء و مراق البطن کی جلد کے مابین حاجز کے درمیان جمع ہوتا ہے۔

اگر معدے کا مزاج انتہائی بارد اور تر ہو تو استسقاء طبلی پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ جگر پر بہت زیادہ آبی کیلوس انڈیل دیتا ہے۔

اور پانی یعنی آب شاہترہ سکنجبین کے ہمراہ پینا اس مریض کے لئے مفید ہے جسے حرارت اور جگر میں سدہ ہو۔ (کتاب حنین در استسقاء)

ایک عمدہ نسخہ:

۴۰۰ ملی لیٹر آب قاقلی تازہ لے کر اس میں پندرہ یا بیس گرام تک سکر عشر شامل کر کے پلائیں تو زبردست پانی کا دست ہوگا اور اس سے اس کو مسہل دیں اگر برداشت سے زیادہ ہو تو حسب قوت ہر چار روز پر ایک بار اور اس کے درمیان برابر قرص امبر باریس دیں اور جگر پر ضماد کریں اور جگر کے لئے مفید غذائیں دیں اور مریض سے ریاضت کرائیں اور غذا کم کر دیں یہی اپنا اصول بنائیں اس لئے کہ اس طرح سے اچھے خاصے مریض شفایاب ہو گئے ہیں۔

اگر قاقلی تازہ نہ ملے تو خشک حاصل کر کے اسے پکا لیں اگر اسے مزید قوی درجے کا بنانا مقصود ہو تو بلا جھجک برگ مازریون کا اضافہ کر دیں اور اگر چاہیں تو اس کے ہمراہ شاہترہ شامل کر دیں یہ اچھی چیز ثابت ہو گی اور سکنجبین کے ہمراہ امبر باریس کے اقراص کھلائیں۔ مر پینا یا اس سے طلاء کرنا زرد آب کی شکایت میں مفید ہے۔ (مؤلف)

اشق پینے یا اس سے ضماد کرنے سے زرد پانی کو فائدہ ہوتا ہے۔ (ابو جریج)

نسخہ جوشاندہ برائے استسقاء:

۳۵ گرام ہلیلہ زرد، ساڑھے ۴ ۳ گرام شاہترہ خشک، ساڑھے ۲۴ گرام الائچی خشک، ساڑھے ۱۰ گرام تربد سفید کوٹی ہوئی، ۱۴ گرام ایرسا چھلا ہوا، ۷ گرام سنبل الطیب، ساڑھے ۱۰ گرام تخم کشوث، اور اسی کے برابر تخم کاسنی، ۷ گرام عصارۂ غافث، ۷ گرام عصارۂ افسنتین اور اگر تازہ ملے تو دونوں کا رس ۱۳۰ ملی گرام نرم آگ پر سب کو پکایا جائے یہاں تک کہ خوب پک جائے اس کے بعد اس میں سے ۴۰۰ گرام کے بقدر صاف کر لیا جائے اور یہی اتنا پکانے کے بعد بچنا چاہئے اور پلایا جائے اگر اسہال قوی درجے کا مقصود ہو اور مریض برداشت کر سکے تو اس کا جزء خاص ۵۰۰ ملیلیٹر عصارۂ قثاء الحمار، ۵۰۰ ملی گرام روغن اور ایک رات دن سرکہ میں بھگوئے ایک گرام حب مازریون سے بنائیں سب کو یکجا کر کے رکھ لیں اور جوشاندہ پینے کے بعد اسے استعمال کرائیں اور دوسرے روز قرص امبر باریس دیں۔

اس کے بعد حدت ہو جائے تو آب کاسنی و مکوء اور شاخ بید سادہ کا جوشاندہ دو یا تین روز پلائیں یہاں تک کہ حدت ساکن ہو جائے اور جوشاندہ و قرص کو پھر دوبارہ دیں کیونکہ یہ شفاہی شفا دیتا ہے۔ اس میں ضروری ہے کہ کھانا مقوی جگر ہو اور خوشبو جات اور قوابض پر مبنی مقوی ضمادوں سے ضماد کریں یہ حرارت کے ساتھ استسقاء کے لئے عمدہ دوا ہو گی، اور اگر برودت کے ساتھ تو علاج بہت اا سان ہو گا پھر تو متعدد حبوب سے اسہال کرائیں۔ (مؤلف)

ایک حب جسے میں نے حرارت کے ہمراہ استسقاء کی شکایت کے لئے ترتیب دیا ہے یہ حب اس وقت استعمال کی جائے جب کہ مسلسل جوشاندے کو قئے کر دیتا ہو اور جوشاندہ اس پر بوجھ ڈال دیتا ہو۔ عصارۂ افسنتین ۷ گرام، عصارۂ غافث ۱ گرام، عصارۂ قثاء الحمار ۱ گرام، حب النیل مقشر ۱ گرام، تربد کا گاڑھا شیرہ ساڑھے ۲ گرام، روغن ڈیڑھ گرام یہ سب ساڑھے ۷ گرام ہوئے اور مکوئے یا کاسنی کا عرق نچوڑا جائے یا دونوں کا اور اسے پکا کر گاڑھا کر لیا جائے اور تمام ادویہ اس میں ڈال کر گولی تیار کی جائے۔ یہ ایک خوراک کی مقدار ہے اور حرارت کو بالکل نہیں ابھارتی۔ یہ حیرت انگیز طور پر مؤثر ہے۔

نسخہ دیگر:

عصارۂ افسنتین ۷۵۰, ۱ گرام، عصارہ مازریون رب کے مانند نکال کر ۷۵۰, ۱ گرام، عصارۂ

تربد ۵۰ ء۷ اگرام کاسنی سے گوندہ کر گولی تیار کر کے خشک کرلیں۔جو خون جنین تک اس کی ناف سے عروق غیر ضوارب میں پہنچتا ہے۔لامحالہ وہ جگر تک نالیوں کے ذریعے پہنچتا ہے جو جگر میں موجود ہوتی ہیں۔(کتاب المولودین لثمانیۃ اشہر)

یتوع جس کا پتہ زیتون کے پتے کے مشابہ ہوتا ہے اور پوست نحاس اور تخم انیسون ہموزن ساڑھے ۴ گرام لے کر پلائیں۔اسہال کے لئے نرم مسہل دینا چاہئے۔اس لئے بقراط نے فرمایا ہے کہ یہ آبی رطوبت بغیر تحلب کے جلد صاف نہیں ہوتی۔(فیلغریوس مداواۃ الاسقام)

جنین اپنی ناف سے پیشاب کرتا ہے،اگر تم اس کی تحقیق کرنا چاہو تو پیدائش کے بعد ناف مت کاٹو وہ جب تک رہے گی اسی سے پیشاب کرے گا اور جب کاٹ دوگے تو پیشاب مثانہ کی طرف مائل ہو جائے گا۔(میسوسن)

میرے خیال میں حقنوں اور شیافات کا حمول کر کے پانی نکالنا چاہئے۔حقنوں کا قوت کبھی امعاء تک پہنچتا ہے۔اس تدبیر سے مریض کو جب اس کا جگر حار ہو تو گرم ادویہ سے راحت مل جاتی ہے اور اگر جگر حار نہ ہو تو ان تدبیروں کی ضرورت نہیں ہوتی۔

خربق سیاہ کا حمول بہت سا پانی نکالتا ہے۔(مؤلف)

ایک طلاء،جو پانی نکالتا ہے۔

عصارۂ قثاء الحمار،مٹر کا آٹا،روبخج،آب ایرسا کی مدد سے گوندھ کر پیٹ اور پیٹھ کو اور پیڑو پر طلاء کیا جائے کیونکہ یہ دست اور پیشاب کے ذریعہ پانی خارج کرتا ہے۔

نسخہ دیگر:

قثاء الحمار تازہ یا شحم حنظل تازہ لیکر اس سے پیٹ،پیٹھ اور پیڑو کو خوب ملیں،یہ پانی کا دست لائے گا یا حقنہ استعمال کرو جو پانی کا دست لاتا ہے۔

بسفائج،قرطم اور بیخ اذخر،ایرسا پانی میں پکایا جائے اور پانی میں عصارۂ قثاء الحمار،او بخج،فرفیون اور روغن سوسن وغیرہ ڈال کر اس سے حقنہ کیا جائے۔

اگر ۲۵ء۲ گرام شحم دلفین شراب کے ساتھ استعمال کریں تو سب قسم کے پانی سے اور خصوصیت سے اس کی ابتداء میں راحت دیتا ہے اور کچھ خوشبودار ادویہ شامل کی جائیں اور دونوں نتھنے بند کر دیئے جائیں۔اس سے بڑی مقدار میں ردی پیشاب ہوگا۔

اگر سات عدد تیلنی مکھی (ذراریح) ۵۰۱ گرام گرم پانی سے پئیں تو استسقاء میں فائدہ کرتا ہے صرف ان کا بدن پلائیں سر نہیں۔ (اطہور سفس)

مریضان استسقاء میں علاج کا دو مقصد ہوتا ہے ایک ان کے جگر کے سخت ورم کو دور کرنا اور دوسرے جمع شدہ رطوبات کو ادرار بول اور ضمادوں کی مدد سے تحلیل کرنا۔ (اغلوقن)

بغیر جگر کی کسی علت کے استسقاء نہیں ہو سکتا لیکن ہمیشہ ایسے سبب سے نہیں ہوتا جو سب سے پہلے جگر میں پیدا ہو، جب بعض اعضاء میں سوء مزاج بارد پیدا ہو جاتا ہے تو ان سے جگر تک جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس میں برودت پیدا ہو کر استسقاء ہو جاتا ہے اور یہ اعضاء معدہ، تلی، امعاء اور خصوصیت سے معاء صائم ہے۔ کیونکہ جب یہ بارد ہو جائیں تو برودت پورے اجزاء جگر تک پہونچ جاتی ہے اور پھیپھڑے، حجاب اور گردے کی سردی سب سے پہلے جگر کے جانب محدب تک جاتی ہے۔ پھر جگر کی نالیوں سے سرد ہونے سے جگر کے جانب مقعر کی تمام عروق سرد ہو جاتی ہیں پھر ان کے سرد ہونے سے مقعر سرد ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے بیماری پہلے محدب جگر کی عروق تک جاتی ہے پھر ان تک اور زیادہ دن ہو جائے تو پورے جگر تک۔ (الاعضاء الآلمہ)

جگر کا ورم عروق کے ان دہانوں کے تنگ ہونے کے سبب ہوتا ہے جو اس کے اندر ہوتی ہیں۔

سرد پانی پینے سے لاحق استسقاء کی صورت میں مریض کو کھانے کی شدید خواہش ہوتی ہے جیسے فم معدہ سرد ہونے کی صورت میں بھوک بڑھ جاتی ہے۔ کبھی یہ مرض پورے جگر کے بہت زیادہ سرد ہو جانے سے یا بے وقت پانی پینے سے ہو جاتا ہے کیونکہ جگر سرد ہو کر یکایک استسقاء کا باعث بن جاتا ہے۔ (جالینوس)

استسقاء زقی کا معاملہ یہ ہے کہ وہ نالی جو گردوں سے دفعیہ بول کیلئے آتی ہے وہ جانب محدب کی طرف آتی ہے اور اس میں عروق بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ اور انہیں سدہ اور غلظت و ورم ہوتا ہے یعنی محدب حصہ میں اور اکثر ان عروق کے تنگ ہونے کے سبب سے ہوتا ہے۔ اس بات کی وضاحت تشریح عروق میں کی جاسکتی ہے اور جانب مقعر کی عروق میں زیادہ کشادہ ہوتی ہیں اور ان میں ورم کم پیدا ہوتا ہے اور وہ نالیاں جو ناف سے آتی ہیں جن میں جنین کا پیشاب جاتا ہے اور جن سے جب تک رحم میں رہیں غذا ان کے جگر میں جاتی ہے وہ جانب مقعر کی طرف آتی ہے اس لئے جب جانب محدب میں ورم ہوتا ہے تو گردوں کی جاذب بول نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ یہاں پہونچ کر ختم ہوتی ہیں اور خون کی مائیت کو بہت کم اور مجبوراً اتنی ہی مقدار میں جذب کرتی ہیں جتنی اس ورم کی وجہ سے تنگ ہو جاتی ہیں اور خون کا نفوذ فی الجملہ جانب مقعر سے جانب محدب تک دشوار ہو جاتا ہے۔ اسی لئے

اس حالت میں بدن بھی نحیف ہو جاتا ہے اور ناف سے مقعر جانب تک جانے والی نالیاں کھلی رہتی ہیں۔ اس لئے طبیعت خون کی مائیت کا دفعیہ انہیں میں کر دیتی ہے۔ یہ کلام محل نظر ہے اور یہ بھی غور طلب ہے کہ کیا احشاء پانی کے وسط میں تیرتے ہیں یا ان کے اور اس کے مابین کوئی پردہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

کبھی بدن میں ذوبان لاحق ہوتا ہے جس کو انتفاض کہتے ہیں۔ اس کیفیت میں طبیعت کے اندر ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ اخلاط رقیق ہو جاتے ہیں۔ ان کے فضلات کا دفعیہ ہوتا ہے۔ کبھی زور کے ساتھ فضلے براز کی شکل میں اور کبھی پسینے اور کبھی پیشاب کی شکل میں نکلتے ہیں۔ اگر گردہ طاقتور ہو تو اس مائیت اور عروق کے بلغم اور پیپ کو جذب کر لیتے ہیں اور اگر کمزور ہوں تو یا تو عروق ان کا دفعیہ سر سے شکم کی طرف کرتی ہیں جو پاخانہ کے ذریعہ نکلتا ہے یا یہ پانی جسم میں سرایت کر جاتا ہے۔ جس سے یکایک استسقاء پیدا ہو جاتا ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب گردے مائیت کو جذب کرنے سے کمزور اور بے بس ہو جائیں۔ (العلل والاعراض)

اس مرض میں پانی امعاء اور باریطون کے درمیان یکجا ہو جاتا ہے لہٰذا مریض طاقتور ہو تو اسے سیدھا کھڑا کر دیں اور اگر ناتواں ہو تو کرسی پر بیٹھائیں اور نوکر کو حکم دیں کہ اس کی پسلیوں کو دبائیں اور اپنے ہاتھوں سے نچوڑ کر پانی کو ناف کی جانب نیچے اتار دیں اگر اس کا جگر درد کر رہا ہو تو بائیں جانب میں شگاف لگائیں اور تلی درد کرتی ہو تو دائیں جانب جلد کو باریطون تک چیریں پھر اپنے ہاتھ میں سلائی لیکر حجاب کو مراق سے تین بند انگلیوں کے برابر ہٹائیں پھر مبضع (نشتر) اس جگہ داخل کر دیں اور باریطون مراق کے شگاف کے سامنے کی جگہ چھوڑ کر اس کے اوپر باریطون میں شگاف لگائیں آنت کے نیچے نہیں کیونکہ جب نشتر پانی تک جائے گا تو گندگی پھیلا دے گا پھر اس میں نلکی فٹ کر دیں اور دونوں شگاف اس نلکی کی طرف برابر برابر ہونا چاہئے۔ جب ضرورت بھر پانی نکل جائے گا اور نلکی باہر کریں گے تو پانی رک جائے گا، کیونکہ باریطون کا شگاف مراق کے شگاف کے سامنے نہیں ہے اور اگر شگاف سامنے ہوں گے تو پانی نہیں رکے گا۔ (انطلیس)

اگر چاہو کہ پانی پورے اور عمدہ طور پر رک جائے تو باریطون کا شگاف مراق کے شگاف کے نیچے کریں اس طرح اوپر کی بہ نسبت زیادہ بہتر طور پر رک جائے گا۔ (مؤلف)

اگر استسقاء کے زقی یا طبلی ہونے میں شک ہو تو ہاتھ سے امتحان بالقرع کر کے آواز کو سنیں اور بیمار کو لٹا کر ایک کروٹ سے دوسری کروٹ پھیریں اور جائزہ لیں کہ کیا اس کے اندر رطوبت کے ہونے کی آواز سنائی دے رہی ہے۔ (النبض)

مسہل آب اور مقوی معدہ جوارش جو حرارت کو برانگیختہ نہیں کرتی:

ایرسا ۳۵ گرام، تربد ساڑھے ۱۷گرام، مازریون ۷ گرام کے اندر ۴۰۰ ملی لیٹر سفر جل کا سرکہ ڈال کر کچھ روز کے لئے چھوڑ دیا جائے پھر پکایا جائے یہاں تک ۲۰۰ ملی لیٹر رہ جائے اور اسے صاف کرلیا جائے اور عصارۂ قثاء الحمار ساڑھے ۱۷گرام، مصطگی ساڑھے ۱۷گرام، سنبل ساڑھے ۱۷ گرام لے کر تلچھٹ کے ساتھ یکجا کیا جائے اور حسب دستور ۲۰۰ گرام سکر عشر ڈال کر پکایا جائے یہاں تک کہ قوام بن جائے اور پھر اس میں سب دواؤں کو گوندہ کر جوارش بنا کر استعمال کیا جائے۔
(مؤلف)

میں نے ماء احمر کے ساتھ ایک مستسقی کو اونٹنی کا دودھ شکر کے ساتھ دیا تو اسے کئی دست آکر مکمل شفایابی ہوگئی۔ اس مریض نے بہت دنوں تک ماء البقول اور قرص امبر باریس استعمال کیا تھا جس سے کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔

سکنجبین سے تیار ماء الجبن شکر عشر کے ساتھ استعمال کرنا عمدہ دوا ہے۔

استسقاء کے مریض کو ایسی اونٹنی کا دودھ پلائیں جس کو قاقلی اور عشر چارے میں کھلایا گیا ہو اس کا دودھ شکر عشر کے ہمراہ پلائیں اور اگر حرارت نہ ہو تو آب کلکانج اور مازریون کے ہمراہ پلائیں۔
(ساہر)

سکبینج پانی کا اسہال خوب کرتا ہے۔ (طبری)

جیسا کہ میں نے بہت سی کتابوں خصوصیت سے اہرن کی کتاب میں دیکھا ہے کہ حرارت کے ساتھ زرد پانی کی شکایت میں بہ غرض اسہال ہلیلہ زرد پر اعتماد کرنا ضروری ہے اس لئے کہ اس کی خاصیت ہے اس قسم کی رطوبات کو باہر نکالنا۔ اگر حرارت شدید ہو تو ہلیلہ مدبر ساڑھے ۱۷گرام اس کے برابر شکر کے ہمراہ ماء عنب الثعلب اور کاسنی ۷۰ گرام کے ہمراہ پلائیں روزانہ تین بار۔ (مؤلف)

زیادہ اچھا تو یہ ہے کہ زرد پانی کے لئے ہلکے درجے کا مسہل آب دیں اور قوی دوا نہ دیں جس سے بہت زیادہ اسہال ہو کیونکہ اس سے جگر کمزور ہو جائے گا بلکہ دھیرے دھیرے متواتر مسہل کے ذریعہ پانی نکالیں اور اسی دوران جگر کو تقویت بھی پہونچانے کی تدبیر بھی ملحوظ نظر ہونی چاہئے۔ (مؤلف)

زرداب کو نکالنے کے لئے ایک دوا کا نسخہ:

انجیر کو روغن کنجد میں ایک شب و روز بھگو دیں پھر اس کے اندر برگ حنظل، شحم حنظل اور

اس کی جڑیں بھر دیں اور دو یا تین عدد مریض کو کھلائیں اس سے خالص پانی کا دست ہو گا۔
مستسقی کے اعضاء کو روغن زیتون اور بورق چیزیں اور اسے پٹیوں سے باندھیں یہ بہت مفید طریقہ ہے۔

پانی نکالنے کے لئے دواء کا نسخہ:

مازریون سرکہ میں ایک شب و روز تر رکھیں پھر خشک کرلیں اور اس سے ۵۰،۷۵۔1 گرام کی ٹکیہ تیار کرلیں ساڑھے ۳ گرام ہلیلہ زرد بھی شامل کر سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو ۵۰،۷۔اگرام مزید دے سکتے ہیں۔ کتاب المیامر میں ساڑھے ۳ گرام کا ذکر ہے۔

فرفیون باریک کرکے بیضۂ نیمبرشت پر چھڑک کر استسقاء کے مریض کو کھلائیں۔ ابن سرابیون نے بھی اسے لکھا ہے۔

میں چاہتا ہوں کہ اس سے اخذ کروں اور المیامر دیکھوں کیونکہ یہ منکر ہے۔ مستسقی کو ۹ گھنٹے دن گذرنے کے بعد ہی کھلائیں اس سے اس کا پانی نکل جائیگا۔

استسقاء سے قبل فساد مزاج ہوتا ہے بدن میں اور بالخصوص ہاتھوں پیروں کی انگلیوں میں ڈھیلاپن اور چہرے میں تہیج ظاہر ہوتا ہے اور پورا بدن سفیدی یا زردی مائل ہو جاتا ہے اشتہا قوی ہونے کے باوجود عمل ہضم فاسد ہو جاتا ہے اور مختلف طرح کا دست ہوتا ہے کبھی ایک دفعہ میں مقدار سے زیادہ ہوتا ہے، کبھی بند ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں نکلتا۔ پیشاب اور پسینہ کم ہو جاتا ہے اور سستی نمایاں ہوتی ہے، پیٹ میں بہت ریاح ہوا پیدا ہوتی ہے اور پیٹ پھول جاتا ہے اور بوجھل ہو جاتا ہے اور دونوں خُصیے پھول جاتے ہیں۔

اگر یہ حیض یا بواسیر کا خون رکھنے کی وجہ سے ہو تو علاج کی ابتداء فصد سے کریں اور دوسرے، تیسرے، چوتھے روز بھی دہرائیں وجہ احتباس طمث و بواسیر نہ ہو تو فصد نہ کریں۔ فیقراء سے اسہال لائیں۔ ایارج فیقراء بدن کے لئے غیر موافق اور فاضل رطوبات کو اچھی طرح سے نکال باہر کرتا ہے اور نمکین، ہڑتال، اور بورق آمیز پانی سے غسل کرائیں اور تیز ریاضت کا پابند بنائیں اور شحم حنظل، بسفائج، غاریقون، ایلوا، سقمونیا، اور افتیمون اور ان تمام چیزوں کے ذریعہ جو رطوبات غریبہ کو کاٹتی اور باہر نکالتی ہیں۔ دست لاتے رہیں تاکہ فضلات نہ جمع ہو جائیں۔

جگر کے بہت زیادہ سرد ہو جانے سے استسقاء پیدا ہوتا ہے اور جگر یا تو سخت ورم یا یکایک فساد مزاج کی وجہ سے سرد ہو جاتا ہے جیسے بے وقت یکایک سرد پانی پینے سے اور بعض احشاء کی مشارکت کی

وجہ سے اور خون کے بہت زیادہ نکل جانے کی وجہ سے۔ اس کی مدت طویل ہوتی ہے اور کبھی امراض حادہ کے بعد استسقاء پیدا ہوتا ہے بایں طور کہ اس میں جگر کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور پانی باریطون وامعاء کے درمیان رک جاتا ہے۔ (ابن سرابیون)

مجھ سے ابن رجاء نے کہا جو مستسقیوں کے شکم کو نشتر لگاتا ہے کہ وہ مراق کو اتنا چھیدتا ہے کہ باریطون ظاہر ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ نشتر کو محسوس کرتا ہے کہ خلاء میں پہونچ گیا ہے اور اسے علم ہو جاتا ہے کہ اس نے پانی کو پالیا۔ اور کتابوں میں اس پر اتفاق کیا گیا ہے کیونکہ امعاء پانی میں تیرتے ہیں اور پانی ان پر محیط ہوتا ہے۔

اور کبھی استسقاء آنتوں کے فساد مزاج بارد قوی سے ہوتا ہے۔

اس کی علامت یہ ہے کہ اس سے پہلے ناف میں اور پیٹھ کے مہروں میں ایسا درد ہوتا ہے جو ادویہ مسہلہ اور دوسرے استفراغات سے کم نہیں ہوتا۔

اور ورم جگر سے پیدا شدہ استسقاء میں جسم دبلا، پاخانہ سوکھا اور کھانسی ہوتی ہے۔

اگر استسقاء خون کی بندش سے پیدا ہوا ہو تو فصد کریں پھر دوسری تمام تدابیر کی طرف دھیان دیں یعنی قئے اور ریاضت کرائیں بایں طور کہ مریض ریت میں چلے تاکہ اسے جبر ہو اس کے ساتھ ایک شخص ہو جو اس کی پنڈلی کم از کم قاعدے سے مالش کرے۔ یہ تدابیر مریض کی طاقت جسمانی کے مطابق اختیار کی جائیں کہ قوت کا سقوط نہ ہو سر ڈھانکا ہوا ہونا چاہئے۔ گرم ریت میں دھوپ میں چلے اور اس میں دفن ہو۔ غسل بالکل یعنی مریض کے اندر تری نہ پہونچائیں اسی لئے کہ آفتاب کی تمازت اس کے بہ موافق ہے کیونکہ مجفف ہے اور رطوبت کو جذب کرتی ہے اس کے بعد روغن اور بورق سے اس کے بدن کی مالش کریں۔ یہ انہیں بیحد فائدہ کرے گا۔

کتنی ہی بری حالت میں ہوں اور انہیں تنوری روٹی جن میں مدر بول تخم شامل ہوں آب نخود کے ساتھ دیں۔ اور انہیں بلیون، کراث اور بری پرندہ کھلائیں اور بعض وقت جب قوت کی حفاظت مقصود ہو خنازیر کا پایہ، چکور بٹیر وغیرہ کھلائیں۔

لیکن کھانے سے پہلے اور اس کے بعد کچھ دیر پانی نہ دیں۔ ہضم پورا ہونے اور شکم کے خالی ہو جانے پر انہیں تھوڑی سی عمدہ شراب دیں اس لئے کہ یہ ان کی قوت کی حفاظت کرے گی اور بول کا ادرار کرے گی اور جگر کو گرم کرے گی۔ ایسے مریضوں کی پیاس کی برداشت کرنا سب سے بڑا علاج ہے۔

گھاس جو افظاء کے نام سے معروف ہے اسے تین ابولسات یعنی اکیاسی گرام پینے سے قوت سے پانی خارج ہوتا ہے اور قاقلی ۲۰۰ گرام تھوڑی شکر عشر کے ساتھ پینے سے اور یہی کام عصارۂ

امیر وانا، آب کا کنج، تو بال نحاس کرتا ہے۔ جب عمدہ شراب کے ساتھ پیا جائے تو پانی کو نکال باہر کرتا ہے مقدار خوراک ۱۰۸ گرام ہے اور جو طاقتور ہو ساڑھے چار گرام۔ اور نحاس سوختہ اس کی مقدار بھی وہی ہے اور جو طاقتور ہو ساڑھے ۴ گرام۔ لیکن معدے کے لئے ردی ہوتی ہے۔ اس لئے اس میں کچھ مصلح معدہ دوا شامل کرلیں۔

عصارۂ قثاء الحمار پانی کو خوب خارج کرتا ہے۔ حنظل و سقمونیا بھی ایسے ہی ہیں۔ ان سے عمدہ چیز سرکہ میں بھگو کر مازریون اور شبرم ثابت ہوتی ہے اور فرفیون ساڑھے ۴ گرام آب شہد کے ہمراہ پانی کو قوت سے بذریعہ اسہال خارج کرتا ہے۔

اور اشق ۹ گرام ماء العسل کے ہمراہ پینا اور ایسے ہی سکبینج ہے اور تخم قریص جب مقشر کرکے باریک کر دیا جائے اور شہد میں گوندہ دیا جائے تو پانی کو صاف کرتا ہے اور ضروری ہے کہ اس کی شدت اور سوزش کی وجہ سے زبان کو نہ چھونے پائے اور مدر بول فائدہ کرتا ہے جو انہیں مفردات سے تیار کیا گیا ہو۔

اور ان میں فیلغریورس سے منسوب دواء کے مانند افضل کوئی نہیں۔

اس کا نسخہ:

برادۂ نحاس، برگ مازریون اور انیسون ہموزن۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام سے ساڑھے ۶ گرام تک ہے۔ عمدہ دوا ہے اور کبھی اونٹنی کا دودھ اس کے پیشاب کے ساتھ پلایا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد سات گھنٹے تک پانی نہیں پیا جاتا ہے اور بکری کا پیشاب شہد کے ہمراہ پیا جاتا ہے اور حلزون کے جیسے ہوتا ہے لے کر پیس لیں اور پھر اس سے شکم پر ضماد کریں یہ بڑی شدت سے چپک جاتی ہے اور چھوٹتی نہیں ہے اور زبردست تخفیف کرتی ہے اسے شکم پر لگا کر چھوڑ دیا جائے یہاں تک خود گر جائے۔ (ابن سرابیون)

میں نے اک ہی مریض کو چھیدتے ہوئے دیکھا جو بڑا طاقتور اور بدن کا تر و تازہ تھا۔

تو اگر یہ عمل کرنا ہو تو ایسے ہی مریض پر کیا جائے ان پر نہیں جو بالکل لاغر ہو گئے ہوں۔ اور اگر استسقاء کے ہمراہ بخار ہو تو مسخن کا استعمال قطعاً نہ کریں نہ اندرونی بیرونی طور پر بلکہ عنب الثعلب کا کنج، کرفس اور آب قاقلی لک مغسول کے اور ریوند و ہلیلہ زرد کے ہمراہ استعمال کریں۔ ان سب سے مفید کاسنی تلخ ہے۔ مسخن معجونات و ضمادات کو ترک کر دیں کیونکہ یہ پیاس، احشاء کی سوزش اور ورم میں اضافہ کریں گے۔

لیکن جو استسقاء مرض حاد کے بعد پیدا ہو وہ ورم جگر سے ہی ہوتا ہے اور اس کی شفاء شوار ہوتی ہے، کیونکہ اسے حرارت کے بڑھنے کے اندیشہ سے مسخن نہیں دیا جاسکتا اور ورم جگر کے ٹھوس ہو جانے کے اندیشہ سے مبرد نہیں دیا جاسکتا۔ لہٰذا اھون البلیتین اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی بات مت مانو جو کہتا ہے کہ سبھی مستسقیوں کو مسخن دینا واجب ہے۔ (جالینوس)

میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ انہیں حرارت سے استسقاء ہوا اور مبردات سے چھٹکارا پایا اس لئے کہ جگر میں جو حرارت لاحق ہو جاتی ہے وہ طبعی طور پر نہیں ہونی چاہئے یہ اس کی قوت کو اس حد تک کمزور کر دیتی ہے کہ جگر خون نہیں پیدا کر سکتا، کیوں کہ خون پیدا کرنے کے لئے اس کا مزاج اعتدال نہیں رہ جاتا ہے، اور مبردات اس اعتدال کو واپس لا دیتی ہیں جس سے درست خون پیدا ہونے لگتا ہے۔

اور کبھی گردوں کے سخت ورم سے استسقاء پیدا ہو جاتا ہے کیونکہ اس وقت اس کے اوعیہ تنگ ہو جاتے ہیں اور پیشاب نہیں نکلتا کہ جس سے استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ اس سلسلے میں باب الکلی کو مطالعہ کرو۔ (جالینوس)

کبھی گردوں، قولون اور پھیپھڑے کے درد سے استسقاء پیدا ہوتا ہے اور اگر اسکے ساتھ بدن گرم اور نبض تیز ہو تو اس کا علاج مکوئے اور کاسنی کے رس اور بادیان و قاقلی، خیار شنبر اور صندلین کے ضماد اور قرص امبر باریس سے کریں، اور حرارت کو سکون ہو جائے تو اونٹ کا پیشاب آب کرفس و آب مولی سے کریں، اور ابتداء میں بالخصوص حمی میں فصد کریں اور تھوڑا تھوڑا پانی کا اسہال کرائیں تاکہ مریض کمزور نہ ہوں۔ قنطوریون دقیق پانی کا اسہال کرتا ہے اور ماہودانہ وکلکلانج پانی کے اسہال کے لئے عمدہ دواء ہے اگر تیز بخار نہ ہو تو اونٹنی کے دودھ اور پیشاب کا استعمال اچھا ہے اور اگر پانی سفید ہو تو ماء الاصول، دواء الکرکم اثاناسیا، ماء کرفس اور مولی کے پتوں کے رس سے علاج کریں۔

اور کبھی اس سے استسقاء خصوصیت سے حمی ہو جاتا ہے۔

اس کے لئے مسہل آب نسخہ:

حب سکبینج، مازریون سرکہ میں بھگویا ہوا اور کرم کلہ کا رس اونٹ کے پیشاب میں ملا کر دھوپ میں گاڑھا کر کے بدن پر لیپ کیا جائے یہ پانی کا اسہال کرتا ہے۔

پانی نکالنے کے لئے ایک طاقتور مولی کا نسخہ:

مازریون ایک شب و روز سرکہ میں بھگو کر سکھایا جائے اور باریک پیس کر سرکہ سے گوندھا

جائے اور قرص بنا کر استعمال کیا جائے۔ اور نحاس سوختہ فرفیون اور انیسون ہموزن لے کر آب کا کنج میں گوندھا جائے اور گولی بنالی جائے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۷ اگرام یا ۵ ۳ گرام ہے۔

استقاء لحمی کی صورت میں ممتحن کی انگلی مریض کے بدن پر دھنسانے پر دھنس جاتی ہے اور پھر ہٹا لینے پر کچھ دیر اس کا نشان باقی رہ جاتا ہے۔ لیکن طبلی اور زقی میں ایسا نہیں ہوتا اور زقی و طبلی میں امتحان بالقرع سے آواز کے ذریعہ فرق کیا جاتا ہے طبلی میں آواز ہوتی ہے اور زقی میں نہیں ہوتی دوسرے یہ کہ بیمار کو ایک کروٹ سے دوسری کروٹ باری باری لٹا کر امتحان بالقرع کیا جائے تو زقی کی صورت میں رطوبت کی آواز سنائی دیتی ہے اور طبلی میں نہیں، (نبض کبیر)

استقاء لحمی و غیر لحمی کی علامت فارقہ یہ ہے کہ لحمی پورے بدن میں (کہیں بھی) ہو سکتا ہے اور زقی اور طبلی شکم میں ہوتا ہے پھر صاحب زقی کا شکم ثقیل ہوتا ہے اور ہمیشہ سخت تنا ہوا اور طبلی سے زیادہ زرد رنگ لئے ہوتا ہے۔ (مؤلف)

استسقاء طبلی کا علاج:

مقوی جگر ادویہ اور ان ضمادوں سے کیا جاتا ہے جو ہوا کو باہر کرتے ہیں اور اُن بادی کھانوں کو چھوڑ جید الہضم کھانوں پر توجہ دیتے ہیں، یہ سب سے آسان ترکیب ہے، چونکہ ان میں حرارت نافذ ہوتی ہے اس لئے علاج کے لئے کم مقدار میں غیر بادی غذا اور شکم خالی ہونے کی حالت میں معتدل ریاضت اور دواؤں و ضمادوں سے جگر کی تقویت اور ایسے ہی معدے کی تقویت کافی ہوتی ہے، اور طبل ہمیشہ بہت زیادہ بڑا نہیں ہوتا کیونکہ اگر بہت زیادہ بڑا ہو جائے تو ہوا برقرار نہیں رہ سکتی بلکہ پانی بن جاتی ہے اور ہاتھ سے مارو تو پھولے مشک کے مانند ہو گا اور تم پر یہ پوشیدہ نہیں کہ پھولے ہوئے مشک اور پانی سے بھرے ہوئے مشک میں کیا فرق ہوتا ہے۔

میٹھا پانی پینا اور اس میں غسل کرنا مستسقی کے لئے سب سے برا عمل ہے۔ بورق و کبریت اور قاران کیلئے مفید ہوتی ہے۔ (جالینوس المفردات)

تیلنی مکھی (ذراریح) قوی درجے کی مدر بول و منقی بدن ہوتی ہے کیونکہ مادے کو مثانے کی طرف مائل کر دیتی ہے۔ یہ مادہ اتنا کم ہو کہ مثانے سے نہ نکل سکے۔ اس حالت میں عمدہ دوا یہ ہے کہ تخم قثاء مقشر اور تخم خیار، ساڑھے ۳ گرام انیسون و تخم کرفس برابر ۵۰ ۷. اگرام، تیلنی مکھی ۵ ۷ ۸ ملی گرام اور شکر سب ادویہ کے برابر لیں اور روزانہ تین دن پلائیں پھر کچھ روز چھوڑ کر دہرائیں اور

مثانے میں تکلیف ہو تو ترک کردیں اور تھوڑا دودھ یا آش جو پلائیں پھر اسے دہرائیں، وہ پیشاب کی نالی کو اس کی حالت پر واپس لائے گا۔

اگر استسقاء کے ساتھ بخار نہ ہو تو اس کے ساتھ مقوی تخموں کو شامل کرلیں۔

اور یہ جان لو کہ پیشاب کے ذریعہ بدن اتنا کمزور نہیں ہوتا جتنا اسہال سے ادویہ کرتی ہیں۔
(جالینوس۔ الادویۃ المفردہ)

ادرار بول میں قوی ادویہ جیسے دوقو، نانخواہ، مر، اسارون اور وج اور وہ سبھی ادویہ جو خون کی مائیت کو موٹے خون سے بدل کر گردے کے لئے اس مائیت کو جذب کرلینا آسان بنادیتی ہیں ویسا ہی فعل کرتی ہیں جو پنیر مایہ دودھ کے ساتھ کرتا ہے۔ (جالینوس۔ المفردۃ)

اگر یہ ایسا ہی ہے تو استسقاء لحمی کے لئے ان سے اچھی کوئی چیز نہیں ہے، اور تجربے میں بھی یہی آیا ہے۔

زقی کا معاملہ اس سے الگ ہے کیونکہ لحمی میں پورے بدن کی مائیت خون کے اثر سے خون آبی ہو جاتا ہے اور زقی میں یہ مائیت اعضاء کی طرف اوپر جانے سے پہلے اس سے الگ ہو جاتی ہے اور شکم کی طرف آجاتی ہے۔

اگر معدے میں دودھ ترش ہو جاتا ہو یا گیس پیدا ہوتی ہو اور ہضم نہ ہوتا ہو تو پہلے اس سے استفراغ کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کریں تب دودھ پلائیں۔ (مفردہ۔ دوسرا مقالہ)

اگر گیس پیدا ہوتی ہو تو قئے اور اسہال سے تنقیہ کریں، پھر آش جو وغیرہ جن کا خلط عمدہ ہوتا ہے اور بمشکل استحالہ ہوتا ہے استعمال کریں۔ پھر دھیرے دھیرے دودھ کے استعمال تک آئیں۔ کیونکہ جب دودھ معدے میں اچھا ہضم ہوتا ہے تو پورے بدن میں سرایت کرتا ہے اور اخلاط کو درست کرتا اور مزاج کو معتدل بناتا ہے اور جب ترش ہو جاتا ہو تو بلغم کی قئے کرائیں اور کمونی وغیرہ مسخن دیں پھر دھیرے دھیرے دودھ تک آئیں۔ (مؤلف)

اگر دودھ معدے میں منجمد ہو جائے تو مریض کو گرم گرم ماء العسل پلائیں یا مولی کا عرق اور پر میں روغن سوسن لگا کر قئے کو تحریک دیں اور اسے چھوڑیں نہیں جب تک دواؤں کے ذریعہ اس کے شکم میں جامد دودھ کی قئے نہ ہو جائے پھر اس کے ہاتھ پاؤں دبائیں اور گرم پانی میں رکھیں اور اس روز اور آئندہ روز اسے دودھ نہ پلائیں یہاں تک کہ بھوک کھل جائے اور پھر قاعدے سے دودھ پئے، اور جب دودھ پلانے لگیں تو مرحلہ وار بڑھائیں اور جب چھوڑنا ہو تو بھی ایسے ہی مرحلہ وار۔ اور کھانا نہ کھائے جب تک کہ پہلا ہضم نہ ہو جائے اور تھوڑی سی ہلکی چیز کھائے اور شراب آمیختہ پئے

اور خوشبوجات کا استعمال کرنا اور اپنے آس پاس پھول رکھ کر سوئے اور جب دودھ بند کرے تو حب صبر اور جوارش بزور سے معدے کا تنقیہ ضرور کرے تاکہ ان رطوبات کا تنقیہ ہو جائے جو اس سے پیدا ہو گئی ہوں۔اس طرح دوسرا کوئی مرض نہ پیدا ہو گا۔

پہلے گدھی کے تھن کو گرم پانی سے دھوئیں پھر برتن میں گرم پانی رکھیں اور اس میں دودھ دوھیں، دودھ اسی میں رہے تاکہ اپنی حالت پر باقی رہ جائے۔اس کا بچہ چار ماہ کا ہو چکا ہو۔

معدہ دودھ پینے سے کمزور ہو جائے تو قرص ورد، ماء الاصول اور جب صبر استعمال کرائیں اور ضماد کریں۔(شمعون)

خبث، زرد آب، بواسیر اور ضعف معدہ میں فائدہ کرتا ہے۔اسے معجون بنا کر یا اس کا خیساندہ استعمال کیا جائے۔

درد پشت کے لئے مفید معجون کا نسخہ:

گائے کا تازہ دودھ ترش ہونے سے پہلے بلویا جائے اور سارا مکھن نکال کر صاف کر لیا جائے پھر ۲ کلو مکھن میں ۱۸ گرام سداب، ۱۸ گرام کرفس، ۱۸ گرام کراث ڈال دیا جائے اور ۹۹ گرام خبث الحدید دھو کر سائے میں سکھا لیا جائے اور تخم جرجیر، تخم کرفس، تخم پیاز، تخم ترب، تخم رطبہ، تخم حلبہ ۳۵،۳۵ گرام کوٹ کر خبث الحدید کے ساتھ اس میں چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ ترش ہو جائے اور اس میں تخموں کا ذائقہ پیدا ہو جائے۔پھر پیاس لگے تو اس کو پانی کے بدلے پیا جائے اور ہر تین روز پر بدل دیا جائے اس سے درد گردہ، بواسیر کو فائدہ ہوتا ہے اور قوت باہ و بھوک بڑھ جاتا ہے۔اس کے ساتھ اچھی غذا اور عمدہ پارنی شراب استعمال کی جائے۔(ابن سرابیون)

خبث مٹی کی اشتہاء کو مٹاتا ہے۔اسے جاڑے کے قریب موسم خریف میں استعمال کیا جائے۔ گرمی میں اس سے شغف نہ رکھا جائے۔(طبیب نا معلوم)

اگر یہ چاہو کہ خبث باہ کو بڑھائے تو اس میں ایسے بزور کا اضافہ کرو جو قوت باہ بڑھاتے ہیں اس کا معجون بنا کر استعمال کرو۔(ابن ماسویہ)

خبث خون بواسیر کو کاٹنے میں مفید اور آزمودہ ہے۔(مؤلف)

جس کی نالیاں تنگ ہوں اسے غلیظ چیزیں نہ پلائی جائیں کیونکہ وہ اس میں چپک جائیں گی اور سدے و پتھری پیدا کریں گی۔اور نہ اسے جس کے بدن میں حرارت قویہ ہو کیونکہ اسی میں تبدیل ہو جائیں گی اور نہ اسے جس کے بدن میں اخلاط غلیظہ موجود ہوں کیونکہ یہ ان میں زیادتی کا باعث بنیں گی۔

ترش وہی جس کا مکھن اتار لیا گیا ہو پیٹ بالکل نہیں بنتا اور نہ معدے میں گیس بناتا ہے۔

گدھی کا دودھ شاذ و نادر ہی معدے میں پنیر بنتا ہے بشرطیکہ دوہتے ہی پیا جائے۔ ایسی گدھی کو چارے میں جھاؤ، کاسنی، بھوسی، انجیر، جو مغسول اور بقلۃ الحمقاء کھلائیں اور ان کے ساتھ خس بھی اور چند روز تک کھلاؤ۔ پھر اس کے بعد ۷۰ گرام دودھ، کتیرا، صمغ، رب سوس اور شکر کے ہمراہ پئیں اور مقدار بڑھاتے جائیں یہاں تک کہ ۱.۲۰۰ کلو گرام تک ہو جائے۔

نفث الدم کی شکایت میں گدھی کو کزبرہ، حماض، لسان الحمل اور رجلہ چارے میں دیں اور دودھ طین اور صمغ کے ہمراہ پئیں اور جب دست آنے لگے تو نہ پلائیں اور گدھی کو چارے میں کزبزہ، جاورس، آش جو اور چاول کے ساتھ دیں اور دودھ کو قرص حماض کے ساتھ پلائیں۔

جو شخص دودھ پیئے اسے تھکان کا کام نہیں کرنا چاہئے کیونکہ دودھ ترش ہو جائے گا اس لئے کہ تھکان دودھ تو کجا غلیظ غذاؤں کو بھی ترش بنادیتی ہے اور دوسری چیز اس وقت تک نہیں لینی چاہئے جب تک کہ پہلی چیز معدے سے آگے نہ گزر جائے اور اس کی ڈکار ختم نہ ہو جائے۔

(کتاب روفس شربت شیر)

اور تربیۃ الاطفال میں لکھا ہے کہ اگر دودھ منجمد ہو جائے تو اس پر حلتیت کا استعمال کریں دودھ فوراً تحلیل ہو جائے گا لہٰذا یہ اس شخص کے لئے سب سے زیادہ موافق ہے جس کے پیٹ میں دودھ پنیر بن جاتا ہو۔ (ساھر)

ماءالجبن کھجلی، خارش اور یرقان وغیرہ کو فائدہ دیتا ہے اور کبھی پنیر سکنجبین سے بنائی جاتی ہے، کبھی قرطم سے اور کبھی سرد پانی سے اور پنیر بننے کے بعد اسے لٹکا دیا جاتا ہے اور اس کا پانی ٹپکتا ہے اور اس ۴۰۰ ملی لیٹر مقطر پانی میں ساڑھے ۳ گرام نمک ڈال کر جوش دیا جاتا ہے اور پورا اپھین دور ہو جائے تو صاف کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔

دودھ پینے کے بعد سخت حرکت نہ کرے تاکہ ترش نہ ہو اور جب تک ہضم نہ ہو کچھ نہ کھائے اور دھیرے دھیرے چلے اور سوئے نہیں یہاں تک کہ دن میں تین بار پی لے۔

اونٹنی کا دودھ اس بدن کے لئے عمدہ ہے جس میں ردی گرم خشک اخلاط ہوں، صفراء و سودا خارج کرتا ہے اور استسقاء و فساد مزاج میں فائدہ کرتا ہے ایسے مریض کو نوجوان اونٹنی کا دودھ ایک پیالہ سویرے دوہتے ہی گرم گرم پلائیں۔ مریض پی کر تھوڑی دیر بیٹھا رہے پھر سو جائے یہاں تک کہ ایک دست یا تین دست ہو جائیں۔ دست اگر زرد ہضم شدہ ہو تو اسے دوبارہ تین بارہ دن میں پلائیں اور سفید ہو تو نہ پلائیں یا تھوڑا پلائیں اور اگر پیاس لگے تو گرم دودھ پلائیں اور ہر پیالے میں ۹ ملی لیٹر

جھاگ اتارلیں شہد ملالیں تا کہ شکم میں جامد نہ ہو اور نہ ترش ہو۔

اور اگر اس سے پیاس ستانے لگے تو سر پر ٹھنڈے پانی سے سرد کیا روغن بنفشہ یا روغن خطمی اور گل روغن رکھیں اور گرمی میں سر پر ٹھنڈا پانی ڈالیں اور جاڑے میں بابونہ اور بنفشہ کا جوشاندہ۔ اگر غلیظ ریاح ستائے تو مریض کو اس سے پہلے ساڑھے ۴ گرام قتاۃ زیرہ چبانے کی ہدایت کریں کیونکہ درد کمر کے مریض کے لئے دودھ ردی چیز ہے وہ ایسے پہلے اونٹنی کو کرفس کھلائیں یہ اس کے دودھ کو معتدل کردے گا۔ دودھ اگر شکم میں جم یا منعقد ہو جاتا ہو تو ساڑھے ۴ گرام نمک ہندی باریک پیس کر دودھ میں ملالیں اور اگر دودھ دیر میں ہضم ہوتا ہو تو دودھ میں روغن ناردین ملالیں اور اگر بہت دیر میں ہضم ہوتا ہو تو اس میں ساڑھے ۳ گرام دار چینی اور دار فلفل شامل کرلیں۔

استسقاء حار کے لئے اونٹنی کے دودھ اور پیشاب سے مفید دوسری کوئی چیز نہیں ہے اور اگر طبیعت نرم نہ ہو تو پیشاب کی مقدار زیادہ کردو اور اگر اس کے استعمال سے مسوڑھے خراب ہو جائیں تو پینے کے بعد جوشاندۂ سماق اور شراب قابض سے کلی کرلیں۔ یہ باب یہاں بہت زوردار ہے اس سے مدد لو۔ (تیاذوق)

جسے سر درد ہو یا سخت بخار ہو یا جس مریض کو قراقر شکم کی شکایت ہو اور طبعاً نفخ یا ورم ہو یا جس کو پیاس اور بیحد سوزش ہو یا جس کے بول و براز پر پت غالب ہو اسے دودھ نہ پلائیں۔ یہ دودھ سل، دق اور ایسے مریض کو فائدہ کرتا ہے جس کے دست میں بہت خون آتا ہے اور ہر اس مریض کو فائدہ کرتا ہے جس کے بدن کو اچھی اور سریع النفوذ غذا کی ضرورت ہوتی ہے۔ (فصول البقراط)

جب مریض دودھ پی لے تو کچھ نہ کھائے یہاں تک کہ ہضم ہو جائے۔ دودھ صبح سویرے دوھتے ہی پیا جائے اور پینے کے بعد نہ کھایا جائے اور نہ تکان و محنت کا کام کیا جائے کیونکہ محنت کرنے سے دودھ ترش ہو جائے گا بلکہ چہل قدمی کرلیں اور اس دوران سوئیں، نہیں چلتے رہیں اور جب پیا ہوا دودھ ہضم ہو جائے تو پھر پئیں یہ تھوڑا اسہال لائے گا پھر غذائیت پہنچائے گا۔ (بولس)

دودھ میں تھوڑا افودنج اور نعنع ڈال دینے سے یہ دونوں اسے جامد نہیں ہونے دیتے۔

(دیسقوریدوس)

جو مریض پرانے ہوں انہیں ۸۰۰ ملی لیٹر ماء الجبن پلائیں اور جو کچھ نئے ہوں انہیں ۴۰۰ ملی لیٹر سے کم نہیں۔ (بولس)

وہی دق، ضعف معدہ، صفراوی پتوں، پرانی سخت سوزش اور یرقان کے لئے مفید ہے ۱۰۵ گرام گائے کا دہی لیا جائے اور ۳۵ گرام تنور میں سکھائے ہوئے سفید آٹے میں ڈال دیا جائے جن

کا خمیر عمدہ اور دل کر کوٹا ہو اور چمچے سے کھایا جائے اور عصر تک کچھ نہ کھائے اور پھر بٹیر کا زیرباج کھائے اور تھوڑی رقیق شراب ممزوج پیئے، اور دوسرے روز ۳۵ گرام دہی اور کیک میں سے ساڑھے ۳ گرام کم کر دیں یہاں تک کہ صرف دہی لینے لگے اور اسے کم کرنے کے ساتھ کیک بڑھاتے جائیں اور دہی کم کرتے جائیں یہاں تک کہ اپنی حالت پر واپس آجائے یہ دق کے لئے ہے۔

اگر بواسیر، ضعف معدہ اور اسہال ہو تو اس میں خبث الحدید، بورق اور وہ چیزیں ڈال دیں جو دست کو روک دیں اور مخیض تو وہ سل، کھانسی اور موٹاپے کے لئے مفید ہے۔

رہا گدھی کا دودھ تو ایسی گدھی لی جائے جسے بچہ دیئے چار ماہ ہوئے ہوں اور اسے اچھا چارہ دیا جائے پھر نیم گرم پانی سے اس کا تھن دھو کر سکھا کر دوہا جائے اور ایسے پیالے میں دوہا جائے جو گرم پانی کے اندر رکھا ہو تاکہ ٹھنڈا نہ ہو، دوھتے ہی ۱۳۰ ملی لیٹر کی مقدار میں پیا جائے اور پھر عصر کے وقت چوزے کا جوش اور تھوڑی آمیختہ شراب پلائیں اگر اسی وقت اسہال ہو جائے تو ٹھیک ورنہ دوسرے روز اس سے زیادہ مقدار میں پلائیں، اگر اسہال نہ ہو تو اسمیں ساڑھے ۱۰ گرام شکر کا اضافہ کر دیں اس سے اگر دست آجائے تو ٹھیک ورنہ دوسرے روز اور زیادہ پلائیں اس پر بھی اگر اسہال نہ ہو تو اس میں ساڑھے ۳ گرام شکر ڈال دو۔ اگر اسے دو دست ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ اس میں ایک گرام نمک اور اسی کے برابر بسفائج شامل کر دیں اور اگر دو دفعہ سے زیادہ دست آئے تو اسے بند کر دیں۔ ۳۹۰ گرام تک بڑھائیں اور دھیان میں رکھیں کہ دو دست ہو نہ کم نہ زیادہ اور تین ہفتے تک پلائیں اور محنت و ہم بستری سے پرہیز کرائیں۔ (مسیح)

اسہال میں غور کیا جائے کہ کیسے زیادہ ہوگا، اس لئے پرانے یرقان اور سوزش کے لئے تم جو دوا دے رہے تھے وہ ترشی پیدا کر رہی ہے اور اسے ظہر تک ہر دو گھنٹے میں تین یا چار دفعہ پلاؤ اور عصر تک انتظار کرو، پھر مرغی کھلاؤ۔

اور موٹاپے کی لئے غیر ترش ۳۱۵ گرام ۹ گھنٹے میں تین بار پلاؤ اور عصر میں سفید میدہ کی روٹی اور میمنے کا گوشت دو اور شراب ممزوج پلاؤ۔ اور تین ہفتہ تطئیب کی جائے اور روزانہ غسل کرایا جائے اور نرم حقنہ کیا جائے جو امعاء سے فضلے باہر کر دے۔

اور جو شخص اسہال کے لئے پئے وہ اسے ۱۰۵ گرام ساڑھے ۱۰ ملی لیٹر کیک کے اور ساڑھے ۳ گرام صمغ کے ساتھ لے اور ظہر تک کچھ نہ کھائے پھر بھنے ہوئے پنیر سے ۱۰۵ گرام روٹی کھائے، یہ پرانے اسہال میں فائدہ کرتا ہے جس کے ساتھ آنتوں اور منہ میں زخم ہو۔ (مؤلف)

یہ تمہیں آنتوں کے اوپری حصے میں زخم پر رہنمائی کر رہا ہے۔

اور ضروری ہے کہ ترش نہ ہو بلکہ بکری کا تازہ دودھ ہو اسے صاف ہانڈی میں ۸۰۰ ملی لیٹر دوہا جائے اور انجیر کی تر لکڑی سے ہلایا جائے اور ہانڈی کے دہانے کو تر روئی سے پونچھ دیا جائے تاکہ دودھ نہ جلے اور جب ایک یا دو جوش کھا جائے تو آگ سے اتار لیا جائے اور اس میں ۱۰۵ ملی لیٹر ترش سکنجبین شامل کر دی جائے اور انجیر کی لکڑی سے ہلا کر چھوڑ دیا جائے اور جب گرم ہو تو ایک کپڑے پر ایک سبز مٹکے کے اوپر لٹکا دیا جائے اور اس کا مقطر پانی ۴۰۰ ملی لیٹر لیکر اس میں ساڑھے ۳ گرام نمک اندرانی ڈال دیا جائے اور جوش دیا جائے سب سے پہلے جھاگ اتار لیا جائے پھر چھوڑ دیا جائے اور دوبارہ صاف کر کے استعمال کیا جائے۔

۲۰۰ ملی لیٹر ہلیلہ اصفر ساڑھے ۳ گرام، سقمونیا ۲۵۰ ملی گرام، دوقو ۲۵۰ ملی گرام، انیسون ۲۵۰ ملی گرام، نمک ۸۷۵ ملی گرام، ایارج پونے دو گرام کے ہمراہ سکنجبین سے گوندھ لیا جائے۔ (مسیح)

تلی کے سلسلے میں اورام باطنہ کے اصول و قوانین سے مدد لی جائے۔

تلی کے سخت اورام کا اندازہ امتحان باللمس سے ہو جاتا ہے اور تلی کی بیماریوں کی عام حالت جگر کی بیماریوں کی ہوتی ہے بس فرق اس میں کمی و بیشی کا ہوتا ہے۔ ضعف طحال کے وقت پورے بدن کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے، اس لئے کہ تلی کے جذب نہ کرنے کیوجہ سے خون سوداوی ہو جاتا ہے اور کبھی طحال خود ہی اپنے فضلوں کا دفعیہ قئے اور اسہال کے ذریعہ سیاہ پت کی جنس کا خون باہر کر کے کرتی ہے اور کبھی تلی بڑھنے سے مالیخولیا پیدا ہو جاتا ہے اور کھانے کی خواہش اس وقت بڑھ جاتی ہے جب تلی معدے کی جانب خالص ترشی کا دفعیہ کرتی ہے اور کبھی اس وقت کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے اور یہ زیادہ تر ہوتا ہے جب اس میں سخت ورم ہوتا ہے اور استسقاء میں جگر اس کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔ اور جب تلی و جگر دونوں ایک ساتھ ماؤف ہوں تو سیاہ یرقان پیدا ہوتا ہے۔

اور اس کی اکثر بیماریوں کے پہچاننے کا طریقہ وہی ہے جو جگر کی بیماریوں کے پہچاننے کا ہے (یہی تلی کی بڑی بیماریوں ہیں اور کبھی اس سے اس کے نیچے ہوا اور مراقیت پیدا ہوتی ہے) (مؤلف)

(جالینوس السادسۃ من الاعضاء الآلمۃ)

جب تلی کی بیماری سوء مزاج سے ہوتی ہے تو سیاہ یرقان پیدا ہوتا ہے

(الجوامع من علل الاعضاء الباطنۃ)

بشر طیکہ سوء مزاج حار ہو اور اگر بارد ہو تو استسقاء ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اور جب امراض آلیہ جیسے سدوں اور ورموں جیسا کوئی مرض ہو تو جن کا سبب اخلاط غلیظ

ہوں ان پر بوجھ اور تناؤ سے استدلال کیا جاتا ہے اور جو غلیظ ہوا کی وجہ سے ہو اس پر صرف تناؤ سے اور ورم پر بھوک نہ رہنے اور پیاس کی زیادتی و بخار اور زنگ کی زردی سے اور بلغمی ورم پر رنگ کی سفیدی اور تہبج سے، اور سوداء رنگ کی سبزی اور مالیخولیا کے عوارض سے۔ (الجوامع من علل الاعضاء الباطنۃ)

تلی میں صلابت اس لئے جلد ہوتی ہے کہ اس کی غذا دم غلیظ ہے اور جب اس کا یہ خون اس کی عروق عروق نابضہ میں چلک جاتا ہے تو وہ سخت ہو جاتا ہے اور پھر اس کا نکلنا دشوار ہو جاتا ہے۔

اس صورت میں ملطف ادویہ استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جو زیادہ مسخن نہ ہوں کیونکہ وہ اس سے خلط بہت زیادہ غلیظ ہو جائے گا اور نکلنا دشوار ہو جائے گا بلکہ ان کے ساتھ ادویہ قابضہ کا اضافہ کرلیا جائے تاکہ طحال کی قوت محفوظ رہے، کیونکہ اس کا فعل یعنی اس سے سوداء کو جذب کرنا بدن کے لئے مفید ہے۔

اور اسی لئے تلی کا علاج ایسی ادویہ سے کیا جاتا ہے جو قابض ہونے کے ساتھ ہی بہت کڑوی ہوتی ہیں۔

طحال کے لئے سرکہ و سکنجبین مفید ہیں کیونکہ یہ ملطف ہیں تسخین نہیں کرتیں۔

تلی بڑھ جانے سے جسم چھوٹا ہو جاتا ہے۔

اور سخت تلی کی یہی ادویہ ہیں کیونکہ اس کی زیادہ تر بیماریاں یہی ہیں۔

اسے جھاؤ کا سوکھا پھل ۱۸ ملی لیٹر سکنجبین کے ساتھ پلائیں یا پیاز کا سرکہ ۷۰ ملی لیٹر اور پوست بیخ کبر پلائیں۔

صلابت طحال کے لئے ایک قرص کا نسخہ:

حب بلساں ۳ جز، سقولو قندریون ۸ جز، پوست بیخ کبر جز ۴، عنصل مشوی ۱۶ جز، حرف ثمرۃ الطرفا ۵ جز، فوۃ ۵ جز، وج ۵ جز، اذخر ۵ جز، اشق ۵ جز سب کو لیکر حسب دستور قرص تیار کر کے سکنجبین کے ہمراہ استعمال کریں۔

دوسرا نسخہ:

عرطنیثا پوست بیخ کبر۔

صلابت طحال کے لئے ایک ضماد کا نسخہ:

مر ۱۰۵ گرام، کندر کا آٹا ۱۰۵ گرام، خردل ۷۰ گرام، سیاہ زیرہ ۷۰ گرام۔ پہلے سرکہ پیاز ۷۰ گرام میں مر اور کندر کو حل کیا جائے اور باقی کو پیس چھان کر اس میں ملا دیا جائے اور ضماد کیا جائے اور

عضو مائف پر سات گھنٹے چھوڑ دیا جائے پھر حمام میں داخل کر کے وہاں چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ نرم ہو جائے اور اس کی تدبیر لطیف کی جائے یہ حیرت انگیز ضماد کا نسخہ ہے۔

دوسرا نسخہ:

مغز انجیر، خردل، پوست بیخ کبر، ہموزن حل کر کے اس سے ضماد کیا جائے۔

اور اس سے پہلے کے ضماد کے سلسلے میں کہا ہے کہ مریض کو حمام میں داخل کرو اور آبزن میں دیر تک رہے اور جب نکلے تو اسے نمکین اور روٹی و کبر کھلاؤ اور آب دریا سے آمیز شراب پلاؤ، اور ضماد سے پہلے اور بعد اس کی لطیف تدبیر تین روز کرو۔

یا سرکہ کی تلچھٹ اور نبیذ اور شجیر حب البان، تل، میتھی، سیاہ زیرہ، بورک اور سرکہ سے ضماد کرو۔ (المیامر)

آب سیب و آلو بخارا کا شربا استعمال تلی کو بڑھاتا ہے، شیطرج کا ضماد عرق النساء کے ذیل میں مذکورہ طریق پر استعمال کیا جاتا ہے۔

اگر بیماری بحالہ رہ جائے تو طحال پر پچھنا کریں۔ (الاخلاط)

کسی بھی بخار کے ساتھ ہمیشہ تلی بڑھ جاتی ہے۔ (کتاب مابال)

رکا ہوا اور جھاڑیوں کا پانی تلی کو بڑھاتا ہے۔ (الاخلاط)

اگر تلی کے مریض کو خون کا دست ہو اور زیادہ دن رہ جائے تو اسے استسقاء اور زلق الامعاء ہو جاتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

یعنی ایسا مریض جس کی تلی میں مزمن سختی ہو انہیں جب خون کا دست ہونے لگے تو ان کی صلابت دور ہو جاتی ہے کیونکہ یہ دست ان اخلاط کے تلی سے ہٹنے اور نکلنے کی وجہ سے ہوتا ہے لیکن جب مقدار سے بہت زیادہ ہو جاتا ہے اور طویل ہو جاتا ہے تو زیادہ دن گذرنے کی وجہ سے نقصان دہ ہو جاتا ہے اور اس سے زلق الامعاء اور جگر کے آنتوں کی بیماری میں شریک ہو جانے سے استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔ مریضان تلی کو دست اچھی علامت ہے۔

میں نے یہ کہا کہ وہ بہت مفید ہوتا ہے بشرطیکہ دست طویل نہ ہو اور اس سے طحال سے فضلات منتقل ہونے اور نکلنے کی وجہ سے بیماری ہلکی ہو جاتی ہے۔ (الفصول السادسۃ)

جس شخص تلی کا مرض ہو اور اسے شکم کا عارضہ ہو جائے اور پرانا ہو جائے تو اسے استسقاء ہو جاتا ہے اور جن کو طحال کا درد ہو اور سرخ خون جاری ہو جائے اور اس کے بدن میں سفید زخم

ہو جائیں جو تکلیف دہ نہ ہوں تو دوسرے روز اس کی موت ہو جاتی ہے اور جسے یہ درد ہو وہ کوئی چیز نہیں کھانا چاہتا۔ (الموت السریع)

عظم طحال میں دو وجہ سے جسم لاغر ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ وہ بہت زیادہ خون جذب کرتی ہے جس سے جسم کی غذا کم ہو جاتی ہے دوسری یہ کہ وہ جگر کی قوت کمزور کر کے خون کی تولید کم کر دیتی ہے۔ (الاہویہ والبلدان)

معمول ورم طحال تقریباً تکلیف نہیں دیتا اور حجاب کو دباتا نہیں ہے جیسے کہ جگر و معدہ دباتا ہے الا یہ کہ اس کا ورم بڑا اور اس کے سرے میں ہو۔ (سوء المزاج)

حرارت کے باعث لاحق صلابت طحال کے لئے مفید دوا کا نسخہ:

تازے کدو کا پوست سکھا کر روزانہ ساڑھے ۳ گرام ترش سرکہ ساڑھے ۷ ملی لیٹر کے ساتھ پلائیں اور ایسے ہی تخم بقلۃ الحمقاء پلائیں (الیہودی)

اور اسے سرکہ کے سات جھاؤ کا پھل پلائیں یا آب بید سادہ یا اس کا پتہ سکھا کر سرکہ کے ساتھ استعمال کریں اور ورم طحال میں بکری کا پیشاب اور اونٹنی کا دودھ فائدہ کرتا ہے۔ (مؤلف)

طحال کے درد اور صلابت کے لئے ۷ گرام تخم (خرفہ) پانی سے آمیز سرکہ کے ہمراہ پلائیں۔

اور طحال بہترین علاج بائیں بازو کی اندرونی رگ پر داغنا ہے۔ (اہرن)

صلابت طحال کے لئے ایک مرہم کا نسخہ:

قردمانا، کنجد (جل) عاقر قرحا، میتھی سائیدہ ہموزن شراب ثقیف کے سرکہ کے ساتھ کھرل کریں پھر اس پر روغن ڈالیں پھر حمام میں داخل کریں پھر باہر لا کر ضماد رکھیں، یا میتھی اور خردل برابر برابر لیں اور شراب ثقیف کے سرکہ کے ساتھ پکا کر ضماد کریں۔ طحال کے امراض میں زیادہ تر صلابت ہوتی ہے جس کی پہچان امتحان بالکمس سے ہو جاتی ہے اوپر ہی سے محسوس ہو جاتی ہے اور بدن لاغر اور رنگ و خون بہت سیاہ ہو جاتا ہے۔

اور اس میں قوت کے انحلال کو اسکے سیلان سے پہچان لیا جاتا ہے اور بائیں جانب طحال کی جگہ درد سے اس کا علاج بقیہ دوسرے احشاء کے اصول پر کیا جاتا ہے۔

رہا اس کے قویٰ کا فساد تو اس پر اس کی دیگر علامات سے استدلال کیا جاتا ہے۔

جب طحال کی قوت جاذبہ سیاہ خون کو جذب نہیں کرتی تو بدن سیاہ ہو جاتا ہے اور اگر ماسکہ

کمزور ہو تو اس سے زیادہ خون آنتوں کی طرف رواں ہو جاتا ہے اور اسی انداز پر معدے کی طرف۔

جب طحال میں یبوست ہو جاتی ہے تو مریض کی پیاس بجھنے کا نام نہیں لیتی اور مر اور کتیرا اور اس سے زیادہ کم قابض ادویہ جیسے تخم لاصف، زروانند، عروق الصفر، افسنتین حرف، اشج، اسارون سے تیار مرکب ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

درد کے آغاز میں فصد کرو اور صلابت کی صورت میں اس پر قوی محلل ادویہ کا بوجھ نہ لادو کیونکہ اس کا حکم سخت اورام کا ہے۔

اور اگر بیمار برداشت کر سکتا ہو تو طحال کا افضل علاج اونٹنی کا دودھ اور اس کا پیشاب ہے۔

اسے اتنا پلاؤ جتنا کہ ہضم ہو جائے اور جتنا ممکن ہو۔

قرص فوۃ صلابت طحال کے لئے عمدہ ہے۔

مجیٹھ (فوۃ) ۴۲ گرام، پوست کبر ۷ گرام، زراوند طویل ۷ گرام، ایرسا ۷ گرام، سکنجبین ترش کے ساتھ خوب باریک پیس کر اور قرص بنالیں اور ساڑھے ۴ گرام، ماء افسنتین اور جوشاندہ پوست بیخ کبر کے ساتھ پلائیں۔ یہ عمدہ نسخہ ہے۔

طحال کے نیچے کی ہوا کے لئے:

حرف ایک جز اور شونیز ۲ جز شہد میں ملا کر روزانہ ۷ گرام سکنجبین کے ساتھ استعمال کریں۔

دوسرا نسخہ:

جوز سرو خام اور ابہل طاقتور سرکہ میں اتنا پکائیں کہ ایک تہائی حصہ رہ جائے یہ سرکہ روزانہ پلائیں اور اس کے بعد بائیں کروٹ سلائیں اور پھوک کو مقام طحال پر بہ طور ضماد استعمال کریں اور ۷ گرام تخم خرفہ سرکہ آمیز پلائیں اور کدو تازہ کی سکھائی ہوئی پوست پلائیں اور ساڑھے ۳ گرام اشق ترش سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔

ایک عمدہ طلاء:

اشق، کندر اور ہموزن ترش سرکہ میں کھرل کریں اور طلاء کر کے اوپر سے روئی رکھ دیں اور اسے چھوڑ دیں یہاں تک کہ خود گر جائے اور اس کے بعد اس پر دوسری لگائیں۔

نورہ کا عجیب ضماد:

نورہ آگ پر دوبار کا بھنا ہوا، عاقرقرحا، پھٹکری ا، پوست بیخ کبر ا، بورق، کبریت، ثوم دردی

سوختہ، مر کو سرکہ میں حل کر دیں اور اس سے سب کو گوندھ دیں اور اسے ایک طرف چپکا کر اور تلی کے مقام پر چپکا دیں۔ اس سے باہر دور تک نہ ہونا چاہئے مریض طاقتور ہو تو ایک گھنٹہ ورنہ نصف گھنٹہ تک کے لئے چھوڑ دیں اور چاہیں تو اسے شہد اور تھوڑے سرکے سے بنائیں ورنہ لعاب دہن سے۔

بخار کے ہمراہ ورم طحال کے لئے ضماد کا نسخہ:

عصارۂ نبوت ۲ جز، سرکہ، شراب۔ اس میں کپڑے کا ٹکڑا ڈوباد و اور پھر اس کو مقام ماؤف کے اوپر رکھو، یا یہ کام جھاؤ پھل سے کرو۔

وج غلیظ ہوا کو تحلیل کرتا ہے جو طحال کے نیچے ہوتی ہے اور ایسے ہی شونیز وہالون اور سداب فنجنکشت ہے لہٰذا جب تم ایسا مریض دیکھو تو ان دواؤں سے قرص تیار کر لو اور ان تخموں کے جوشاندہ کے ساتھ پلاؤ۔ ساڑھے ۴ گرام کی مقدار میں۔ (مؤلف)

سداب، پوست عروق کبر، افسنتین، فودنج، صعتر بہت ترش تیز شراب کے سرکے میں پکاؤ پھر اس میں نمدے کا ٹکڑا ڈال بھگو کر گرم گرم تلی کے مقام پر لگاؤ یہاں تک کہ اپنے آپ سرد ہو جائے پھر اسے نہار منہ ۲۱ بار دہراؤ۔ (اختیارات الکندی)

اگر وہ نالی بند ہو جائے جس میں سوداء پیدا ہوتا ہے یا اس کی قوت جاذبہ کمزور ہو جائے تو اس سے سیاہ یرقان پیدا ہوتا ہے۔

اور اگر ثقل کا عارضہ ہو اور بائیں پہلو سے بغیر درد ابتداء ہو تو طحال میں سدے ہونے کی علامت ہے اور اگر سیاہ پت پھینکنے کا عارض بغیر بخار کسی اور بیماری کے ہو تو طحال کی قوت ماسکہ کمزور ہے۔ اور اگر اس سے فم معدہ کی طرف کوئی انصباب نہ ہو تو بھوک کم ہو جاتی ہے۔

اور طحال کے ورم حار کے ساتھ جگر کے عوارض ہوتے ہیں اور اگر پک گیا ہو تو اس کا وہی حکم ہے جو جگر کے بارے میں ہے سوائے ادرار بول کے۔ اور اگر سخت ورم ہو جائے تو وہ درد اور حرارت کو ساکن کر دیتا ہے اور اس وقت مسوڑے میں کچھ سڑاند ہو جاتی ہے اور منہ کی بو فاسد ہو جاتی ہے اور استسقاء ہو جاتا ہے۔ اس لئے بائیں ہتھیلی میں فصد سے آغاز کیا جائے تاکہ جذب طویل ہو۔ یہ بہت مؤثر طریقہ ہے پھر طحال کو ملطف قوی سے ضماد کریں۔ (بولس)

عمدہ ضماد:

حلبہ ۴۰ جز، آرد ترمس ۱۰ جز، قردمانا ۱۰ جز، رعی الحمام ۱۰ جز، زیرہ ملح ۱۰ جز، ظرون ۱۰ جز،

کبریت ۱۰ جز، پوست کبر ۲۰ جز، انجیر ۶۔ پوست کو خل ثقیف اور انجیر میں بھگویا جائے اور سب کو یکجا کر کے مرہم تیار کیا جائے اور اس کے تیار ہونے کے بعد پہلے روغن حنا اور کچھ سرکۂ ثقیف کے ہمراہ اس سے ضماد کیا جائے۔ پھر کھرل کیا جائے اور کبھی ملینیات اور کبھی محللات کا استعمال کیا جائے اور اس سے زیادہ مفید یہ ہے کہ اشق سے سرکہ کو آلودہ کیا جائے اور پوست بیخ کبر سرکہ کے ساتھ تنہا سخت طحال کے لئے مفید ہے اور ضماد کا عمدہ کام اس کی تکمید اور اس پر ملینات رکھنے کے بعد ہوتا ہے، اور پوست بید سادہ یہی کام کرتا ہے، اور لطیف تدبیر اختیار کرنا اور کم پانی پینا چاہئے۔ اور اگر مستقل رہ جائے تو حجامت بالشرط کرنا چاہئے اور اس پر دواء خردل رکھی جانی چاہئے۔

چونہ بغیر بجھا زنگار، مردار سنگ، عاقر قرحا، پوست بیخ کبر، ہموزن لے کر خوب باریک کرو اور سرکہ میں نرم آگ پر پکاؤ۔ یہاں تک کہ شہد کے مانند ہو جائے۔ پھر اس کے اوپر اس کے نصف کے برابر سرکہ ڈال دو، پھر کسی لوہے پر چپڑ دو اور اس کو طحال کے مقام پر رکھو اس کی حد سے تجاوز نہ کرو اور اگر مزمن ہو تو نصف دن تک چھوڑ دو ورنہ تین گھنٹے اور اگر چاہو تو اس سے کسی کوزے کو طلاء کرو اور اس میں طحال رکھ دو، وہ اسے چوسے گا یہاں تک کہ کوزے میں صرف جلدیں اور عروق رہ جائیں گی اور کوزے کا منہ بند کر دو۔ (مجہول)

ہوا کو دور کرنے کے لئے نسخہ:

وج، ہالون، تخم فقد اور سداب طحال کے نیچے کی غلیظ ہوا کو دور کرتے ہیں۔

ہالون کو باریک کیا جائے اور سرکہ سے گوندھا جائے اور اینٹ پر تنور میں پکایا جائے پھر اسے اور حب الفقد اور برگ سداب خشک، وج، کاشم، پوست بیخ کبر لے کر نہایت باریک کر دیا جائے اور کھول دیا جائے اور اس کے بعد ماء الاصول پیا جائے۔

ورم طحال کی صورت میں سردیانی کے ساتھ تخم حماض ۷ گرام پلاؤ۔ (شمعون)

نسخہ اس صورت میں ٹھیک ہوتا ہے جب کہ ورم کے ساتھ حرارت بھی ہو اور ایسے ہی سوکھا کدو اور تخم سرمق کا فائدہ ہے۔ (مؤلف)

اس سے طاقتور دوا کا نسخہ:

شیطرج ۷ گرام، پوست بیخ کبر پونے ۵ گرام، زراوند طویل پونے ۵ گرام۔ سب کو باریک کر کے پونے دو گرام طاقتور شراب کے ہمراہ پلاؤ اور ورم طحال میں تخم سرمق پلاؤ اور ساڑھے

۳ گرام زراوند اور دوسرے زبرجد پلاؤ اور اسے بکری کے پیشاب کے ہمراہ ہلیلہ پلاؤ۔ (شمعون)

مجھے درد طحال تھا اور میں ایک دوسری چیز کے لئے برابر اطریفل استعمال کر رہا تھا جس سے درد بالکل دور ہو گیا۔ (مؤلف)

درد طحال کے لئے ایک بہترین جوشاندہ کا نسخہ:

شاہترہ، غافث، ہلیلہ زرد، افتیمون، منقی، پوست بیخ کبر، اسے پکا کر پلایا جائے اس کے بعد بسفائج، نانخواہ، تخم بادیان، کرفس، وج، قسط، اسارون کا اضافہ کر دیا جائے۔

اور غلظت طحال کے لئے اشق سرکہ میں حل کر کے اس پر بطور طلاء استعمال کیا جائے۔

جو نزلہ و زکام کا شکار رہتا ہے اسے طحال میں ورم صلب تقریباً نہیں ہوتا۔ (مسائل ابیذیمیا)

ایک سکنجبین جو طحال کو درست کرتی ہے۔

نسخہ:

پوست بیخ کبر، سقولو قندریون، ثمرۃ طرفا، بید سادہ کی ڈاڑھی، فوۃ اسارون، وج سرکہ میں پکا کر سرد کیا جائے اور ماء العسل پکا کر اس میں ساڑھے ۳ گرام اشق شامل کر لیا جائے یہ طحال کے لئے عجیب نسخہ ہے۔

طحال کے لئے ایک ضماد کا نسخہ:

عاقر قرحا ۷۵ اگرام، رائی ساڑھے ۵۲ گرام، حب مازریون ۱۴۰ اگرام، بزر الطیب ۳۵ گرام، فلفل ۱۴۰ اگرام، سیاہ زیرہ ۱۰۵ اگرام۔ سرکہ، عصل سے گوندھا جائے اور طحال کی جگہ کو سرکہ اور نطرون سے دھویا جائے اور نمدے سے تین گھنٹہ سینکائی کی جائے پھر اس پر ضماد کیا جائے۔ یہ دوا تلی کے اوپر رکھنے سے اندر سے تلی کو چوس لیتی ہے۔ (بولس)

جب ورم طحال صلب میں ڈکار کا عارضہ ہو جائے تو تقطیع میں سب سے طاقتور دواء کا التزام کریں، کیونکہ یہ عضو اسے بغیر تکلیف کے برداشت کر لیتا ہے، خواہ ضماد ہو یا پینے کی دوا، اور اس میں سب سے مؤثر ادویہ ہیں۔ بیخ کبر، بیخ طرفا، اور سقولو قندریون سرکہ میں پکائیں اور اسے پلائیں اور ضماد بھی کریں۔ (اغلوقن)

اور تم اکثر طحال کو ٹٹولو گے تو محسوس کرو گے کہ ہاتھ کو دھکا دے رہی ہے جبکہ اس میں ورم

صلب نہیں ہوتا بلکہ ہوا بھری ہوتی ہے۔ اور اگر ایسا ہو تو پہلے ایسے روغن سے نطول کرلیا جائے جس میں افسنتین کو پکایا گیا ہو۔ پھر اس پر ایسا ضماد رکھا جائے جسمیں مرکب قوت ہو جیسے کبریت اور شبث سے بنا ہوا ضماد، اور ان ضمادوں میں قابض ادویہ مضر نہیں ہے۔ اگر زیادہ ڈکاریں ہو جائیں جبکہ ڈکار میں غلیظ ہوا ہو یا بلغمی ہو لیکن اگر سخت ورم ہو تو ضروری یہ ہے کہ ضمادوں میں مقوی محلل ادویہ غالب ہوں اور قابض کم ہوں۔

اور ہم نے اکیلے ہی تحلیل کرنے میں قوی اور طحال کے سخت ورم میں مؤثر دیکھا ہے جیسے زہرا لملح اس کا ضماد شفا دیتا ہے۔ اگر اس کے ہمراہ چبھن ہو تو فصد کرو، اور قرص امبر باریس دو اور بغیر چبھن کے ہو تو سکنجبین کے ہمراہ قرص کبر دو، اور اگر غلظت رہتی ہو تو سرکہ اور اشق کا ضماد کافی ہوگا اور پرانا ہو تو نورہ اور سیاہ زیرہ وغیرہ سے تیار کیا ہوا ضماد اور اگر درد طحال کے ہمراہ یبوست ہو اور بدن میں سیاہی ہو تو افتیمون کا جوشاندہ استعمال کرائیں۔

اگر بخار کے ہمراہ ہو تو فصد کے وقت طحال پر حجامت بالشرط کریں اور اسے ہلیلہ شاہترہ پوست بیخ کبر پوست بیخ کرفس، بادیان، ثمرۃ الطرفاء اور سقولو قندریون سے تیار شدہ جوشاندہ دیں اور اس کا بیاض ایارج فیقراء اور غاریقون کو بنائیں۔

اگر درد طحال اس کے نیچے ہوا پیدا ہونے سے ہو تو ہالون ساڑھے ۱۰ گرام کوٹ چھان کر شراب ثقیف کے سرکہ سے گوندھو اور تنور میں اس کی روٹی تیار کرو تاکہ جلے نہ، پھر کوٹ کر ۳۵ گرام تخم فنجنکشت اور جھاؤ پھل ساڑھے ۲۴ گرام، سقولو قندریون ساڑھے ۲۴ گرام، روزانہ سونے کے وقت ساڑھے ۱۰ گرام استعمال کرائیں۔

اگر ورم طحال کے ساتھ حمی حارہ ہو تو آب بید سادہ و جھاؤ کے پتے اور بادیان و کاسنی اور سکنجبین استعمال کرائیں۔ (الکمال والتمام)

جگر کی حرارت یا شدت کے ہمراہ درد طحال کے لئے قرص کا نسخہ جیسا کہ ابن ماسویہ نے کتاب الحمیات میں ذکر کیا ہے۔ عصارۂ غافث، لک، زروند، سقولو قندریون، پوست کبر، تخم کشوث، کاسنی، تخم کرفس، تخم قثاء، تخم بقلۃ الحمقاء، تخم سرمق، گل سرخ، سنبل، انیسون، سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔ یہ اشیاء ان قرصوں کا مدار ہیں اور کبھی اس میں بادام تلخ وغیرہ ملانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ (مؤلف)

بخار کے ساتھ مرض طحال کی صورت میں آب کشوث، آب کاسنی آب برگ جھاؤ، تازہ اطراف کبر کارس، اطراف سادہ بید کارس، شاہترہ کارس، اور مولی کارس ہمراہ سکنجبین پلائیں۔

کبھی تلی میں ہوا پھنس جائے کی وجہ سے ورم پیدا ہو جاتا ہے اور کبھی حجاب اور شانے میں

بہت تکلیف ہو جاتی ہے اور کبھی اس کے ساتھ پاؤں کی پنڈلیوں اور شانے میں درد ہوتا ہے اور اسی لئے جن کی طحال میں بڑا ورم ہو جائے اس کی سانس روتے بچوں کے مانند بڑی اور رک رک کر آتی ہے کیونکہ حجاب میں تکلیف ہوتی ہے اور ورم حجاب اکثر غلیظ ہوتا ہے اور شاذ و نادر ہی اس میں ورم حار پیدا ہوتا ہے اور اگر اسقیروس ہو تو اس سے بغیر سوزش صلابت پیدا ہوتی ہے اور اگر ورم فلغمونی ہو تو اس کے ساتھ درد اور سوزش ہوتی ہے۔

اور کبھی اس میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں۔ (سرابیون)

یہاں علامات کا ذکر ہونا چاہئے تھا۔ (مؤلف)

اس کا علاج ایسی دواؤں سے کیا جائے جس سے جگر کے سدوں کا کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ زیادہ قوی درجے کی ہوتی ہیں۔ اور طحال کے ورم حار میں پہلے فصد باسلیق کریں، پھر جھاؤ یا بید سادہ اور عذب کا رس اور آب برگ کبر د کاسنی اور سکنجبین پلائیں۔

تلی کے نیچے یا اس کے اندر غلیظ ہوا موجود ہونے کی صورت میں بہتر یہ ہے کہ روغن افسنتین سے تر پڑا کریں پھر شبث، کبریت، بورق، گاؤشیر اور زفت سے ضماد کریں اور ان میں قوت قابضہ زیادہ اور محللہ کم ہونا چاہئے جیسے کہ ورم صلب میں۔ بہتر یہ ہے کہ قابض کم ہو۔

اور زہرۃ الملح صلابت طحال کو شفا دیتی ہے اور ورم ریحی کی صورت میں سرکہ اور شبث میں پکائی ہوئی بھوسی سے تکمید کے بعد اسے استعمال کیا جائے تو اس کی شان یہ ہے کہ غلظت طحال کو پگھلاتی ہے اور اسے تیزی سے تحلیل کرتی ہے۔

اور غلیظ ہوا و ورم کے لئے ایسا سرکہ بہتر ہے جن میں سداب، فوذنج، بورق، فنجنکشت، کبر، جھاؤ کا پھل اور جوز سرو پکایا گیا ہو اس سے تر پڑا دیا جائے اور اس کی تلچھٹ سے ضماد کیا جائے اور اگر حرارت نہ ہو و ضماد میں اشق اور مقل زیادہ کرائیں اور طحال کی ہوا کے لئے سب سے بہتر اور مؤثر وہ پچھنے ہیں جو آگ کی وجہ سے شدت سے چوستے ہیں اور آگ کے پچھنے زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔ اور اس میں اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

پوست باقلی ۱۰۵ باریک پیس کر تیز سرکہ میں حل کیا جائے اور چھوٹی پتلی ٹکیاں بنالی جائیں اور تنور میں اینٹ پر یا انگارے کے اوپر اینٹ پر پکائے جائیں یہاں تک کہ سوکھ جائیں جلنے نہ پائیں پھر باریک پیس کر اس کے ساتھ حب القلقد ۳۵ گرام، جھاؤ کا پھل ساڑھے ۷ اگرام، سقولو قندریون چھانا ہوا ساڑھے ۳۸ گرام آمیز کر دیا جائے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ہمراہ سکنجبین۔

حرارت کے ساتھ غلظت طحال کے لئے سب سے اچھی چیز سرکہ ہے کیونکہ یہ ملطف ہے

مسخن نہیں۔ اس کے لئے سر کہ اشقیل بھی ایسی چیز ہے کیونکہ یہ مسخن نہیں ہوتا اور لوباروں کا پانی سرکہ کے ہمراہ اور تریاق اربعہ غلظت طحال کے لئے بشرطیکہ حرارت نہ ہو عمدہ چیزیں ہیں۔

مرض طحال کے لئے ایک جوشاندہ کا نسخہ:

حب فقد ۱۰ جز، جھاؤ پھل ۱۰ جز، برگ کبد ۱۰ جز اور اس کا پھل، زہرہ علیق ۱۰ جز، فودنج نہری ۱۰ جز، غافث ۱۰ جز، افسنتین ۱۰ جز، اسطوخودوس ۱۰ جز، جوز سرد ۲۰ جز، فوہ ۵ جز، لک ۳ جز، ریوند چینی ۴ جز۔ شراب کے سرکہ میں پکا کر صاف کر کے بمقدار ۷۰ ملی لیٹر نہار منہ پلائیں۔ اس کی افادیت میں کوئی کلام نہیں ہے۔ یا سویلا کو تین بار دھویا جائے پھر پکا کر جوشاندہ ۲۰۰ ملی لیٹر سکنجبین کے ہمراہ پلایا جائے اگر اس کے باوجود سختی رہ جائے تو طحال کو مؤثر پچھنا لگائیں اور گردن کی بائیں رگ کی فصد کھولیں اور اسے ۵ یا ۶ بار بار ہلکا داغ لگائیں اور اسے بھرنے نہ دیں، کیونکہ بیمار اگر داغنے کو برداشت کرلیتا ہے تو کسی دوسری چیز کی ضرورت نہیں اور اگر برداشت نہیں کرتا تو دواء خردل وغیرہ کا استعمال ضروری ہو جاتا ہے۔

سابور کا ذکر کیا ہوا قرص کبر کا نسخہ:

پوست بیخ کبر ۴ جز، زراوند طویل ۲ جز، تخم فنجنکشت ۵ جز، فلفل ۲ جز، اشق ۳ جز۔ اشق کو سرکہ میں حل کر کے قرص تیار کیا لی جائے یہ بہت مفید نسخہ ہے۔

مرض طحال میں سخت درد یا تو اس لئے ہوتا ہے کہ گاڑھی ہوا پیدا ہو کر اسے پھیلا دیتی ہے یا ورم حار کی وجہ سے ہوتا ہے اور سدے کبھی تیز درد نہیں پیدا کرتے، لیکن اس میں درد کی بہ نسبت ثقل ہوتا ہے اور ثقل بے شک سدوں کا خاصہ ہے اور ورم حار کے ساتھ شدید درد بغیر ثقل کے ہوتا ہے۔ (مؤلف) (استخراج ملے مافی کتاب الفصول فی قولہ فی الکبد)

مریضان طحال دموی کو پیشاب سرخ ہوتا ہے اور پیشاب سے خون دور کرنے کے لئے مفید اشق، فوہ اور ابہل وغیرہ ہیں۔ (کتاب الدلائل سے)

طحال کے سخت ورم وصلب کی صورت میں اشق اور سرکہ پوست بیخ کبر اور انجیر استعمال کریں اور اگر بہت زیادہ وپرانا ہو تو زہرة الملح اور کبریت اور پھٹکری تاکہ کچھ قابض بھی ہو اور کہا جاتا ہے کہ قابض ورم کی شدت اور اس کی بقاء کے مطابق ہونا چاہئے۔

پہلے روغن افسنتین کے نطول سے طحال کی تعریق کی جائے پھر اس ضماد سے کام لیا جائے۔

اگر ورم طحال، ہیجان اور ہوا کی وجہ سے ہو تو قابض دوا زیادہ ہونی چاہئے کیونکہ ہوا اور نرم بلغم طحال کو دبانے سے سکڑنے پر ہٹ جاتا ہے اور نچوڑ دیا جاتا ہے اور گڑگڑاہٹ پیدا ہوتی ہے وہ ایک

ورم ہوتا ہے جو اس میں پھوٹ پڑتا ہے اور اس کا علاج پھٹکری اور راکھ سے کرنا چاہئے یا اسے سرکہ سے گوندہ کر ضماد کیا جائے اسلئے کہ یہ حیرت انگیز طور پر مؤثر ہوتا ہے۔(جوامع اغلوقن)

جیسا کہ میں نے دیکھا ہے صلابت طحال کے لئے سب سے عمدہ یہ ہے کہ سرکہ میں سداب پکا کر اس سے تکمید کی جائے اور یہ ایسے کہ گرم رہے تبھی اس میں نمدے کا ٹکڑا ڈبو دیا جائے اور پھر مقام ماؤف پر رکھا جائے اور یہ کام اسے روغن شبت اور بابونہ سے چپڑنے کے بعد پورے دن کیا جائے اور رات میں اشق اور سرکہ سے طلا کیا جائے کیونکہ یہ سب سے زیادہ مؤثر ہے اور تلی کے نیچے کی غلیظ ہوا کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ کھانا تین بار میں دیا جائے اور جب تک ہو سکے پانی نہ دیا جائے اور عمدہ طاقتور نبیذ تھوڑی مقدار میں دی جائے اور بالکل سونے نہ دیا جائے جب تک کہ شکم ہلکا نہ ہو جائے اور یہ درد رات میں عشاء کے بعد اور بہ کثرت پانی پی لینے اور زور سے امتحان کرنے سے بڑھتا ہے اور اگر یہ مستقل باقی رہ جائے تو مسخنات سے ضماد کریں اور نانخواہ، فنجنکشت اور پوست بیخ کبر اور خشک سداب ساڑھے ۴ گرام عمدہ شراب اور ان چیزوں کے جوشاندے کے ساتھ پھانکے۔

جب تم سوداء کو بدن میں پھیلتے دیکھو حالانکہ تم نے اسے بذریعہ اسہال خارج کر دیا ہے پھر بھی پھیلتے ہوئے دیکھو تو سمجھ جاؤ کہ طحال سوداء کو جذب نہیں کر رہا ہے لہٰذا اس کی ضماد کے ذریعہ تسخین کرو اور اسے سکھاؤ اس لئے کہ اس طرح اس کی قوت واپس آجائے گی۔(مؤلف)

طحال کے فضلے اسہال ہی سے نکلتے ہیں اسی لئے جب طحال میں ورم ہوتا ہے تو ہم اس کے فضلے کے دفعیہ کے لئے ادویہ مسہلہ کا استعمال کرتے ہیں۔(جالینوس۔الصناعۃ الکبیرۃ)

ورم طحال کے لئے ایک عمدہ جوشاندہ کا نسخہ:

ہلیلہ سیاہ ۳۵ گرام، بسفائج ۱۴ گرام، افسنتین ساڑھے ۱۰ گرام، غافث ۷ گرام، شاہترہ ساڑھے ۷ گرام، سنا ساڑھے ۷ گرام، افتیمون ساڑھے ۲۴ گرام، انہیں پکا کر پلائیں۔

ایک عمدہ معجون:

پوست بیخ کبر، تخم فقد، افسنتین، افتیمون، بسفائج ہموزن شہد میں حسب دستور معجون بنالی جائے اور روزانہ کھائی جائے۔

دوسرا نسخہ:

افتیمون اور بیخ کبر سکنجبین میں تر کر دیا جائے اور اس سکنجبین کو پیا جائے۔ یا افتیمون اور اس

کے نصف پوست کبر لے کر کوٹ پیس کر شہد میں معجون بنالی جائے اور پھر استعمال کیا جائے۔

اور جب اسلیم کا فصد کرنا ہو تو ہر ہفتہ اس کی ایک خوراک پلاؤ اور لطیف غذا دو نیز ضماد کرو اور پینا کم کرادو اور پانی بالکل نہ پیئے بلکہ صاف کڑوی عمدہ نبیذ یا منقی و شہد اور بادام تلخ پلاؤ۔ کیونکہ یہ اس کو جڑ سے صاف کردے گا۔

جب تلی کے اندر خوب صلابت آجائے تو قوی درجے کے محلل ضمادوں کی ضرورت ہوتی ہے جیسے روغن خردل، روغن زفت اور جیسے کہ یہ ضماد ہے بورق، نورہ، عاقر قرحا، خردل سب کو قطران میں یکجا کیا جائے اور اس سے طلاء کیا جائے بشرطیکہ بدن بالکل گرم نہ ہو۔ (مؤلف)

تدبیر لطیف بڑھے طحال کو لاغر کرتی ہے نیز جو مندرجہ ذیل قاطع اور ملطف ہوتی ہیں وہ بھی طحال کو لاغر کرتی ہیں۔ (تدبیر ملطف)

طحال کا معاملہ غذا اور بدن کے نمو کے برخلاف ہوتا ہے۔ جب طحال بڑھتا ہے تو بدن لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور جب طحال لاغر ہو تو بدن ہرا ابھرا ہوتا ہے کیونکہ طحال کا بڑا ہونا بدن میں اخلاط ردئیہ کے ہونے کی دلیل ہوتا ہے اور اس کا لاغر ہونا جودت اخلاط کی دلیل ہے۔ (الجوامع الطبیعیۃ)

اگر طحال کو لاغر کرنا چاہو تو اسے پہلے عمدہ شراب کے سرکے سے تکمید کرو پھر تضمید۔
(تجارب المارستان)

طحال کی قوت کے کئی افعال ہیں ایک قوت سے وہ جگر سے خون جذب کرتا ہے اور قوت ماسکہ سے اسے تغیر اور ہضم ہونے تک روکتا ہے اور قوت دافعہ سے فم معدہ کی طرف دفع کرتا ہے۔ اگر اس کا جذب فاسد ہو جائے تو بدن کا خون فاسد ہو جاتا ہے اور رنگ بدل کر خراب ہو جاتا ہے اور اگر مقدار سے زیادہ ردی شئے کی طرف فاسد کردے تو اسے معدے کی طرف مائل کرتا ہے تو کبھی کتوں جیسی بھوک پیدا ہوتی ہے اور کبھی مالیخولیا وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے اور ان سے تحلیل نہ ہو تو اونٹنی کا دودھ مندرجہ ذیل گولی کے ہمراہ پلاؤ۔

ایارج فیقرا ۳۵ گرام، ہلیلہ زرد ۳۵ گرام، تربد ۳۵ گرام، غاریقون ساڑھے ۲۴ گرام، برگ غرب خشک ساڑھے ۲۴ گرام، سوقولوقندیون ساڑھے ۷ اگرام، جھاؤ پھل ساڑھے ۷ اگرام، جعدہ ساڑھے ۱۰ اگرام، انیسون ساڑھے ۱۰ اگرام، اشق ساڑھے ۱۰ اگرام، مقل ساڑھے ۱۰ اگرام، نمک ہندی ۷ گرام، ان سے حب تیار کیا جائے مقدار خوراک ۷ گرام شیر شتر کے ساتھ جو چارے میں کرفس، بادیان، غرب، جھاؤ پھل، ہالون، اذخر اور خصوصیت سے شیم کھاتا ہو۔ (سرابیون)

میں نے بہت سی جگہ دیکھا کہ طحال جگر کی صلابت و غلظت اور نمو و سوء مزاج جیسی حالت کو

شیر شتر جڑ سے صاف کر دیتا ہے اور ابن سرابیون نے تمام قوی علاج کا ذکر کرنے کے بعد اس کا ذکر اس کی بڑھی ہوئی افادیت اور اہمیت کی وجہ سے کیا ہے۔ (مؤلف)

اور ضماد خردل اتنی دیر رہنا چاہئے کہ مریض برداشت کر سکے یا سرکہ سے خوب سینکائی کر لی جائے پھر رائی کا تخم لیکر باریک کوٹا جائے اور آب سداب میں گوندہ کر اس کے اوپر لیپ کیا جائے یہاں تک کہ آبلے پڑ جائیں آبلے پڑ جانا اچھی علامت اور میرا تجربہ ہے کہ بدن تر تدبیر طحال کو لاغر کرتی ہے اور یہ ہمیشہ اسی وقت عظم لاتا ہے جب خون میں حدت و فساد اور بخار ہوتا ہے کیونکہ جب بدن تر ہوتا ہے اور اس کی بلغمیت بڑھتی اور پانی سفید ہو جاتا ہے تو وہ چھوٹا ہونے لگتا ہے لہٰذا یہ تدبیر اسی کے لئے اختیار کرو جس کو اس کی ضرورت ہو۔ (سرابیون)

حب قنجنکشت کا فعل طحال کے سدوں کے لئے تخم سداب کی بہ نسبت زیادہ عمدہ ہے اور ایسے ہی اس کا پتہ ہے کیونکہ اس میں کڑوے پن کے ساتھ قبضیت ہوتی ہے جو سدوں کو کھولتی ہے۔

اور پودینہ اور سنجار کی ایک صنف جس کا نام ایولقیا ہے اس میں پھیکا پن اور کڑوا پن ہوتا ہے جس کے باعث یہ مرض طحال کے لئے مفید ہے اس کے باوجود یہ مبرد ہے اور سقولوقندریون طحال کی صلابت تحلیل کرتا ہے باوجودیکہ حار نہیں ہے۔ بیخ فاشرا کے پینے اور انجیر کے ساتھ ضماد کرنے سے صلابت طحال تحلیل ہو جاتی ہے بادام تلخ طحال کے سدوں کو توڑتا اور اخلاط غلیظ اور ہوا کے پھنس جانے کے باعث لاحق درد کو سکون دیتی ہے اور اشق بہت زیادہ ملین اور محلل ہوتا ہے۔ اسی لئے صلابت طحال کے لئے شفا بخش ہے اور بیخ لسان الحمل اور اس کا پھل خصوصیت سے جگر کے سدوں کو توڑتا ہے اور جب ایسی بات ہے تو طحال میں بھی ایسا ہی کام کرے گا، باوجودیکہ مبرد ہے لہٰذا ایسی صورت میں ایسی جگہ استعمال کیا جائے، اسارون غلظت طحال کو لطف بناتا ہے یہ اس سلسلے میں وج سے زیادہ طاقتور ہے اور اس کا فعل اس کے فعل سے قریب تر ہوتا ہے بان کی کھل کو مٹر کے آٹے اور باقلی کے آٹے میں آمیز کر کے تدبیر سرکہ میں کھرل کر کے صلابت طحال پر ضماد کیا جائے تو شفا دیتی ہے۔ قوۃ الصبغ طحال کا تنقیہ کرتی ہے اور بڑی طاقت سے سدوں کو کھولتی ہے ترمس جگر کے سدوں کو کھولتا ہے جب اسے سذاب اور اتنی مقدار میں فلفل کے ہمراہ استعمال کیا جائے جس کا مزہ محسوس ہو سکے اور میرا خیال ہے کہ اس سے مراد ترمس کا جوشاندہ ہے، حاشا طحال کے سدوں کو توڑتا ہے پوست بیخ کبر پر اس دوا کی بہ نسبت زیادہ مفید ہے جس سے مرض طحال کا علاج کیا جاتا ہے جبکہ اسے سرکہ اور شہد کے ساتھ پیا جائے یا ضماداً استعمال کیا جائے اور جب اسے تنہا سکنجبین کے ہمراہ پیا جائے تو دموی پیشاب کا ادرار کرتا اور دموی چیز کو مؤثر طور پر باہر کر کے اسی وقت مرض طحال کو ہلکا کرتا ہے۔

قنطوریون اور عصارۂ صعتر صلابت طحال کے لئے بہت مفید ہے خواہ ضماد کیا جائے خواہ پیا جائے تو بھی یہی اثر کرتا ہے۔ برگ لبلاب کبیر سرکہ کے ساتھ پکا کر ضماد کیا جائے تو شفا دیتا ہے۔ بخور مریم کا ضماد صلابت طحال کے لئے بہت مفید ہے، بیخ خیری پکا کر صلابت طحال پر ضماد کرنا شفا دیتا ہے۔ جھاؤ سخت تلیوں کے لئے مرکے ہمراہ پینا یا اس کا ضماد کرنا بہت مفید ہے۔ جعدہ جگر اور طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ فراسیون طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ حب البلطم مرض طحال کے لئے مفید ہے۔ کمازریوس سخت طحال کو تحلیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بکری کی مینگنی صلابت طحال کے لئے مفید ہے یہ حار و محلل ہے، سخت اورام کو تحلیل کرنے میں حد درجہ مؤثر ہے۔ برگ جھاؤ پانی کے ساتھ پکایا جائے اور پھر اس جوشاندہ میں شراب آمیز کر کے پیا جائے تو طحال کو لاغر کرتا ہے۔ آرد حلبہ کے ساتھ دس نظرون پکا کر تیز سرکہ کے ہمراہ باریک پیس کر ضماد کیا جائے تو ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ تخم ترب سرکہ کے ساتھ پینا ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے رائی کوٹ کر انجیر کے ساتھ ملا کر طحال پر کیا جائے یہاں تک کہ آبلے پڑ جائیں تو بہت عمدہ ثابت ہوتا ہے۔ سرکہ کے ساتھ فلفل پینا ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ بخور مریم کا ضماد ورم طحال کو جلد تحلیل کرتا ہے۔ اگر ثمر الکبیر تمیں روز روزانہ ے گرام سرکہ کے ساتھ پئیں تو طحال کو لاغر کرتا ہے۔ ورم طحال کے لئے سکنجبین کے ہمراہ غاریقون پلائیں۔ ریوند ورم طحال کے لئے عمدہ دوا ہے۔ سکبینہ درد طحال میں پلائی جاتی ہے۔ زراوند مدحرج درد طحال کے لئے ایک عمدہ دوا ہے۔ جعدہ کا سرکہ کے ہمراہ شرباً استعمال نافع طحال ہے۔ گل شب بو زرد کی جڑوں کا سرکہ کے ساتھ ضماد ورم طحال کو دور کر دیتا ہے۔ سکنجبین کے ہمراہ قوۃ پلانے سے طحال کا ورم تحلیل ہوتا ہے۔ مقل ایک معروف دوا ہے جو طحال کے لئے نہایت مفید ہے۔ (جالینوس)

جرجیر طحال کی عمدہ ملطف کرتا ہے۔ (الفلاحۃ)

وج سخت طحال کے لئے جو پتھر سا ہو جائے مفید ہے۔ (اریباسیوس)

اور طحال کے نیچے کی غلیظ ہوا کر تحلیل کرتا ہے نیز کبا زراوند طویل کو سرکہ میں گوندھکر سخت طحال کو اس سے طلاء کیا جائے تو بڑا فائدہ ہوتا ہے اور سکنجبین کے ہمراہ پلانا بہت فائدہ بخش ہے۔ (ماسرجویہ)

حرف گرم پانی سے پینا طحال کے لئے مفید ہے۔ (اریباسوس)

کشوث طحال کے سدوں کو کھولتا ہے اور سنبل شراب کے ساتھ پینا درد طحال کے لئے بہت مفید ہے اور سیاہ زیادہ مفید و موثر ہے۔ (ابن ماسویہ)

سقولوقندریون پکا کر چند روز تک کھانے سے بیشتر شراب کے ہمراہ پلانے سے بالکل شفایاب

کر دیتا ہے۔ ہم نے اسے بہت سے لوگوں میں آزمایا ہے۔ اس سے زیادہ مفید دوا نہیں پائی۔
(اریباسوس)

سرکہ عظم طحال کے لئے عمدہ دوا ہے۔ (روفس)

جب بدن کا خون فاسد ہو کہ غلیظ ہو جاتا ہے تو طحال اس میں سے بہت سا خون بدن کے سدھار کے لئے جذب کر لیتا ہے اور طحال بڑھ جاتا ہے۔ (الدھویۃ والبلدان)

اسی لئے حاد بخاروں کے بعد طحال بڑھ جاتا ہے۔ (مؤلف)

اگر ورم طحال ریحی یا بلغمی ہو تو ضماد کے جنمیں قابض اشیاء زیادہ ہونی چاہئیں جیسے مرہم شب و کبریت اس میں شب زیادہ ہونا چاہئے کیونکہ یہ اورام قابض اشیاء سے بآسانی سکڑتے اور دبلے ہوتے ہیں اور عضو سے ہٹتے اور باہر ہوتے ہیں اور اگر ورم سقروس ہو تو اس پر روغن سے طلاء کرنے اور نرم کرنے کے بعد یہ ضماد رکھا جائے اور اس پر کبریت غالب ہونی چاہئے (جوامع اغلوقن)

ضروری ہے کہ ان دونوں ورموں میں تفریق کی جائے سقیروس پائدار ہوتا ہے، جلد زائل نہیں ہوتا اور جب طحال پانی پینے سے جلد بڑھ جاتا ہو اور اسے چھوڑ دینے سے سکڑ جاتا ہو تو ورم اس کو ابھار دیتا ہے۔ (مؤلف)

بدن کا معاملہ طحال کے معاملے کے برعکس ہوتا ہے یعنی جب طحال بڑھتا ہے تو جسم گھٹتا ہے کیونکہ طحال کا بڑھنا اخلاط جسم کے ورمی ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس کا چھوٹا ہونا جودت اخلاط پر۔
(جوامع القوی الطبیعۃ)

میں نے دیکھا ہے کہ بخاروں سے طحال بڑھ جاتا ہے اس لئے کہ اس وقت خون غلیظ ہو جاتا ہے اور طحال میں اس کا انجذاب بڑھ جاتا ہے۔ (مؤلف)

طحال منتجب سے مراد ایسا طحال ہے جو تاحیات بڑھا رہ جاتا ہے۔ (المقالۃ الثانیۃ بین الاخلاط)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ طحال بڑھ کر ایک لمبے زمانہ تک باقی رہ سکتا ہے۔ میں نے بہت سے لوگوں کو دیکھا ہے کہ ان کے طحال کی صلابت برسوں تک باقی رہتی تھی۔ کیونکہ مریضوں نے مجھے بتایا کہ وہ چالیس پچاس سال سے صلابت محسوس کر رہے ہیں اور میں نے یہ نہیں دیکھا کہ اس سے انہیں کوئی ضرر پہنچا ہو۔ علاوہ ازیں کبھی یکایک سخت ہو جاتا ہے جس کے ساتھ تکلیف اور فوراً فساد مزاج ہو جاتا ہے۔ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ صلاب طحال کی ایک ردی قسم ہوتی ہے اور کچھ میں کوئی ایسا خطرہ نہیں ہوتا جس سے ڈرا جائے۔ (مؤلف)

صلابت کے لئے مرہم کا ایک نسخہ:

بکری کی پرانی مینگنی کا چونہ، پوست بیخ کبر، سداب، شیطرج، عاقر قرحا، اور سکنجبین ملا کر کسی کاغذ پر لگا کر عضو ماؤف پر بہ طور ضماد چپکا دیں اور دو گھنٹے کے لئے اس پر چھوڑ دیں۔

نسخہ دیگر:

آرد جو کو عصارۂ سداب میں گوندھ کر اس سے طلاء کریں اور حرارت ہو تو جھاؤ کا عصارہ لیں۔

طحال کے نیچے واقع ہوا کے لئے ایک عجیب قرص کا نسخہ:

پوست بیخ کبر، تخم فنجنکشت، برگ سداب خشک اور نانخواہ سے قرص تیار کیا جائے اور نانخواہ کا جوشاندہ پلایا جائے۔ (مؤلف)

اس کے لئے ضماد کا نسخہ:

برگ سداب، زیرہ، تخم فنجنکشت باریک کوٹ کر جوشاندۂ زیرہ میں گوندھ کر لیپ کیا جائے اور خصوصیت سے پانی پینا اور تخمیات کا استعمال ترک کر دیا جائے۔

سخت طحال کے لئے ایک عجیب ضماد کا نسخہ:

برگ سداب، بورق، اشق سرکہ میں یکجا کئے جائیں اور ان سے طلاء کیا جائے۔ عجیب حیرت انگیز نسخہ ہے۔

طحال کے نیچے کی غلیظ ہوا کو ایسے تخموں کی تضمید سے فائدہ ہوتا ہے جو ہوا کو دور کرتے ہیں۔ (اقرابادین حنین)

اور اسی طرح جگر میں بھی فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ (مؤلف)

میں نے آزما کر دیکھا ہے کہ سرکہ اور راکھ کے پانی میں تر کر کے طحال پر کپڑا رکھنا بہت مفید ہے اور میں نے طحال میں کسی دوا کو اتنا جوش پیدا کرتے شاذ و نادر ہی دیکھا ہے جتنا یہ پیدا کرتی ہے اور جب طحال میں سقیر وس پیدا ہو جائے تو اس کا معاملہ دشوار ہو جاتا ہے اور بری کو تم جلد کم و بیش ہوتے پاؤ گے، کیونکہ وہ سقیر وس کیلئے ابھارتا ہے اور کبھی اس میں بہ زیادہ اوذیما پیدا کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

حرمل کو اس کے تخم کے ساتھ پکایا جائے یہاں تک کہ گل جائے۔ اس سے ضماد کر کے تین روز تک چھوڑ دیا جائے۔ یہ عجیب نسخہ ہے۔ (فیلغریوس)

طحال کے مریض کو بادی غذاؤں سے بچائیں اور اسے میٹھے پانی میں داخل ہونے کی ہدایت

کریں اور ہلکی غذا دیں جو بادی اور غلیظ نہ ہوں۔ (تیاذوق)

طحال کے لئے بارد دوائیں:

کدو خشک، تخم حماض، تخم رجلہ، تخم سرس، جھاؤ پھل، ہلیلہ، تخم کاسنی، تخم قثاء، ورد کشوث، جھاؤ کے پتے اور پھل، آب برگ بید سادہ، سرکہ، تخم لسان الحمل اور اس کی جڑ، سخت طحال کے لئے اومنگن اور قیروطی سے ضماد تیار کیا جاتا ہے اور عنصل کا سرکہ سخت کے لئے مفید ہے۔ افسنتین، انجیر، بورہ ارمنی، آرد گندم دیوانہ گوندہ کو طحال کے ورم کو دور کرتا ہے، حب البان پیس اور اس سے ضماد کریں۔ بیخ مرجان پانی کے ساتھ پینے سے محلل طحال ہے۔ پرسیاوشان طحال کے لئے مفید ہے۔

جعدہ طحال کے لئے عمدہ:

دبق، چونہ اور بورہ ارمنی سخت طحال کے لئے طاقتور ضماد ہے اور اسمیں بکثرت استعمال کیا جاتا ہے، زراوند مدحرج غلط طحال کے لئے پینا عمدہ ہے، حمامارو غن زیتون کے ہمراہ ایک عمدہ ضماد ہے۔ طحال کے لئے برودت کے ہمراہ حب البطم عمدہ ہے (مفردات دیقورس)

میتھی کا آٹا اور بورہ ارمنی غلط طحال کے لئے عمدہ ضماد ہے، اس میں ہالون عمدہ ہے، لوہے سے گرم کیا ہوا پانی عمدہ ہے، جھاؤ کے پتے کا جوشاندہ عمدہ ہے، کشوث سدوں کو کھولتا ہے۔ سمرونیون صلابت طحال کے لئے عمدہ دوا ہے۔ کمازریوس اسی کے برابر ہے۔ سنبل رومی ورم طحال کے لئے عمدہ ہے، بیخ نیلوفر اور اس کا تخم اس کی صلابت کے لئے عمدہ ہے اس کے لئے سلیخہ مفید ہے یہی پکا کر ماء العسل کے ساتھ طحال کو ضماد کیا جائے۔ مولی کا ضماد اور مولی کا تخم اس کے لئے پیا جاتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

ابو عمر منجم نے مجھے بتایا کہ اس کا طحال سخت ہو گیا تو کندی نے اس کو ۲ گرام افیمون سکنجبین کیساتھ پلایا جس سے دس سیاہ دست ہوئے اور اس کے طحال کی صلابت جاتی رہی اور ایک دوسرے شخص نے مجھے بتایا کہ اس نے روزانہ ۲۰۰ ملیلیٹر آب سویلا استعمال کیا جس سے اس کا ورم طحال جاتا رہا جب بہت بڑھ گیا تھا۔ (التذکرۃ)

مرض طحال کے لئے سب سے عمدہ دوا ہم نے یہ پائی ہے کہ ۷.۵ گرام تخم فنجنکشت ۱۰.۵ گرام پوست بیخ کبر، تیز سرکہ میں ایک ہفتے بھگویا جائے روزانہ اسے تیار کیا جائے اور سائے میں سکھایا جائے پھر باریک پیس کر روزانہ سکنجبین عسل کے ہمراہ ساڑھے ۱۰ ملیلیٹر پلایا جائے مرض طحال کے لئے ہم نے یہ سب سے عمدہ چیز تیار کی ہے۔ (جبریل بن بختیشوع)

مرض طحال کے لئے آب قرطم کے ساتھ ایرسا پلایا جائے۔(دیسقوریدوس)
بیخ انجوسیا جس کا نام ابلوقیا ہے طحال کے لئے عمدہ دوا ثابت ہوتی ہے، باوجودیکہ بارد ہے
زھرہ حجر اسیوس کو شراب کے ساتھ آمیز کر کے استعمال کیا جائے تو ورم طحال کو روکتا ہے۔
(دیسقوریدوس)

صلابت طحال کے لئے قیروطی کے ساتھ انجرہ سے ضماد تیار کیا جاتا ہے اور سرکہ عنصل ورم طحال کے لئے مفید ہے اس کے پہلے نہار منہ پلائیں پھر بڑھاتے رہیں یہاں تک کہ ۹۰ ملیلیٹر تک ہو جائے اور زیادہ سے زیادہ مقدار ۱۸۰ ملی لیٹر ہے اور یہی عمل تمام نسخوں میں ہے اور شربت عنصل درد طحال کے لئے مفید ہے، افسنتین کو انجیر، بورہ ارمنی، شیلم کے آٹے کے ساتھ گوندہ کر ضماد کرنے سے فائدہ ہوتا ہے، اشق ۷ ملی لیٹر پینے سے ورم طحال تحلیل ہو جاتا ہے، اشق کو سرکہ میں حل کر کے طحال پر رکھنے سے اس کا ورم تحلیل ہوتا ہے۔(دیسقوریدوس)

جالینوس نے کہا کہ اشق کے اندر قوت تحلیل بہت ہے اسی وجہ سے اسے سخت طحال کے لئے پلایا جاتا ہے۔ حب البان پیس کر ۸،۶ گرام پینے سے طحال لاغر ہو جاتا ہے نیز گندم دیوانہ کے آٹے کے ساتھ اس کا ضماد کرنے سے بھی۔

حب البان کی کھلی (دیسقوریدوس) صلابت کی تلطیف کرتی ہے، (جالینوس) اور حب البان کا عصارہ سرکہ اور پانی کے ہمراہ پلانے سے بقول جالینوس طحال کا تنقیہ کرتا ہے اور اگر حب البان یا اس کی کھلی کا سرکہ کے ساتھ ضماد کیا جائے تو اقوی ہے۔ اس میں ان اشیاء کا آٹا آمیز کر لیا جائے جو مجفف بول جیسے مز، ترمس، بیخ سوسن، فنجنکشت کا پھل۔

بقول جالینوس واریباسیوس یہ تلی کے سدوں کے لئے مفید ہے۔

بسد احمر و اسود پانی کے ہمراہ پینے سے طحال کا ورم تحلیل ہوتا ہے اور کزبرۃ البئر کا جوشاندہ درد طحال کے لئے مفید ہے۔(دیسقوریدوس)

جنطیانا کی خاصیت تحلیل ورم ہے۔ جعدہ کا ہمراہ سرکہ شرباً استعمال نافع ورم طحال ہے
(بدیغورلیس)

دبق، نورہ اور حجر اسیوس، یا زھرۂ ملح اور بورہ ارمنی سے آمیز کر کے بطور مرہم استعمال کیا جائے تو طحال کو جو بہت سخت ہو جائے تحلیل کرتا ہے۔ اور وج کا جوشاندہ محلل ورم طحال ہے۔(دیسقوریدس)

وج صلابت طحال کے لئے مفید ہے(دیقورس، جالینوس)

اس کے پینے سے اس طحال کو فائدہ ہوتا ہے جو پتھرا جائے (اوریباسوس)
بکری کی مینگنی محلل ہے اسی لئے طحال کے سخت ورموں میں فائدہ کرتی ہے۔ اس میں بہت استعمال ہوتی ہے۔ زراوندمدحرج کا شرباً استعمال نافع ورم طحال ہے۔ (جالینوس)
انجیر کے ہمراہ زوفا سے طحال کو ضماد کیا جاتا ہے۔ سمندر پھین چمکدار تلچھٹ کے شکل کا درد طحال کو درست کرتا ہے۔ اور حماما کا منقی کے ہمراہ ضماد ورم طحال کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)
حب خضراء سردی سے پیداشدہ ورم طحال کے لئے عمدہ ہے (دیسقوریدوس)
آرد حلبہ، بورہ ارمنی کے ساتھ آمیز کر کے ضماد کرنے سے ورم طحال تحلیل ہوتا ہے۔
بورہ ارمنی، روٹی اور چونہ سخت طحال کو شفادیتے ہیں اگر رسوت کا پوداسرکہ میں پکا کر پیا جائے تو طحال کے ورموں کو فائدہ پہنچاتا ہے اور ڈکار لاتا ہے اور رسوت کو سرکہ میں بھگو کر پینے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ (بولس)
بالون ورم طحال کے لئے محلل ہے اور اگر اس سے شہد کے ہمراہ ضماد کیا جائے تو اس کے ورم کو تحلیل کرتا ہے، اور جس پانی یا شراب میں لوہا تپا کر بار بار سرد کیا جائے وہ متورم طحال کو شفادیتا ہے۔
بیخ حماض کو سرکہ میں پکا کر اس سے ضماد کرنے سے ورم تحلیل ہوتا ہے۔ جھاؤ کا پتہ پانی میں پکا کر اس کا جوشاندہ شراب سے آمیز کر کے پینے سے طحال لاغر ہوتا ہے اور اگر سرکہ میں پکایا جائے تو درد طحال کو فائدہ کرتا ہے۔ انگور کی کھلی کی راکھ اور درخت انگور کی شاخوں کی راکھ، سرکہ اور گل روغن وسداب کے ساتھ ضماد کی جائے تو طحال کے ورم حار کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ (دیسقوریدوس)
کشوث طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ (دیسقوریدوس)
سموریتون درد طحال کے لئے مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)
کماذریوس تازہ یا اس کا جوشاندہ پینے سے طحال کے سخت ورم کو فائدہ ہوتا ہے اور سرکہ کے ساتھ پینے سے ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیقوربدوس)
اور یہ طحال کے سخت ورم کو تحلیل کرنے کے قابل ہے۔ (جالینوس)
برگ کرم کلہ کا سرکہ کے ہمراہ اکلا استعمال نافع طحال ہے۔ (جالینوس)
کرم کلہ طحال کے درد اور ورم کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)
روزانہ ۱۰۵ گرام کرم کلہ شراب کے ساتھ پینے سے ورم طحال تحلیل ہوتا ہے۔ ایسے ہی پوست بیخ کبر سخت طحال کے لئے سبھی ادویہ سے زیادہ مفید ہے خواہ بہ طور ضماد استعمال کیا جائے یا

سکنجبین کے ہمراہ شرباً اور اکثر پاخانے سے دموی چیز نکال کر درد طحال کو تسکین دیتا ہے اور فی الفور مرض ہلکا کر دیتا ہے اور اس کا پھل یہی کام کرتا ہے لیکن اس سے کمزور درجہ کا ہے۔ (ابن ماسویہ)

پوست بیخ کبر سکنجبین میں جوش دے کر یا خیسانده کر کے استعمال کیا جائے تو درد طحال کو شفا دیتا ہے۔ (اوریباسوس)

کبر کا خاصہ درد طحال کو شفا دینا ہے۔ (ابن ماسویہ)

روغن بادام تلخ درد طحال کے لئے مفید ہے اور بادام تلخ طحال کو شفا دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بیخ لوف جعد جگر اور طحال کے سدوں کو کھولتا ہے اور برگ ورق لبلاب الکبیر سرکہ کے ہمراہ پکا کر استعمال کریں تو طحال کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

اگر اس کے پتے کو پیس کر طحال پر ضماد کیا جائے تو اس کے درد و ورم اور سدوں کے لئے مفید ہے اور آب باراں بھی مرض طحال کے لئے عمدہ ہے جب کہ اسے ہی پیا جائے۔ (ابن ماسویہ)

کبریت آمیزپانی طحال کے لئے مفید ہے۔ (روفس)

طحال پر پچھنا رکھ کر کئی بار زور سے چوسا جائے پھر گہرا نشتر کئی بار طاقت سے کیا جائے اور طحالکیمام میں قوی ادویہ سے مالش کی جائے اور اخیر میں داغ دیا جائے۔ اور طحال کی جلد اٹھا کر تین جگہ داغ دیا جائے یہ تدبیر موافق آجائے تو دوسری کسی چیز کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (ارکاغانیس)

روزانہ انباط کا گوند سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔ (الجامع لتلطیف الطحال)

مرض طحال اگر حرارت کے ساتھ ہو تو بائیں ہاتھ کی باسلیق اور اسیلم کا فصد کیا جائے اور ایسے جوشاندے سے نفض کیا جائے جن میں ہلیلہ زرد اور تمر ہندی پڑا ہو اور اس کے ساتھ آمیزش کے لئے یہ ادویہ ہیں۔ پوست بیخ کبر، جھاؤ پھل اور اس کا بیاض ساڑھے ۳ گرام غاریقون کو بنایا جائے یہ طحال اور جگر کے لئے عمدہ چیز ہے اور ایارج و نمک، اور بخار نہ ہو تو اسے شیر شتر، ہلیلہ، غاریقون، عشبہء طحال اور جھاؤ پھل کے ساتھ پلایا جائے اور پودینہ وسذاب اور بورۂ ارمنی تیز سرکہ کے ساتھ پکا کر ضماد کیا جائے۔ اگر حرارت بہت کم ہو تو اس نسخہ میں اشق و مقل کا اضافہ کر لیا جائے اور اگر طحال کے نیچے ہوا ہو تو ہالون ۱۰۵ گرام کوٹ کر تیز سرکہ میں خوب حل کر کے تنور میں اینٹ پر گرم آگ سے روٹی تیار کی جائے تاکہ سوکھ جائے اور جلے نہ اور اس کے ساتھ تخم فنجنکشت ۳۵ گرام، ثمرۂ طرفا ۳۵ گرام، عشبہء طحال ۳۵ گرام باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام سکنجبین کے ساتھ۔

اور اگر بخار ہو تو دودھ روک کر آب برگ غرب اور برگ طرفاء و بید سادہ ہر ایک ۳۵

گرام سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔ اور کھانے کے لئے سرکہ کے ساتھ چوزہ اور پینے کے لئے سکنجبین دیں جسے پانی سے تبدیل کیا گیا ہو اور اس سے ضماد کریں بشرطیکہ اس کے ساتھ سخت بخار ہو۔

اور برگ جھاؤ و چنار دلب اور جھاؤ کا پھل، پودینہ نہری سرکہ کے ساتھ پکائیں اور اس میں تھوڑا بورہ ارمنی اور نمک ڈال دیں اور صاف کر کے سرکہ میں ڈال دیں پھر اس میں نمدے کا ایک ٹکڑا بھگو کر دیں جو طحال کے بمقدار ہو اور پھر اس سے اس مقام پر ضماد کریں۔

اور عشق پیچاں کو سرکہ کے ہمراہ پکائیں اور اس پر رکھیں اور سردی سے لاحق درد طحال کی صورت میں اشق اور سکنجبین استعمال کریں۔

طحال کے لئے ایک عمدہ قرص کا نسخہ:

جھاؤ پھل ۱۰ جز، سقولو قندریون ۷ جز، حب البان ۷ جز، زراوندے جز، تخم فنجنکشت ۵ جز، جعدہ جز ۵، پوست بیخ کبرے جز، فوۃ الصبغ ۵ جز۔ سب کو آب برگ طرفاء و بید سادہ سے گوندہ کر قرص بنالیں اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کریں۔

طحال کی تلطیف کے لئے ایک دوا:

بسد ریشمی کپڑے سے چھانا ہوا ساڑھے ۴ گرام، سرکہ اور پانی کے ہمراہ نہار منہ استعمال کریں۔

یا غاریقون ساڑھے ۳ گرام سکنجبین میں گوندھیں یا قنطوریون دقیقا اور اسی سے تکمید کریں، نیز طحال پر بکری کی مینگنی سوختہ سے سرکہ کے ہمراہ طلاء کریں یہ نسخہ قوی درجے کا ملطف ہے اور آب برگ جھاؤ سرکہ کے ہمراہ پلائیں یا برگ جوز العض کا جوشاندہ سرکہ اشقیل کے ساتھ پلائیں یا اس سے ضماد کریں۔ (الکمال والتمام)

جب طحال سخت ہو تو یہ عضو جگر سے صرف غلیظ فضلے ہی کو جذب کرتا ہے اور اس کی زیادہ تر بیماریاں اسی خلط غلیظ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کی عمدہ ادویہ وہ ہیں جو خلط کو کاٹتی ہوں جیسے سرکہ، شہد اور کبر۔

اگر طحال کا جوہر جگر کے جوہر سے ہلکا ہو تو اپنی غذا کے غلظ کی وجہ سے جلد ہی پتھرا جاتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں کہ اس میں ورم پیدا ہونے پر اس کے اوپر محلل ادویہ لاد دیجائیں، جس سے اس کی قوت تحلیل ہو جائے کیونکہ اس کا ایک ایسا فعل ہے جس کا فائدہ عام بدن کو پہنچتا ہے اور وہ ہے

سوداوی فضلے کا تنقیہ اور لیکن چونکہ اس کی غذاء اس کی غلظت کے باوجود یہی فضلے ہیں۔ اس لئے جب اس میں ورم یا سدے پیدا ہو جائیں تو ایسی ادویہ کے استعمال کی ضرورت ہوتی ہے جو طاقت سے سدوں کو کھولیں اور مادے کو کاٹیں جیسے پوست بیخ کبر، اور سقولو قندریون طحال کے لئے اسی درجے میں ہے جس درجے میں جگر کیلئے غافث ہے۔ اسی لئے اس کا نا عشبۃ الطحال ہے جوں غافث کو عشبۃ الکلبد کہا جاتا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ ان اعضاء کو سخت ورم یا سدہ ہونے پر ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جن کے قوی میں تشابہ ہو۔ لیکن طحال کو اس کی غذاء غلیظ فضلوں کی بمقدار جگر کی غذاء پر زیادہ قوی درجے کی ضرورت ہوتی ہے اور ایسے ہی جو دواء ایک میں فائدہ کرتی ہے وہی دوسرے میں فائدہ کرتی ہے مگر کمیت میں مختلف ہوتی ہے کیونکہ سرکہ شہد کے ہمراہ کبر جگر اور طحال کے لئے مفید ہے۔ جب کہ ان دونوں میں سدہ یا سخت ورم ہو لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس کی مقدار خوراک دونوں بیماریوں میں برابر ہو اور نہ یہ ضروری ہے کہ سرکہ کی مقدار ایک ہو۔

کیونکہ مرض طحال میں سرکہ اور کبر کی مقدار زیادہ ہو تو زیادہ مفید ہے اور طحال میں جو کچھ رہ جائے اسے باہر کرنے کا ایک ہی راستہ اسہال نہیں ہے ہم اس کے لئے پینے کی دواء استعمال کرتے ہیں کیونکہ حقنہ کی قوت کا اثر یہاں تک نہیں پہنچتا۔ جیسے پینے کی دوا کی قوت کا امعاء سفل تک پہنچنا ممکن نہیں ہے جبکہ اس کے لئے حقنہ ہی بہتر ہوتا ہے۔

اور ناردین اقلیطی کا سرکہ کے ساتھ شرباً استعمال ورم طحال کے لئے مفید ہے۔

(الصناعۃ الطویلۃ)

نیل بری کا پتہ خصوصیت سے طحال کے لئے مفید ہے۔ (دیسقوریدوس)

شنجار طحال کے بہت مفید ہے اور بیخ نیلوفر پینے سے ورم طحال تحلیل ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس کا تخم بھی یہی اثر کرتا ہے سلیجہ اور ایسے ہی اذخر ورم طحال کے لئے مفید ہے۔

(دیسقوریدوس)

طحال کے مریضوں کو سندروس پلائیں اور سخت طحال کے لئے شہد کے پانی میں سفرجل پکا کر ضماد کریں۔ (دیسقوریدوس)

سرکہ کے ساتھ ایرسا پینے سے درد طحال کو فائدہ ہوتا ہے۔ سقولو قندریون کا پتہ سرکہ کے ساتھ پکا کر چالیس روز پینے سے درد طحال کو تحلیل کر دیتا ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ اسے شراب کے ساتھ کھرل کر کے ضماد کیا جائے۔ (جالینوس)

اور اس کا پتہ پکا کر استعمال کرنے سے طحال درست ہو جاتا ہے۔

اور چقندر جگر و طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ چقندر اس شخص کے لئے ایک موئثر دوا ہے جس کا طحال علیل ہو بشرطیکہ سرکے کے ساتھ استعمال کیا جائے اور منقی مقوی طحال ہے۔
(جالینوس)

مولی کا ضماد طحال کے لئے موافق ہے اس کا تخم ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اگر بیخ فاشرا تمیں روز تک روزانہ ۸۱ گرام، سرکہ کے ساتھ پلائیں تو ورم طحال کو تحلیل کردے گا اور انجیر کے ساتھ اس کا ضماد بہت مفید ہے (دیسقوریدوس)

فاشترا تلی کو نرم بناتا اور لاغرو دبلا کرتا ہے۔ خواہ شربا استعمال کیا جائے خواہ ضماد۔ (جالینوس)

فراسیون طحال کے سدوں کو کھولتا ہے اور سرکہ کے ساتھ فلفل کا شربا استعمال یا اس کا ضماد کرنا ورم طحال کے لئے محلل ہے۔ (جالینوس)

بیخ بخور مریم کا روزانہ ضماد کرنا اورام طحال کو تحلیل کردیتا ہے۔ مجیٹھ ورم طحال کو تحلیل کرتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

صدف فرفیر سرکہ کے ہمراہ پینے سے طحال لاغر ہوتا ہے اور قنطوریون صغیر کا عصارہ یا اس کا جوشاندہ صلابت طحال کے لئے پینا یا اس سے ضماد کرنا بہت مفید ہے۔ (جالینوس)

زراوند درد طحال کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

شیطرج تراشیدہ زنجبیل شامی کے ساتھ خوب کوٹ کر اس سے طحال پر چار گھنٹے تک ضماد کریں۔ (دیسقوریدوس)

جس کے طحال میں سدے ہوں وہ اگر انجیر ملطف اشیاء جیسے حاشا، زوفا یا فلفل یا زنجبیل کے ساتھ کھائے تو بہت زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

سرکہ تلطیف کرتا ہے اور تسخین نہیں کرتا اگر مسخن کی ضرورت ہو تو اس میں انجیر بھگو دو، جو بہت صاف اور پرانی اور طاقتور ہو اور اگر سرکہء عنصل ہو تو اور زیادہ مقوی ہے۔ اس میں زیادہ حرارت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

انجیر کا دودھ جس کا نام تمیز ہے درد طحال کی صورت میں مقام ماؤف پر ہاتھ سے لگایا جائے یا پیا جائے۔ (دیسقوریدوس)

ترمس کا جوشاندہ طحال کو صاف کرتا ہے، جلاء بخشتا ہے جب کہ شراب اور فلفل کے ساتھ پیا جائے تو طحال کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

ترمس، سداب اور فلفل کی اتنی مقدار کے ساتھ کہ اس کا ذائقہ آجائے طحال کے سدوں کو کھولتا ہے۔ (دیسقوریدوس)

یہ پتھرائے ہوئے طحال کو شفا دیتا ہے اور ادویہ طحال میں خیار بستانی کو بھی شمار کرنا چاہئے۔ (جالینوس)

جو چیزیں طحال کا تنقیہ کرتی ہیں یہ ہیں خربق سیاہ، افتیمون، بسفائج، ماہو دانہ، پوست بیخ کبر، عشبہ، طحال۔ جب انہیں باریک کر کے اور چھان کر سب کو ساڑھے ۴ گرام کی مقدار میں ۱۰۵ ملی لیٹر سکنجبین کے ساتھ پلایا جائے۔

اور قنطوریون دقیق کا جوشاندہ بھی یہی کام کرتا ہے اگر اس کا پانی تازہ تازہ پیا جائے یا ۱۰۵ ملی لیٹر اس کا جوشاندہ پیا جائے۔ ۳۵ گرام قنطوریون ۱۲۰۰ ملی لیٹر پانی میں پکائیں اور جب ۱۰۵ ملی لیٹر رہ جائے تو صاف کر کے اسی کی بمقدار سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔

ایک گرام ماذریون باریک کر کے ۱۰۵ گرام جلاب کے ساتھ پینے سے وہی فائدہ ہوتا ہے جو ہم بتا چکے ہیں۔

اور بیخ ایرسا، وج، بادام تلخ، تلخ فنجنکشت، جھاؤ پھل، ترمس، برگ سذاب، شیطرج، زراوند طویل، افسنتین سب کو کوٹ چھان کر سکنجبین ۷۰ ملی لیٹر یا مولی کے رس ۱۰۵ ملی لیٹر کے ہمراہ ۹ گرام کی مقدار میں پلائیں۔ کماذریوس اور پودینہ کے افعال بھی ایسے ہی ہیں۔ (بولس)

اگر طحال میں سختی محسوس ہو تو مریض کو اس کی قوت کے مطابق کے ساتھ افتیمون پلائیں۔ (اسحاق)

جب طحال میں درد محسوس ہو تو فصد کریں اور اگر ساتھ میں بخار ہو تو اسے خصوصیت سے قرص امبر باریس دیں، اور اگر سخت ورم نہ ہو تو اقراص کبر استعمال کرائیں۔

طحال جگر سے زیادہ طاقتور ادویہ جیسے قروص کبر کو برداشت کرلیتا ہے اور وج، اشق، بکری کی مینگنی ۱۰۵ گرام، انجیر فربہ، اسقولوقندریون اور بادام سے ضماد کریں انجیر کو ترسرکہ میں بھگو کر اور تمام ادویہ باریک کر کے اس میں ڈال دیں پھر کسی کپڑے کو اس میں آلودہ کر کے اس سے ضماد کیا جائے۔ (التذکرۃ)

اسیلم کے فصد سے ابتداء کی جائے، جن سے بہت سا خون نکل جائے یہاں تک کہ خود سے رک جائے مگر یہ کہ حد سے زیادہ نہ ہو جائے۔

مرض تلی میں مستعمل دواؤں کا حکم یہ ہے کہ زیادہ مسخن نہ ہوں، اس میں قبض اور کڑواپن ہو یا جس کے ساتھ جلاء بھی ہو۔ جیسے نمک، پوست بیخ کبر، تخم حماض بری، آردجلبہ، اشقیل، جھاؤ پھل، مشکطرامشیع، کمافیطوس، کمازریوس، ہزارجشان، شجار اور ترمس مفرد باریک سکنجبین کے ساتھ اور جوشاندہ غاریقون ساڑھے ۱۴ ملی لیٹر پیا جاتا ہے۔ غاریقون کو ۴۰۰ ملی لیٹر پانی میں اس قدر پکایا جاتا ہے کہ ایک تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔ سکنجبین کے ہمراہ پیا جائے۔

طحال کے لئے ایک حب کا نسخہ:

غاریقون ۱جز، شبث ۱جز، تخم لسان الثور ۱جز، پوست بیخ کبر ۱جز، حب بلساں ۵جز، مشکطرامشیع ۵جز، کمافیطوس ۵جز، کمازریوس ۵جز، ثمرۂ طرفا ۷جز، گاؤشیر ۷گرام، اشج ۷گرام، فوۃ ۳ گرام، وج ۳، صبر ۷گرام، حلتیت خوشبودار ساڑھے ۳ گرام، جند بید ستر ساڑھے ۳ گرام، کبریت ساڑھے ۳ گرام، عشبۂ طحال، جعدہ ۴جز، ایرسا ۴جز، خشاشیف، میعہ ۴جز، سیاہ زیرہ پونے ۹ گرام، شحم حنظل پونے ۹ گرام، قنطوریون ۵جز، غافث ۵جز، برگ سرو ۵جز، برگ ابہل ۵جز، کبر کے برگ و بار کے پانی میں گوندہ کر قرص بنائیں۔ ایک قرص ساڑھے ۴ گرام کی ہونی چاہئے۔ برگ بید سادہ اور برگکبر کے پانی سے بقدر ضرورت سرکہ کے ساتھ دیں۔

نسخہ ضماد:

پوست بیخ کبر، برگ اسقولوقندریون، بیخ لسان الحمل، ایرسا، سذاب، انجیر، اشنہ، برگ ابہل، سعد، مقل، سیاہ زیری، چرندہ بکری کی مینگنی، حب غار، گل اذخر، زرنیخ احمر، علک انباط، زفت، جوزبوا، جند بید ستر، ترمس سرکہ سے ضماد کریں۔

غلبۂ برودت کے ساتھ ورم طحال کے لئے ایک ضماد:

صبر، فلفل، شونیز، حلتیت بدبودار، کبریت، جند بید ستر، خشاشیف سوختہ، مشکطرامشیع، پوستبیخ کبر، گل بید سادہ، جوزسرو، جعدہ، حب البان، قسط، مر، کمافیطوس، سقولوقندریون حسب دستور ضماد بنالیں۔ مقدار استعمال ۷ گرام سرکہ کے ہمراہ۔

حرارت کے ساتھ ورم طحال کے لئے ضماد:

گل بید سادہ کی شاخیں، برگ اطراف طرفاء، پوست بیخ کبر، سرکہ، شراب، شاخ آس۔ شاخ سرو سے ضماد تیار کریں۔

غاریقون طحال کے لئے پینے اور ضماد کرنے کی سب سے عمدہ دوا ہے اور اسی کے مانند ہے، زروانہ، شیطرج، جھاؤ کا پھل، قسط، افسنتین، دبق، نورہ، عاقر قرحا، بورہ ارمنی، جعدہ، گوند بادام تلخ، کندر نر، کور، گاؤ شیر، کبریت، حب البان، فلونیا، حرف، جنطیانا، حلبہ اور شلجم بری داخلی و خارجی دونوں طریقے سے مفید ہے۔

طحال کے لئے ایک مفید قرص:

پوست بیخ کبر کوہی، اسارون، زروانہ طویل ۱۸ گرام، حب فقد ساڑھے ۱۳ گرام، اشق سفید، اسارون، فلفل ساڑھے ۱۳ گرام شراب کے سرکہ کے ساتھ غاریقون کے جوشاندے یا سکنجبین سے جس میں غاریقون پکایا گیا ہو۔ گوندہ کر قرص بنائیں۔

ارکاغانیس نے اپنی کتاب الامراض میں محلل کے لئے سرخ ادویہ اور برابر اسہال اور طحال پر جونک لگانا و سرکہ، عنصل تجویز کیا ہے۔ جسے شام کو ایک گھنٹے بعد اور سویرے پلائیں اور کئی لپ پلائیں اور مٹر کا آٹا ملا کر اسی سے ضماد کریں اور پونے دو گرام اشق سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔

سخت ورم پر پچھنا بڑا کار آمد ہے ابتداء میں جگر اور طحال کو پچھتانہ لگایا جائے۔ اور سخت طحال کے علاج میں سرکہ انجام کے لحاظ سے بے خطر ہے، اور عموماً اتنے پر اکتفا کیا جائے کہ اسے اشق کے ساتھ باریک پیس دیا جائے تاکہ مرحم جیسا ہو جائے اور طحال کے سخت ورم پر طلا کیا جائے تو اسے تحلیل کر دیتا ہے۔ (جالینوس)

طحال میں ورم یا سدہ ہو تو یرقان واستسقاء پیدا ہوتا ہے اور سدے یا تو غلیظ ہوا سے پیدا ہوتے ہیں جن کا علم تناؤ سے ہو جاتا ہے یا اخلاط غلیظہ سے ہوتے ہیں اس کی علامت بوجھ ہے اور اس میں ورم چار میں سے ایک مریض میں ہوتا ہے، ورم حار پر سقوط قوت، پیاس، بخار اور رنگ کی زردی سے استدلال کیا جاتا ہے، اور بلغمی پر رنگ کی سفیدی سے اور سوداوی پر سیاہی و سبزی سے اور خبث نفس اور سوداوی عوارض سے۔ (الاعضاء الآلمہ)

سرکہ میں جوز سرو اور ابہل پکا کر پلائیں اور اسی سے ضماد کریں۔ (الیہودی)

جسے درد طحال ہو اور دست کا عارضہ ہو جائے اور پرانا ہو جائے تو اس کا انجام استسقاء ہوتا ہے۔ (الموت السریع)

جس شخص کو درد طحال ہو اور سرخ خون آئے اور اس کے بدن میں بغیر تکلیف کے سفید زخم پیدا ہو جائیں تو دوسرے روز اسکی موت ہو جاتی ہے اور اس کی تشخیص علامت یہ ہے کہ اسے کسی

چیز کی خواہش نہیں ہوتی۔(الانذار)

طحال بڑھ جانے سے جسم نحیف ہو جاتا ہے کیونکہ وہ بہت زیادہ غذا جذب کر لیتی ہے اور اس لئے کہ جگر کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے اور اس کی قوت ہاضمہ کم ہو جاتی ہے۔ جس سے جسم کا مزاج فاسد ہو جاتا ہے۔(الدھویۃ الالبلدان)

طحال کے اوپر کا پردہ حجاب کے اوپر کے پردے سے چپک جاتا ہے اس صورت میں طحال کی تکلیف کے سبب سے کبھی حجاب کو تکلیف ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کا تنفس دہرا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جب سینہ پھیلتا ہے اور طحال بیماری سے بڑا ہوتا ہے تو اسے پورا پھیلنے نہیں دیتا اس لئے پھر دوسری بار عمل تنفس کو پورا کرنا پڑتا ہے۔(ابیذیمیا)

پنڈلی کی رگوں کی سوجن اور بواسیر دونوں صلابت طحال کو شفایاب کر دیتے ہیں اور مریض طحال کو اسہال دموی ہو جائیں تو اسے استسقاء اور زلق الامعاء ہو جاتا ہے اور وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

(ابیذیمیا)

اور بقراط نے کہا ہے اگر مریض طحال کو خونی دست ہونے لگے تو یہ اچھی علامت ہے کیونکہ دست سے اس کے طحال کی صلابت دور ہو جاتی ہے، بشرطیکہ عضو طحال میں پھیلے ہوئے سوداوی اخلاط خارج ہوں اور چونکہ زیادہ تر یہ دست مقدار سے تجاوز کر جاتا ہے اور طویل ہو جاتا ہے اسلئے بیمار کو نقصان پہنچاتا ہے کیونکہ یہ امعاء کو فاسد اور حرارت عزیزیہ کو کمزور کر دیتا ہے جس سے استسقاء اور زلق الامعاء پیدا ہو جاتا ہے۔ زلق الامعاء حدت، کثرت اخلاط نیز درد کیوجہ سے ہوتا ہے اور استسقاء حرارت عزیزیہ کے ضعف سے۔(جالینوس)

مطحولین کو بھوک پیاس زیادہ ہوتی ہے اور قئے واجابت جلد آتی ہے اس لئے زلق الامعاء اور استسقاء ہو جاتا ہے۔ زلق الامعاء اس کے درد کی وجہ سے اور استسقاء حرارت عزیزیہ کے ضعف سے ہوتا ہے۔ایسی صورت میں قوی ادویہ ہی کام کرتی ہیں۔(الدھویۃ والبلدان)

طحال میں صلابت جلد آتی ہے اور اس کی شفاد شوار ہوتی ہے کیونکہ تلچھٹ دار خون جو آتا ہے وہ غلیظ ہوتا اور اس میں جلد تحلیل نہیں ہوپاتا اور ایسی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جو اسخان کے کے بغیر تلطیف کریں تاکہ یہ خلط مزید گاڑھا نہ ہو اور طحال کا طبعی فعل برقرار رہے کبھی قوابض کی آمیزش کی جاتی ہے کیونکہ طحال کا فعل بدن کے لئے مفید ہے اس لئے کہ خون کی تلچھٹ کو جب طحال جذب نہیں کرتا اس کا معاملہ فساد مزاج کی طرف پلٹ جاتا ہے اور طحال کے علاج کے لئے کڑوی قوی ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے جس کے ساتھ کچھ قابض کی آمیزش کی جاتی ہے اور سرکہ

و سکنجبین طحال کے علاج کے لئے سب سے بہترین کیونکہ دونوں اسخان کے بغی تلطیف کرتی ہیں۔

اور ہم طحال کی ان ادویہ کا ذکر کر رہے ہیں جسے سخت ورم ہو اس کی نہیں جس میں حار ورم ہو اور سطحول اس کا نام ہوتا ہے جس کا طحال پتھرا جائے۔

حب عرعر اس کے لئے مفید ہے۔ لسان الحمل مفید ہے۔ جھاؤ کا پھل کوٹ چھان کر ۱۸ ملی لیٹر سکنجبین میں آمیز کر کے پلائیں حمار وحشی کا طحال ۱۸ ملی لیٹر نیم گرم پانی کے ساتھ پلانا مفید ہے۔

اس پودے کا پھل جس کا نام اربعۃ واربعین ہے فلفل سفید، سنبل شامی، اشق ہر ایک ۹ گرام پہلے اشق کو سرکہ، عنصل میں حل کریں اور اس سے دواؤں کو گوندہ کر قرص بنالیں اور ساڑھے ۴ گرام دواء سکنجبین ۷ ۲ ملی لیٹر کے ہمراہ پلائیں۔ اور جس نے اسے دیا یہ بتایا کہ اس نے ایک سور کو اسے کچھ روز پلایا تو ذبح کرنے پر اس کا طحال سکڑا ہوا پایا۔

دوا:

برگ علق تازہ، پوست بیخ کبر، جھاؤ کا پھل، اسقولو قندریون، پیاز، مشوی، فلفل ابیض سے قرص بنائیں اور ۹ گرام کی مقدار میں سکنجبین کے ساتھ پلائیں۔

صلابت طحال کے لئے ضماد:

آرد بلوط ۴۰۰ گرام، نورہ ۲۱۰ گرام، زہرہ حجر اسیوس ۱۴۰، قطران ۳۵ گرام، بھیڑیے کے چمڑے پر رکھا جائے جب تک گرم رہے اور طحال پر چپکا دیا جائے، اس سے پہلے شفا دینے میں جو مؤثر، بہت قوی اور مدر بول ہے۔

ایک دن میں فائدہ دینے والا نسخہ ضماد:

تین روز بیمار کی عمدہ تدبیر کرو۔ مر ۱۰۵ گرام، دقاق کندر ۱۰۵ گرام، خردل ۷۰ گرام، سیاہ زیرہ ۷۰ گرام، سرکہ، عنصل بقدر ضرورت لیکر پہلے خردل، سیاہ زیرہ کوٹ لیں اور کندر اور مر سرکہ، عنصل میں حل کردیں اور سب کو گوندھ لیں اور سات سے نو گھنٹے مقام طحال پر رکھیں پھر حمام میں ضماد لگا ہوا داخل کریں اور جب ضماد نرم ہو جائیں تو اسے آبزن میں داخل کریں اور اس میں دیر تک رہے اور اسے کوئی چیز سونگھائیں جو بے ہوشی کی دشواریوں کو روک دے پھر اس سے ضماد الگ کریں اور اسے نمکین مچھلی کے ساتھ جو کی روٹی کے ساتھ کھلائیں اور ایسی چیز پلائیں جس میں سمندر کا پانی ملا ہو اور اس سے علاج کے دنوں میں اچھی ریاضت کرائیں۔

دوسرا نسخہ:

خردل، بیج کبر، انجیر فربہ۔

ایک اور نسخہ:

حرف، حلبہ، حب البان، سرکہ، عنصل اور قطران میں گوندہ لیں یہ مفید ہے اور اس سے بیمار خون کی پیشاب کرے گا۔

اور حمام میں داخل ہونے سے قبل ضماد استعمال کیا جائے جو یہ ہے۔

عاقر قرحا ۲۰ جز، خردل ۲۰۰ گرام، حب البان ۸ جز، سیاہ زیرہ ۸ جز۔ سب کو عمدہ سرکہ میں گوندھ لیں اور جب تک مریض برداشت کرے اس کے اوپر لگا کر چھوڑ دیں پھر ہٹا لیں اور حمام میں داخل کریں اور اس کے بعد اس جگہ کو موم اور روغن گل سے چپڑ دیں۔ (المیامر)

مریض کو لوہا بجھایا ہوا پانی پلاؤ اگر بخار ہو تو تنہا ورنہ شراب کے ساتھ اور اسے تخم اناغالیس آسمانگونی ۰۷ ۵ ملی گرام سکنجبین کے ہمراہ پلائیں اور اسے جعدہ یا کبد الثعلب یا لبلاب جس کا نام قسوش ہے پلائیں۔ اور لوہارون کی راکھ میں گوندہ کر ضماد کرو یا کبر کی راکھ سرکہ میں کھرل کر یا قیروطی اور روغن حنا کی آمیزش کر کے اس سے ضماد کرو یا برگ شیطرج باریک پیس کر اس سے ضماد کریں، اور جب سوزش ہو تو اسے حمام میں داخل کرو اور ضماد ہٹا دیں اور اسے گرم پانی میں داخل کر کے وہیں روک رکھیں کچھ دیر تک اور اگر سوزش ہو تو کم و بیش کر دو ورنہ آبزن سے شفایاب ہو کر باہر آئے گا اور عرق النساء کے مریض کے ساتھ بعینہ ہی کرو، یا حب البان کی کھلی سرکہ میں بھگو کر اس سے موم اور گل روغن کے ہمراہ ضماد کرو، یا اسے تیز سرکہ کی تلچھٹ سے ضماد کرو، یا تر نمدے سے ضماد کرو، اور مندرجہ ذیل نسخہ کا بڑا فائدہ ہے۔ پوست حب البان، بورہ ارمنی اس کے تہائی سرکہ کے ساتھ ملا کر ضماد کرو اور اگر بیماری پرانی ہو تو اسے پچھنا لگاؤ۔ (ارخیجانس)

میرے ایک دوست نے بتایا کہ اس نے اپنے طحال میں سختی بھاری پن محسوس کیا تو کندی نے اس کو ۱۴ گرام یا ساڑھے ۱۷ گرام افتیمون سائیدہ ۳۵ گرام سکنجبین کے ہمراہ پلایا جس سے سات یا آٹھ یا اور زیادہ کالے رنگ کے دست ہوئے اور اس سے اس کی سختی کا احساس جاتا رہا۔ (مؤلف)

کبر کا سرکہ کے ہمراہ استعمال طحال کے سدوں کو کھولتا ہے اور سرکہ و شہد کے ہمراہ بھی اس کا ایسا ہی فعل ہے۔ چقندر کا کھانا طحال کے سدوں کو کھولتا ہے پابندی سے شہد کھانا پرانے سخت طحال کو فائدہ دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

اگر طحال میں سخت ورم ہو تو محض ضمادوں سے اس کے علاج پر اکتفاء نہ کرو، بلکہ اس کے لئے ادویہ مقطعہ جو انتہائی طاقتور ہوں استعمال کرو۔ کیونکہ وہ مریض بغیر تکلیف محسوس کئے اسے برداشت کرے گا اس سے زیادہ موثر دوائیں ہیں۔ پوست بیخ کبر، عشبہ، طحال، اور بیخ فلونیا انہیں ان کے برابر سرکہ کے ساتھ پکایا جائے۔

اور اکثر طحال کو ٹٹولنے پر وہ تمہارے ہاتھ کو دھکا دیتے محسوس ہو گا لیکن اس میں کوئی ورم نہیں بلکہ نفخ غلیظ ہو گی، اگر ایسا ہو تو پہلے اسے روغن سے جس میں افسنتین پکایا گیا ہو تر پڑا دو پھر اس پر ایسا ضماد رکھو جس میں مرکب قوت ہو جیسے پھٹکری اور کبریت کا ضماد اور اگر طحال میں ریاح ہو یا نرم ورم ہو تو ضمادوں میں ادویہ قابضہ کی زیادتی اسے نقصان نہیں پہنچائے گی لیکن اگر اس میں سخت ورم ہو تو ضمادوں میں محلل غالب اور قابض کم ہونی چاہئے جیسے زہرہ نمک، کیونکہ زہرہ نمک، نمک سے زیادہ نمکین ہوتا ہے جب اسے چمڑے کے ٹکڑے پر کر کے طحال پر باہر سے رکھا جائے وہ اس سے اسکا سخت ورم پگھلے گا۔ (ابن ماسویہ)

جگر کی بیماریوں کی ہم نے جو علامات ذکر کی ہیں اس سے ایک ماہر شخص کے لئے طحال کی بیماریوں کو تشخیص کر لینا دشوار نہیں ہے۔

رہے طحال کے سخت ورم اور ورم فلغمونی تو امتحان باللمس کے ذریعہ اس کی سختی کو دیکھ کر آسانی سے پتہ لگایا جا سکتا ہے اور طحال کی عام بیماریاں جگر کی بیماریوں کے ہمراہ عام ہوتی ہیں۔ اور بدن کا رنگ طحال کی بیماری میں جگر کی بیماری کے قریب ہوتا ہے لیکن طحال میں زیادہ سیاہی مائل ہوتا ہے، کیونکہ اس کا کام خون کی تلچھٹ جذب کرتا ہے اور جب طحال کی تو جاذبہ کمزور ہوتی ہے تو خون سوداوی ہو جاتا ہے اور رنگ سیاہ ہو جاتا ہے اور کبھی جگر کی مانند طحال فضلے کو اپنے سے دور کر تا دفع کرتا ہے جس سے کبھی قئے اور ابکائی کے ذریعہ سیاہ جنس کا خون نکلتا ہے اور ایسے ہی نیچے سے بھی براہ مقعد نکلتا ہے۔ (الاعضاء الآلمہ)

دیکھو تو یقین کر لو کہ ایسا ہی ہے جب اس کے مریض کو تندرست اور یہ اسے فائدہ کرتا ہے چنانچہ ابو نصر نے مجھے بتایا کہ ایک طشت سے خون کی قئے ہوتی اور ایسے ہر ماہ ہوتی ہے اور بہت فائدہ کرتی ہے اور یہ اس کے کسی مرض میں بالکل نہیں ہوتی اور کبھی کتنی ہی بار مالیخولیا اور بیحد بھوک طحال میں جوش پیدا کر دیتی ہے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس سے جس کا انصباب فم معدہ کی طرف ہوتا ہے انتہائی ترش ہو اور جب اس میں سخت ورم ہوتا ہے تو استسقاء پیدا کر دیتا ہے اور اگر اس کے ساتھ جگر میں یرقان کی کوئی بیماری ہو اور یہ پت اس خون سے مل جائے تو یرقان سیاہ پیدا ہوتا ہے یہاں تک

کہ بدن کا رنگ زردی اور سیاہی سے آمیز دکھائی دیتا ہے۔ (مؤلف)

طحال کی صلابت اور اس کے نیچے کی ہوا یا نفخہ کے لئے نسخہ:

حرف ایک شب و روز سرکہ میں بھگویا جائے اور اس میں ایک مٹھی جو کا آٹا شامل کر کے تنور میں اینٹ پر روٹی پکائی جائے اس قدر کہ جلنے نہ پائے پھر اس کا ایک جزء اور بیخ کبر کا ایک جزو لے کر مریض کو حمام کے اندر ۹ گرام کے بقدر ۱۰۵ ملی لیٹر سکنجبین ترش کے ساتھ دیں۔ (ساھر)

طحال کے نیچے کی غلیظ ہوا کے لئے حرف کی یہ خاصیت نوٹ کر لو۔ (ابن ماسویہ)

بخار کے ہمراہ طحال کے لئے نسخہ:

حرف باریک کوٹ کر عمدہ شراب کے سرکہ میں گوندھیں اس کی اور تنور میں اتنی دیر روٹی پکائیں کہ سوکھ جائے پھر اس میں جھاؤ کا پھل ملا کر شراب کے سرکہ سے پلائیں، اور اس کے مسہلوں میں غاریقون کا استعمال ضروری ہے کیونکہ یہ عمدہ ہے۔ (الساھر)

طحال حار کے درد کے لئے جو پانی پیے جاتے ہیں وہ ہیں۔ آب بید سادہ، آب برگ طرفاء، آب برگ غرب، آب برگ کبر، تین گنا سکنجبین کے ہمراہ۔

طحال کے لئے ایک بہترین لطوخ:

ہلیلہ سیاہ ۳۵ گرام، پوست بیخ کبر اور اس کا پھل، شاہترہ حب الغار اور حب البان سب کو پکایا جائے اور اس کا پیاض غاریقون اور لیارع کو بنایا جائے۔

حب مسہل طحال:

پوست بیخ کبر ساڑھے ۳ گرام، جھاؤ کا پھل ساڑھے ۳ گرام، خربق اسود ایک گرام، تربد پونے دو گرام، حب البان پونے دو گرام، غاریقون پونے دو گرام، اشق ایک گرام، جھاؤ کے پتے کے رس میں گوندھ کر حسب دستور گولی بنالیں۔

حرارت کے ساتھ سخت طحال کے لئے نسخہ قرص:

پوست بیخ کبر، ثمرۃ الطرفاء، زراوند طویل، فنجنکشت، سقولوقندریون، تخم کشوث، تخم کاسنی، غاریقون، ریوند چینی، افسنتین، سنبل، گل سرخ، بید سادہ کے پتوں کے رس میں گوندھیں اور

ساڑھے ۴ گرام لیکر آب کشوث یا بید سادہ جوش دیئے ہوئے کے ساتھ پلائیں۔ اور سکنجبین کا استعمال فساد مزاج کے لئے عمدہ ہے۔

طحال کے لئے مفید اور اہم ادویہ ہیں۔

عروق صفر، زراوند، افسنتین، ہالون، جعدہ، سیاہ زیرہ، اشج، اسارون، اور کبر، (اہرن)

حرارت کے ہمراہ مرض طحال کے لئے نسخہ:

تخم خرفہ ۷ گرام، سرکہ اور پانی کے ساتھ پلائیں یہ عمدہ دوا ہے، یا ابہل اور جوز سرو خام لے کر سرکہ میں بھگو دیں اور پھر مریض کو بائیں کروٹ سلا کر پلائیں اور اس کے تلچھٹ سے ضماد کریں۔

اور پوست کدو خشک کر کے ساڑھے ۴ گرام لیکر سرکہ کے ہمراہ استعمال کرائیں۔

اور جب طحال کو ضماد کریں تو محلل ادویہ حد سے زیادہ نہ کریں تاکہ جو رہ جائے وہ پتھرا نہ جائے بلکہ اس کا علاج سخت ورموں کے اصول پر کریں۔

اس کی عمدہ دوائیں:

اشق سرکہ میں حل کر کے اس سے ضماد کریں اور اس کے اوپر ایک روئی کا ٹکڑا رکھ دیں برگ کدو ہمراہ سرکہ پکا کر بہ طور ضماد استعمال کرنا بھی مفید ہے۔ (اہرن)

طحال میں چاروں قوی کا ضعف، سخت ریاحین عموماً پیدا ہوتی ہیں اور حار کم پیدا ہوتی ہیں جب قوۃ جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے تو خون سوداوی ہو جاتا ہے اور ماسکہ کمزور ہوتی ہے تو سوداوی اسہال پیدا ہوتا ہے اور قوت مغیرہ کمزور ہوتی ہے تو ایسے امراض پیدا ہوتے ہیں جن کا تعلق تغیر سے ہوتا ہے اور دافعہ کے کمزور ہونے سے کچھ دوسری بیماری اور بھوک کی کمی پیدا ہوتی ہے کیونکہ بھوک سوداء کے معدے کی طرف جانے سے لگتی ہے۔

ورم طحال عموماً محسوس ہو جاتا ہے کیونکہ اکثر کڑا ہوتا ہے لیکن اگر پتہ نہ لگے تو یہ اس کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے یا اس لئے کہ اس کے اوپر ہے اور اس وقت اس کی علامت بائیں شانے کی ہڈی میں درد سے ہوتا ہے کیونکہ ڈیافرغما کی تکلیف سے اسمیں تکلیف ہوتی ہے اسی لئے جس کے طحال میں بہت بڑا اور بہت سخت ورم ہوتا ہے اس کا تنفس منقطع اور دہرا ہوتا ہے۔ اس کا تنفس بکائی بھی کہتے ہیں جیسے کہ بچوں میں عارض ہوتا ہے کیونکہ وہ ایک بار میں درد کی وجہ سے پوری سانس نہیں لیتے، اور اگر رد فلغمونی ہو تو اس کے ساتھ سوزش ہوتی ہے ورنہ بغیر سوزش کے ثقل اور صلابت ہوتی ہے اور اگر

طحال کے ہمراہ جگر ماؤف ہو تو استسقاء ہو جاتا ہے اور کبھی ہوا کے تناؤ کی وجہ سے طحال میں ورم ہو جاتا ہے اور اس میں کوئی ثقل نہیں ہوتا۔ ایسے میں ضروری ہوتا ہے کہ علاج کے وقت طحال کی قوت کی حفاظت پیش نظر ہو اور دوائیں قوی درجے کی ہوں اس لئے کہ ان کا مادہ غلیظ ہونے کے باعث اورام سخت ہوتے ہیں ادویہ مرہ اور قابضہ سے اس کا علاج ہو سکتا ہے لہٰذا اگر اس کے اندر سدے ہوں تو سب سے پہلے بائیں باسلیق کی فصد کھولیں۔ اس کے بعد حرارت ہو تو آب مکو، کرفس، غرب جھاؤ اور بید سادہ کی شاخیں اور آب برگ کبر اور سکنجبین پلائیں۔

رہی غلیظ ہوا تو جس کا کام طحال کو پھیلا دینا ہے اور اس میں لاحق ہونے والے ورم تو اس پر روغن افسنتین سکوب کریں اور پھٹکری، کبریت، بورہ ارمنی، راتینج، زفت اور گاؤشیر سے ضماد کریں۔

اس کا لحاظ رکھیں کہ قابض ادویہ زیادہ اور محلل کم ہوں جیسے اس کے ورم غلیظ میں یہ مناسب ہوتا ہے کہ قابض کم ہوں جیسے زہرہ نمک کیونکہ اس کی شان صلابت طحال کو شفا دینا ہے نیز نرم اورام اور غلیظ ریاح کی صورت میں بہتر ہے کہ بھوسی، سرکہ اور پھٹکری میں پکا کر اس سے تکمید کیا جائے کیونکہ بھوسی کی یہ شان ہے کہ وہ طحال کی سختی کو تیزی سے تحلیل کرتی ہے۔

اور تیز شراب کے سرکہ سے تکمید کرنا بہتر ہوتا ہے جس میں سذاب، پودینہ، بورہ ارمنی، جوزہ سرو اور جھاؤ کا پھل پکایا گیا ہو۔ اگر بخار نہ ہو تو طحال صلب کے ضمادوں میں اشق اور مقل کا اضافہ کر لیا جائے۔ اکلیل الملک، سذاب، انجیر اور بورق کے ضماد استعمال کیا جائے اور ریاح کی صورت میں آتشیں پچھنا لگانا۔ زور سے چوس کر باہر کر دینا اچھا ہوتا ہے۔

اور طحال کی ریاح کے لئے مفید یہ ہے کہ حرت بابلی ۱۰۵ گرام لے کر کوٹ کر ریشم کے کپڑے سے چھان لیں اور شراب ثقیف کے سرکہ میں گوندھیں اور چھوٹی چھوٹی ٹکیاں تیار کر کے تنور میں کسی اینٹ پر یا توے میں روٹی پکائیں یہاں تک کہ سرخ ہو کر سوکھ جائے اور جلنے نہ پائے پھر اسے باریک کوٹ کر اس میں فقد ۳۵ گرام، جھاؤ کا پھل ساڑھے ۷ گرام، سقولوقندریون ساڑھے ۲۴ گرام ریشم کے کپڑے میں چھان کر ملائیں اور ساڑھے ۱۰ گرام لیکر سکنجبین کے ہمراہ پلائیں۔

سرکہ طحال کے لئے عمدہ ہے، کیونکہ تقطیع کرتا ہے اور تسخین نہیں کرتا اور یہ ضروری ہے کہ مقطعہ شدید الاسخان نہ ہوں کیونکہ اس سے طحال کا مادہ شدت کے ساتھ پتھرا جائے گا۔ (سرابیون)

ایک مطبوخ جو طحال کے لئے عمدہ ہے:

حب فقد ثمرۃ الطرفاء، کبر کا برگ اور پھل افسنتین اسطوخودوس، جوز سرو لک مجیٹھ (فوۃ)

ریوند چینی پودینہ نہری شراب ثقیف کے سرکہ میں پکا کر ۷۰ گرام نہار منہ پلائیں۔

نسخہ دیگر:

بیخ کبر اور عشبہ، طحال سکنجبین میں بھگو کر پلائیں اگر اس کے استعمال سے ورم اپنی حالت پر برقرار رہ جائے تو اس پر حجامت بالشرط کریں اور بائیں وداج کی فصد کھولیں اور ایک بار میں پانچ یا چھ دفعہ داغیں۔ ایک چھ یا پانچ انگل کا لوہا گرم کر کے اس پر رکھیں اور ایک مدت تک زخم کو اچھا نہ ہونے دیں کیونکہ جو عمل کئی مریض کو برداشت کرلے گا اسے دوسرے علاج کی قطعاً ضرورت نہیں ہوتی اسے میں نے اسے آزمایا ہے۔

نسخہ دیگر:

کاغذ طحال کے برابر کاٹ کر تر کرلیا جائے اور اس پر رائی باریک پیس کر چھڑک دیجائے اور اتنی دیر تک کے لئے طحال پر چپکا دیا جائے کہ بیمار برداشت کرلے پھر اس جگہ کو نیم گرم پانی سے دھودیں۔ اور صلابت طحال کو شیر شتر کا استعمال ادویہ مفتحہ کے ساتھ فائدہ پہنچاتا ہے۔ (سرابیون)

طحال کے لئے تین روز روزانہ ماء السویلا ۲۰۰ گرام دیا جائے۔ (مجہول) میرے خیال میں یہ انتہائی گرم ہے اس لئے اس سے بچنے کی ضرورت ہے۔ (مؤلف)

فنجنکشت صلابت طحال کو دور کرتا ہے یہ اس سلسلے میں عمدہ دوا ہے۔

اور غلظت طحال میں حمام، تکمید اور طحال پر بچھنا فائدہ دیتا ہے۔

میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ اس نے عمدہ سرکہ میں ایک روٹی کا ٹکڑا بھگویا پھر حمام میں گرم کمرے کے اندر داخل ہوا اور اپنی پشت کے بل سو گیا اور اپنے طحال پر ایک ایک ٹکڑا رکھتا رہا اور سرکہ ٹپکا رہا ایسا اس نے کئی دن اور کئی بار کیا جس سے اس کے طحال کی سختی قطعی طور پر ختم ہوگئی یہ عمل اس وقت ٹھیک ہوتا ہے۔ جب طحال کے ساتھ حرارت بھی ہو۔

تمت بالخیر

کتاب الحاوی لصاعۃ الطب مؤلف ابو بکر محمد بن زکریا رازی رحمۃ اللہ نے جز بندی کی تھی ختم ہوئی اس کے بعد ان شاء اللہ آٹھویں جلد قروح امعاء زحیران کے اور دیگر مام اسہال دموی کے درمیان فرق، بعض ورم امعاء، گوشت کے پانی سے مشابہ اسہال اور ان کی نشانیاں اور تشخیص علامات نیز سب کا علاج پر مشتمل ہوگی۔

KITAB AL-HAWI

VOLUME VII

(URDU TRANSLATION)

ABU BAKR MUHAMMAD
BIN ZAKARIA AL-RAZI
(865-925 A.D.)

CENTRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE
(Deptt. of I.S.M. & H.)
(Ministry of Health & Family Welfare, Govt. of India)
New Delhi